محاضرات
تاج الشریعہ

مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی

صدر افتا محکمہ شرعیہ سنی دارالافتا والقضا | میرا روڈ، ممبئی

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نبیرۂ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ جانشین مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہند

جگر گوشۂ مفسرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام

کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ

کے لئے وزٹ کریں

www.muftiakhtarrazakhan.com

/muftiakhtarrazakhan

/muftiakhtarrazakhan1011

/muftiakhtarraza

+92 334 3247192

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: محاضرات تاج الشریعہ

مؤلف: شیر مہاراشٹر تاج العلماء مفسر قرآن پیر طریقت قاضی شہر حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد علاؤالدین قادری رضوی صدر مفتی [محکمۂ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء] میرا روڈ، ممبئی

باہتمام: رئیس بہار محقق کنز المسائل پیر طریقت رہبر شریعت مصباح العلماء مصباح ملت حضرت علامہ مفتی محمد ثناء اللہ خان ثناء القادری رضوی امجدی صاحب قبلہ،

بانی: دارالعلوم امجدیہ ثناء المصطفیٰ مرپا شریف، ضلع، سیتامڑھی، بہار

پروف ریڈینگ: مولانا محمد شاہد رضا ثنائی بچھارپوری

صاحبزادہ محمد مستجاب رضا ثنائی میرا روڈ

کمپوزنگ: ثنائی کمپیوٹر ایجوکیشن سینٹر

ناشر: شیر مہاراشٹر تعلیمی فاؤنڈیشن، میرا روڈ، ممبئی

سن اشاعت: ۲۰۱۸ء بموقع عرس صد سالہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد: ۱۱۰۰/

صفحات: ۴۳۹

قیمت:

ملنے کے پتے:

افکار اہل سنت اکیڈمی، میرا روڈ، ممبئی 9224455977

انجمن ثنائیہ دارالیتیمی ایجوکیشنل ٹرسٹ، پوجا نگر، میرا روڈ ممبئی 8433653384

مدینہ کتاب گھر، مالیگاؤں، مہاراشٹر 9325028586

فیضی کتاب گھر، مہسول چوک سیتامڑھی، بہار 9892314392

مجلس فکر رضا لدھیانہ، پنجاب 9815130892

www.muftiakhtarrazakhan.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انتساب	۲۲
۲	عرض ناشر	۲۳
۳	تقریظ جلیل	۲۵
۴	دل کی بات	۲۶
۵	کچھ مؤلف کے بارے میں	۲۸
۶	اسم مبارک	۳۶
۷	ولادت باسعادت	۳۶
۸	حلیہ مبارک	۳۷
۹	خاندانی وجاہت	۳۸
۱۰	آغاز تعلیم وتربیت	۳۹
۱۱	والد ماجد کی طرف سے حسن تربیت	۴۰
۱۲	القابات	۴۰
۱۳	اعلیٰ تعلیم کے لیئے جامعہ ازہر مصر کا سفر	۴۱
۱۴	دوران تعلیم والد ماجد کا انتقال پر ملال	۴۲
۱۵	سالانہ امتحان اور امتیازی کامیابی	۴۳
۱۶	جامعہ ازہر مصر سے بریلی شریف واپسی	۴۳
۱۷	عقد مسنون	۴۴

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۱۸	درس وتدریس سے وابستگی	۴۴
۱۹	امامت وخطابت	۴۵
۲۰	فتویٰ نویسی کی شروعات	۴۶
۲۱	مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا قیام	۴۷
۲۲	فتویٰ نویسی آپ کا خاندانی طرۂ امتیاز	۴۷
۲۳	قوت حافظہ	۴۹
۲۴	ذکاوت وذہانت	۵۲
۲۵	وجاہت وشخصیت	۵۳
۲۶	حضرت احسن العلماء کی طرف سے خلافت واجازت	۵۴
۲۷	حضور تاج الشریعہ کی غیر معمولی صلاحیت واستعداد	۵۵
۲۸	حضور تاج الشریعہ بحیثیت مفسر	۵۵
۲۹	حضور تاج الشریعہ بحیثیت محدث	۵۷
۳۰	حضور تاج الشریعہ بحیثیت فقیہ	۵۹
۳۱	حضور تاج الشریعہ اور علم لغت	۶۰
۳۲	حضور تاج الشریعہ اور علم تصوف	۶۱
۳۳	حضور تاج الشریعہ اور علم بلاغت	۶۱
۳۴	حضور تاج الشریعہ اور علم نحو	۶۲
۳۵	حضور تاج الشریعہ اور علم کلام	۶۲
۳۶	حضور تاج الشریعہ اور عربی ادب	۶۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۳۷	حضور تاج الشریعہ اور شعر وشاعری	۶۴
۳۸	حضور تاج الشریعہ اور رفعت خیال	۶۵
۳۹	حضور تاج الشریعہ اور مطالعۂ کائنات	۶۷
۴۰	کلام تاج الشریعہ میں سادگی کا عنصر	۶۸
۴۱	اپنی نعتیہ دیوان میں صنعتوں کا استعمال	۷۰
۴۲	کلام تاج الشریعہ اور ردوہابیت	۹۶
۴۳	حضرت ازہری میاں اور مناقب اولیاء	۱۰۲
۴۴	واہ کیا مرتبہ ائے غوث ہے بالا تیرا	۱۰۳
۴۵	نائب شاہ شہیداں وہ محافظ نور کا	۱۰۴
۴۶	ذات احمد رضا کا ہو تم آئینہ	۱۰۵
۴۷	پرتو احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں	۱۰۶
۴۸	وہ یادگار حجت الاسلام اب نہیں	۱۰۷
۴۹	ائے نقیب اعلیٰ حضرت مصطفےٰ حیدر حسن	۱۰۸
۵۰	حضور تاج الشریعہ اور درس توحید	۱۰۹
۵۱	حضور تاج الشریعہ اور سجدۂ کعبہ	۱۰۹
۵۲	حضور ازہری میاں اور قرآن مجید کے بارے میں خلق خدا کا عقیدہ	۱۱۰
۵۳	حضور تاج الشریعہ اور بدمذہبوں سے میل جول	۱۱۰
۵۴	بدمذہب کی اقتدا کے بارے میں شرعی حکم	۱۱۱
۵۵	داڑھی کے تعلق سے حضرت ازہری میاں کا شرعی موقف	۱۱۲

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۵۶	اذان قبر اور حضور از ہری میاں کا موقف	۱۱۲
۵۷	قبر کھولنے کے بارے میں حضور از ہری میاں کا موقف	۱۱۲
۵۸	سود لینے دینے کے بارے میں حضور از ہری میاں کا موقف	۱۱۲
۵۹	شادی کے ماہ وسال کے بارے میں شرعی حکم	۱۱۳
۶۰	بے اصل رسم ورواج کے بارے میں حضرت از ہری میاں کا شرعی موقف	۱۱۳
۶۱	مرد کے لیئے سونے چاندی کا استعمال کیسا	۱۱۳
۶۲	مزارات پر چادر پوشی کا حکم	۱۱۴
۶۳	مسلمان کی غیبت اور چغلی سے متعلق آپ کا فتویٰ	۱۱۴
۶۴	تعزیہ داری سے متعلق آپ کا فتویٰ	۱۱۴
۶۵	مسجد میں اگربتی جلانے سے متعلق آپ کا فتویٰ	۱۱۴
۶۶	حضور تاج الشریعہ اور حقوق والدین	۱۱۴
۶۷	دنیادار اور دیندار کے بارے میں آپ کا خیال	۱۱۵
۶۸	حضرت از ہری میاں اور دفاع کنز الایمان	۱۱۵
۶۹	لفظ نبی کی نفیس توضیح حضرت از ہری میاں کی زبانی	۱۲۰
۷۰	لفظ ''ذنب'' کی نفیس تحقیق حضرت از ہری میاں کی زبانی	۱۲۱
۷۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کے نام کی اصل تحقیق	۱۲۳
۷۲	حضرت از ہری میاں کی کتاب ''فضائل صدیق اکبر کی تصنیفی خوبیاں	۱۲۴
۷۳	پروفیسر کی ٹائی اتار دی	۱۲۵
۷۴	ٹائی باندھنے کے بارے میں حضرت از ہری میاں کا شرعی موقف	۱۲۶

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۷۵	کتاب ''ٹائی کا مسئلہ'' پر علماء ومشائخ کی تصدیقات ومہر	۱۲۶
۷۶	اجلۂ علماؤ مشائخ کی تصدیقات	۱۲۸
۷۷	مفتیان عظام وعلمائے کرام کی تصدیقات	۱۲۹
۷۸	ترجمہ نگاری میں تاج الشریعہ کا مقام	۱۳۱
۷۹	عربی ادب اور آپ کی نثر نگاری	۱۳۴
۸۰	انگریزی زبان پر قدرت وبصیرت	۱۳۷
۸۱	آپ دین وسنت کے کام کے لیئے وقف تھے	۱۳۸
۸۲	ایک بڑا المیہ تصویر کشی پر حضرت کا فتویٰ وعمل	۱۳۸
۸۳	مردوں سے مشابہت اختیار کرنے سے متعلق آپ کا فرمان	۱۳۸
۸۴	غیر اللہ کی قسم کھانے کے متلق آپ کا موقف	۱۳۹
۸۵	غیر اللہ سے امداد واستعانت اور حضرت تاج الشریعہ کا موقف	۱۴۰
۸۶	ظاہری حالت میں دوررہ کر دیدار اور جنات سے حفاظت	۱۴۱
۸۷	جامعۃ الازہر میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا پرتپاک خیر مقدم اور فتنۂ وہابیت کا رد	۱۴۲
۸۸	پندرہویں صدی کے مجدد اعظم	۱۵۴
۸۹	ہر دل عزیز قائد پر فخر	۱۶۷
۹۰	پیروں کے پیر	۱۶۸
۹۱	نغمہ وترنم کا سماں	۱۶۸
۹۲	عاشق رسول	۱۶۹
۹۳	علمی وفقہی ادراک	۱۷۰

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۹۴	شریعت کی پاسداری	۱۷۱
۹۵	تفسیر سورہ الم نشرح	۱۷۲
۹۶	اضمحال قلت ذہن کی صدا	۱۷۳
۹۷	حضور تاج الشریعہ اور تحفظ مسلم پرسنل لاء	۱۷۶
۹۸	سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے آمرانہ حکم کا جواب	۱۷۶
۹۹	حضور تاج الشریعہ اور زیارت حرمین شریفین	۱۷۷
۱۰۰	اہل سعود کے مظالم حضرت تاج الشریعہ کی زبانی	۱۷۹
۱۰۱	درد فرقت مدینہ	۱۸۴
۱۰۲	حضرت کی گرفتاری پر بین الاقوامی مظاہرے	۱۸۵
۱۰۳	قائدین ملت اسلامیہ کی شاہ فہد سے خصوصی ملاقات	۱۸۵
۱۰۴	حضور تاج الشریعہ اور امت مسلمہ کی رہنمائی	۱۸۶
۱۰۵	حاسدین تاج الشریعہ اور مقدمۂ مراد آباد	۱۸۷
۱۰۶	حضرت تاج الشریعہ اور ایک صاحب شریعت وطریقت بزرگ	۱۸۸
۱۰۷	حضرت تاج الشریعہ اور پیری مریدی	۱۸۹
۱۰۸	مریدین پر توجۂ خاص	۱۹۱
۱۰۹	حضور تاج الشریعہ کا تقویٰ وتورع	۱۹۱
۱۱۰	محبت نماز	۱۹۲
۱۱۱	حضور تاج الشریعہ کا حسن اخلاق	۱۹۲
۱۱۲	معاصر علماء اور تاج الشریعہ	۱۹۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۱۱۳	تاج الشریعہ اور وعظ ونصیحت	۱۹۴
۱۱۴	حضور تاج الشریعہ کا عشق رسول	۱۹۵
۱۱۵	مقام غوث اعظم اور تاج الشریعہ	۱۹۷
۱۱۶	تصلب فی الدین	۱۹۸
	آپ کے معاصر علمائے کرام	
۱۱۷	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ	۲۰۰
۱۱۸	صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ	۲۰۱
۱۱۹	حضرت سید علامہ آل حسنین میاں نظامی برکاتی	۲۰۵
۱۲۰	امین ملت ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی رضوی	۲۰۴
۱۲۱	تاج العلماء علامہ سید محمد علوی مالکی رضوی علیہ الرحمہ	۲۰۵
۱۲۲	بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی	۲۰۵
۱۲۳	استاذ العلماء حضرت مفتی اشفاق حسین نعیمی	۲۰۸
۱۲۴	امام علم وفن علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی	۲۰۸
۱۲۵	استاذ الفقہ قاضی عبد الرحیم صاحب بستوی	۲۰۹
۱۲۶	محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی	۲۱۰
۱۲۷	رئیس العلماء علامہ عبد الحکیم اشرف قادری علیہ الرحمہ	۲۱۱
۱۲۸	مفتی اعظم مغربی بنگال علامہ ثناء المصطفیٰ امجدی	۲۱۲
۱۲۹	غیظ المنافقین علامہ ادریس رضا خاں حشمتی	۲۱۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۱۳۰	تاج الشریعہ لقب کس کا؟	۲۱۸
۱۳۱	شجرۂ نسب بانی جامعہ نظامیہ پر ایک نظر	۲۲۵
۱۳۲	حضور تاج الشریعہ کے اساتذۂ کرام	۲۲۸
۱۳۳	حضور تاج الشریعہ کے مشہور تلامذہ	۲۲۹
۱۳۴	آپ کے ذریعہ دئے گئے اعزاز وانعامات	۲۲۹
۱۳۵	اداروں کی سرپرستی	۲۲۹
۱۳۶	کتابوں پر لکھے گئے تقاریظ وتاثرات	۲۳۱
۱۳۷	آپ کے مشہور خلفائے کرام	۲۳۲
۱۳۸	مریدوخلفاء کی اجمالی فہرست	۲۳۲
۱۳۹	پاکستان کے خلفاء	۲۳۸
۱۴۰	بنگلہ دیش کے خلفاء	۲۳۹
۱۴۱	نیپال کے خلفاء	۲۳۹
۱۴۲	عرب ممالک کے خلفاء	۲۳۹
۱۴۳	سری لنکا کے خلفاء	۲۴۱
۱۴۴	ساؤتھ افریقہ کے خلفاء	۲۴۱
۱۴۵	امریکہ کے خلفاء	۲۴۲
۱۴۶	دیگر ممالک کے خلفاء	۲۴۲
۱۴۷	حضور تاج الشریعہ کا شجرۂ نسب	۲۴۲
۱۴۸	شجرۂ علمی اسناد فقہ وحدیث	۲۴۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۱۵۹	خیرآبادی سلسلہ تلمذ	۲۴۳
۱۵۰	سند حدیث وعلوم متفرقہ	۲۴۴
۱۵۱	سند حدیث مسلسل بالاولیت	۲۴۵
۱۵۲	سند فقہ حنفی	۲۴۸
	حضرت ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ علمائے ملت اسلامیہ کی نظر میں	
۱۵۳	فخر سادات حضرت علامہ سید عرفان مشہدی	۲۵۱
۱۵۴	محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی	۲۵۱
۱۵۵	حافظ محمد ہاشم قادری جمشید پوری	۲۵۲
۱۵۶	ڈاکٹر محمد سرور قادری میڈیکل آفیسر	۲۶۰
۱۵۷	شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خاں عزیزی	۲۶۳
۱۵۸	مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی	۲۶۴
۱۵۹	استاذ الفقہا حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم رضوی بستوی	۲۶۴
۱۶۰	ماہر ہفت لسان علامہ محمد عاشق الرحمن قادری حبیبی	۲۶۵
۱۶۱	حضرت علامہ مفتی شیر محمد علی خاں رضوی	۲۶۵
۱۶۲	استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی ایوب نعیمی	۲۶۶
۱۶۳	شہزادہ صدر الشریعہ حضرت مفتی بہاء المصطفیٰ قادری امجدی	۲۶۶
۱۶۴	حضرت علامہ محمد اشرف آصف جلالی	۲۶۷
۱۶۵	ڈاکٹر غلام زرقانی قادری	۲۶۷
۱۶۶	مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی قادری، مصباحی	۲۶۸

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۱۶۷	ادیب اسلام حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی	۲۶۸
۱۶۸	شفیق ملت حضرت مولانا شفیق احمد شریفی	۲۶۹
۱۶۹	شرف ملت حضرت سید شاہ اشرف میاں قادری برکاتی	۲۷۰
۱۷۰	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	۲۷۰
۱۷۱	حضرت علامہ منشا تابش قصوری	۲۷۱
۱۷۲	غیاث ملت حضرت مولانا سید غیاث الدین قادری ترمذی	۲۷۲
۱۷۳	عطائے خواجہ ہند حضرت سید شاہ فضل المتین چشتی	۲۷۲
۱۷۴	حضرت مفتی مکرم احمد نقشبندی	۲۷۳
۱۷۵	محقق رضویات حضرت علامہ ڈاکٹر حسن رضا خاں	۲۷۳
	حضرت ازہری میاں کی رحلت پر لکھے گئے علمی وتعزیتی پیغامات	
۱۷۶	مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی عفی عنہ	۲۷۴
۱۷۷	حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی دام مدظلہ العالی	۲۷۷
۱۷۸	امیر دعوت اسلامی ابوالبلال حضرت مولانا الیاس عطار قادری دام ظلہ	۲۷۸
۱۷۹	عزیز ملت شہزادۂ حضور حافظ ملت حضرت علامہ ومولانا عبدالعزیز مصباحی دام ظلہ	۲۷۸
۱۸۰	مفکر اسلام حضرت علامہ قمر الزماں خاں اعظمی مصباحی	۲۷۹
۱۸۱	حضرت علامہ مولانا شمس الہدیٰ مصباحی	۲۷۹
۱۸۲	باباجی حضور شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی قادری رضوی	۲۷۹
۱۸۳	حضرت علامہ ومولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی	۲۸۰
۱۸۴	غلام مصطفےٰ رضوی نوری	۲۸۱

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۱۸۵	مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی	۲۸۹
۱۸۶	فخر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا شیخ ابوبکر احمد ملباری	۲۹۱
۱۸۷	محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین مصباحی دام ظلہ	۲۹۲
۱۸۸	رئیس القلم حضرت علامہ ومولانا یٰسین اختر مصباحی	۲۹۲
۱۸۹	مولانا ڈاکٹر مفتی مکرم احمد شاہی امام فتح پور دہلی	۲۹۳
۱۹۰	پروفیسر مولانا غلام یحیٰ انجم مصباحی	۲۹۳
۱۹۱	معروف علمی وادبی شخصیت حضرت مولانا فضل الرحمن شرر مصباحی	۲۹۴
۱۹۲	فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن صاحب پورنوی	۲۹۴
۱۹۳	حضرت قمر الحسن بستوی	۲۹۸
۱۹۴	نبیرۂ حضرت علامہ ارشد القادری مولانا خوشتر نورانی	۲۹۹
۱۹۵	مشہور شاعر اسلام جناب اویس رضا قادری صاحب	۲۹۹
۱۹۶	حضرت مولانا افروز قادری مصباحی چریاکوٹی	۳۰۰
۱۹۷	علامہ الشاہ سید محمد انور میاں	۳۰۰
۱۹۸	علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی	۳۰۱
۱۹۹	مولانا قمر عارف ازہری	۳۰۱
۲۰۰	حضرت مولانا عبد الخیر اشرفی مصباحی	۳۰۱
۲۰۱	مفتی محمد اسرائیل رضوی مصباحی المعروف بہ فخر نیپال	۳۰۲
۲۰۲	حضرت علامہ مفتی محمد عثمان رضوی	۳۰۳
۲۰۳	حضرت مولانا محمد رحمت علی رضوی صاحب	۳۰۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۲۰۴	حضرت مفتی شریف الرحمن رضوی	۳۰۴
۲۰۵	حضور امین ملت ڈاکٹر پروفیسر سید امین میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم العالیہ	۳۰۶
۲۰۶	فخر المشائخ حضرت مولانا سید فخر الدین اشرفی جیلانی	۳۰۷
۲۰۷	مفتی عبد المصطفیٰ نوری ضیائی، دھولیا، مہاراشٹرا	۳۰۷
۲۰۸	شہزادۂ مثنیٰ میاں حضرت مولانا سید معین الدین اشرف جیلانی کچھوچھوی	۳۰۸
۲۰۹	حضور تاج العلماء شہزادۂ غازی ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد نورانی اشرفی جیلانی	۳۰۸
۲۱۰	نبیرۂ محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا محمد مکی ارشد اشرفی جیلانی کچھوچھوی	۳۰۹
۲۱۱	شہزادہ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا سید خالد اشرفی جیلانی	۳۱۰
۲۱۲	نبیرۂ شیخ الکبیر شہزادۂ سلطان الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید محمد فاروق میاں	۳۱۰
۲۱۳	حضرت انجینئر سید فضل اللہ چشتی	۳۱۰
۲۱۴	ابو حسام حضرت مولانا قمر الاسلام علیمی علیگ صاحب	۳۱۱
۲۱۵	انتخاب المشائخ حضرت مولانا سید محمد انتخاب عالم شہبازی معروف بہ حضور میاں صاحب	۳۱۱
۲۱۶	حضرت سید قیام الدین حسینی عظمتی	۳۱۲
۲۱۷	حضرت سید شاہ محمد صباح الدین چشتی منعمی ابو العلائی	۳۱۲
۲۱۸	حضرت الحاج شاہ احمد علی القادری	۳۱۳
۲۱۹	نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا نوید رضا خاں قادری ازہری	۳۱۴
۲۲۰	حضرت سید سعید الرحمن افسر بیگ قادری	۳۱۵
۲۲۱	حضرت مولانا ان دانش رضا مصباحی	۳۱۶
۲۲۲	جامعۃ المؤمنات حیدرآباد کا تعزیتی پیغام	۳۱۷

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۲۲۳	حضرت مولانا محمد احمد وارثی	۳۱۷
۲۲۴	حضرت مولانا ذوالفقار علی رشیدی	۳۱۸
۲۲۵	حضرت مولانا ذوالفقار علی برکاتی نظامی	۳۱۹
۲۲۶	شیخ الاسلام حضور محمد مدنی میاں	۳۱۹
۲۲۷	حضرت مولانا قاری محمد یوسف عزیزی لکھنؤ	۳۱۹
۲۲۸	حضرت مولانا مفتی عبدالستار مصباحی عزیزی	۳۲۰
۲۲۸	حضرت مفتی اشفاق حسین قادری	۳۲۰
۲۲۹	مولانا سید قیصر رضا فردوسی	۳۲۱
۲۳۰	حافظ محمد قمر الدین رضوی	۳۲۱
۲۳۱	حضرت مولانا ظفر الدین برکاتی مصباحی	۳۲۱
۲۳۲	مولانا محمد ارشاد نعمانی	۳۲۱
۲۳۳	حضرت مولانا ارشد مصباحی	۳۲۲
۲۳۴	حضرت مولانا عبدالحی نسیم القادری	۳۲۲
۲۳۵	حضرت مولانا احسان اقبال رضوی	۳۲۲
۲۳۶	حضرت مولانا ابصار رضا قادری	۳۲۲
۲۳۷	حضرت سید قمر الدین	۳۲۲
۲۳۸	حضرت مولانا شمشاد رضا نظامی	۳۲۳
۲۳۹	حضرت مولانا خورشید احمد خاں برکاتی	۳۲۳
۲۴۰	حضرت مولانا عامر رضا خاں	۳۲۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۲۴۱	حضرت علامہ مولانا سید احمد رضا صاحب	۳۲۳
۲۴۲	مفتی عرفان رضا مصباحی	۳۲۴
۲۴۳	قاضی اہل سنت مفتی واجد علی یار علوی	۳۲۴
۲۴۴	مولانا منصور عالم تیغی اشرفی	۳۲۴
۲۴۵	مولانا انوار احمد نظامی	۳۲۴
۲۴۶	مولانا محمد یعقوب علی خاں قادری	۳۲۵
۲۴۷	حضرت علامہ قاضی محمد ظہیر الدین صاحب	۳۲۵
۲۴۸	حضرت قاری نیاز احمد	۳۲۶
۲۴۹	حضرت مولانا سید سراج اظہر	۳۲۶
۲۵۰	حضرت مولانا سید جاوید نقشبندی	۳۲۶
۲۵۱	مفتی اعظم علی ازہر	۳۲۶
۲۵۲	حضرت مولانا سلیم رضا خاں نوری صاحب	۳۲۷
۲۵۳	حضرت قاری مطیع الرحمن اشرفی مصباحی	۳۲۷
۲۵۴	حضرت مفتی اختر حسین شارق مصباحی	۳۲۷
۲۵۵	حضرت تاج الدین رضوی اسلمی	۳۲۸
۲۵۶	مولانا حافظ وقاری افروز عالم رضوی امجدی	۳۲۸
۲۵۷	حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قادری	۳۲۹
۲۵۸	حضرت مولانا مقبول احمد نظامی آمری	۳۲۹
۲۵۹	مولانا اقلیم رضا مصباحی	۳۲۹

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۲۶۰	حضرت قاری نظر عالم رضوی	۳۲۹
۲۶۱	حضرت مولانا غلام جیلانی	۳۳۰
۲۶۲	حضرت مولانا انظار احمد خاں رضوی شبنم بلیاوی	۳۳۱
۲۶۳	ڈاکٹر محمد ظفر صادق	۳۳۱
۲۶۴	حضرت مولانا اکمل حسین رضوی مصباحی	۳۳۲
۲۶۵	مولانا مبشر رضا مصباحی	۳۳۳
۲۶۶	پدم شری پروفیسر اختر الواسع	۳۳۳
۲۶۷	مولانا عبد المبین نعمانی چریاکوٹی	۳۳۳
۲۶۸	مولانا عبد المبین قادری	۳۳۵
۲۶۹	فقیر نوری سید شاہد علی حسنی رضوی جمالی کریمی غفرلہ والوالدیہ واحبابہ	۳۳۶
۲۷۰	محقق مسائل جدیدہ عالمی شہرت یافتہ حضرت مفتی اکمل صاحب پاکستان	۳۴۷
۲۷۱	عالمی شہرت یافتہ خطیب حضرت علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ قادری پاکستان	۳۴۸
۲۷۲	خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا صدر الوریٰ قادری مصباحی	۳۴۹
۲۷۳	مولانا محمد نور الہدیٰ خاں رضوی مصباحی، مرپاوی	۳۵۱
۲۷۴	قاضی حضرت مفتی محمود اختر القادری	۳۵۳
۲۷۵	حضرت علامہ ومولانا محمد قلندر رضوی صاحب	۳۵۵
۲۷۶	فخر المشائخ حضرت علامہ مولانا الحاج سید فخر الدین اشرف	۳۵۶
۲۷۷	نیپال میں حضور تاج الشریعہ قدسرہ کا فیضان	۳۵۷
۲۷۸	حضور تاج الشریعہ کا پیغام ہم مریدوں کے نام	۳۵۹

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۲۷۹	برکاتی مشن نیپال	۳۵۹
۲۸۰	فقیر سید شاہ انتخاب عالم شہبازی غفرلہ	۳۶۰
۲۸۱	محمد فیروز القادری مصباحی	۳۶۰
۲۸۲	مفتی عابد حسین قادری نوری	۳۶۱
۲۸۳	مولانا مبارک علی قادری رضوی	۳۶۲
۲۸۴	نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا محمد کمال الدین اشرفی مصباحی	۳۶۲
۲۸۵	شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی	۳۶۴
۲۸۶	جانشین حضور اشرف الاولیاء حضرت علامہ ومولانا سید جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی	۳۶۴
۲۸۷	قائد ملت حضرت علامہ سید محمود اشرف جیلانی مدظلہ العالی	۳۶۵
۲۸۸	حضرت علامہ مولانا سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی	۳۶۶
۲۸۹	پیر طریقت حضرت علامہ مولانا معین الدین اشرف جیلانی عرف معین میاں	۳۶۹
۲۹۰	دنیائے سنیت کی عظیم ترین شخصیت	۳۷۰
۲۹۱	ابوالفضل حضرت مولانا شایان رضا مصباحی قادری برکاتی رضوی	۳۷۱
۲۹۲	پیغام تعزیت صاحبزادہ جملہ پسماندگان حضرت سید غلام غوث قادری چشتی	۳۷۳
۲۹۳	جلسہ برائے ایصال ثواب	۳۷۴
۲۹۴	سید احمد غفرلہ الحمید	۳۷۴
۲۹۵		
	علمائے دیوبند کی طرف سے تعزیتی پیغامات	
۲۹۶	مولانا مزمل علی قاسمی	۳۷۶

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۲۹۷	صبا حبیب صدیقی	۳۷۶
۲۹۸	حضور تاج الشریعہ کے وصال غم دار العلوم دیوبند	۳۷۶
۲۹۹	مولانا اسرار الحق صاحب ممبر آف پارلیمنٹ	۳۷۷
۳۰۰	مولانا ولی رحمانی صاحب (بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ)	۳۷۸
۳۰۱	مولانا حسیب صدیقی	۳۷۹
۳۰۲	ڈاکٹر عبید اقبال عاصم	۳۷۹
	سیاسی حلقہ کی طرف سے تعزیتی پیغامات	
۳۰۳	قائد ملت جناب رجب طیب اردغان، صدر جمہوریہ ترکی	۳۸۰
۳۰۴	راہل گاندھی صدر نیشنل کانگریس	۳۸۰
۳۰۵	نتیش کمار وزیر اعلیٰ صوبۂ بہار	۳۸۰
۳۰۶	بریلی حلقہ سے ایم۔پی۔اور مرکزی وزیر سنتوش گنگوار	۳۸۱
۳۰۷	شیو پال سنگھ یادو سابق کابینی وزیر اتر پردیش	۳۸۱
۳۰۸	اکھلیش یادو سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش	۳۸۱
۳۰۹	ایم حسنین قومی صدر برائے قومی پارٹی آف انڈیا	۳۸۱
	عربی زبان میں موصول تعزیتی پیغامات	
۳۱۰	فضیلة الشیخ محمد باد نجکی من العلماء الشام	۳۸۲
۳۱۱	محمد حسین ھاشم من السعودیة العربیة	۳۸۲
۳۱۲	الشیخ ابو یعرب قحطان من بغداد عراق	۳۸۲
۳۱۳	شیخ نضال بن ابراھیم آلہ رشی من ترکی	۳۸۲

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۳۱۴	الشیخ عبد العزیز الخطیب الحسنی من دمشق	۳۸۳
۳۱۵	فضیلۃ الشیخ رامی العبادی من العراق	۳۸۴
۳۱۶	احباب الشیخ احمد الحبال الرفاعی رحمہ اللہ	۳۸۴
۳۱۷	فضیلۃ الشیخ احمد ضبغ من الشام	۳۸۴
۳۱۸	فضیلۃ الشیخ عبد القادر الحسین	۳۸۵
۳۱۹	فضیلۃ الشیخ الحبیب علی الجعفری	۳۸۵
۳۲۰	فضیلۃ الشیخ مولانا نثار مصباحی من خلیل آباد الھند	۳۸۷
۳۲۱	فضیلۃ الشیخ مولانا محمد راحت خاں القادری	۳۸۷
۳۲۲	ماجد حامد الشیحاوی من العراق	۳۸۷
۳۲۳	فضیلۃ الشیخ حازم محفوظ	۳۸۸
۳۲۴	فضیلۃ الشیخ جمیل مصری نابلسی	۳۸۹
۳۲۵	شیخ عبد العزیز الخطیب الحسنی من دمشق	۳۸۹
۳۲۶	رئیس الاتحاد محمد مبارك حسین	۳۹۰
۳۲۷	المفتی الرضا العلیمی مؤظف العلاقۃ العامۃ المرکز فضل الحق اکادمی	۳۹۱
۳۲۸	اتحاد طلبۃ الھند بمصر	۳۹۱
	کرامات تاج الشریعہ	
۳۲۹	ثبوت کرامات اولیاء	۳۹۵
۳۳۰	ولایت کسے کہتے ہیں	۳۹۵
۳۳۱	آیات قرآنیہ سے ثبوت ولایت وکرامت	۳۹۶

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۳۳۲	جیپ کا پلٹ جانا	۳۹۹
۳۳۳	آنکھ کا آپریشن بغیر انجکشن	۴۰۲
۳۳۴	نماز کے لیئے ٹرین کا رکنا	۴۰۴
۳۳۵	ڈاکٹر جھوٹا رپورٹ جھوٹا	۴۰۵
۳۳۶	پلین کا لیٹ ہوجانا	۴۰۶
۳۳۷	کینسر سے نجات	۴۰۷
۳۳۸	استاذ القراء جناب حافظ وقاری محمد شعیب فاروقی	۴۰۸
۳۳۹	نماز جنازہ کے بعد بارش	۴۰۸
۳۴۰	کنز الایمان تصحیح شدہ کی اشاعت کا ایمان افروز واقعہ	۴۰۹
۳۴۱	بیک وقت دو جگہ موجودگی	۴۱۲
۳۴۲	ہوائی جہاز کا واپس آنا	۴۱۲
۳۴۳	بیٹے کی پیدائش کے لئے دعا	۴۱۳
۳۴۴	خواب میں مجاہد ملت کے ساتھ دیکھنا	۴۱۴
۳۴۵	غیب سے ناشتہ آنا	۴۱۵
۳۴۶	گاڑی کی کرامت	۴۱۸
۳۴۷	جنت کا سودا کرلیا	۴۱۹
۳۴۸	ادائے فقیرانہ پر قربان جاؤں	۴۲۱
۳۴۹	غیر مسلموں کا ہجوم	۴۲۲
۳۵۰	معمولی خراش	۴۲۴

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمبر شمارہ	مضامین	صفحہ
۳۵۱	اولاد غوث اعظم کی دعا کا اثر	۴۲۴
۳۵۲	رنگ رخ آفتاب کا کیا کہنا	۴۲۶
۳۵۳	میرزندگی کا نا قابل فراموش دن	۴۲۸
۳۵۴	خانقاہ برکاتیہ کی تین کرامتیں	۴۳۰
۳۵۵	بارش کے لئے دعا	۴۳۱
۳۵۶	سلام عاجزانہ	۴۳۳

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس حقیر کوشش کو ''حضور تاج الشریعہ'' رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے جملہ خویش واقارب، مریدین ومعتقدین خصوصاً جن کے محنتوں اور دعاؤں کے طفیل آج میں اس علمی کام کو انجام دے سکا میری مراد میرے پیر ومرشد ''صدر العلما حضرت مفتی تحسین رضا'' محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے دونوں مرشد اجازت ''حضور مصباح ملت پیر طریقت ثناء اللہ خان ثناء القادری مرپاوی'' وحضور مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ اور میرے والد گرامی جن کا نام نامی ''عبد الغفار انصاری'' ہے اور میری والدہ محترمہ ''تقدیر النساء رحمۃ اللہ علیہا'' اور ان تمام مقدس ہستیوں کے نام جن کی نظر عاطفت ہمیشہ میری طرف مرکوز رہتی ہیں۔ اللہ عزوجل میری اس تالیف کو اپنے حبیب فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل قبول عام فرمائے آمین ۔بجاہ سید المرسلین! گر قبول افتد زہے عزوشرف

فقیر محمد علاؤالدین قادری رضوی عفی عنہ

قاضی شہر وصدر شعبۂ افتا: محکمۂ شرعیہ سنی دار الافتاء والقضاء، میرا روڈ ممبئی

www.muftiakhtarrazakhan.com

عرض ناشر

حضور تاج الشریعہ جگر گوشۂ مفسر اعظم ہند شیخ الاسلام والمسلمین وارث علوم اعلیٰ حضرت افقہ الفقہاء حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان عالم اسلام میں کسی تعارف کا محتاج نہیں آپ اپنی خداداد گوناگوں صلاحیت واستعداد اور فقہی درسی، علمی، بصیرت، اور روحانی مراتب ودرجات کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں جہاں بھی رہے ممتاز ومنفرد رہے حضرت کی حیات وخدمات کے حوالے سے اب تک بہت کچھ لکھا جاچکا ہے باوجود اب بھی بہت سے گوشہ تشنہ ہے جس پر اہل قلم اپنی جستجو جاری رکھے ہوئے ہیں اللہ عزوجل انہیں اس کی بھرپور توفیق عطا فرمائے ! زیر نظر کتاب ''محاضرات تاج الشریعہ'' شیر مہاراشٹر تاج العلماء مفسر قرآن پیر طریقت قاضی شہر حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد علاؤ الدین قادری رضوی صدر مفتی [محکمۂ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء] میرا روڈ، ممبئی کی انتھک جدوجہد کا نتیجہ ہے جو حضرت تاج الشریعہ کی حیات اور علمی خدمات کی تعلق سے گویا ایک جہان ہے۔ جس کا مطالعہ قارئین کی معلومات میں یقینی طور پر اضافے کا سبب بنے گا۔ کارکنان ادارہ نے بڑی دلجمعی سے اس کام کو انجام دیا ہے خصوصا پروف ریڈینگ کا خاص خیال رکھا گیا ہے اولاً اسے مولانا محمد شاہد رضا ثنائی بچھارپوری نے اپنی عمیق نظروں سے سطر بہ سطر پڑھا، پھر دوبارہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ محمد مستجاب رضا ثنائی نے بغور دیکھا پھر بھی بہ تقاضۂ بشریت غلطی کا امکان باقی ہے۔ غلطی نظر آنے پر ادارہ کو ضرور اطلاع کریں۔ دوسری ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے گی امید قوی ہے کہ ادارے کی یہ کوشش آپ کو پسند آئے گی یوں تو حضرت کی موت نے عالم اسلام کو سسکتا بلکتا چھوڑ دیا بس آپ کی رحلت سے جماعت اہل سنت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ عزوجل اسے جلد از جلد اپنے حبیب صاحب لولاک فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل پر فرمادے اور جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا زید مجدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کتاب کی طباعت واشاعت میں جن لوگوں نے حصہ لیا خصوصاً استاذ القراء حضرت قاری شعیب فاروقی صاحب خطیب وامام بھائیندر جامع مسجد ومحترم

www.muftiakhtarrazakhan.com

جناب صلاح الدین ابن حاجی عبد المجید شیخ و جناب مرحوم سید علی ابن عبد الوہاب ، مرحوم فصیح الدین ابن درب الدین شیخ والد گرامی مولانا محمد نذیر صاحب اشرفی ، مرحوم شاکر علی ابن کرم علی ، جد امجد مولانا مطلوب صاحب رضوی، مرحوم عبد السبحان شیخ ابن خطو حاجی صاحب جد امجد مولانا محمد بابل صاحب رضوی، مرحوم سلیم بھائی اختری خاں، مرحومہ تقدیر النساء والدہ مؤلف ہٰذا ان تمام کو اللہ عزوجل درجات عالیہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!!

ادارہ: شیر مہاراشٹر تعلیمی فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

تقریظ جلیل

از قلم: محقق کنز المسائل مصباح ملت ملت پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ثناء اللہ خان ثناء القادری زیدہ مجدہ

بانی: دار العلوم امجدیہ ثناء المصطفیٰ، مڑ پا شریف

حضرت مفتی صاحب قبلہ کو میں یہ کوئی بچپن سے جانتا ہوں اور ان کی گونا گوں صفات حمیدہ کی وجہ سے میں نے محض ۱۸ رسال کی عمر میں سلسلہ قادریہ رضویہ ثنائیہ معمریہ و دیگر سلاسل حقہ کی اجازت وخلافت سونپ دیا تھا جسے موصوف بڑی ذمہ داری سے اس امانت کو آنے والی نسلوں تک پہچانے کا کام کر رہے ہیں۔ پھر ۲۰۰۴ء میں جید علماء فقہاء جن میں حافظ احادیث کثیرہ حضرت ابو الحقانی زید مجدہ، ڈاکٹر سید طلحہ رضوی برق داناپور، علامہ غلام مصطفیٰ نوری گجرات کی موجودگی میں میرے برادر دینی حضرت فقیہ اعظم مہاراشٹر مفتی مجیب اشرف رضوی زیدہ مجدہ نے دوبارہ مقام ام ہانی میں خلافت واجازت سے نواز امجھے اس خبر سے بہت خوشی میسر ہوئی اس طرح حضرت موصوف ایک سلسلہ کے دو بزرگوں سے خلافت واجازت سے سرفراز ہو کر مجمع البحرین، کہلائے۔ اللہ عزوجل اس کی برکت موصوف سلمہ کی نسلوں میں منتقل کرتا رہے میری یہ خاص دعا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے گاؤں واطراف کے پہلے باصلاحیت مدرس، مفکر، محقق، مصنف، اور مفتی ہیں۔ عالم باعمل ہونے کے ساتھ درس وتدریس سے منسلک ہیں فتویٰ نویسی آپ کا محبوب مشغلہ ہے۔ آپ مسائل، جدیدہ تذکار، سیرت پر بھی علمی مضامین قلمبند کر لیتے ہیں جو ان کی ہمہ رنگ صلاحیت پر دلیل ہے زیر نظر کتاب، ''محاضرات تاج الشریعہ'' کو میں نے باضابطہ تو نہیں دیکھا البتہ مضامین کی فہرست پر ایک سرسری نظر دوڑائی ہے جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت کا علم ہوا کہ اسے عام سے عام تر کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ قارئین تک پہونچایا جائے چونکہ یہ کتاب جس عالم گیر شخصیت پر لکھی گئی ہے وہ کسی کے محتاج تعارف نہیں باوجود اس کے کہ تعارف کی جائے۔ عوام وخواص کو حضرت کے بارے میں کلی معلومات نہیں جس کی بھر پائی اس کتاب

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے مطالعہ سے پوری کی جاسکتی ہے فقیر سگ رضا یہ دعا کرتا ہے کہ کتاب اور صاحب کتاب پر سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ سنوسیہ معمریہ ثنائیہ و دیگر سلاسل حقہ کا فیضان ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رہے۔

فقط والسلام: فقیر سگ رضا: محمد ثناء اللہ خاں ثناء القادری مڑپاوی۔ سیتامڑھی،

بانی دارالعلوم امجدیہ ثناء المصطفیٰ مڑپا شریف، ضلع سیتامڑھی، بہار

دل کی بات

از قلم: مناظر اہل سنت استاذ الاساتذہ عطائے مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا غلام محمد رضوی بھیڑاوی میجر گنج، ضلع سیتامڑھی

عزیزم مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی سلمہ میرے لائق وفائق شاگردوں میں سے ہیں اور رشتہ میں میرے داماد بھی ہوتے ہیں میر بڑی لڑکی مسماۃ رشیدہ خاتون ان کے نکاح مسعود میں ہیں۔ بچپن سے ذہین وفتین رہے ہیں۔ پڑھنے کی طرف رجحان غالب رہا ہے ابتدائی تعلیم غالباً عم پارہ، اور ناظرہ قرآن مجید اور اردو کی ابتدائی کتابیں مجھ فقیر سے پڑھنے کا موقع ملا اور مجھے آج ان کے دینی، علمی، مسلکی کاموں کو دیکھتے ہوئے فخر ہوتا ہے کہ وہ میرے نامور شاگرد ہیں تصلب فی الدین کا تو جواب ہی نہیں کبھی کسی بد مذہب کو خاطر میں نہیں لاتے مخالف کو حسن اسلوب اور متین دلائل کی روشنی میں قائل کرتے ہیں۔ غربا، فقرا، کی طرف دست تعاون دراز رکھتے ہیں۔ خویش واقارب کا بہت خیال کرتے ہیں محبت سے ملتے ہیں پیار سے پیش آتے ہیں۔ ممبئی شہر کی مصروف زندگی میں علمی کام انجام دینا یہ بڑی بات ہے وہ بھی اپنے بزرگوں پر مضامین وکتب ورسائل قلمبند کرتے رہنا یہ سب فضل الٰہی وتوفیق خداوندی کا نتیجہ ہی ہے میں مفتی موصوف کو کتاب ''محاضرات تاج الشریعہ'' لکھنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں خوشی کی بات تو یہ ہے کہ مفتی موصوف سلمہ کے سسرالی وآبائی دونوں جگہ کے افراد سلسلہ رضویہ میں ہی بیعت ہیں اسی کا فیضان ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت تاج الشریعہ شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پورے عالم اسلام کے لئے باعث غم وآلام ہے مگر اس حقیقت سے سب کو

www.muftiakhtarrazakhan.com

آشنا ہونا ہے اور وہ ہو گئے اللہ عزوجل اپنے حبیب فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت تاج الشریعہ کی مغفرت فرمائے اور مؤلف کی کتاب ،''محاضرات تاج الشریعہ'' کو امت مسلمہ میں مقبول خاص وعام فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

(سگ مفتی اعظم: فقیر غلام محمد رضوی نوری عفی عنہ۔ بھیڑہ، میجر گنج، ضلع سیتامڑھی بہار)

www.muftiakhtarrazakhan.com

کچھ مؤلف کے بارے میں

از قلم: حضرت مولانا محمد الیاس صاحب

شیخ الحدیث مدرسہ خانم جان ہائی اسکول، بنارس

پیدائشی نام، محمد علاؤالدین ہے۔ آپ سلسلہ رضویہ کے عظیم بزرگ صدر العلما حضرت ''تحسین رضا'' محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے بیعت وارادت کا شرف حاصل ہے۔ اس لیے 'رضوی' اور سید ناغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلۂ طریقت کی جانب انتساب کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ 'قادری' بھی لگاتے ہیں۔ والد گرامی کا نام ''عبدالغفار ابن محی الدین انصاری'' ہے۔ عرف میں لوگ دادا کا نام بگاڑ کر، مہچند ر انصاری کہتے تھے۔ والدۂ محترمہ کا نام ''تقدیر النسا'' ہے جو ۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۶ فروری ۲۰۱۳ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے شام کو انتقال کر گئیں۔

آبائی وطن ضلع 'سیتا مڑھی' کے مشہور بلاک 'سونبرسا' کے قریب میں ایک چھوٹی سی بستی ''پر ادادن'' ہے جس کی ہندو مسلم مجموعی آبادی ۶۰ گھروں پر مشتمل ہیں۔ البتہ اس گاؤں کا رقبہ بڑا ہونے کی وجہ سے قرب وجوار کے گاؤں کا پوسٹ آفس یہیں واقع ہے۔ اسی بستی میں ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔

تعلیم وتربیت: جب آپ کی عمر قریب چار سال کی ہوئی تو والدین نے آپ کو قریبی گاؤں ''سرور پور'' کے مکتب میں داخلہ کرادیا جہاں آپ کی بسم اللہ خوانی ہوئی۔ وہاں فتح پور (سیتا مڑھی) کے حضرت مولانا نعمت صاحب زیر ملامت تھے۔ لوگ انہیں مولانا کم اور ماسٹر صاحب کے نام سے زیادہ بلاتے ہیں۔ یہی آپ کی مکتبی تعلیم کے بنیادی استاد ہیں۔ فی الوقت ماسٹر صاحب موضع کچور، ضلع سیتامڑھی کی معروف دینی درسگاہ 'رضا دارالقرأت' میں ناظرہ، ہندی، انگریزی، اور ریاضی کے استاد ہیں۔ مذکورہ مرد قلندر کے پاس آپ کے علم کی پہلی بول 'بسم اللہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

شریف' سے کرائی گئی ۔ دیکھتے دیکھتے ناظرہ قرآن مکمل کیا اور پختگی کے لیے والدین نے ضلع کے ذیلی گاؤں ''بہیڑہ'' میجر گنج بلاک کے 'مدرسہ رضویہ ضیاء العلوم' میں قیام وطعام کے ساتھ داخلہ کرادیا۔ یہاں آپ نے تجوید وقرات کی تعلیم مکمل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے نیپال کے عظیم ادارہ 'مدرسہ اسلامیہ فیض الغربا میں داخلہ کرادیا۔ یہاں آپ نے درجہ اعدادیہ سے درجۂ سوم تک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے استاد گرامی حضرت مفتی محمد شبیر احمد صابری القادری قدس سرہ سے اجازت حاصل کر کے مزید تعلیم کے لیے یوپی کا سفر کیا۔ یوپی میں مرادآباد کے علمی، دینی اور سنی دارہ جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار اور جامعہ اکرم العلوم، لال مسجد میں مطولات کی باقی کتابیں پڑھیں۔ تعلیم کے آخری سال بریلی شریف کے مشہور ادارہ ''جامعہ نوریہ'' میں داخل ہوئے اور معروف اساتذہ خصوصاً حضرت مولانا حنیف خاں اور صدر العلماء، حضرت مولانا 'تحسین میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس بخاری شریف کا درس لیا اور مولانا محمد حنیف رضوی مصباحی (بانی: امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی شریف) کے پاس جلالین شریف پڑھی اور اسی ادارہ سے ۱۹۹۴ء میں امتیازی حیثیت سے دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

مناظر اہل سنت حضرت مفتی عبد المنان کلیمی مصباحی (مفتی شیخ الحدیث جامعہ اکرم العلوم، مرادآباد) کے پاس تحقیق وافتا کی تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۹۹۶ء میں تحقیق وافتا کی سند سے نوازے گئے۔

اس کے علاوہ آپ نے جامعہ اردو علی گڑھ سے معلم اور مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی حیدرآباد سے اردو میں ایم۔اے کیا ہے۔ مگدھ یونیورسٹی گیا سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں

نکاح خوانی: ۱۹۹۸ء میں مولانا غلام محمد صاحب کی دختر نیک اختر مسماۃ رشیدہ خاتون سے آپ کا عقد مسنون ہوا۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں، ان کے نام بالترتیب یہ ہیں: صاحبزادہ محمد مستجاب رضا، ثنا، صبا، سنبل، صاحبزادہ محمد آفاق رضا۔

مولانا موصوف سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنے بیٹا کا نام محمد رضا کیوں رکھا۔؟ اس کی جگہ محمد حسین، محمد الدین، کیوں نہیں رکھا؟ برجستہ کہتے ہیں کہ اگر نام رضا کی برکت شامل حال رہی تو انشاء اللہ ہرگز ہرگز میرے بیٹا میں گمراہی نہ آئے گی۔ چونکہ گمراہی صحبتوں کی وجہ سے آتی ہے اور جس نام کے آخر میں 'رضا' ہوگا۔ کبھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

بدمذہب ایسے شخص کے پاس اٹھنے بیٹھنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

اوصاف وخصوصیات: آپ افکار اعلیٰ حضرت اور جماعت اہل سنت کے بے لوث داعی ومبلغ ہیں۔ زبان صاف ستھری، کسی مہمان کی آمد پر بے انتہا مسرت وشادمانی کا اظہار، اسلوب محققانہ، گفتگو میں متانت وسنجیدگی، خطاب دلائل وبراہین سے مزین ہوتا ہے۔

حج بیت اللہ: ۲۰۰۴ء میں آپ کو حج کی عظیم سعادت نصیب ہوئی۔ زیارت حرمین شریفین سے متعلق مولانا موصوف ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: ''خدمت دین متین کے لیے ۱۹۹۸ء کے آخر میں ممبئ آنا ہوا۔ چونکہ شہر میرے لیے بڑا ہی انجانا تھا اور فاصلے سے میل میلاپ اس شہر کا مزاج رہا ہے۔ بقول ڈاکٹر بدر:

یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو
جو ملوگے تم پرتپاک سے کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا

فقیر کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا، چہرہ بے ریش ہونے کی وجہ سے کہیں کوئی معقول جگہ نہ مل پارہی تھی خدا خدا کر کے حضرت مولانا عبدالجبار اعظمی ماہر القادری سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ ممبئ کی مرکزی مسجد جسے لوگ چشتی ہندوستانی مسجد کے نام سے جانتے ہیں خطیب وامام ہیں۔ اخلاق ومحاسن میں آپ کا جواب نہیں۔ بہت ہی خلیق واقع ہوئے ہیں۔ اگر علما وہاں چلے جائیں تو موصوف ناشتہ چائے کے بغیر ہرگز ہرگز جانے نہیں دیتے۔ اللہ انہیں سلامت رکھے۔ خیر انہوں نے مجھے ممبئ کے معروف ادارہ ''انجمن مفید الیتیمیٰ'' میں تقرری فرمادی۔ جگہ متنازع تھی آئے دن دیوبندی، اہل سنت وجماعت کے لوگوں سے بھڑے رہتے۔ ابھی کوئی مجھے ۵ ماہی ہوئے تھے کہ اچانک ایک دیوبندی شخص کو ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے اٹیک کا غلبہ ہوا اور وہ انجمن کے زیر اہتمام 'جمیل مسجد' میں مرگیا، دیوبندیوں کے لیے یہ موقع بڑا ہی حسین تھا، کل ۲۶ سنی نوجوانوں کا نام قتل کے الزام میں ڈال دیا۔ ان ۲۶ میں ایک میں بھی تھا کل چالیس روز پولس چوکی اور جیل میں رہنے پڑے، ضمانت پر باہر آیا تو مجھے میرا روڈ منتقل کردیا گیا۔ یہ کیس چھ سے ساتھ سال چلا۔ اللہ کے فضل سے ممبئ کے سیشن کورٹ نے ہم تمام سنیوں کو باعزت بری کردیا۔ اسی اثنا میں مجھے زیارت حرمین شریفین کا شوق ہوا۔ وسائل نہ ہوتے ہوئے بھی گھنٹوں مدینہ والے آقا سے لو لگائے ہوا تھا۔ تنہائی میں لیٹے ہوے چہر تکیہ میں چھپائے ہوئے نعت نبی گنگنا تا

www.muftiakhtarrazakhan.com

رہتا اور یہ روز کا معمول بن گیا تھا کہ جہاں درس وتدریس اور دیگر کام سے فارغ ہوا کہ اسی انداز میں نعت نبی پڑھنے لگتا۔ اچانک ایک روز مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت مفتی مجیب اشرف رضوی مدظلہ کو عمرہ پر جانے کے لیے رمضان المبارک کے متبرک مہینہ میں مجھے جناب عاشق رسول زبیر پٹیل کی معیت میں ایئرپورٹ جانا ہوا۔ حضرت اور یہ دینی بھائی زبیر پٹیل کسی کام سے اندر گئے تو میری نگاہ دیوبندیوں، وہابیوں اور شیعوں پر پڑی کہ سب کے سب احرام میں ملبوس عمرہ کے لیے مکہ شریف جانے کے لیے گروہ در گروہ ایئرپورٹ کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ دل نے کہا: اے اللہ عالم ارواح میں روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلیٰ نہیں کہا تھا۔ اگر کہا تھا تو مجھے بھی اس دولت کی زیارت سے سرفراز فرمادے۔ جس کی سب خواہش رکھتے ہیں۔ دل نے کہا:

دکھادے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

دعا قبول ہوئی، میرے دینی بھائی جناب زبیر پٹیل حاضر آتے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ حضرت! کیا سوچ رہے ہیں؟ میں جواب میں کچھ نہ کہہ سکا تو خود ہی کہتے ہیں کہ کیا آپ عمرہ پر جائیں گے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور جائیں گے، آقا بلائیں تو سہی، تو وہ کہتے ہیں کہ لیجئے آقا نے آپ کو بلالیا، کل صبح پاسپورٹ بھجوادیجئے۔ میں ویزا اور آمد ورفت کا انتظام کیے دیتا ہوں۔ میں نے کہا جانے کا انتظام تو کرو آنے کی خواہش کسے ہے۔ اسی اثنا میں حضرت مفتی اعظم مہاراشٹر تشریف لائے اور فرماتے ہیں سب خیریت تو ہے؟ زبیر صاحب کہتے ہیں کہ حضور آپ کے پیچھے مفتی صاحب کو بھی بھیج رہا ہوں۔ خیال رکھیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کیوں نہیں کر لیتے کہ انہیں تم حج کے لیے بھیج دو اس طرح یہ عمرہ اور حج دونوں کر لیں گے ورنہ ابھی ان کا صرف عمرہ ہوگا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا مجھے حضرت کے قافلے میں حج کے لیے روانہ کر دیا، امام احمد رضا نے کیا خوب کہا ہے:

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

حرمین شریفین کی بہت سی یادیں میرے ذہن میں گردش کرتی رہتی ہے۔ مصروفیات کی وجہ سے اب

www.muftiakhtarrazakhan.com

تک ضبط تحریر نہ کرسکا۔ دعا فرمادیں کہ وہ سب یادیں ایک جگہ جمع ہوجائیں۔''

عشق رسول: مفتی موصوف کے محبت رسول اور عشق رسول کے حوالے سے ڈاکٹر طلحہ رضوی برق صاحب داناپور، کینٹ، پٹنہ کہتے ہیں: میں اس بات پر شاہد ہوں کہ عزیز گرامی مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی پورے ایام حج نیز قیام مدینہ شریف کے درمیان میرے ساتھ ساتھ رہے۔ اور جب تک مدینہ شریف میں قیام رہا آپ نے کبھی اپنے پاؤں میں جوتا چپل کا استعمال نہیں کیا۔ اتفاق سے ایک روز مولانا عباس ندوی جو میرے سسرالی رشتہ سے ہیں اور ام القریٰ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں ان کے گھر دعوت پر جانا ہوا، فراغت کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو ان کی نظر آپ کے پاؤں پر پڑگئی تو کہتے ہیں کہ آپ چپل پہننا بھول گئے تو میں نے کہا کہ جناب! یہ شہر نبی میں پاؤں میں جوتا چپل پہننے کو خلاف ادب سمجھتے ہیں۔ لہٰذا یہ مدینہ میں داخل ہونے سے قبل ہی جوتا چپل اُتار چکے ہیں پھر تو مولانا عباس ندوی آپ کو پکڑ کر زاروقطار رونے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ! یہ ہند سے آنے والے کا عشق ہے، ہم تو آپ کے شہر میں رہتے، کھاتے پیتے ہیں مگر آداب مدینہ بجالانے میں بڑے کوتاہ ثابت ہوئے ہیں، ہمیں معاف فرما۔'' (روایت صاحب تذکرہ)

ہر عاشق کا اپنا معیار عشق ہوتا ہے۔ اس وادئ عشق میں امام احمد رضا کا کوئی جواب نہیں۔ انہیں تو حرم نبوی میں پاؤں سے چلنا بھی گوارا نہیں، کہتے ہیں:

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

بیعت وخلافت: صدر العلما حضرت تحسین رضا خاں قادری علیہ الرحمہ (سابق شیخ الحدیث جامعہ نوریہ، بریلی شریف وصدر المدرسین جامعۃ الرضا متھرا نگر، بریلی شریف) سے بیعت ہیں اور سلسلۂ رضویہ میں پیر طریقت مفتی ثناء اللہ ثناء القادری مڑپاوی سے خلافت حاصل ہے۔ اسی سلسلے کے دوسرے معروف عالم باعمل مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت مفتی مجیب اشرف رضوی ناگپوری نے حج کے موقع پر مقام ام ہانی میں حضرت سید طلحہ رضوی برق داناپور، پٹنہ، مولانا محمد حسین ابوالحقانی بہار، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی گجرات اور دیگر علما کی موجودگی میں آپ کو جملہ سلاسل کی خلافت واجازت سے نوازا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تصنیف وتالیف: آپ کی مطبوعہ تصنیفات وتالیفات حسب ذیل ہیں :[۱] بدمذہبوں سے میل جول [اس رسالے میں محض اپنے مفاد کے لیے وہابیوں سے میل جول رکھنے والے افراد کے بارے میں مختصراً شرعی احکام بیان کیے گئے ہیں [۲] ناقابل معافی جرم [ہم جنس پرستی پر مبنی ایک مختصر رسالہ ہے۔[۳] شعبان کے لیل ونہار [کتاب کے نام سے ہی موضوع ظاہر ہے۔اس کے علاوہ بھی تصنیفات ہیں جو زیر تکمیل اور ہنوز تشنۂ اشاعت ہیں۔سنی رسائل وجرائد میں آپ کے مضامین مسلسل چھپتے رہتے ہیں۔جن رسائل وجرائد میں عموماً چھپتے رہتے ہیں ان میں 'کنزالایمان'، 'ماہ نور'، 'سالنامہ'، 'اہل سنت ممبئی اور یادگار رضا' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خدمات: تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے سب سے پہلے ضلع سیتامڑھی کے ایک دو گاؤں کے مدرسہ میں بچوں کو تعلیم وتربیت دیا۔ان میں موضع موڑھا اور ڈیہٹی، جو قصبہ میجرگنج کے قرب میں واقع ہیں، قابل ذکر ہیں۔ پھر بھیرہواں نیپال کے مدرسہ فیض القرآن میں صدر مدرس کے عہدہ پر تقریباً ایک سال پڑھایا۔پھر عروس البلاد ممبئی کا رخ کیا،ممبئی میں مسلسل نو سال تک جامعہ فاروقیہ انجمن مفید الیتامیٰ، میں بحیثیت صدر مدرس ومفتی درس وتدریس اور افتا کا کام انجام دیتے رہے۔فی الوقت آپ ''محکمۂ شرعیہ سنی دارالافتا والقضا'' [جس کے آپ بانی وصدر اعلیٰ ہیں] میں دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے جن اداروں کی بنیاد رکھی ہیں وہ درج ذیل ہیں: جامعہ فاروقیہ مدن پورہ ممبئی، یہ ادارہ اصل انجمن مفید الیتامیٰ کے زیر انتظام حضرت مفتی صاحب کے تقرری کے بعد شروع ہوا اور آپ ہی اس کے تعلیمی اساس کے اصل محرک ہیں۔ جہاں آپ نے اعدادیہ اور حفظ وقرأت کے ساتھ بخاری اور تحقیق افتاء تک کی تعلیم کا بہتر نظم ونسق استوار کیا۔مگر ٹرسٹیوں کے بے جا زیادتی کی بنیاد پر نو سالہ خدمات کے بعد دست بردار ہو گئے۔:اس ادارے میں ناظرہ، حفظ وقرأت، اور درس نظامی کا اہتمام ہے۔فی الوقت یہ ادارہ کرایہ کے مکان میں جاری ہے۔

ثنائی کمپیوٹر ایجوکیشنل سینٹر کا قیام: انجمن ثنائیہ کے طلبہ اور دیگر طلبہ کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے واقف کرانے کے لیے یہ سینٹر قائم کیا گیا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

افکار اہل سنت اکیڈمی: [اسلام وسنت اور فروغ فکر رضا کے لیے اس ادارے کا قیام عمل میں آیا۔اب تک کئی کتابوں کی اشاعت ہوچکی ہے۔آپ اس ادارے کو بغیر کسی کے مالی تعاون کے چلاتے ہیں۔ہاں! اللہ ضرور معین ومددگار ہے۔اسی ادارہ سے ایک سالانہ کتابی سلسلہ بنام 'اہل سنت' شائع ہوتا ہے۔جس کے آپ چیف ایڈیٹر ہیں۔

اساتذہ کرام: صدر العلما حضرت مفتی محمد تحسین رضا قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان [آپ کو اجازت حدیث کی سند بھی آپ ہی سے حاصل ہے۔

(۱) مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی [صدر المدرسین جامعہ نوریہ، بریلی شریف]

(۲) مفتی شبیر احمد صابر القادری اندولی علیہ الرحمۃ والرضوان۔(۳) مولانا عبد المصطفیٰ نوری ضیائی بہراوی

(۴) مولانا عبد الحلیم شاکر القادری، سیتامڑھی (۵) حضرت مولانا عطاء الرحمن صاحب کماوی۔

[یہ حضرات آپ کے مشاہیر اساتذہ سے ہیں]۔ماسٹر نعمت فتحپوری، ماسٹر نسیم مکرانی بھانٹر سروی اور حافظ عبد اللہ بھانٹر سروی آپ کے ابتدائی استاذ ہیں۔

کئی غیر مسلم آپ کے اسلامی داعیانہ اخلاق وکردار کی بنیاد پر قبول اسلام کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ان میں مشہور آپ کا حجام عبد اللہ (اسلامی نام ہے) نے مسلسل پانچ سال کی صحبت کے بعد یہ شخص دامن اسلام سے وابستہ ہوگیا۔جس کے کئی شاہدین ابھی بقید حیات ہیں اور وہ یہ ہیں: مولانا محمد حیدر رضا ثنائی، پپر ادادن ضلع سیتامڑھی، حافظ وقاری مولانا شمشاد عالم تحسینی، شیر امپور، دربھنگہ، مولانا محمد آفاق رضا ثنائی، ناڑا وڈولی، بھیونڈی، مہاراشٹر، جناب محمد ضیاء المصطفیٰ تحسینی باسکی بہاری مدھوبنی، مولانا جہانگیر عالم کٹیہار وغیرہ۔یہ سب آپ کے شاگردوں میں ہیں۔''فیضان شریعت'' کے مصنف مولانا محمد ابراہیم آسی بھی آپ کے علمی ودینی خدمات سے مستفیض ہیں۔جامعہ فاروقیہ انجمن مفید الیتیٰ میں آپ کی سرپرستی میں وہ [مولانا آسی] درس وتدریس کا فریضہ کئی سالوں تک انجام دیتے رہے۔مسلسل پانچ سالہ تدریسی خدمات کے بعد آپ نے انہیں سوپاری والا ہال [دوٹانکی، ممبئی] میں فیضان شریعت کے اجرا کے موقع پر حضرت سید محمد اشرف کچھوچھوی صاحب کی موجودگی میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۰۰۶ کے اوائل میں تحقیق وافتا کی سند ودستار سے نوازا۔فی الوقت مولانا آسی جامعہ قادریہ ممبئی میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں اور تدریسی وقلمی میدان میں ممبئی کی سرزمیں پر منفرد شناخت رکھتے ہیں۔

تصلب فی الدین: آپ کے شاگرد حافظ وقاری محمد شمشاد عالم تحسینی ثنائی آپ کے تصلب فی الدین کے تعلق سے بیان کرتے ہیں کہ:''دہلی میں استاذ گرامی [حضرت مفتی محمد علاؤالدین رضوی] کو دور کے کسی ایک رشتہ دار جو چچا ہوں گے، نام عبدالعزیز ہے۔دوپہر کے کھانے پر اپنے گھر مدعو کیا۔حضرت اپنی معیت میں مجھے اور میرے دوست آفاق رضا ثنائی ناڑہ وڈولی کو ساتھ لے کر صاحب خانہ کے یہاں پہنچے۔ظہر کا وقت ہو چکا تھا، قریب کی مسجد میں ہم دونوں نے حضرت کے ساتھ نماز ظہر ادا کی پھر صاحب خانہ کے گھر جانا ہوا۔دسترخوان بچھائے جارہے تھے کہ اسی اثناوہ کہنے لگے کہ:مفتی صاحب بڑا المیہ ہے میرا بھائی مولانا عبدالوہاب سرور پوری جب میرے گھر حاضر آتے ہیں اور انہیں کھانا کھانے کے لیے کہا جاتا ہے تو وہ مجھے دیوبندی بتا کر کھانا نہیں کھاتے ہیں۔آپ برجستہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم واقعی دیوبندی ہو؟ وہ شخص کہتا ہے کہ ہاں میں دیوبندی ہوں،حضرت پھر پوچھتے ہیں کیا تم دیوبندی عقائد ونظریات سے واقف ہو تو وہ کہتا ہے ہاں میرا عقیدہ ونظریہ وہی ہے جو مولوی اشرف علی تھانوی،رشید احمد گنگوہی،قاسم نانوتوی وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔اتنا سنتے ہی مفتی صاحب جلال میں آگئے۔گرجدار لب ولہجہ میں فرمانے لگے کہ:خبردار!مولانا عبدالوہاب صاحب اچھا کرتے ہیں،یقیناً تمہارے یہاں کھانا پینا جائز نہیں۔پھر وہ لاکھ منت سماجت کرتا رہا مگر آپ کسی علاقہ ورشتہ کا پاس ولحاظ کیے بغیر دسترخوان سے اٹھ گئے اور پھر ہم لوگوں سے فرمایا:بیٹا کسی سنی ہوٹل میں چلو۔وہاں ساگ سبزی دال روٹی جو میسر ہو کھالیں گے۔''

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسم مبارک

مجدد مأۃ حاضرہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تمام فرزندوں کے نام ''محمد'' رکھا اسی عشق ومحبت کے دستور کے مطابق حضرت تاج الشریعہ قدس سرہ کا نام ''محمد'' تجویز پایا اور مکمل نام ''محمد اسماعیل رضا'' رکھا گیا۔لیکن جوں جوں آپ بڑے ہوتے گئے اور علوم وفنون سے آشنا ہوئے تو اہل علم میں اختر رضا کے نام سے متعارف ہوئے۔ پھر کیا تھا ''جامعہ ازہر'' سے فراغت کے بعد جب ہندوستان واپسی ہوئی تو پوری دنیا میں عوام وخواص سب آپ کو اختر رضا ازہری کے نام سے پکارنے لگے، اور جلسے جلوس، سمینار و کانفرنس کے اشتہارات و پمفلیٹ، تصنیفات وتالیفات سب کے سرورق پر دیگر القابات وخطابات کے ساتھ ''اختر رضا ازہری'' لکھا جانے لگا، اور چونکہ شاعری آپ کی موروثی چلی آئی ہے اس لئے آپ ایک اچھے سخن ور فی البدیہ شاعر تھے۔ تخلص کے طور پر مقطع کے شعر میں ''اختر'' کا استعمال کرتے تھے۔ جیسے آپ کا ایک بہت مشہور نعت مقدسہ کا ایک مقطع کا شعر اس طرح ہے۔

جو پیا کو بھائے اختر وہ سہانا راگ ہے
جس سے ناخوش ہو پیا وہ راگنی اچھی نہیں

ولادت باسعادت: حضرت تاج الشریعہ، شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتئ اعظم علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آنکھیں ایک علمی گھرانے میں کھولیں، جہاں والد گرامی، دادا محترم، پردادا، نسلاً بعد نسلٍ سب کے سب دیندار، باعمل عالم دین رہے ہیں، اور اس گھرانے کا علمی غلغلہ پوری دنیا میں اپنا لوہا منوالیا تھا، جہاں ایمان وایقان کی پیمائش وحدانیت ورسالت کے اقرار کے ساتھ عشق ومحبت کے لازوال دولتوں سے معمور ہونا بھی ہے۔ ایسے خوشحال وخوش کمال گھرانے میں آپ ۲۴/ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۵/فروری ۱۹۴۳ء محلہ سوداگران شہر بریلی شریف، یوپی میں پیدا ہوئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

نوٹ: مولانا محمد شہاب الدین رضوی کی کتاب ''حیات تاج الشریعہ'' میں آپ کی تاریخ پیدائش ۲۵ رفروری ۱۹۴۲ء درج ہے۔لیکن ہمارے دوست حافظ شمس الحق رضوی کی کتاب ''انوار تاج الشریعہ'' میں ۲۳ رنومبر ۱۹۴۳ء بروز سہ شنبہ رقم ہے۔واللہ اعلم۔۔۔

حلیہ مبارکہ: لمبا قد،فربہ جسم،روشن پیشانی،چمکتی آنکھیں،گورا رنگ،سرخ بہ مائل چہرہ،انگلیاں لمبی اور کشادہ، گویا آپ مندرجہ ذیل اشعار کے مصداق تھے۔

بین نور الدجیٰ عن نور طلعته
کا لشمس بنجاب عن اشراقها الظلم
یغضیٰ حیاء و یغضی سهابة
فما یکلم الا حین یتبسم
سهل الحلیقة لا یخفیٰ بوادره
یزینه اثنان حسن الخلق والتمم
مشتقة عن رسوله اللّٰه بنعمته
طابت عناصره والخیم والشیم
کلتا یدیه غیاث عما نفعها
تستو کفان ولا یعروهما الحرم
من معشر حبهم دین و بغضم
کفر و قربهممنجی و معتصم

ترجمہ:

(۱) ان کی پیشانی کی چمک سے ظلمتیں دور ہوتی ہیں،جس طرح طلوع آفتاب سے اندھیرا چھٹ جاتا ہے۔

(۲) شرم وحیا کی وجہ سے آنکھیں نیچی رکھتے ہیں،اور ان کی ہیبت سے لوگوں کی آنکھیں جھک جاتی ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۳) وہ نرم خو ہیں، ان کی خصلتیں پوشیدہ نہیں ہیں، خوش خلقی اور خوش مزاجی نے زینت بخشی ہے۔

(۴) ان کی صفات، صفات رسول اللہ کی آئینہ دار ہیں۔ ان کی عادتیں و خصلتیں بہت خوب ہیں۔

(۵) دونوں ہاتھ موسلا دھار بارش کی طرح فیض رساں ہیں چاہے مال ہو یا نہ ہو۔

(۶) وہ اس مقدس گروہ کے فرد فرید ہیں، جن کی محبت دین ہے اور بغض کفر، ان کا قرب نجات دینے والا ہے۔

خاندانی وجاہت: حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ افغان کے مشہور قبیلہ ''بڑھیچ'' کے خاندان سے تھے۔ مورث اعلیٰ شہزادہ سعید اللہ حکومت افغانستان قندھار کے اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ خاندانی اختلاف کے باعث قندھار سے ہجرت کر کے لاہور تشریف لے آئے، لاہور کے گورنر نے آپ کا شایان شان استقبال کیا اور اپنے شیش محل میں رہنے کا انتظام و انصرام کیا اور دہلی کے بادشاہ محمد شاہ کو آپ کی آمد کی اطلاع بھجوائی، دربار شاہی سے مہمان نوازی کا حکم صادر ہوا۔ آپ حاضر ہوئے، بادشاہ محمد شاہ سے ملاقات کی، خوبرو اور روشن ضمیر تھے، بادشاہ نے آپ کو اپنی فوج کا جنرل بنا دیا۔ اور اسی اثنا روہیل کھنڈ میں بغاوت کے آثار نمایاں ہوئے تو بادشاہ وقت نے آپ کو روہیل کھنڈ دارالسلطنت' بریلی جانے کا حکم دیا۔ تاکہ آپ وہاں امن وامان کی فضا قائم کریں، اس سلطنت میں آپ کے صاحبزادے حضرت سعادت یار خاں وزیر مملکت تھے، حکومت کے اہم قلمدان ان کے ذمہ تھا، اپنی علیحدہ مہر تھی، خود فیصلہ لیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ حافظ کاظم علی خان کے عہد میں مغلیہ حکومت زوال پزیر ہونے لگی۔ ہر طرف بغاوتوں کا تانا بانا اور آزادی و خودمختاری کے نعروں کا شور تھا۔ آپ اودھ کے سرحد پر براجمان تھے۔ آپ کے فرزند مولانا شاہ رضا بریلوی جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، جس کے نتیجے میں آپ کا سر قلم کرنے کے لئے یہ کوئی پانچ ہزار نقد انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ آپ کے دو فرزند مولانا نقی علی خاں بریلوی اور دوسرے حکیم تقی علی خان بریلوی اسی شہر بریلی میں تولد ہوئے اور دونوں اپنے اپنے فن میں یکتائے زمانہ ہوئے۔ حضرت مفتی نقی علی خان بریلوی قدس سرہ نے تو درجنوں کتابیں تصنیف کیں، تفسیر و تصوف پر مبنی مشہور کتاب ''الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح'' آپ ہی کی تصنیف کا نتیجہ ہے۔ جو تقریباً ۱۲۴۸

www.muftiakhtarrazakhan.com

صفحات پر مشتمل ہے، یہ ایک سورۂ مبارکہ ''الم نشرح'' کی تفسیر تھی، اگر اللہ عزہ وجل کی طرف سے توفیق شامل حال ہوئی ہوتی اور زندگی وفا کرتی اور مکمل قرآن کی تفسیر فرمائے ہوئے ہوتے تو کیا بات تھی۔ اس کتاب کا ابتدائیہ خطبہ پڑھے جانے کے قابل ہے۔ جو اردو اور عربی زبان پر مرقوم ہے، گونور ورحمت کا ایک سمندر ہے۔ اسی عالم اجل مولانا نقی علیٰ خان کے بیٹے ہیں، امام اہل سنت امام احمد رضا خاں بریلوی، جنہیں دنیا عاشق مصطفےٰ اور مجدد مآۃ حاضرہ کے نام سے جانتی ہے۔ دوسرے بیٹے ہیں مولانا حسن رضا خاں بریلوی، جو نہایت علمی شخصیت کے حامل تھے اور قادر الکلام، شاعر بھی تھے۔ تیسرے بیٹے ہیں مولانا مفتی محمد رضا خاں بریلوی، دونوں بڑے بیٹے علم وفن شعر وشاعری کی دنیا میں اپنی مثال آپ تھے، دونوں عشق ومحبت سے لبریز شاعری فرمایا کرتے تھے، نظم ونثر دونوں میں حد درجہ کمال حاصل تھا، اسی عشق ومحبت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت کے علمی یادگار تھے۔ جانشین مفتئ اعظم ہند حضرت اختر رضا خاں ازہری، جو مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی، بریلوی کے باکمال فرزند ہیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے۔

آغاز تعلیم وتربیت: جب آپ کی عمر مبارک چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان جیلانی بریلوی، رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم منظر اسلام لے کر آئے اور حضور مفتئ اعظم ہند ابو البرکات محی الدین مصطفیٰ رضا خاں نوری، البریلوی، رحمۃ اللہ علیہ نے جید علما ومشائخ کی موجودگی میں بسم اللہ خوانی میں مجلس منعقد کیں۔ اور آپ کو ایک عالم باعمل کی زبان مبارک کے ذریعہ بسم اللہ شریف کی رسم ادا کرائی گئی۔ اس کے بعد آپ مسلسل علم دین کے حصول میں مصروف بہ عمل رہے، چند ماہ تو آپ اپنی ابتدائی تعلیم اپنی والدہ محترمہ سے حاصل کی پھر باضابطہ دار العلوم منظر اسلام میں آپ کا داخلہ کرا دیا گیا۔ اور ناظرہ قرآن مجید مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے والد ماجد حضرت مفسر اعظم ہند کے آغوش محبت میں اردو کی تمام ابتدائی کتابیں پڑھ لیں۔ پھر بتایا جاتا ہے کہ آپ نے فارسی زبان کی ابتدائی کتابیں، فارسی کی پہلی، دوسری فارسی، گلزار دبستاں اور بوستاں منظر اسلام کے لائق وفائق استاذ حافظ انعام اللہ خاں تسنیم حامدی بریلوی سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

پڑھیں، پھر عربی اولیٰ سے مطولات تک کی تمام کتب منظر اسلام کے کہنہ مشق اساتذۂ کرام سے پڑھیں۔ تکمیل علوم دینیہ کے بعد آپ نے عصری علوم کی طرف توجہ دی اور ۱۹۵۲ء میں شہر بریلی کے مشہور ''ایف، آر، اسلامیہ انٹر کالج'' میں داخلہ لیا اور باضابطہ ہندی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی، یہی وجہ ہے کہ جہاں آپ عربی زبان فراٹے کے ساتھ بولا کرتے تھے وہیں انگریزی زبان میں بھی فصیح وبلیغ گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

والد ماجد کی طرف سے حسن تربیت: حضرت تاج الشریعہ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی نشو ونما بڑے ناز ونعم اور خصوصی اہتمام کے ساتھ کی، دوران طالب علمی آپ کو تقریر ووعظ کی تربیت دیتے تھے ایک بار والد ماجد نے آپ کو قریب بلا کر بیٹھایا اور فرمایا کہ کل سے طلبہ (منظر اسلام کو) سیف الجبار (مصنفہ سیف اللہ المسلول علامہ شاہ فضل رسول عثمانی بدایونی) سنایا کروگے۔ آپ نے عرض کیا کہ ابا حضور ابھی میری اردو بھی اچھی نہیں ہے، فرمایا کہ سب ٹھیک ہوجائے گی، یہ کام تمہارے ذمہ کیا جاتا ہے آپ نے دوسرے دن سے ہم درس طلبہ کو جمع کیا اور خانقاہ عالیہ رضویہ کی چھت پر بیٹھ کر ''سیف الجبار'' کا درس شروع کر دیا اس طرح متعدد بار سیف الجبار کا درس دیا اور مطالعہ کیا، والد ماجد کے اس سے کئی مقاصد پوشیدہ تھے، ایک تو یہ کہ اردو عبارت خوانی بہتر ہوجائے گی، دوسری عقائد اہل سنت وجماعت کی خوب جانکاری حاصل ہوگی، تیسری وجہ یہ تھی کہ تقریر وخطابت کرنے میں تکلف اور جھجھک ختم ہوجائے گی۔

(حیات تاج الشریعہ، جدید اضافہ ص ۲۹، ۳۰)

القابات: جانشین مفتئ اعظم نے ویسے تو حضور مفتئ اعظم ہند کی حیات ظاہری میں ہی تبلیغی سفر کا آغاز کر دیا تھا مگر باضابطہ طور پر پہلا تبلیغی سفر ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۴ھ میں سوراشٹر (گجرات) کا دورہ فرمایا۔ ویراول، پور بندر، جام جودھپور، اپلیٹا، دھوراجی، اور جیت پور ہوتے ہوئے ۱۵/اگست ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۴ھ کو امریلی تشریف لے گئے۔ وہاں ہزاروں لوگ داخل سلسلۂ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، رضویہ ہوئے۔ رات ۱۲/بجے سے ۲/بجے تک جانشین مفتئ اعظم کی تقریر ہوئی اور ۱۸/اگست کو جونا گڑھ میں ''بزم رضا'' کی جانب سے ایک جلسہ ''رضا مسجد'' میں رکھا گیا۔ جس میں امیر شریعت حاجی نور محمد رضوی مارفانی نے ''تاج الاسلام'' کا لقب دیا۔ جس کی تائد مفتئ گجرات

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا مفتی احمد میاں نے کی۔ جانشین مفتیٔ اعظم کو صدر المفتین، سند المحققین اور فقیہ اسلام کا لقب ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۴ھ میں رامپور کے مشہور عالم دین حضرت مولانا مفتی سید شاہد علی رضوی شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رام پور خلیفہ وتلمیذ حضور مفتیٔ اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا بریلوی نے دیا۔

مفکر اہل سنت، فقیہ اعظم اور شیخ المحدثین کا لقب ۱۴ر شوال المکرم ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء کو مولانا حکیم مظفر احمد رضوی بدایونی، خلیفہ تاج العلماء حضرت سید اولاد رسول محمد میاں مارہروی نے دیا۔ اس کے علاوہ مثلاً تاج الشریعہ، مرجع العلماء والفضلا، وغیرہ فضیلت الشیخ حضرت العلام مولانا شیخ محمد بن علوی مالکی الشیخ الحرم مکہ معظّمہ، قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا شاہ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ وتلمیذ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی جیسے جیدا کابر علماء ومشائخ نے القابات سے نوازا جس کی ایک طویل فہرست ہے۔ شرعی کونسل آف انڈیا میں ملک بھر سے آئے جید علمائے کرام ومفتیان عظام نے نومبر ۲۰۰۵ء میں قاضی القضاۃ فی الہند کا خطاب دیا۔

(حیات تاج الشریعہ، جدید اضافہ ص ۲۴)

اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ ازہر مصر کا سفر: امام اہل سنت فاضل بریلوی کا قائم شدہ ادارہ منظر اسلام سے جب آپ نے علوم دین کی تکمیل کر لی اور عصری ضروری علوم حاصل کر لیا تو تخصص فی الحدیث واصول حدیث کے لئے وطن مالوف کو خیر باد کرنا پڑا، اور جس کے لئے آپ کو جامعہ ازہر مصر جانا پڑا، مگر جانے سے قبل ایک اچھی خاصی تیاری آپ کو کرنی پڑی جس کے لئے فضیلۃ الشیخ مولانا عبد التواب مصری کی خدمات حاصل کی گئیں۔ حضرت شیخ مصری دار العلوم منظر اسلام کے عربی ادب کے ماہر اساتذہ میں سے ایک تھے۔ آپ روزانہ حضرت تاج الشریعہ سے عربی اخبارات سنتے اور ہندی، اردو اخبارات میں شائع شدہ خبروں کو عربی زبان میں ٹرانسلیٹ کرواتے، جو آپ بڑی آسانی سے یہ کام کر لیا کرتے تھے۔ آپ کے مشفق استاذ حضرت شیخ مصری آپ کو بڑی توجہ اور انہماک سے بلا ناغہ درس دیا کرتے تھے آپ کی ذہانت وفطانت کو دیکھتے ہوئے استاذ محترم نے حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی کو مشورہ دیا کہ کیوں نہ اسے ''جامعہ ازہر، مصر'' بھیج دیا جائے تا کہ وہاں زبان وادب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے دین متین کی خدمت کریں، جو آپ کا خاندانی طرۂ امتیاز ہے۔ حضرت ابراہیم رضا خاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

جیلانی نے اس مشورہ کو خیر و برکت سمجھ کر تسلیم کر لیا اور اس طرح حضرت تاج الشریعہ جامعہ ازہر، مصر کے لئے ۱۹۶۳ء میں عازم سفر ہوئے۔ وہاں آپ نے خالص ''کلیہ اصول الدین'' (ایم، اے) عربی میں داخلہ لیا اور مکمل جستجو، انہماک وذوق کے ساتھ مسلسل تین سال دنیا کی سب سے بڑی یونیورسیٹی میں ماہر اساتذہ کی نگرانی میں فن تفسیر وحدیث کی تعلیم مکمل کیں۔ اور اعلیٰ درجے سے کامیاب ہوکر اپنے خاندان کے علمی وقار و دبدبہ کو بحال رکھا۔ جامعہ ازہر میں آپ اپنے اساتذہ واحباب سے نہایت فصیح وبلیغ عربی زبان میں اپنا مدعا بیان کر دیا کرتے تھے۔ جس سے وہاں کے طلبا محو حیرت سے کہتے کہ ''ایک عجمی النسل، ہندوستانی، عربی النسل اہل علم حضرات سے گفتگو کرنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا یہ تو واقعی کمال حیرت واستعجاب ہے۔

دوران تعلیم والد ماجد کا انتقال پر ملال: جانشین حضور مفتیٔ اعظم جب جامعہ ازہر میں تعلیم وتربیت حاصل کر رہے تھے، اسی دوران آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی بریلوی کا ۶۰/سال کی عمر میں ۱۱/صفر المظفر ۱۳۸۵ھ ۱۲/جون ۱۹۶۵ء کو انتقال ہوگیا۔ انتقال کی خبر پہنچتے ہی آپ کے قلب پر گہرا صدمہ پہنچا۔ آپ کے ہم درس مولانا شمیم اشرف ازہری (ساؤتھ افریقہ) نے آپ کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں کو تعزیتی مکتوب لکھا، اور آپ کی کیفیت تحریر کی ہے، اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ جانشین مفتی اعظم نے ایک طویل خط برادر اکبر کے نام تحریر کیا اور والد صاحب کے انتقال کی تفصیلات معلوم کیں اور ایک تعزیتی نظم بھی تحریر فرمائی۔

کس کے غم میں ہائے تڑپتا ہے دل
اور کچھ زیادہ امڈ آتا ہے دل
ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے
دل اپنے اختر پر عنایت کیجئے
میرے مولیٰ کس کو بہکاتا ہے دل

(ایضاً ص ۳۰)

www.muftiakhtarrazakhan.com

سالانہ امتحان اور امتیازی کامیابی: جامعہ ازہر، مصر کے ''شعبۂ کلیہ اصول الدین'' کا سالانہ امتحان اگرچہ تحریری ہوتا تھا، مگر معلومات عامہ (جنرل نالج) کا امتحان تقریری ہوتا تھا۔ چنانچہ جامعہ کے سالانہ امتحان کے موقع پر جب جانشین مفتی اعظم کا امتحان ہوا، تو ممتحن نے آپ کی جماعت کے طلباء سے علم کلام کے چند سوالات کیئے، پوری جماعت میں سے کوئی ایک بھی طالب علم ممتحن کے سوالات کے صحیح جوابات نہ دے سکا، ممتحن نے روئے سخن آپ کی طرف کرتے ہوئے سوالات کو دہرایا جانشین مفتی اعظم نے ان سوالات کا ایسا شافی وکافی جواب دیا کہ ممتحن تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ تو حدیث واصول حدیث پڑھتے ہیں علم کلام میں کیسے جواب دے دیا۔ آپ نے علم کلام کہاں پڑھا۔۔؟ جانشین مفتی اعظم نے جواب میں کہا کہ میں دار العلوم منظر اسلام بریلی میں چند ابتدائی کتابیں علم کلام کی پڑھی تھیں اور مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے میں نے آپ کے سوالات کے جواب دیئے۔ اگر اس سے بھی مشکل سوال ہوتا تو بھی میں صحیح جواب دیتا۔

آپ کے جواب سے مسرور ہو کر ممتحن جامعہ نے آپ کو جماعت میں پہلا مقام اور پوزیشن دی، اور آپ اول نمبروں سے پاس ہوئے۔ (ایضاً ص ۲۶)

جامعہ ازہر سے بریلی شریف واپسی: جب جانشین مفتی اعظم جامعہ ازہر سے تعلیم مکمل کر کے بریلی شریف تشریف لائے تو ان کی کیفیت عجیب وغریب تھی، دراصل پہلے جامعہ ازہر جانا بہت مشکل مرحلہ تھا مسلسل قیام کی وجہ سے اہل خاندان سے ملاقات ومصافحہ ناممکن تھا، بریلی آمد کی خبر سے خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔ جناب امید رضوی بریلوی یوں تحریر فرماتے ہیں، بعنوان آمدنت باعث مسرت گلستان رضویت کے مہکتے پھول، چمنستان اعلیٰ حضرت کے گل خوش رنگ، جناب مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب ابن حضرت مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ دراز کے بعد جامعہ ازہر مصر سے فارغ التحصیل ہو کر ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ کی صبح کو بہار افزائے گلشن بریلی ہوئے۔ بریلی کے جنکشن اسٹیشن پر متعلقین ومتوسلین، واہل خاندان، علمائے کرام وطلبۂ دار العلوم (منظر اسلام) کے علاوہ بے شمار معتقدین حضرات نے (جن میں بیرونجات خصوصاً کان پور کے احباب بھی موجود تھے) حضرت مفتئ اعظم مدظلہ کی سرپرستی میں شاندار استقبال کیا، اور صاحبزادہ موصوف کو خوش رنگ پھولوں کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

گجروں اور ہاروں کی پیش کش سے اپنے والہانہ جذبات وخلوص اور عقیدت کا اظہار کیا۔

(مولانا ریحان رضا خاں، مدیر ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلوی دسمبر ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ)

عقد مسنون: مفسر اعظم ہند نے جانشین مفتی اعظم کا عقد مسنون حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا بریلوی علیہ الرحمہ ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی کی دختر نیک اختر صالح سیرت کے ساتھ طے کر دیا تھا، جس کی تقریب ۳؍نومبر ۱۹۶۸ء شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ بروز اتوار کو محلہ کانکرٹولہ پرانا شہر بریلی میں عملی جامہ پہنایا گیا جن سے ایک صاحبزادہ مخدوم گرامی مولانا عسجد رضا قادری بریلوی، اور پانچ صاحبزادیاں تولد ہوئیں، جن میں سب کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ حضرت کی اہلیہ محترمہ یعنی پیرانی اماں صاحبہ جن کو سب حضور امی جان کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی خوبیوں سے نوازا ہے، آپ کے اندر شفقت ومحبت، الفت وہمدردی، غمگساری ومروت اور رہنمائی حد درجہ پائی جاتی ہیں۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کے طعام وقیام کا انتظام کرنا، گھر میں رہنے والے خدام کی کفالت اور شہر میں بہت سے ایسے خاندان ہیں جو نہایت ہی غریب وکمزور ہیں ان کی ہمیشہ مالی مدد کرتی ہیں۔ غریب ونادار خواتین کی رمضان اور عید وبقرہ عید وغیرہ کے خاص مواقع پر کھانا، کپڑا، کچھ نقدی کے ساتھ خوب مدد کرتی ہیں، اس کے علاوہ ان کے پاس ضرورت مندوں کی ہمیشہ ایک قطار لگی رہتی ہے، نماز، روزہ، اوراد ووظائف، نماز تہجد ونوافل کی خاص پابند ہیں۔ حضور امی جان کی دعاؤں میں قبولیت کی بڑی تاثیر پائی جاتی ہے۔ آپ کو موجودہ دور کی حضرت رابعہ بصری سے تعبیر کیا جانا بجا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صحت وسلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے فرزند کو سلف صالحین اور خاندان رضا کا سچا نمونہ بنائے اور صاحبزادہ گرامی کو والد بزرگوار تاج الشریعہ کا صحیح معنوں میں جانشین اور قائم مقام بنائے۔ آمین!

درس وتدریس سے وابستگی: تدریسی سلسلہ سے وابستگی جو ۱۹۶۷ء سے شروع ہوئی تھی وہ ازدواجی زندگی کی مصروفیات کے باوجود نہ صرف قائم رہی بلکہ پختہ تر ہوتی رہی اس لئے درس وتدریس کا تعلق ان کے جسم سے نہیں روح سے رہا ہے۔ گیارہ سال بعد حضرت رحمانی میاں نے دار العلوم منظر اسلام کے صدر المدرسین کا بار گراں بھی آپ کے کاندھوں پر ڈال دیا۔ آپ اس عہدے پر رہتے ہوئے تعلیمی اور تنظیمی اعتبار

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے دار العلوم کی شہرت اور نام آوری کا پایہ بہت بلند فرما دیا۔ مصروفیتوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا تو باضابطہ تدریس ممکن نہیں رہ سکا تو اپنے دولت کدے پر درس قرآن کی محفل سجادی۔ یہاں کی تدریس کی افادیت اس طرح اور بڑھ گئی کہ اس حلقہ درس میں زانوئے تلمذ تہہ کرنے کے لئے تین تین جامعات منظر اسلام، مظہر اسلام اور جامعہ رضویہ کے طلبہ کی بڑی تعداد اکٹھی ہوگئی، ختم بخاری شریف بھی تدریس کی اونچی منزل ہے آپ نے یہ کام بھی بطور احسن ادا فرما دیا۔

۱۴۰۷ھ ۱۴۰۸ھ کو مدرسہ الجامعہ الاسلامیہ گنج قدیم رام پور میں ختم بخاری شریف کرایا۔ ۱۴۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ بھوجپور ضلع مرادآباد میں بخاری شریف کا افتتاح فرمایا اور ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ کو الجامعۃ القادریہ رچھا ضلع بریلی شریف میں شرح وقایہ کا طویل سبق پڑھایا۔ ابتک ملک و بیرون ممالک میں نہ جانے کتنے مدارس و جامعات میں درس بخاری دیئے اور جامعہ فاروقیہ بنارس میں ختم بخاری کے موقع پر صاحب بخاری اور آخری حدیث پر ڈھائی گھنٹہ تقریر فرمائی اور دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ میں ختم بخاری کے موقع پر علامہ ارشد القادری، مولانا غلام آسی پیا، عزیز ملت مولانا عبد الحفیظ عزیزی اور درجنوں علماء کرام کی موجودگی میں آخری حدیث پاک پر سیر حاصل گفتگو کی۔

امامت وخطابت: حضرت تاج الشریعہ زمانہ طالب علمی سے ہی امامت کے فرائض انجام دینے لگے تھے، والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی بریلوی نے باضابطہ طور پر رضا مسجد کی امام وخطابت کا منصب جلیلہ کے لیئے تحریری وصیت نامہ جاری کیا تھا۔ حضور مفتی اعظم قدس سرہ کا معمول تھا کہ جب تاج الشریعہ ہمراہ ہوتے تو آپ ہی کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے۔ ایک عرصہ دراز سے نماز عیدین بریلی کی عیدگاہ میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ منصب فرض شناسی اور پروقار طریقہ سے متعلقہ فرائض انجام دیتے ہیں۔ جب آپ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں، یا خطبہ پڑھتے ہیں تو لحن داؤدی کی یاد کانوں میں بازگشت کرنے لگتی ہے۔ آپ کی قرأت میں عربی، مصری، لب ولہجہ پایا جاتا ہے۔

[کرامات تاج الشریعہ، ص:۴۱]

www.muftiakhtarrazakhan.com

فتویٰ نویسی کی شروعات: آپ کا تعلق جس خانوادے سے ہے اس خانوادے کا مابہ الامتیاز وصف فتویٰ نویسی ہے۔ خاندان میں فن سپہ گری کے محبوب مشغلے کو ترک کر کے فتویٰ نویسی اختیار کرنے کا سہرا حضرت مولانا رضا علی خان بریلوی کے سر بندھتا ہے جنہوں نے ۱۸۳۱ء میں اس کا آغاز کیا۔ مجدد دین وملت نے فتاویٰ نویسی کا آغاز ۱۸۶۹ء میں فرمایا۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی نے فتویٰ نویسی ۱۸۹۵ء میں شروع کی حضور مفتیٔ اعظم ہند نے اس کار خیر کی ابتدا ۱۹۱۰ء میں کی جو ان کی رحلت ۱۹۸۱ء تک جاری رہا۔ نانا جان کے فضل وکمال کے سچے وارث حضرت تاج الشریعہ نے اس مبارک کام کا آغاز چودہ سال کی عمر میں کر دیا۔ آپ نے اس دشوار گزار راہ کی منزل کو پانے کی خاطر شروع شروع میں نانا جان حضور مفتی اعظم ہند اور مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری کی نقوش ہائے قدم کی پیروی کی یعنی ان باکمال ہستیوں کی نگاہوں سے دیئے گئے فتاوے گزارتے رہے۔ پہلا فتویٰ لکھا تو مفتی سید افضل حسین مونگیری کو دکھایا انہوں نے دیکھ کر شاباشی دی مگر کہا کہ نانا جان کی عمیق نگاہ تک اس کی رسائی ہونی چاہئے۔ نانا جان نے دیکھا تو فرط مسرت سے باچھیں کھل گئیں۔ داد تحسین سے نوازا۔ یہ سلسلہ زیادہ دنوں تک نہیں چلا۔ جلد ہی حضور مفتی اعظم ہند نے یہ عظیم ذمہ داری بھی آپ کو سونپ دی۔ مفتی اعظم ہند کے الفاظ میں بحوالہ حیات تاج الشریعہ ''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں، یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے اب تم اس (فتویٰ نویسی) کے کام کو انجام دو۔ میں (دار الافتاء) تمہارے سپرد کرتا ہوں''۔ موجودہ لوگ سے مخاطب ہو کر حضور مفتیٔ اعظم ہند نے فرمایا آپ لوگ اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں''۔

ماہنامہ استقامت کانپور کی ۱۹۸۳ء کی ایک اشاعت میں اپنی فتویٰ نویسی کے تعلق سے آپ خود رقم طراز ہیں۔ ''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہو گیا ہوں۔ جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بناء پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھا، کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا، حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہیں ہوتا ہے۔ حیات تاج الشریعہ کے حوالے سے تاج الشریعہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ ''میں نے دار العلوم منظر اسلام میں پڑھا اور پڑھایا، جامعہ ازہر میں بھی پڑھا، شروع سے ہی مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اپنی درسی کتابوں کے علاوہ شروح وحواشی اور غیر متعلق کتابوں کا روزانہ کثرت سے مطالعہ کرتا، اور خاص خاص چیزوں کو ڈائری پر نوٹ کرلیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مجھے جو کچھ بھی ملا وہ حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی صحبت و استفادہ سے حاصل ہوا۔ ان کے ایک گھنٹہ کی صحبت، استفسارات اور استفادہ سالوں کی محنت و مشقت پر بھاری پڑتے تھے۔ میں آج ہر جگہ حضور مفتی اعظم کا علمی و روحانی فیضان پاتا ہوں۔ آج جو میری حیثیت ہے وہ انہیں کی صحبت کیمیا اثر کا صدقہ ہے۔

مرکزی دار الافتاء بریلی کا قیام: حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی حیات مبارکہ میں یہ کام چند مفتیان کرام کے تعاون سے گھر سے ہی کرتے رہے مگر ان کی رحلت کے بعد یعنی ۱۹۸۱ء میں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ باضابطہ طور پر دار الافتاء کا قیام عمل میں لایا جائے۔ لہذا اسی ضرورت کی تکمیل کی خاطر مرکزی دار الافتاء کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آپ کی قیادت میں مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی، مفتی محمد ناظم علی قادری اور مفتی حبیب رضا خان بریلوی پر مشتمل قافلہ تشکیل دیا گیا۔ مفتی عبد الوحید خاں بریلوی کو نقل فتاویٰ کا کام سونپا گیا۔ مولانا عبد الواحدی خان بریلوی کے انتقال ۲۰۰۵ء تک فتاویٰ کے ۸۰ رجسٹر تیار ہو چکے تھے۔ مرکزی دار الافتاء کے فتاویٰ کے یہ رجسٹر طبع ہو کر منظر عام پر آجائیں تو فقہ حنفیہ کا عالمی سرمایہ ہوں گے۔

فتویٰ نویسی آپ کا خاندانی طرۂ امتیاز: خاندان امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کی مدت فتویٰ نویسی کا مندرجہ ذیل جائزہ ایمان اور یقین کو روشن کرتا ہے۔ مجاہد جنگ آزادی حضرت مولانا رضا علی خاں بریلوی کی فتاویٰ نویسی کا آغاز ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء انجام ۱۲۸۲ھ امام احمد رضا کی فتویٰ نویسی کا آغاز ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۹ء انجام ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء۔ حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خاں کی فتویٰ نویسی کا آغاز ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۵ء انجام ۱۳۶۲ھ/

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۹۴۲ء۔حضور مفتیٔ اعظم مصطفےٰ رضا نوری بریلوی کی فتویٰ نویسی کا آغاز ۱۳۳۸ھ انجام ۱۴۰۲ھ۔

بحمدہ تعالیٰ یہ سلسلۂ زریں جس کی مدت ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء تک ۱۸۱ سال پر محیط ہے۔ جواب بھی خانقاہ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، رضویہ، سوداگران بریلی سے تاج الشریعہ ۱۹۶۷ء سے فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔آپ دوران درس وتدریس حضور مفتیٔ اعظم قدس سرہ اور مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری کی زیرنگرانی فتاویٰ لکھتے رہے۔حضور مفتیٔ اعظم قدس سرہ کے پاس فتویٰ کی کثرت کی وجہ سے کئی مفتی کام کرتے۔ حضور مفتیٔ اعظم نے فرمایا: اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے، کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس (فتویٰ نویسی) کے کام کو انجام دو۔ میں (دار الافتاء) تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

موجود لوگوں سے مخاطب ہوکر حضور مفتیٔ اعظم نے فرمایا: آپ لوگوں اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔اسی دوران ان سے لوگوں کا رجحان تاج الشریعہ کی طرف ہو گیا۔علمی مشاغل فقہی باریکیاں، فتاویٰ کے اجراء اور اشاعت اسلام وسنیت کے لئے دور دراز مقامات کا سفر اور مختلف اجلاس کی صدارت کے لئے، دعوتوں کا انبار لگنے لگا۔

نبیرۂ استاذ زمن حضرت مولانا، مفتی حبیب رضا خاں بریلوی کہتے ہیں کہ: کبھی کبھی ناغہ ہوجاتا تھا تو حضرت کی اہلیہ محترمہ پیرانی اماں صاحبہ علیہا الرحمہ دریافت فرماتیں کہ آج اختر میاں نہیں آئے ہیں۔ان سے کہو کہ روزانہ آیا کریں۔حضرت ان کو بہت پسند فرماتے ہیں۔تاج الشریعہ جب بھی فتوؤں کی اصلاح کے لئے حاضر خدمت ہوتے تو حضرت آپ کو اپنے قریب بیٹھاتے، فتاویٰ ملاحظہ فرماتے اور ضرورت کے تحت کچھ اضافہ ترمیم و تبدیل فرما کر دستخط فرما دیتے، یہ معمول برسوں رہا۔اور حضرت نے ایام علالت دفتری کاموں، دار العلوم مظہر اسلام اور سند خلافت واجازت پر دستخط کرنے اور مہر کی تمام تر ذمہ داریاں آپ کے سپرد فرمادیں تھیں۔جس کو آپ نے بحسن وخوبی انجام دیا۔آپ خود اپنے فتویٰ نویسی کی ابتداء یوں تحریر فرماتے ہیں: ''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہوگیا ہوں جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بناء پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔شروع، شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔اور کبھی، کبھی، حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر فتویٰ دکھایا کرتا تھا، کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری

www.muftiakhtarrazakhan.com

دلچسپی زیادہ بڑھ گئی، اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا، حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔

(ماہنامہ استقامت، کانپور ص ۱۵۱، رجب المرجب ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)

قوت حافظہ:

بزم اہل سنن کی ضیاء آپ ہیں
وارث مصطفیٰ و رضا آپ ہیں

مولانا عبد السلام رضوی لکھتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی صفات وکمالات سے نوازا ہے۔ آپ قوی الحافظہ، ذکی الطبع، وسیع المطالعہ، کثیر المعلومات، دقیق النظر، عظیم خطیب، باکمال مصنف وسخنور، صاحب رعب ووجاہت، بقول خلائق، جید ومتبحر عالم دین اور عظیم مفتی شرع متین ہیں۔ آپ کی جو عظیم خوبیاں ایک ایک جملہ میں بیان کی گئی اب مشاہدات اور معتبر روایات کی روشنی میں ان میں سے بعض کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

ستمبر ۱۹۸۸ء کی بات ہے کہ حضور تاج الشریعہ صوبہ راجستھان کے شہر چورو تشریف لے گئے تھے۔ ہم کابی میں جناب محترم ڈاکٹر عبد النعیم صاحب عزیزی بھی تھے۔ آپ کے نورانی چہرے کی دید اور آپ کا خطاب سننے کے لئے شہر چورو اور قرب وجوار کے علماء عوام جوق در جوق حاضر ہوئے تھے اور کثرت سے آپ کے دست مبارک پر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوئے تھے۔ عجیب روح پرور منظر تھا۔ فرزندان اہلسنت خصوصاً وابستگان سلسلۂ عالیہ رضویہ کے قلوب جذبات مسرت سے لبریز اور چہرے روشن اور کھلے ہوئے تھے۔

شب کے عظیم الشان اجلاس میں آپ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد کچھ اس طرح ارشاد فرمایا تھا: تقریر کے لئے بھی اصرار ہے اور نعت پاک سنانے کی بھی فرمائش ہے اور ذہن سفر کی تکان اور نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے بوجھل اور خمار آلود ہے۔ آپ کا یہ فرمانا تصنع وتکلف کے طور پر نہ تھا بلکہ اظہار حقیقت تھا اس لئے کہ آپ نے رات میں بریلی شریف سے دہلی کا سفر کیا تھا اور وہاں سے صبح ساڑھے سات یا آٹھ بجے ٹرین پر سوار ہو کر تین بجے چورو پہنچے تھے اور اہل عقیدت ومحبت کے پر جوش اور شاندار استقبال پھر قیام گاہ پر لوگوں کی لگاتار آمد ورفت

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی وجہ سے آرام کا موقع نہیں ملا تھا، اس کے باوجود آپ نے مدلل ومبرہن، حکم ونکات سے بھرپور ایمان افروز اور تصلب بخش خطاب فرمایا اور خطاب سے پہلے ایک نعت پاک بھی سنائی۔ بعض لوگوں نے یہ نعت پاک ریکارڈ کی تھی۔ میرے پاس بھی اس نعت پاک کی کیسٹ تھی جسے میں نے کئی بار سنا۔ میری یاد کے مطابق یہ نعت شریف سترہ اٹھارہ اشعار پر مشتمل ہوگی لیکن ذہن کے بوجھل اور خواب آلود ہونے کے باوجود آپ نے پوری نعت پاک زبانی اور مسلسل پڑھی۔ صرف ایک شعر میں معمولی سی جھجھک ہوئی اس کے علاوہ نہ کہیں جھجھکے نہ کہیں سوچنے کی ضرورت پیش آئی اور نہ کہیں مصرعوں کی ترتیب میں کوئی خلل واقع ہوا۔

عام طور پر نعت خوانوں کا طریقہ ہے کہ وہ سامعین سے داد وتحسین کے خواہشمند رہتے ہیں اور طرح طرح سے داد وتحسین کے خواہشمند رہتے ہیں اور طرح طرح سے داد وتحسین کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مثلاً آپ حضرات سے گزارش ہے کہ جو شعر پسند آئے اس پر سبحان اللہ ماشاء اللہ کہہ کر اپنی پسند کا اظہار کیجئے یا شعر حاصل نعت ہے اس پر بھی آپ خاموش رہے تو میں ایسا سمجھوں گا ویسا سمجھوں گا، اگر آپ لوگ سننے کے موڈ میں نہیں ہیں تو میں مائک چھوڑ دوں؟ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے برعکس حضور تاج الشریعہ نے بالکل اسی انداز میں نعت پاک پڑھی جیسے قصیدۂ بردہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ یعنی نہ آپ نے شروع میں حاضرین سے فرمایا کہ مطلع سماعت فرمائیں نہ درمیان میں فرمایا کہ یہ شعر خصوصی توجہ کا طالب ہے یا یہ شعر حاصل نعت ہے نہ اشارۃً کنایۃً داد وتحسین کا مطالبہ فرمایا اور نہ کسی کی واہ واہ کی طرف التفات فرمایا۔ ہاں درمیان میں ایک شعر کی وضاحت اور اپنی بات پر دلائل ضرور پیش فرمائے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ نے روضۂ انوار کا تصور کرلیا ہو اور اپنے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت میں اپنی عقیدتوں کی نذر پیش فرما رہے ہوں۔ اتفاق سے نعت پاک کی ردیف بھی خطابیہ تھی یعنی ''آپ ہیں'' البتہ یہ کلام کی خوبی اور تاثیر تھی کہ منبر پر جو علماء دانشور اور شعرا تشریف فرما تھے ان پر وجد کی کیفیت طاری تھی اور وہ داد دیتے نہ تھکتے تھے۔ بلکہ حضرت پیر سید محمد انوار ندیم القادری صاحب مدظلہ العالی نے تو اپنی پسند اور جذبہ کا یوں اظہار کیا تھا حضور آپ صبح تک اسی طرح پڑھتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔ حضرت موصوف ایک ذی علم خانوادۂ سادات کے چشم وچراغ اور شہر چورو کی مرکزی شخصیت ہیں۔ طلیق اللسان ولولہ انگیز مقرر اور خوش فکر وسخن

www.muftiakhtarrazakhan.com

فہم شاعر ہیں۔ طبابت کا پیشہ کرتے ہیں اور اپنے فن میں حاذق و ماہر ہیں۔ خودداری، وسیع الاخلاقی، کشادہ ظرفی اور ملنساری جیسے اوصاف کے حامل ہیں۔ اس وقت چورو کے مرکزی دارالعلوم مدینۃ العلوم کے نائب ناظم تھے اور آج کل ناظم اعلیٰ ہیں۔ اس وقت اس نعت پاک کا صرف مقطع یاد آرہا ہے جو درج ذیل ہے۔

بر درت آمد گدا بہر سوال

ہو بھلا اختر کا داتا آپ ہیں

۱۴۲۵ھ میں مکہ مشرفہ سے حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی مکی حسنی بریلی شریف تشریف لائے تھے۔ حضور تاج الشریعہ کے قائم کردہ ادارے ''مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا'' میں موصوف کے لئے استقبالیہ بزم کا انعقاد کیا گیا تھا۔ ادیب شہیر حضرت علامہ یٰسین اختر صاحب مصباحی بانی دارالقلم ذاکر نگر دہلی اور حضرت علامہ شمس الہدیٰ صاحب مصباحی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور بھی ساتھ میں تھے۔ مقامی علمائے کرام اور جامعۃ الرضا کے علاوہ جامعہ نوریہ رضویہ وغیرہ کے طلبا اور شہر کے مخصوص حضرات بھی اس محفل میں شریک ہوئے تھے۔ اس موقع پر حضور تاج الشریعہ نے لسان الفردوس میں اپنی کہی ہوئی طویل حمد پیش فرمائی تھی اور اسی شان سے جس کا ذکر ہوا یعنی نہیں کہیں جھجک نہ وقفہ نہ سوچنے کی نوبت اور نہ ترتیب میں کوئی سہو۔ بریلی شریف سے واپسی کے چند ماہ بعد ۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو مکہ مکرمہ میں حضرت علوی مالکی نے وصال فرمایا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ جناب ڈاکٹر افسر رضا خاں صاحب نوری پرتاپوری مدرس جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف نے راقم اور چند دیگر حضرات کے سامنے بیان کیا کہ پندرہ سولہ سال پہلے کی بات ہوگی کہ میں حضرت منانی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے ہمراہ دہلی گیا۔ رات میں قیام محلہ ذاکر نگر میں جناب حافظ محمد زبیر صاحب نوری کے دولت خانہ پر ہوا تھا۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ حضور تاج الشریعہ بھی یہیں قیام فرما ہیں۔ صبح کو دست بوسی اور کچھ دیر ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت آپ نے بیرونی ممالک ہالینڈ، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کے متعدد لوگوں سے پی۔ این۔ ٹی کے ذریعہ گفتگو فرمائی اس وقت موبائل کا رواج نہیں ہوا تھا۔ یہ مجھے آپ کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ فون ان ممالک کے باشندوں کو کئے جارہے ہیں۔ مجھے سخت تعجب ہوا کہ آپ نے رابطہ کرتے وقت نہ ڈائری کا سہارا لیا اور نہ ہی نمبر ڈائل کرتے وقت آپ کو سوچنا اور ذہن پر زور دینا پڑا۔ بلکہ ایک صاحب کی گفتگو پوری ہوتی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور فوراً دوسرے صاحب کا نمبر ڈائل کر دیا۔ دوسرے سے بات مکمل ہوئی اور متصلاً تیسرے کا نمبر لگا دیا۔

حضرت مولانا مفتی قاضی شہید عالم صاحب مدظلہ العالی استاذ و مفتی جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف نے حضور تاج الشریعہ کے حافظہ کی قوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک مسئلہ کے تعلق سے بات آئی تو آپ نے بلا تکلف وہ پوری عبارت پڑھ دی۔

آپ ہی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سے ایک عبارت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ٹھہر ٹھہر کر وہ پوری عبارت سنا دی۔ اور فرمایا کہ یہ عبارت کتاب ''حقۃ المرجان'' کی ہے اور یہ کتاب میں نے دس برس پہلے دیکھی تھی۔ یہ آپ کی غیر معمولی اور نادر المثال قوت حافظہ کے چند نمونے ہیں۔

ذکاوت و ذہانت: ذکاوت و ذہانت کی یہ شان ہے کہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی ہی کا بیان ہے کہ حضور تاج الشریعہ ضعف بصارت کی وجہ سے خود تو لکھنے پڑھنے سے معذور ہیں لیکن تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ کی معیاری کتابیں گھنٹوں گھنٹوں پڑھوا کر سنتے ہیں اور موقع بموقع فرماتے رہتے ہیں: اس عبارت سے فلاں اشکال رفع ہو گیا، یہ فلاں اعتراض کا جواب ہے، اس جملہ نے اس امر کا افادہ کیا، اس قید میں یہ حکمت ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس روایت کی روشنی میں جہاں آپ کی غیر معمولی ذکاوت و ذہانت کا پتہ چلا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو اس ضعف و نقاہت کے عالم میں بھی کتب دینیہ سے کس درجہ شغف ہے۔

حضور تاج الشریعہ نے بخاری شریف پر اپنا لکھا ہوا حاشیہ تبییض اور کمپوزنگ کے واسطے حضرت مولانا محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی مؤلف ''جامع الاحادیث'' کو سپرد فرمایا تھا۔ موصوف اس سلسلہ میں کچھ بات کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ساتھ میں راقم بھی تھا (صاحب مضمون نگار)۔ ہم نے دیکھا کہ آپ سرکار اعلیٰ حضرت کے اردو رسالہ ''حاجز البحرین'' کا عربی ترجمہ املا کرا رہے ہیں۔ یہ رسالہ کے آخری حصہ کا ترجمہ تھا۔ آپ اس کام میں اس قدر منہمک تھے کہ ہمارے سلام کے جواب کے علاوہ آپ نے ہم سے کوئی کلام نہ فرمایا۔ جب ترجمہ سے فراغت ہوئی تب ہماری جانب ملتفت ہوئے۔

ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ املا کنندہ ''حاجز البحرین'' کا ایک جملہ پڑھتے۔ یہ جملہ مختصر بھی ہوتا اور کبھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

طویل بھی ہوتا اور حضور تاج الشریعہ فی البدیہہ اور گاہے معمولی سے توقف کے بعد اس کا عربی ترجمہ ادا فرما دیتے اور وہ قلم بند کر لیتے۔ کبھی کبھی جملہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے فرماتے پھر ترجمہ فرماتے۔ ہماری موجودگی میں اندازہ یہ ہے کہ آپ نے مذکورہ رسالہ کے کم وبیش نصف صفحہ کا ترجمہ املا کرایا ہوگا لیکن ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے ترجمہ املا کرا دیا ہو اور پھر اس کو محو کرانے کے بعد دوسرا ترجمہ لکھوایا ہو یا بولے ہوئے ترجمہ میں کچھ حذف و اضافہ کیا ہو۔ یہ آپ کی اعلیٰ درجہ ذہانت ہے کہ اردو جملہ بھی ذہن میں رہتا اور پہلی ہی بار میں اس کا درست ترجمہ بھی لکھوا دیتے۔

ترجمہ کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اصل عبارت مترجم کے سامنے ہو اور وہ خود ترجمہ لکھے دریں صورت ترجمہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے برخلاف اس طریقے کے کہ عبارت دوسرا بولے اور مترجم ترجمہ املا کرائے۔

[تجلیات تاج الشریعہ، ص ۵۷۵/۵۷۸ مضمون، مولانا عبدالسلام رضوی]

وجاہت و شخصیت: اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ایسی وجاہت عطا فرمائی تھی کہ جس مجلس میں رونق افروز ہوتے ہیں نوشہ بزم اور حاضرین کا مقصود نظر آپ ہی کی ذات گرامی ہوتی ہے اگرچہ مجلس میں دیگر اکابر علماء اور اعظم مشائخ تشریف فرما ہوں۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء۔

گزشتہ سطور میں حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کی بریلی شریف آوری اور جامعۃ الرضا میں آپ کے لئے استقبالیہ محفل کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس محفل میں حضور تاج الشریعہ کی آمد اس وقت ہوئی تھی جب کہ حضرت موصوف اور دہلی سے آپ کے رفیق سفر حضرت علامہ یٰسین اختر صاحب اور حضرت علامہ شمس الہدیٰ صاحب محفل میں تشریف لا چکے تھے۔ یہ محفل حضرت علامہ سید علوی مالکی ہی کے اعزاز میں سجائی گئی تھی اور اس وقت علماء وطلبہ کی یہاں آمد کا مقصد آپ ہی کی زیارت تھی اور آپ کوئی معمولی شخصیت نہ تھے بلکہ اپنے حسب ونسب، اپنے علم، تصنیفات اور دیگر علمی و دینی خدمات کی وجہ سے عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ حجاز مقدس میں آپ کو دینی وجاہت ومقبولیت حاصل تھی اور عالم اسلام میں بھی آپ کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا لیکن سچی بات یہ ہے کہ جب حضور تاج الشریعہ سر مبارک پر بھاری بھرکم عمامہ کا تاج سجائے ہوئے محفل میں تشریف لائے تو ایسا لگا کہ نوشۂ بزم اور مقصود محفل آپ ہی ہیں اور بقول میر۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منانی مدظلہ العالی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ وخطیب جامع مسجد بریلی شریف نے بیان فرمایا کہ ''تاجدار اہل سنت حضور مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہ العزیز'' کے عرس چہلم میں جہاں عوام کا بے پناہ اژدہام تھا وہیں خواص بھی کثرت کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اسلامیہ انٹر کالج کے گراؤنڈ میں جلسہ کا وسیع منبر اہل علم ودانش سے بھرا ہوا تھا۔ ان میں علمائے عالم بھی تھے، مفتیان کرام بھی تھے اور مشائخ عظام بھی تھے۔ غرضیکہ ایک سے بڑھ کر ایک صاحبان فضل وکمال جلوہ فرما تھے لیکن ان کے درمیان حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ الگ ہی نظر آتے تھے۔ آپ کی شخصیت اس انجمن میں بلا مبالغہ ایسی معلوم ہوتی جیسے پھولوں میں گلاب یا ستاروں میں ماہتاب۔ [ایضاً ص ۵۷۸]

حضرت احسن العلماء کی طرف سے خلافت واجازت: ۱۴/ ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء کو مارہرہ مطہرہ میں عرس قاسمی کی تقریب میں احسن العلماء مولانا مفتی سید حسن میاں برکاتی، سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ نے جا نشین مفتی اعظم کا استقبال ''قائم مقام مفتیٔ اعظم علامہ ازہری زندہ باد'' کے نعرے سے کیا اور مجمع کثیر میں علماء و مشائخ اور فضلا ودانشوروں کی موجودگی میں جانشین مفتیٔ اعظم کو یہ کہہ کر: ''فقیر آستانہ عالیہ، قادریہ، برکاتیہ، نوریہ، کے سجادہ کی حیثیت سے قائم مقام مفتیٔ اعظم علامہ اختر رضا خان صاحب کو سلسلہ قادریہ، برکاتیہ، نوریہ، کی تمام خلافت واجازت سے ماذون ومجاز کرتا ہوں۔ پورا مجمع سن لے، تمام برکاتی بھائی سن لیں اور یہ علمائے کرام (جو عرس میں موجود ہیں) اس بات پر گواہ رہیں۔ بعدہٗ احسن العلماء مولانا سید حسن میاں برکاتی نے جانشین مفتیٔ اعظم کی دستار بندی کی اور نذر بھی پیش کی۔

سید العلماء مولانا الشاہ سید آل مصطفےٰ برکاتی، مارہروی، علیہ الرحمہ نے جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ اور خلیفہ امام احمد رضا برہان الملت حضرت مفتی برہان الحق رضوی، جبلپوری، علیہ الرحمہ نے بھی تمام

www.muftiakhtarrazakhan.com

سلاسل اور حدیث شریف کی اجازت سے نوازا۔

والد ماجد مفسر اعظم ہند نے اپنے فرزند ارجمند کو قبل فراغت علم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا جانشین بنایا، اور ایک تحریر بھی عنایت فرمائی۔ ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا بریلوی، مہتمم منظر اسلام اپنی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں بعنوان ''کوائف دار العلوم'' میں تحریر فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ تحریر اس زمانے کی ہے جب مفسر اعظم ہند، مولانا ابراہیم بریلوی قدس سرہٗ کی طبیعت بہت زیادہ علیل تھی، اور سارے لوگوں کو یہ امید تھی کہ اب مولانا ابراہیم رضا جیلانی بریلوی ظاہر دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔ بوجہ علالت یہ توقع نہیں کہ اب زیادہ زندگی ہو، بنابریں ضرورت تھی کہ دوسرا قائم مقام ہو، لہذا اختر رضا سلمہ کو قائم مقام و جانشین اعلیٰ حضرت بنا دیا گیا، جانشینی کا عمامہ باندھا گیا اور عبا پہنائی گئی۔ یہ دستار اور عبا اور طلبہ کی دستار و عبا اہل بنارس کی طرف سے ہوئی۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، ص: ۳۲، دسمبر ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ)

حضور تاج الشریعہ کی غیر معمولی صلاحیت و استعداد: ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی لکھتے ہیں'' والد گرامی مفسر اعظم ہند نے اپنے فرزند ارجمند کو قبل فراغت علم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا جانشین بنایا اور ایک تحریر بھی عنایت فرمائی'' حسن ذیل علوم وفنون پر ملکہ حاصل ہے علم تفسیر، اصول تفسیر، علم حدیث، اصول حدیث، اسمائے رجال، جرح وتعدیل، فقہ، اصول فقہ، علم الفرائض، عقائد، علم کلام، صرف، نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، منطق، فلسفہ، مناظرہ، تکسیر، علم ہیئت، حساب، ہندسہ، ریاضی، قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، سیر، تاریخ، لغت، اردو ادب، عربی ادب، فارسی ادب، عروض وقوافی، توقیت، جفر، رضویات، رد مذاہب باطلہ۔

آیئے ذکر بالا علوم وفنون کے چند موضوع پر آپ کی تصنیفات کے حوالے سے نظر ڈالتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ بحیثیت مفسر: حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو فن تفسیر میں کس قدر ادراک حاصل ہے اس کا اندازہ دفاع کنز الایمان اول، دوم، سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، آپ نے ترجمہ کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات بہت ہی سنجیدگی سے اور متانت کے ساتھ کتب تفاسیر کی روشنی میں دی ہے۔ آیت کریمہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

''قل انما انا بشر مثلکم '' پر گفتگو کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں: ''اسی آیت کو لے لو جسے تم لوگ بشر کہنے کی دلیل بنائے ہوئے ہو خود اس میں اس پر دلیل موجود ہے۔ ہم سے سنو قل انما انا بشر مثلکم کے متصل ہی فرمایا گیا۔ ''یوحیٰ الی انما الھکم الہ واحد'' یعنی میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے۔ یہ ارشاد خود فرق کی روشن دلیل ہے اور اس وجہ تطبیق کی طرف راہ نما ہے جو امام احمد رضا نے ''ظاہری صورت بشری'' فرما کر افادہ فرمائی اس لئے کہ بہ ظاہر کی وحی ایسا باطنی امر ہے کہ اس کی خبر ماوشما کو تو کیا ہوتی صحابہ کرام نے بھی اس کے نزول کو نہ دیکھا بلکہ منزل ''دنی'' میں جو وحی ہوئی اس سے تو خود وحی لانے والے جبرئیل امین بھی بے خبر ہیں۔ قال تعالیٰ ''فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ'' (تو اللہ نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کو جو وحی کی'' آیت کریمہ میں عبدہ سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور اوحیٰ کی ضمیر اسم جلالت کی طرف راجع ہے۔ کما افادہٗ فی الشفاء عن جماعۃ من المفسرین وایدہ' تو جب وحی ایسا باطنی امر ہے تو لامحالہ اس باطن کے لئے اسی جیسا باطن سرکار کے لئے ضروری جو تمام بشر کے بواطن سے اعلیٰ ہو اور جب وہ باطن سرکار کے لئے ثابت تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے اس باطن وروح کے اعتبار سے بشر جدا ہونا ضروری امر ہوا اور تشبیہ محض باعتبار سے بشر جدا ہونا ضروری امر ہوا اور تشبیہ محض باعتبار ظاہر کے رہ گئی اسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوبکر میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کسی نے نہ جانا اور یہی مراد ہے'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے جو ارشاد ہوا کہ ''اللہ کے ساتھ میرا ایک وہ وقت ہے جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش نہ کسی نبی مرسل کی مجال۔

(دفاع کنز الایمان جلد اول، ص: ۵۴، ۵۵)

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ بحیثیت محدث

حضور تاج الشریعہ مدظلہ کا محدثانہ مزاج ملاحظہ فرمائیں: انما الاعمال بالنیات یہ حدیث دین کی اصل عظیم ہے جس میں آدمی کو نیت خیر اور اخلاص کی ترغیب اور تعلیم ہے۔ امام خطابی نے فرمایا ہے کہ ہمارے مشائخ متقدمین کے نزدیک مستحب ہے کہ ادارہ دینیہ میں ہر کام سے پہلے انما الاعمال باالنیات کو مقدم کیا جائے۔ ائمہ حدیث کا اس حدیث کے فضل وشرف اور اس کی قدر ومنزلت کے عظیم ہونے پر اتفاق ہے۔ اس لئے کہ اس حدیث کی عظیم وقعت اور اس کے فوائد بکثرت ہیں اور یہ حدیث اصول دین میں سے ایک عظیم اصل ہے اور بعض علماء نے اس کو نصف علم قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ سب اعمال دو قسم پر ہیں قلبی اور قالبی، یعنی جسمانی اور نیت اعمال قلب کی اصل ہے اور اگر اس بات پر نظر کریں کہ تمام اعمال خواہ وہ عبادات ہوں یا عادات، ان کا ثواب اور ان کی قبولیت حسن پر موقوف ہے تو اس بات کی گنجائش ہے کہ اس حدیث کو تمام علم اور دین کا مجموعہ قرار دیجئے۔ (شرح حدیث نیت ص ۸) آگے تحریر فرماتے ہیں: ابوعبید کا قول ہے کہ یہ احادیث میں اس حدیث سے زیادہ جامع ونافع اور فائدہ بخش کوئی حدیث نہیں امام شافعی، احمد ابن مدنی، ابن مہدی، ابوداؤد اور دارقطنی وغیرھم ائمہ دین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث علم کا تہائی حصہ ہے۔ بعض ائمہ حدیث نے فرمایا چوتھائی حصہ ہے۔ امام بیہقی نے تہائی حصہ ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ بندے کے اعمال اس کے دل زبان اور دیگر اعضا سے صادر ہوتے ہیں تو نیت ان کے اقسام میں سے ایک ہے اور ان سب سے زیادہ راجح ہے اس لئے کہ نیت عبادت مستقلہ ہے اور اعمال نیت کے محتاج ہیں۔

(ایضاص ۲۴)

حضرت قاری دلشاد احمد رضوی بنارسی لکھتے ہیں کہ: میں ایک بار بریلی شریف حاضر ہوا شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ محمد عسجد رضا خاں کی وساطت سے بعد نماز مغرب ملاقات کے لئے حضرت کے حجرے میں داخل ہوا

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس وقت مفتیان کرام موجود تھے، چند لمحے میں حضور تاج الشریعہ اندرون خانہ سے اپنے حجرہ شریف میں تشریف لائے، بعد سلام وقدم بوسی کے میں بھی صف کے کنارے بیٹھ گیا۔ ایک مفتی صاحب نے عبارت پڑھی اور حضرت نے حدیث مبارک کے ختم ہوتے ہی پرسوز لہجے میں اللہ اکبر فرمایا۔ اور چہرۂ مبارک مثل آفتاب ہوگیا۔ رقت آمیز لہجے میں فرمایا کیا شان ہے سرکار کی شفا شریف کی وہ حدیث یاد آگئی جسے حضرت سیدنا قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے سلف صالحین اور عمل بالسنہ کے باب میں بیان فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا ایک دن انہوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہوئے ان پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور چہرہ مبارک عرق آلود ہوگیا۔

(شفا شریف باب اول۔ تیسری فصل ص ۹۲)

اور ایک روایت کے مطابق ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے روایت کرتے وقت گلے کی رگیں پھول جاتیں، آنکھیں آشکبار ہوجاتیں اور چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا۔ حضور تاج الشریعہ درس حدیث دیتے وقت صحابہ کرام کے مظہر نظر آرہے تھے۔ جیسے سرکار کا سراپا سامنے ہو اور جلوۂ زیبا کے دیدار کی دولت حاصل ہورہی ہے اور دل اعتراف حقیقت کررہا ہے۔ یہی وہ آثار ہیں جس سے عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری تاج الشریعہ کی ذات میں جلوہ فگن نظر آتی ہے۔ ایک عالم ربانی کی ذات میں جتنی خوبی ہونی چاہئے حضور تاج الشریعہ کی صبح وشام اور ان کی محفل کے شب وروز میں دیکھنے کے بعد من وعن ویسی ہی نظر آتی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قول وفعل میں ہم آہنگی برقرار رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ قول وفعل کی ہم آہنگی علم وتقویٰ کی یک جہتی شریعت وطریقت کا حسین سنگم، جلوت وخلوت میں یکسانیت دیکھ کر دل کو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ ہر جہت ہر زاویئے سے عالم ربانی ہی نظر آتے ہیں، دنیائے سنیت اس وقت مالا مال نظر آرہی ہے، اس دور پرفتن میں دین کی نشر واشاعت کرنے والوں کے لئے ایک ایسے امر کا سامنا ہے جسے ضبط تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ تاج الشریعہ کی شخصیت استقامت فی الدین کی حیثیت سے بھی اجاگر ہو

www.muftiakhtarrazakhan.com

جائے۔ یورپ وایشیا کے دیگر ممالک میں بھی تصویر کشی ایک عام چلن بن کر رہ گئی ہے جسے چاہ کر بھی بیشتر علماء اس سے بچ نہیں پاتے، اجلاس دینیہ میں پورے پروگرام کی منظر کشی ہوتی ہے۔ علماء کے منع کرنے کے باوجود لوگ باز نہیں آتے۔ مگر تاج الشریعہ کا موقف اس مسئلے پر جو ناجائز ہونے کا ہے۔ یہ صرف آپ کے فتوے کے حصار تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ تصویر کشی اگر وہ قلم سے ناجائز گردانتے ہیں، تو اپنے عمل سے بھی ثابت کر دیکھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاج الشریعہ جس محفل میں موجود ہوتے ہیں چاہے وہ ایشیا کی کوئی کانفرنس ہو یا یوروپ کا کوئی اجلاس ان کی ہیبت لوگوں پر کچھ اس طرح طاری رہتی ہے کہ بڑے بڑے جریح بھی غیر شرعی حرکت کی ہمت نہیں کر پاتے۔ یہ بھی تاج الشریعہ کی استقامت فی الدین کی نظیر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کا ان پر ایسا رعب طاری کر دیتا ہے کہ عاشق مصطفیٰ تامرون بالمعروف کے ساتھ و ینھون عن المنکر کی تفسیر وتنویر نظر آتا ہے۔ اس مقام پر دل یقین کر لیتا ہے کہ ایسا شخص جو دین پر سختی کے ساتھ کاربند رہنے والا تھے وہ خدا کا سچا بندہ اور عالم ربانی ہے۔

[تجلیات تاج الشریعہ، ص ۱۶۳/ ۱۶۴]

حضور تاج الشریعہ بحیثیت فقیہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو فقہی بصیرت ان کے آباد واجداد کے طفیل عطا فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ مجلس شرعی مبارکپور کے پہلے فقہی سمینار میں فیصل بورڈ کے صدر منتخب ہوئے تقریبا ساٹھ علماء کرام کے بالاتفاق رائے سے یہ انتخاب کا عمل وقوع پذیر ہوا۔ جس میں اکابر علماء اور مشائخ اعظام بھی شریک تھے۔ آیئے ایک نظر ان کی فقہی بصیرت پر ڈالی جائے: انما الاعمال بالنیات کے تحت فرماتے ہیں ''حق اس مسئلہ میں اور ہر مسئلہ میں ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ قرآن عظیم نے وضو کا حکم مطلق دیا، نیت کی قید نہ لگائی۔ اصول کا قائدہ ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہے گا اور ظاہر ہے کہ حدیث کا مفہوم محتمل ہے حکم اخروی یعنی ثواب اور حکم دنیوی یعنی صحت دونوں کو محتمل ہے۔ ہمارے ائمہ کرام نے حدیث کو حکم اخروی یعنی ثواب پر محمول فرمایا، مطلب یہ اعمال کا ثواب نیتوں پر موقوف ہے اور شافعیہ وغیرہم نے صحت پر محمول فرمایا یعنی اعمال بغیر نیت کے نادرست ہیں اس لئے وضو میں نیت کے شرط ہونے کے قائل ہوئے۔ تو جب حدیث معنی کی محتمل

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے اور کوئی معنی اس کا قطعی نہیں تو حدیث کا مفہوم ظنی ہوا اور ظنی سے مفہوم کتاب پر کہ قطعی ہے زیادتی جائز نہیں۔ لہذا ائمہ حنفیہ وضو میں نیت کے قائل نہ ہوئے کہ ازالۂ نجاست (کہ از قبیل ترک ہے) میں بھی نیت کہ شرط ہونے کے قائل ہوں، مگر یہاں وہ اس کے قائل نہیں، اور وہ فرماتے ہیں کہ وہ افعال جو ترک کے قبیل سے ہیں ان میں نیت ضروری نہیں۔ جس سے صاف ظاہر کہ وہ اعمال کے عموم سے ترک کو مستثنیٰ جانتے ہیں اور اس کا استثنا محتاج دلیل ہے اور ہماری تقریر سے ظاہر ہے کہ ہمارے ائمہ کے نزدیک ہر فعل ترک حصول ثواب میں نیت کا محتاج ہے اور اعمال مقصود لذات کی صحت بھی نیت پر موقوف ہے۔ (ایضا ص ۱۱/ ۱۲)

حضور تاج الشریعہ اور علم لغت:

لغوی تحقیق میں حضور تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی کتنی گہرائی رکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: لفظ ''شاہد'' کی معنوی تحقیق کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: شہد وشھدہ حاضر ہوا۔ شاہد: حاضر، شھد لزید بکذا، زید کے لئے گواہی دی۔ شہادت کے لئے حضور ضروری، فقہائے کرام کی عبارتیں اس پر شاہد ہیں تنویر و درمختار کی عبارتیں عنقریب آتی ہیں، شہید، شاہد شہادت میں امانت والا جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا (اسے شہید اس لئے کہتے ہیں کہ ملائکہ رحمت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں) یا اس لئے کہ اللہ اور اس کے فرشتے جنتی ہونے کے گواہ ہیں یا اس لئے کہ وہ اگلی امتوں پر قیامت کے دن گواہ ہوگا یا اس لئے کہ وہ شاہدہ (زمین) پر گرتا ہے۔ (زمین کو شاہدہ کہا گیا اس لئے کہ وہ قیامت کے دن گواہی دے گی۔ مشاہدہ عاینہ کسی چیز کا مشاہدہ و معائنہ کرنا۔) امرۃ مشہد عورت جس کا شوہر حاضر ہو۔ شاہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، نیز فرشتہ، یوم، جمعہ ستارہ، گھوڑے کی جودت کی علامت ہے جسے مجازا مشاہداً کہا گیا، جلد ہونے والا کام اسے بھی مجازاً شاہد بمعنی حاضر سے تعبیر کیا گیا۔ گویا وہ جلد ہونے کی وجہ سے حاضر ہی ہے۔ صلوٰۃ الشاہد مغرب کی نماز المشہود جمعہ یا عرفہ یا قیامت کا دن واشھد کسی کو حاضر کرنا۔ اشھدت الجاریۃ لڑکی کا بلوغ کو پہنچنا۔ المشھدۃ۔ لوگوں کے حاضر ہونے کی جگہ، دیکھو ان تمام معانی میں حضور ملحوظ ہے اور یہ معانی لغت میں غالب ہیں۔ تو لا جرم شہود کا حقیقی معنی حضور ٹھہرا اس لئے کہ یہی معنی عند الاطلاق متبادر ہوتے ہیں اور تبادر امارات حقیقت سے ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر اور ردالمختار سے مستفاد ہے اور نسمات الاسحار حاشیہ منار للشامی میں ہے۔ التبادر من امارات الحقیقۃ ملتقطا لہذا کہنے

www.muftiakhtarrazakhan.com

دو کہ شاہداً کا ترجمہ حاضر و ناظر ٹھیک لغوی معنی کے مطابق ہے بلکہ شرعاً بھی یہی اس کا حقیقی معنی ہے۔ اس لئے قرآن عظیم میں جا بجا شہود کے مشتقات بمعنی حضور وارد ہیں۔ فمن شھد (حضر) منکم الشھر (الآیۃ) جو رمضان کو پائے تو اس مہینے کے روزے رکھے۔

[دفاع کنز الایمان اول ص ۱۴/ ۱۶]

حضور تاج الشریعہ اور علم تصوف: حضور تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی کا متصوفانہ فکر ملاحظہ فرمائیں: ''

حضرت ابن کمال نے فرمایا کہ عالم ظاہر پر عالم ملکوت غالب ہے اور عالم ظاہر اس کے حکم کا باندھا ہوا ہے لہذا لازم ہے کہ نفوس کی نیات اور کیفیات کا ان اعمال میں جو انجام دیتے ہیں۔ اثر ظاہر ہو، تو ہر عمل جو سچی ربانی نیت سے نورانی کیفیت کے صادر ہوگا۔ اس میں برکت وسعادت اور جمعیت و پاکیزگی ہوگی اور ہر وہ عمل جو فاسد اور شیطانی نیت اور تاریک کیفیت کے ساتھ صادر ہوگا اس کے ساتھ بے برکتی نحوست، بے شگونی اور انتشار ہوگا۔ اسی لئے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اعمال تو اپنی نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنی اعمال کے ساتھ نیتوں کا ربط ہے جیسے عالم علوی کی اشیاء اسرار کونیہ سے مرتبط ہوتی ہیں۔ [شرح حدیث نیت، ص ۹]

حضور تاج الشریعہ اور علم بلاغت: فن بلاغت میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی دلکش تحریر ملاحظہ کریں۔ ''ہم تسلیم نہیں کرتے کہ یہ ظاہر صورت بشری کلام پر زائد ہے اس لئے کہ ظاہر کہ انما انا بشر مثلکم (میں تم جیسا بشر ہوں) میں تشبیہ ہے اور تشبیہ کے ارکان چار ہیں۔ مشبہ، مشبہ بہ، اداۃ مشبہ، اور وجہ تشبیہ، اب میں تم جیسا بشر ہوں۔ میں بشریت حضور مشبہ اور لوگوں کی بشریت مشبہ بہ اور جیسا اداۃ تشبیہ ہے رہی وجہ تشبیہ تو وہ لفظ میں موجود نہیں بلکہ محذوف ہے اور محذوف حقیقت میں لفظ ہے۔ شرح جامی میں ہے والمحذوف لفظ حقیقۃ الخ۔ اور محذوف حقیقۃً لفظ ہے، معترض صاحب اب بتائیں یہ ترجمہ میں زیادتی ہوئی یا اس محذوف وجہ تشبیہ کا اظہار ہوا جو جز و تشبیہ ہے جس کے بغیر کلام صحیح نہیں۔ اسی منہ سے عربی پڑھانے چلے تھے۔ پھر یہ کہ آیۃ کریمہ میں بشر مثلکم خود اس وجہ تشبیہ کے محذوف ہونے پر قرینہ ہے۔ جو یہ سمجھا جا رہا ہے کہ تشبیہ ظاہر بشریت میں ہے نہ کہ باطن و روح میں، مگر سمجھنے کا قرینہ تو چاہئے۔ معترض صاحب اب بتائیں کہ جب کہ وجہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

تشبیہ یہاں ضروری اور اس پر خود قرینۂ لفظ موجود تو شاہ رفیع الدین و شاہ عبد القادر علیہما الرحمہ کے ترجمے میں اور ترجمۂ رضویہ میں سوائے اس خصوصیت کے کہ ترجمہ رضویہ میں وجہ تشبیہ صراحۃ مذکور ہے اور ان دو میں نہیں، کیا فرق ہوا۔ ولکن الوھابیہ قوم یجھلون۔ یہ تو اس صورت پر تھا جب بشریت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مشبہ بنائیں اب اگر کہو کہ بشر خود معنی وجہ تشبیہ ہے تو اس صورت میں ظاہر صورت بشری اس وجہ تشبیہ کی تفسیر ہوگی کہ یہاں بشریت میں تشبیہ محض باعتبار ظواہر اور اعراض بشری کے ہے نہ کہ باعتبار کل وجوہ کہ بلکہ ذہین وفتین پر روشن کہ یہ بشر کے وجہ تشبیہ ہونے کی طرف اشارہ کے ساتھ اس کے معنی کا بطرز لطیف بیان بھی ہے اس لئے کہ بشر میں ظہور ملحوظ ہے۔ [دفاع کنز الایمان، ج ۱ رص: ۵۳]

حضور تاج الشریعہ اور علم نحو: فن نحو میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو کس قدر عبور حاصل ہے مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں: ''بعض علماء کا قول ہے کہ یہ حدیث شریف (انما الاعمال بالنیات) علم عربیت میں بھی جاری ہے اس حدیث کا اعتبار اگلے نحویوں نے کلام کی تعریف میں کیا۔ سیبویہ نے یہ قول کیا کہ کلام میں متکلم کا قصد ضروری ہے۔ لہذا سونے والا، بھولنے والا، اور سکھایا ہوا جانور (مثلاً طوطا) جو بولے وہ کلام نہ ٹھہرے گا کہ یہاں متکلم کا قصد نہیں ہے) اسی قبیل سے یہ ہے کہ نکرہ منادی میں جب کسی معین کو نداء کرنا مقصود ہو تو وہ معرفہ ہو جائے گا۔ اور اس کا ضمہ پر مبنی ہونا واجب ہوگا اور کسی معین کو ندا کرنا مقصود نہ ہو تو مؤخر نہ ہوگا۔ اس صورت میں معرب منصوب ہوگا۔ اسی قبیل سے ہے کہ وہ منادیٰ جس پر بضرورت تنوین داخل ہو کر اسکی تنوین فتحہ اور ضمہ کے ساتھ جائز ہے کہ تنوین نصب کے ساتھ ہو تو اس کی صفت کا منصوب ہونا متعین ہوگا، اس لئے کہ وہ اس صورت میں اپنے موصوف کا تابع ہے جو لفظاً اور محلاً منصوب ہے اب اگر اسم مقصود منادی ہو جس پر تنوین داخل ہو تو صفت میں ضمہ اور نصب دونوں اعراب جائز ہوں گے اور اگر نصب کی نیت ہو تو صفت کا منصوب ہونا متعین ہوگا۔

[شرح حدیث نیت، ص، ۲۷]

حضور تاج الشریعہ اور علم کلام: علم کلام کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ مدظلہ کی یہ عبارت پڑھئے: ''من جملہ اللہ تعالیٰ کا کلام نفسی ازلی ابدی قائم بذاتہ تعالیٰ قدیم غیر مخلوق ہے اور اس کی خبر، امر و نہی تعلقات و اضافات

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے ناشی اور ازمنہ مخصوصہ سے متعلق ہیں اور کلام نفسی وصف مطلق ہے ماضی، حال، و مستقبل سے موصوف نہیں لہذا ازل میں کسی امر غیر واقع کا اخبار واقع نہ ہوا کہ معاذ اللہ کذب باری لازم آئے تو معتزلہ کا الزام باطل اور نہ ازل میں کسی معدوم سے خطاب ہوا کہ معاذ اللہ سفاہت لازم آئے یہ معتزلہ کا دوسرا الزام ہے جو باطل ہے، اور جو عبارات ماضی مستقبل پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ کلام لفظی ہیں جو کلام نفسی پر دال اور کلام نفسی پر اللہ کی صفت ہے جو غیر مخلوق ہے دلیل عقلی اس پر قائم ہے اس کی مؤید بہت اُدلہ نقلیہ ہیں۔

[حاشیہ المعتقد، ص، ۱۴۷]

حضور تاج الشریعہ اور عربی ادب: حضور تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی کو عربی ادب پر کس قدر مہارت تامہ حاصل ہے مندرجہ ذیل اشعار سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

غبت فی مارهره مصباح الدنی شمس الانام
یازکانا مصطفانا بعدك الدنیا ظلام

یا سماء المجد متم ما یدانیکم سمیٰ
ذل من عز علیکم من لکم ذل السمیٰ

جود کم فاق الجوادی وبکم جادت سمیٰ
خیر کم ملاالبوادی صیتکم عم الوریٰ

انما المیت جهول ذو هوی لا انتم
قد فنیتم عن هوا کم للخلو دنلتم

قبل موت متم بعد موت دمتم
جسر موت جزتم وبالوصال فزتم

www.muftiakhtarrazakhan.com

عون دین المصطفیٰ یا محض یاجون الرضا

جد علینا یا سماء الجود الندیٰ

خدائے قدوس نے آپ کو عربی زبان پر بے پناہ درک اور ملکہ بخشا ہے تحریر وتقریر پر یکساں دسترس حاصل ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کے سات رسائل کو عربی زبان میں منتقل فرمایا ہے خود آپ کی ذاتی تصنیفات بھی عربی زبان میں موجود ہیں جس کی تعداد پانچ ہیں اور بخاری شریف پر بھی حاشیہ چڑھایا ہے جس میں اکثر زیور طباعت سے مزین ہوکر مطالعہ کی دہلیز پر علم وشعور کی بہاریں لٹا رہے ہیں۔

[تجلیات تاج الشریعہ،ص:۲۲۴]

حضور تاج الشریعہ اور شعر وشاعری: قرآن وسنت اور علمائے اسلام وشعرائے عظام کے احوال کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اشعار جو غیر شرعی الفاظ اور کنایات پر مشتمل نہ ہو شریعت ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ بالخصوص ایسے اشعار جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و مدحت اولیائے کرام کی منقبت، اخلاقی وشرعی ہدایات اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہوں، ان میں اسلام کی الفت کا بیان ہو، آخرت کے تذکرے ہوں تو ایسے اشعار کہنا باعث اجر اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں قرب کا ذریعہ ہے۔ ایسے ہی اشعار کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان من الشعر حکمۃ''، بعض اشعار حکمت والے ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نعت نگاری نازک صنف ہونے کے ساتھ بہت قدیم بھی ہے۔ اس میں فن کی طہارت کے ساتھ شریعت کی چاندنی بھی نہایت ضروری ہے۔ اور عشق کا جذبہ فراواں بھی رفیق سفر ہو، کیوں کہ نعت کہنا دراصل حرف تمنا کو شکول عقیدت میں سجا کر دیار حبیب کی گلیوں میں آواز لگانا ہے۔ عقیدت جب خضریٰ سے چاندنی سمیٹتی ہے تو فکر وخیال اشعار کے ڈھانچے میں ڈھلنے لگتے ہیں الفاظ موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں اور نعت کا چمن لہلہانے لگتا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ کو نعت گوئی کا سابقہ بھی سچ پوچھئے تو ان کا پورا دیوان ''سفینۂ بخشش'' پڑھ جایئے نہ فنی سقم نظر آئے گا اور نہ ہی شرعی خامی نظر آئے گی بلکہ اگر ان کی محراب نعت میں جھانک کر دیکھیں گے تو تقدیس خیال، فکر کا جمال، جذبے کی صداقت، سخن آفرینی، اخلاص کی گرمی، زور بیان

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور عشق نبوی کی شمع فروزاں نظر آئے گی۔ محبت اس قدر کامل کہ حرف حرف لو دے رہا ہو اور شعر کا ہر لفظ باوضو ہو کر محبوب کے آستانے پر سجدہ ریز ہو۔ ان کی ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

موت لیکے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے ملکر زندگی سے مل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اسی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا
داغ فرقت طیبہ پھول بن کےکھل جاتا

[ایضاً ص، ۲۲۴]

حضور تاج الشریعہ اور رفعت خیال: خیال سے مراد وہ قوت ہے جو پہلے سے موجود تجربات، مشاہدات اور احساسات کے مابین ایسی ترتیب کرتی ہے، جو عام روش سے الگ ہو اور قارئین کو متاثر کرے شاعری میں خیال جس قدر بلند ہوگا۔ اسی قدر اس کی شاعری بھی بلند و بالا ہوگی۔ جب ہم اس نقطۂ نظر سے حضرت علامہ ازہری کی شاعری کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان کی شاعری میں خیال کی بلندی پائی جاتی ہے۔ اشہب فکر کی ایسی پرواز نظر آتی ہے کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ رفعت خیال انسان کا فطری وصف ہے اور وہ شکم مادر سے لے کر آتا ہے۔ اس کا اکتساب نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں! یہ ممکن ہے کہ اکتساب سے اس فطری وصف میں انجلائی کیفیت تو آجائے لیکن از سر نو اس کا اکتساب ممکن نہیں ہے۔ آیئے اور مولانا موصوف کی شاعری میں رفعت خیال کی تلاش و جستجو کریں۔ علامہ موصوف لکھتے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہی جو رحمۃ للعالمین ہیں جان عالم ہیں
بڑا بھای کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

ہمارے شاعر کو یہ معلوم تھا کہ سرکار ابد 1 قرار ساری دنیا کی رحمت ہیں اور عالم کی جان ہیں گویا وہ عالم اور ساری کائنات کا مرکز ہیں کیوں کہ سارا عالم انہیں کے طفیل میں پیدا ہوا ہے۔اس معلومات میں جدید ترتیب دے کر یہ خیال پیش کیا ہے کہ اس حیثیت کو تسلیم کر لینے کے بعد انہیں بھائی کہنا کسی طرح جائز نہیں۔کیوں کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ ان دو کے مابین اخوت کا رشتہ ہوتا ہے جب وہ دونوں ایک ہی حیثیت رکھتے ہوں اور یہاں ایسا نہیں ہے۔ایک کو تو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور دوسرے کو نہیں۔جو بھائی ہے وہ مرکز نہیں بن سکتا اور جو مرکز ہے وہ بھائی نہیں، ان دونوں کے مابین تضاد کی نسبت سے اس کے باوجود انہیں بھائی کہنا اندھی بصیرت کا نتیجہ تو ہو سکتا ہے لیکن بصیرت نہیں، یہ خیال کس قدر بلند ہے اور بلند ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں جو لطافت، پاکیزگی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

جھکے نہ بار صد احساں سے کیوں بنائے فلک
تمہارے ذرے کو پر تو ستارہا ئے فلک
یہ خاک کوچہ ٔجاناں ہے جس کے بوسہ کو
نہ جانے کب سے ترستے ہیں دیدہائے فلک

ان اشعار کو پڑھئے اور بار بار پڑھئے، ان میں خیال کی جو رفعت ہے، جو بلندی ہے وہ قابل صد رشک ہے۔عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آسماں صرف اس لئے جھکا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کروی شکل کا ہے لیکن ہمارا محبوب شاعر اس کی توضیح اس عام خیال سے ہٹ کر کر رہے ہیں، فلک اس لئے جھکا ہوا ہے کہ اس پر میرے سرکار کے ایک دو نہیں بلکہ صدہا احسانات ہیں۔وہ احسان یہ ہیں کہ ستارہائے فلک کیا ہیں۔ان کے ذروں کے پرتو ہیں۔گویا ذرے اصل ہیں اور ستارے سایہ ہیں۔اور یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سایہ ادھر ہی جھکتا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

جدھر کو اس کی اصل شئے ہوتی ہے۔ فلک کے ستارے اس لئے زمین کی طرف جھکے ہوئے ہیں کہ وہ خاک کوچۂ جاناں کا بوسہ لینا چاہتے ہیں اور نہ معلوم وہ کب سے اس بوسہ کے لئے ترس رہے ہیں۔ اس کی کوئی ابتدا نہیں بعینہ اس خیال کو امام احمد رضا نے اس طرح پیش کیا ہے۔

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے
ذرے تیری پیزاروں کے
تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے

علامہ ازہری صاحب کے دیوان میں ایسے بہت سے اشعار ہیں جن میں بلند سے بلند تر خیالات پیش کئے گئے ہیں، ان اشعار کو اس دیوان میں تلاش کیجئے اس کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

[تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۴۴۳ / ۴۴۴، مضمون، مولانا محمد شمشاد حسین رضوی]

حضور تاج الشریعہ اور مطالعۂ کائنات: بقول جامی شاعری کی تین شرطیں ہیں۔ تخیل، مطالعہ کائنات اور سادگی۔ تخیل کا اندازہ تو آپ نے ابھی مندرجہ بالا مضمون سے لگا لیا ہے اب رہی بات مطالعہ کائنات کی۔ اس میدان میں بھی وہ کسی سے کم نہیں ان کا ذہن نہایت ہی وسیع اور کھلا ہوا ہے۔ موصوف نے کائنات کے ایک ایک ذرے، گل و بلبل، سرد، قمری، تبسم، لطافت اور پاکیزگی کا مطالعہ کیا ہے۔ پھر خیال کی آمیزش سے اس میں منطقی ترتیب دی ہے جو نہایت ہی فرحت انگیز ہے اور دل میں اتر جانے والی ہے۔ نیز اس مطالعۂ کائنات سے جان جاناں کا جو تصور، جو خیال پیش کیا گیا وہ بالکل لطیف تر ہے۔ آیئے اس کا بھی جلوہ دیکھتے جائیں۔

۱) وہی تبسم وہی ترنم وہی نزاکت وہی لطافت
وہی ہیں دزدیدہ سی نگاہیں کہ جن سے شوخی ٹپک رہی ہے

۲) گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اٹھ اٹھ کہ جھک رہی ہیں ایک بجلی چمک رہی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان اشعار میں مطالعہ کائنات کی جو جلوہ نمائی ہے۔ اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان مختلف اوصاف سے جو رخ زیبا تیار ہو رہا ہے حسن شوخ یا صورت کا رمز میں بیان کیا گیا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت رمز بیان کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی خوبصورت اور اچھوتا ہے جو دل کو بھا جانے والا ہے۔ [ایضاً ص: ۴۴۴/۴۴۵]

کلام تاج الشریعہ میں سادگی کا عنصر: کلام میں شاعری میں سادگی کا ہونا کوئی عیب نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک قسم کی پرکاری ہے اور ہزار تصنع و بناوٹ سے بہتر ہے۔ الفاظ کی تراش خراش میں مضامین کو پیچیدہ در پیچیدہ بنا دینا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔ کبھی کبھی سادگی بھی زیور کا کام دیتی ہے۔

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی
قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے

حضرت ازہری میاں نے کبھی بھی جذبات کے بیان میں خیالات کے پیش کرنے میں کسی قسم کی بناوٹ اور تصنع سے کام نہیں لیا ہے بلکہ ہلکے پھلکے الفاظ میں ان جذبات و خیالات کو پیش کر دیا ہے۔ جس سے ان کی شاعری میں جذب و کشش، لطف و رعنائی، شوخی بانکپن پیدا ہو گیا ہے۔ وہ سادگی کی جس راہ سے گزرتے ہیں تو فطری طور پر لوگ احساس کرنے لگتے ہیں کہ اس زمین میں اور ہلکے پھلکے الفاظ میں شاعری کوئی مشکل نہیں مگر جب میدان میں اترتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے وہ سہل ممتنع کے ممتاز شاعر ہیں کہ ان کی تقلید ان کے لب و لہجہ کی پیروی اور ذوق و شوق کا حصول اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ وہ سمجھے ہیں۔

تخت زریں ہے نہ تاج شاہ ہے
کیا فقیرانہ بادشاہی ہے

فقر پر شان یہ کہ زیر نگیں
ماہ سے لے کر تابماہی ہے

اک نگاہ کرم سے مٹ جائے
دل پر اختر کے جو سیاہی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

شہنشاہ دو عالم کا کرم ہے
میرے دل کو میسر ان کا غم ہے

یہاں قابو میں رکھنا دل کو اختؔر
یہ دربار شہنشاہ امم ہے

واہ کیا سادگی ہے، کیا خلوص و پیار ہے۔ الفاظ ہیں کہ جو نہایت ہی سہل اور آسان ہیں جس سے دل باغ باغ ہو رہا ہے۔ ذہن و دماغ میں کیف و سرور کا عالم ہے۔ میں نے جن اصول تنقید کے تحت اس مجموعہ نعت کا جائزہ لیا ہے اس سے یہ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ علامہ موصوف ایک فن کار شاعر ہیں۔ ایک کامیاب اور فی البدیہہ گو شاعر ہیں۔ لیکن اس حقیقت کا انکشاف بھی ضروری ہے۔ علامہ ازہری ایسے شاعروں اور ادیبوں میں نہیں ہیں جو شاعری تو کرتے ہیں ادبی تخلیق میں حصہ لیتے ہیں مگر سماج، معاشرہ اور اردگرد کے حالات سے ناواقف ہیں۔ لیکن ہمارے محبوب شاعر کی سماجی حالات اور اردگرد کے ماحول سے لاتعلق نہیں۔ بلکہ اپنی تخلیق میں وہ ایسا نسخۂ کیمیا پیش کرتے ہیں جس سے سماج کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ وہ سماج کے عیوب پر طنز بھی کرتے ہیں لیکن ایسا طنز جو نشتر کا بھی کام کرے اور چبھنے سے درد کا بھی احساس نہ ہو۔ وہ دنیا کے طور طریقے پر جس خوبصورتی سے طنز کرتے ہیں جس اچھوتے پیرائے میں بیان کرتے ہیں اس سے دلکشی اور رعنائی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

کون ہوتا ہے مصیبت میں شریک و ہمدم
ہوش میں آ یہ نشہ سا تجھے ہر دم کیا ہے

کیف و مستی میں یہ مدہوش زمانے والے
خاک جانیں غم وآلام کا یہ عالم کیا ہے

ان سے امید وفا ہائے تیری نادانی
کیا خبر ان کو یہ کردار معظم کیا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ جو ہیں ہم سے گریزاں تو بلا سے اپنی
جب یہی طور جہاں ہے تو بھلاغم کیا ہے

میٹھی باتوں پہ نہ جا اہل جہاں کے اخترؔ
عقل 1 کو کام میں لا غفلت پیہم کیا ہے

شاعری صرف قافیہ پیمائی کا نام نہیں ہے، خوبصورت الفاظ اور شعلہ بداماں جملوں کے استعمال کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن معنی بھی ہو۔ صنائع لفظی کے ساتھ ساتھ صنائع معنوی بھی ہو، بڑے بڑے دانشوروں، فلسفیوں، مدبروں اور مفکروں نے شاعری کی عظمت کا اعتراف کیا ہے اور ان اسباب کی تلاش کی ہے جن سے شاعری میں عظمت بلندی اور ترفع پیدا ہوتا ہے۔ ایک فلسفی کا قول ہے: خیال بلند ہو، صنعتوں کا استعمال ہو، محنت اور توجہ سے الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہو، اور جذبات میں ایسی شدت ہو کہ پڑھنے والے کے دل میں اتر جائیں۔ لفظوں کی ترتیب سے ہم آہنگی ظاہر ہو اور نغمگی پیدا ہو جو نہ صرف کانوں کو بھاتی ہو بلکہ جذبات کو بھی بیدار کرتی ہو۔ [ایضاً، ص: ۴۴۵/۴۴۶]

پنی نعتیہ دیوان میں صنعتوں کا استعمال

صنعت تغزل: حضرت مولانا اختر حسین فیضی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور لکھتے ہیں: آپ کی شاعری میں جا بجا تغزل کا رنگ صاف جھلکتا ہے۔۔ تغزل سے بھرپور درج ذیل چند اشعار ملاحظہ ہوں:

وہی تبسم، وہی ترنم، وہی نزاکت ، وہی لطافت
وہی ہیں دزدیدہ سی نگاہیں کہ جس سے شوخی ٹپک رہی ہے

گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اٹھ اٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے

یہ مجھ سے کہتی ہے دل کی دھڑکن کہ دست ساقی سے جام لے لے
وہ دور ساغر کا چل رہا ہے شراب رنگین چھلک رہی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ میں نے مانا حسین و دلکش سماں پہ مستی بھرا ہے لیکن
خوشی میں حائل ہے فکر فردا مجھے یہ مستی کھٹک رہی ہے

نہ جانے کتنے فریب کھائے ہیں راہ الفت میں ہم نے اختؔر
پر اپنی امت کو بھی کیا کریں ہم فریب کھا کر بہک رہی ہے

آپ کی شاعری کا خاصا سرمایہ نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان میں آپ نے سرور کونین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عالیہ، مقام ومرتبہ اور اسوۂ حسنہ کا ذکر بڑے خوب صورت پیرائے میں کیا ہے۔ سرکار کے معجزات، اختیارات اور تصرفات کو بھی شاعری کے قالب میں ڈھالا ہے۔

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں
زمین کو آسماں کردیں ثریا کو ثرا کر دیں

مقطع میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر بھرپور بھروسا کرتے ہوئے یوں رطب اللسان ہیں ؎

مجھے کیا فکر ہو اختؔر میرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کردیں

نعت گوئی کے لئے یہ زبان و بیان کی شیرینی، فکر وخیال کی بلند پروازی اور عشق رسول کی چاشنی بنیادی شرط ہے۔ حضرت اختؔر بریلوی مدظلہ نے صرف اظہار فن کے لئے نعتیں نہیں کہی ہیں بلکہ ان کا کلام الفاظ کے پیکر میں عقیدت ومحبت کی دلی آواز ہے۔ جس میں سوز وگداز، عشق وسرمستی اور خودسپردگی کا عنصر پورے طور پر کارفرما ہے۔ ایک جگہ یوں گویا ہیں ۔۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

وجہ نشاط زندگی راحت جاں تم ہی تو ہو
روح رواں زندگی جان جہاں تم ہی تو ہو

اصل شجر میں ہو تم ہی نخل و ثمر میں ہو تم ہی
ان میں عیاں تم ہی تو ہو ان میں نہاں تم ہی تو ہو

صنعت تجنیس تام: وہ صنعت ہے کہ دو لفظوں کے حروف نوع میں تعداد میں، ترتیب میں اور حرکت وسکون میں یکساں ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ تجنیس تام مماثل، تجنیس تام مستوفی۔ اگر ان دونوں لفظوں میں سے ایک فعل اور دوسرا اسم ہو تو اسے تجنیس تام مستوفی کہتے ہیں اور دونوں یکساں ہوں تو اسے تجنیس تام مماثل کہتے ہیں۔ دونوں کی مثالیں امام نعت گویاں حضرت رضا بریلوی کے اشعار سے پیش ہیں۔ مثال تجنیس تام مماثل

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنویں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

اس میں دونوں ''سائل'' اسم فاعل ہیں پہلا ''سیل'' (بہنا) مصدر سے ہے اور دوسرا سوال (مانگنا) سے۔ مثال تجنیس تام مستوفی:

تیرا قدم مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

پہلے مصرع میں ''ڈالی'' بہ معنی شاخ، اسم ہے اور دوسرے مصرع میں ''ڈالی'' فعل ہے ڈالنا مصدر سے۔ اب امام احمد رضا بریلوی کے علم کے وارث تاج الشریعہ حضرت اختر بریلوی کے کلام میں تجنیس تام مستوفی کی بہترین مثال دیکھیں۔

وہ خرام ناز فرمائیں جو پائے خیر سے
کیا بیاں وہ زندگی ہو دل جو پائے خیر سے

پہلے مصرع میں ''پائے'' پیر کے معنی میں اسم ہے اور دوسرے میں ''پائے'' پانا مصدر سے فعل ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

صنعت اشتقاق: کلام میں ایک ہی مادہ کے چند الفاظ لانا جیسے ۔

اے بخت تو جاگ اور جگا ہم کو کہ پھر
جاگیں گے نہ تاحشر جگائے سے کسو کے

اس میں جاگ، جگا، جاگیں گے اور جگائے یہ سب جاگنا مصدر سے مشتق ہیں۔

حضرت اختؔر بریلوی کے اشعار میں صنعت اشتقاق کی رنگینی ملاحظہ فرمائیں۔

فرقت طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے
موت یا رب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے

جیتے اور جلائے میں صنعت اشتقاق ہے

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

مل کر اور مل جانا میں صنعت اشتقاق ہے۔

مجھے کھینچے لئے جاتا ہے شوق کوچۂ جاناں
کھینچا جاتا ہوں یکسر مدینہ آنے والا ہے

کھینچے اور کھینچا جاتا ہوں میں صنعت اشتقاق ہے۔

طلب گار مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے
تو دنیا سے کنارہ کر مدینہ آنے والا ہے

صنعت مسمط: یہ صنعت عموماً لمبی بحر میں ہوتی ہے۔ ہر شعر میں تین تین ٹکڑے ہم قافیہ ہوتے ہیں، جیسے:

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو، کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفےٰ پیارے کی قدرت دیکھو، کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

[رضا بریلوی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت اختر بریلوی کا یہ شعر صنعت مسمط کی بہترین مثال ہے۔

گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے، دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اٹھ اٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے

صنعت تصدیر یا رد العجز علی الصدر: اشعار میں کوئی لفظ درج ذیل صورتوں میں مکرر لانا

(۱) جس لفظ سے پہلا مصرع شروع ہوا، اسی پر دوسرا مصرع ختم ہو جیسے۔۔

شاخ قامت شہ میں لف و چشم و رخسار و لب میں
سنبل نرگس، گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

[رضا بریلوی]

(۲) پہلے مصرع کا کوئی درمیانی لفظ دوسرے مصرع کے آخر میں لایا جائے جیسے۔

سر فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

[رضا بریلوی]

(۳) پہلا مصرع جس لفظ پر ختم ہو، دوسرا مصرع بھی اسی پر ختم ہو، جیسے۔۔

تمہارے ذرے کے پر تو ستارہائے فلک
تمہارے نعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

[رضا بریلوی]

(۴) دوسرا مصرع جیسے شروع ہوا، اس کا ختم بھی ویسے ہی ہو، جیسے

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

[رضا بریلوی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت اختر بریلوی کے اشعار میں بھی صنعت تصدیر کی مثالیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔پہلی صورت ا)

کیجئے یاد ختام الانبیاء
ختم یوں ہر رنج و کلفت کیجئے

۲) نہیں جاتی کسی صورت پریشانی نہیں جاتی
الٰہی میرے دل کی خانہ ویرانی نہیں جاتی

(۳) کیجئے اپنا محض اپنا مجھے
قطع میری سب سے نسبت کیجئے

دوسری صورت:

ا) تیز کیجئے سینہ ٔ نجدی کی آگ
ذکر آیات ولادت کیجئے

۲) جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

۳) تم چلوں ہم چلیں سب مدینے چلیں
جانب طیبہ سب کے سفینے چلیں

تیسری صورت:

ا) فرقت طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینہ کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲) دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے
راہ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

۳) عرش پر ہیں ان کی ہر سو جلوہ گستر ایڑیاں
گہہ بہ شکل بدر ہیں گہہ مہر انور ایڑیاں

پہلی صورت کا دوسرا اور دوسری صورت کا دوسرا اور تیسرا شعر، تیسری صورت میں داخل ہے، اس لئے کہ ان کا پہلا مصرع جس لفظ پر ختم ہو رہا ہے، دوسرا مصرع بھی اسی لفظ پر ختم ہو رہا ہے۔

چوتھی صورت:

۱) نہ جانے کسقدر صدمے اٹھائے راہ الفت میں
نہیں جاتی مگر دل کی وہ نادانی نہیں جاتی

۲) ان کے حاسد یہ وہ دیکھو بجلی گری
وہ جلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا

[منقبت درشان مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ]

ترصیع: اگر دونوں فقروں یا مصرعوں کے تمام الفاظ ترتیب وار، یکے بعد دیگرے وزن بھی رکھتے ہوں اور قافیہ بھی، جیسے

۱) سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

[رضا بریلوی]

۲) دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

[رضا بریلوی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت اختر بریلوی کے کلام میں صنعت ترصیع کے انوار وتجلیات جا بجا نظر آتے ہیں جو ارباب شعر وسخن کے لئے سامان تسکین ہیں۔ مثالیں ملاحظہ کیجئے اور لذت فکر ونظر کا سامان کیجئے۔

۱) صداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے
حمیت ناز کرتی ہے مروت ناز کرتی ہے

(منقبت درشان امام عالی مقام حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما)

۲) اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو
میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

۳) قید شیطاں سے چھڑاؤ تو بہت اچھا ہو
مجھ کو اپنا جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

۴) سنبھل جا اے دل مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشم تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

۵) قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے
بچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنے والا ہے

صنعت ذوقافیتین: وہ صنعت ہے کہ شعر میں دو قافئے لائے جائیں، جیسے۔

اللہ اللہ بہار چمنستان عرب
پاک ہیں لوث خزاں سے گل و ریحان عرب
اگلوں کو خزاں نا رسیدہ ہونا تھا
کنار خار مدینہ دمیدہ ہونا تھا

[رضا بریلوی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت اختر بریلوی کے یہاں بھی اس صنعت میں اشعار پائے جاتے ہیں اختصاراً چند اشعار پیش ہیں۔

میری میت پہ یہ احباب کا ماتم کیا ہے
شور کیسا ہے یہ اور زاری پیہم کیا ہے

تیری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جھکا جاتے ہیں
ہر بلندی کو وہی نیچا دکھا جاتے ہیں

شب معراج وہ اوجیٰ کے اشارات کی رات
کون سمجھائے وہ کیسی تھی مناجات کی رات

اپنے زندوں کی ضیافت کیجئے
جام نظارہ ہے عنایت کیجئے

صنعت تلمیع: وہ صنعت ہے کہ کوئی شعر دو یا دو سے زیادہ زبانوں میں کہا جائے اسے ذوسانین بھی کہا جاتا ہے، حضرت اختر بریلوی کے کلام میں صنعت تلمیع کا حسن و جمال دیکھیں۔

بردرت آمد گدا بہر سوال
ہو بھلا اختر کا داتا آپ ہیں

بلبل بے بر پہ ہو جائے کرم
آشیانس دہ بہ گلزار حرم

خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

www.muftiakhtarrazakhan.com

جد بوصل دائم یا سیدی
ختم اب یہ دور فرقت کیجئے
دفع طیبہ سے ہو یہ نجدی بلا
یا رسول اللہ عجلت کیجئے
ادفع شرار شر یا غوثنا الابر
شر کے شر خطیر ہیں یا غوث المدد

اس صنعت میں عموماً شعرا نے دو زبانیں استعمال کی ہیں۔لیکن حضرت رضا بریلوی کے یہاں ایک شعر میں چار زبانوں کا استعمال ملتا ہے۔اس کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے مصرع میں عربی اور فارسی اور دوسرے مصرع میں ہندی اور اردو کی ترکیبیں استعمال ہیں۔ضیافت طبع کے لئے چند اشعار حاضر ہیں۔

لم یات نظیرك فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر
سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
البحر علا والموج طغیٰ من بے کس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگاجانا
یا شمس نظرت الیٰ لیلی چوں بہ طیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

صنعت طباق: کلام میں دو ایسے لفظوں کا استعمال جن کے معنی میں تضاد ہو، اسے صنعت تضاد مطابقت، تقابل، تطبیق اور تکافو بھی کہتے ہیں، جیسے۔

نہ آسماں کو یوں سر کشیدہ ہونا تھا
حضور خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا

www.muftiakhtarrazakhan.com

جب آ گئی ہے جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

[رضا بریلوی]

سفینۂ بخشش میں صنعت طباق کی جوہ ریزیاں کثرت سے ہیں۔ یہ حضرات اختر رضا بریلوی کی فنی مہارت کا وضح ثبوت ہے۔ چند مثالیں قارئین کے حوالے۔

ان پہ مرنا ہے دوام زندگی
موت سے پھر کیوں نہ الفت کیجئے

میرے دن پھر جائیں یا رب شیوہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہ مدینہ گھر بنائے خیر سے
دار فانی سے کیا غرض اس کو
جس کا عالم قرار کا عالم

فلک شاید زمیں پہ رہ گیا خاک گزر بن کر
بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے

رات میری دن بنے ان کی بقائے خیر سے
قبر میں جب ان کی طلعت جگمگائے خیر سے

تم نے اچھوں پہ کیا ہے خوب فیضان جمال
ہم بدوں پر بھی نگاہ لطف سلطان جمال

صنعت مقابلہ: کلام میں دو یا دو سے زائد ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی میں تضاد نہ ہو، پھر ترتیب وار

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کے مقابل اور متضاد الفاظ ذکر کرنا، جیسے۔

دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں درعدن لعل یمن مشک ختن پھول

[رضا بریلوی]

مصرع اولیٰ میں دندان، لب، زلف اور رخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کے آپس میں مناسبت ہے۔ دوسرے مصرع میں ''دندان'' کے مقابلہ میں درعدن، لب، کے مقابلہ میں لعل یمن، لف کے مقابلہ میں مشک ختن اور رخ کے مقابلہ میں پھول کا ذکر ہے۔

حضرت اختؔر بریلوی کے کلام میں صنعت مقابلہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

میرے دن پھر جائیں یارب، شب وہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہ مدینہ گھر بنائے خیر سے

اس شعر کے پہلے مصرع میں دن اور شب کا ذکر کیا گیا، پھر دن کے مقابلہ میں پھر جائیں اور شب کے مقابلے میں آئے، ذکر کیا گیا ہے۔

خلد زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

اس شعر کے دوسرے مصرع میں، سر اور دل، کا ذکر ہوا ہے پھر ترتیب وار 'سر' کے مقابلے میں ''پیچھے پیچھے'' اور 'دل' کے مقابلے میں ''آگے آگے'' کا ذکر ہوا ہے۔

صنعت حسن تعلیل: کسی چیز کی مشہور علت کا انکار کرتے ہوئے اس کے لئے اپنے مقصد کے مناسب کوئی دوسری علت ثابت کرنا۔ جیسے،

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہ کامل کو
سلام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

[رضا بریلوی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

پہلے چاند کے خمیدہ نظر آنے کی علت یہ ہوتی ہے کہ سورج کی شعاع قمر پر اس انداز سے پڑتی ہے کہ اس کا ایک خاص رقبہ ہی روشن ہوتا ہے۔ جو زمین سے بہ شکل خمدہ ہلال نظر آتا ہے۔ مگر شعر میں اس سے ہٹ کر ایک ایسی لطیف وجہ بیان کی گئی ہے جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کی دنیا، عالم وجد میں آجاتی ہے۔ اس شعر میں وقت آفرینی کے ساتھ بلندی خیال لائق صد تحسین ہے۔

(تشریح از کشف بردہ ص ۱۰۶ از مولانا نفیس احمد مصباحی المجمع القادری، مبارک پور)

حضرت اختر بریلوی کے یہاں بھی اس صنعت میں اشعار ملتے ہیں، درج ذیل شعر حسن تعلیل کی بہترین مثال ہے۔

جھک کے مہر و ماہ گویا دے رہے ہیں یہ صدا
دوسرا میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں

مہر و ماہ کا آسمان پر بلند ہونا اور جھکنا نظام کائنات کی وجہ سے ہے لیکن اس شعر میں جھکنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں جھک جھک کر نیاز مندانہ عرض کر رہے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں میں آپ جیسا بلند رتبہ کوئی نہیں، یہ ندرت بیانی اور بلند خیالی کا بہترین نمونہ ہے۔ حسن تعلیل کی دوسری مثال :

جھکے نہ بار صداحساں سے کیوں بنائے فلک
تمہارے ذرے کے پر تو ستارہائے فلک

دنیا گول ہے اس لئے دیکھنے میں محسوس ہوتا ہے کہ آسمان چاروں طرف جھکا ہوا ہے۔ لیکن حضرت اختر بریلوی نے آسمان کے جھکنے کی یہ علت بیان کی ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذروں کے پرتو ستاروں کی شکل میں آسمان پر جلوہ بار ہو گئے ہیں۔ آقا کے اس بار احسان کی وجہ سے آسمان ہمیشہ جھکا ہوا رہتا ہے۔ یہ ایک نادر علت ہے جو حقیقی نہیں بلکہ شعرانہ اور ادبیانہ علت ہے جو شاعری میں حسن و جمال کا سبب ہوتی ہے۔

صنعت مرعاۃ النظیر : شعر میں ایسے الفاظ کا استعمال جن کے معانی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

مناسبت رکھتے ہوں۔ جیسے چمن کے ذکر کے ساتھ گل وبلبل، سروقمری، بادصبا، باغباں، یا گل چیں وغیرہ کا ذکر کرنا، یا کسی چیز میں اس کے مناسبات بیان کرنا، جیسے۔

ہے گل باغ قدوس رخسان زیبائے حضور
سر وگلزار قدم، قامت رسول اللہ کی

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پرخار بادیئے ہیں

[رضا بریلوی]

کلام اختر میں مراعاۃ النظیر کے گلہائے خوش رنگ بھی اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں، قارئین درج ذیل اشعار سے اس صنعت کی خوشبو ضرور پائیں گے۔

ہو مجھے سیر گلستاں مدینہ یوں نصیب
میں بہاروں میں چلوں خود کو گمائے خیر سے

جان گلشن نے ہم سے منہ موڑا
اب کہاں وہ بہار کا عالم

اب کہاں وہ چھلکتے ہیں پیمانے
اب کہاں وہ خمار کا عالم
فرش آنکھوں کا بچھاؤ رہ گزر میں عاشقو!
ان کے نقش پا سے ہوگئے مظہر شان جمال

فلک شاید زمین پر رہ گیا خاک گزر بن کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے

صنعت تلمیح: کلام میں کسی آیت، حدیث مشہور شعر، کہاوت یا کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہو، جیسے

اشارے سے چاند چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب وتواں تمہارے لئے

[رضا بریلوی]

اس شعر میں واقعہ شق القمر اور واقعہ مقام صہبا کی طرف اشارہ ہے۔

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

[رضا بریلوی]

اس شعر میں قرآن کریم کا حوالہ ہے۔

من زار تربتی وجبت له شفاعتی
ان پر درود جن سے نویدا بشر کی ہے

[رضا بریلوی]

اس شعر میں حدیث شریف کا حوالہ ہے، جب آپ حضرت بریلوی کے اشعار دیکھیں گے تو ان میں آپ کو صنعت تلمیح کی متعدد مثالیں اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ جلوہ بار نظر آئیں گے جو آپ کی فنی مہارت اور علمی جلالت کا واضح ثبوت ہیں۔ درج ذیل اشعار میں صنعت تلمیح کا حسن وجمال دیکھا جاسکتا ہے۔

ان کی رفعت واہ واہ کیا بات اختؔر دیکھ لو
عرش اعظم پر بھی پہنچیں ان کی برتر ایڑیاں

اس شعر میں معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تیری جاں بخشی کے صدقے اے مسیحائے زماں
سنگ ریزوں نے پڑھا کلمہ ترا جان جمال
غم شاہ دنیٰ میں مرنے والے تیرا کیا کہنا
تجھے لا تحزنوا کی تیرے مولا سے بشارت ہے

مذکورہ بالا شعر میں ''لاتحزنوا'' سے اسی آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔ درج ذیل شعر میں بھی قرآن کریم کا نفیس حوالہ موجود ہے۔

نازش عرش و وقار عرشیاں
صاحب قوسین و ادنیٰ آپ ہیں

اس شعر میں اشارہ ہے۔ ثم دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ کی طرف جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب خاص حاصل ہے جس سے آپ کی شان رفیع اور مقام بلند کا پتہ چلتا ہے۔ [تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۴۵۲/۴۵۸، مضمون، مولانا اختر حسین فیضی]

صنعت تکرار لفظی: اس صنعت میں دو لفظوں کو مکرر لایا جاتا ہے جس سے شعر میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

در پہ دل پہ جھکا ہوتا اذن ہو کے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا

صنعت تنسیق الصفات: یہ وہ صفت ہے جس میں متواتر صفتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

شجاعت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے
وہ سلطان زماں ہیں ان پہ شوکت ناز کرتی ہے

صداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے
حمیت ناز کرتی ہے مروت ناز کرتی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

مذکورہ بالا اشعار میں ترصیع بھی ہے جو صوتی نظام کو متاثر کر رہی ہے اور اس سے خوشگوار نغمہ کی بنیاد پڑتی ہے۔

صنعت تشبیہہ : یہ صنعت ہر دور کے شاعروں کے یہاں مقبول ذریعہ اظہار رہی ہے۔ کیوں کہ یہ بے نام و ہیت انفرادی تجربات وجذبات کے خارجی دنیا میں مماثل تلاش کرنے کا سب سے سہل طریقۂ کار ہے۔ کوئی بھی شاعر تشبیہہ کا استعمال مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد کے تحت کرتا ہے۔ مشبہ کے وجود کا اثبات، مشبہ کے حال، حسن اور اوصاف کا بیان، مشبہ کی کیفیت کا بیان، مشبہ کی ندرت یا غرابت کا بیان۔

علامہ ازہری صاحب نے بھی تشبیہ کو ذریعہ اظہار بنایا ہے اور اس کے ذریعہ اپنی تخلیق میں معنوی حسن دوبالا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح علامہ ازہری کی شعری تخلیق کسی سے کم نہیں ہے۔ میرے محبوب شاعر تشبیہات کے ذریعہ اپنے انفرادی جذبات و تجربات، احساسات و مشاہدات اور خیالات و تصورات کی ترسیل کرتے ہیں۔ لیجئے۔ حضرت ازہری میاں کے اشعار حاضر ہیں اور علامہ کی نادر کاری کو حبذا کہیئے۔

روئے انور کے سامنے سورج
جیسے اک شمع صبح گاہی ہے

اس شعر میں روئے انور کو صبح سے تشبیہ دی گئی ہے اور سورت کو شمع صبح گاہی سے دونوں تشبیہوں میں اطراف مرئی ہیں۔ اول تشبیہہ میں جو وصف شبہ ہے اس میں اگر چہ ندرت نہیں ہے لیکن دوسری تشبیہ کے اطراف میں جو وجہ شبہ ہے اس میں ندرت ہے اور ایک قسم کا تنوع ہے جو عام روش سے ہٹا ہوا ہے۔

شمع صبح گاہی کی کیا حیثیت ہے؟ یہ ایک واضح سی بات ہے اس کی زندگی چند لمحوں کی ہوتی ہے۔ جس میں کوئی حسن و دلکشی نہیں ہوتی ہے۔ اور اس کی دوسری حیثیت وہ ہے جسے شعرا نے برتا ہے اور استعمال کیا ہے۔ یعنی رات بھر جلنا اور سوز کی کیفیت۔ میرؔ، دردؔ شمع صبح گاہی کی اس حیثیت کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

جوں شمع صبح گاہی ایک بار بجھ گئے ہم
اس شعلہ خوں نے مارا ہم کو جلا جلا کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

تصویر کی سی شمعیں جلتے ہیں ہم
سوز دروں ہمارا آتا نہیں زباں تک

علامہ ازہری نے شمع کی اس حیثیت کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے پھیکے پن اور معمولی سی حیثیت کو وجہ شبہ قرار دیا ہے۔ نیز اس کے توسط سے رخ انور کی جس ندرت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ یوں تو علامہ ازہری کی شاعری میں اس قسم کی تشبیہات کثرت سے پائی جاتی ہیں تاہم طوالت مضمون کے پیش نظر اسی ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ تشبیہہ کے علاوہ آپ نے صنعت استعارہ، تضاد، تجنیس، رمز و کنایہ، سے بھی کام لیا ہے اور ان تمام کو اپنے اظہار کے ذریعہ بنایا ہے جس میں آپ کی شاعری خوبصورت سے خوبصورت تر بنتی چلی گئی ہے۔ [ایضاً، ص ۴۴۷/۴۴۸]

صنعت مبالغہ: کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔ حد سے زیادہ تعریف و بڑائی کرنا (فیروز اللغات ص ۱۱۹۳)

ہنس پڑے آپ تو بجلی چمکی
بال کھولے تو گھٹا لوٹ آئی

(میر مینائی)

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(رضا بریلوی)

علامہ ازہری فرماتے ہیں :

مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی
اجالا ہے حقیقت میں انہیں پاک طلعت کی

قمر آیا ہے شاید ان کے تلوؤں کی ضیاء لینے
بچھا ہے چاند کا بستر مدینہ آنے والا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

قدم سے ان کے سر عرش بجلیاں چمکیں
کبھی تھے بند کبھی وا تھے دیدہائے فلک

نور کے ٹکڑوں پر ان کے بدر و اختر بھی فدا
مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

مہر خاور پہ جمائے نہیں جمتی نظریں
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

صنعت اقتباس: چنا ہوا کلام (فروز اللغات ص ۱۰۵) یعنی شاعر اپنے شعر میں قرآن مجید کی آیت یا حدیث کی عبارت کا ٹکڑا لے اور اس عبارت کو عربی زبان میں ہی شعر میں نقل کر دے۔ غالبؔ کہتے ہیں:

دھوپ کی تابش آگ کی گرمی
وقنا ربنا عذاب النار

علامہ اقبال کہتے ہیں :

رنگ او ادنیٰ میں رنگین ہو کے اے ذوق طلب
کوئی کہتا تھا کہ لفظ ماخلقنا اور ہے

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں:

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

علامہ ازہری قدس سرہ کہتے ہیں:

ابتغوا فرما کے گویا رب نے یہ فرما دیا
بے وسیلہ نجدیو! ہر گز خدا ملتا نہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

صنعت تضاد: شعر میں ایسے دو الفاظ جمع کرنا جو معنی اور وصف میں ایک دوسرے کے خلاف ہوں، یعنی ضد ہوں۔ پھر خواہ وہ دونوں اسم ہوں یا فعل ہوں، اس صنعت کو صنعت طباق و تضاد بھی کہا جاتا ہے۔

(فن شاعری اور حسان الہند ص ۱۲۳)

غالبؔ کہتے ہیں:

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موج رنگ کا
یاں زمین سے آسماں تک سوختن کا باب تھا

اصغر گونڈوی کہتے ہیں:

اس عالم ہستی میں مرنا ہے نہ جینا ہے
تو نے کبھی دیکھا نہیں مستوں کی نظر سے

فیض احمد فیض کہتے ہیں :

وصل کی شب تھی تو کس درجہ سبک گزری تھی
ہجر کی شب ہے تو کیا سخت گراں ٹھہری ہے

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں:

نہ آسماں کو یوں سر کشیدہ ہونا تھا
حضور خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا
نار دوزخ کو چمن کردے بہار عارض
ظلمت حشر کو دن کردے نہار عارض

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثریا کو ثرا کر دیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں

صنعت استعارہ: اس صنعت کو کہتے ہیں کہ شاعر اپنے کلام میں کسی لفظ کے حقیقی معنیٰ ترک کر کے اس کو مجازی معنی میں استعمال کرتا ہے اور ان حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ کا علاقہ ہوتا ہے۔(فیروز اللغات ص:۴۱)
شکیل بدایونی کہتے ہیں:

اے میرے ماہ کامل پھر آشکارا ہو جا
اکتا گئی طبیعت تاروں کی روشنی میں

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلمدان گیا
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

اخترؔ خستہ کیوں اتنا بے چین ہے
تیرا آقا شہنشاہ کونین ہے
لو لگا تو سہی شاہ لولاک سے
غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائے گا

صنعت حسن تعلیل: شاعر اپنے تخیل سے کسی چیز یا امر کی کوئی ایسی وجد (علت) بیان کرے، جو دراصل اس کی علت نہیں ہوتی (فیروز اللغات ص ۵۶۹) یعنی کسی وصف کے لئے ایسی علت کا دعویٰ کرنا جو حقیقی نہ ہو۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شکیل بدایونی کہتے ہیں:

شب غم کی تیری میں میری آہ کے شرارے
کبھی بن گئے ہیں آنسو کبھی بن گئے ہیں تارے

غالب کہتے ہیں:

میں چمن میں کیا گیا، گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں:

غم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

ہر شب ہجر لگی رہتی ہے اشکوں کی جھڑی
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

چھائی رہتی ہیں خیالوں میں تمہاری زلفیں
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

صنعت تجنیس کامل : شعر میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو حروف اور عراب میں مساوی ہوں لیکن دونوں لفظوں کے معنی الگ الگ ہوں۔ یعنی وہ دونوں الفاظ تلفظ میں ایک ہو لیکن دونوں استعمال مختلف معنوں میں کیا گیا ہو۔ (فیروز اللغات۔ص ۳۴۶)

غالب کہتے ہیں:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں:

جنت ہے ان کے جلوہ سے جو پائے رنگ و بو
اے گل، ہمارے گل سے ہے گل کو، سوال گل

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

مفتیٔ اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا
محفل انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں
حاجتیں کس کو پکاریں کس کی جانب رخ کریں
حاجتیں مشکل میں ہیں مشکل کشا ملتا نہیں

صنعت تجنیس ناقص: شعر میں ایسے دو الفاظ کا استعمال کرنا جو حروف میں یکساں ہو لیکن اعراب میں مختلف ہوں اور دونوں لفظ مختلف معنیٰ میں استعمال ہوئے ہوں (فن شاعری اور حسان الہند، ص ۱۵۳)

جگر مرادآبادی کہتے ہیں:

ادھر دامن کسی کا جھاڑ کر محفل سے اٹھ جانا
ادھر نظروں میں ہر ہر چیز کا پیکار ہو جانا

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں:

عالم علم دو عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں
روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

صنعت ترصیع : شاعری کی اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں دونوں مصروں کے الفاظ ہم وزن ہوں

(فیروز اللغات،ص۳۵۵)

حضرت رضا بریلوی کہتے ہیں:

نام تیرا ہے زندگی میری
کام میرا ہے بندگی تیری
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

صداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے
حمیت ناز کرتی ہے مروت ناز کرتی ہے

یا رسول اللہ مدینہ کی فضاؤں کو سلام
یارسول اللہ طیبہ کی ہواؤں کو سلام

صنعت حس طلب: لطیف اشارہ کرکے کوئی چیز مانگنا، مانگنے کا اچھا طریقہ (فیروز اللغات ص۵۶۹)

غالب کہتے ہیں:

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہہ کا حساب ائے خدا نہ مانگ

حضرت رضا بریلوی فرماتے ہیں:

تجھ کو اپنے لب گلرنگ کی خوشبو کی قسم
شام ہجراں کی ہواؤں کو معطر کر دے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

دل پہ وہ قدم رکھتے نقش پا یہ دل بنتا
یا تو خاک پا بن کر پا سے متصل جاتا

گردش دور نے پامال کیا مجھ کو حضور
اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو

صنعت سیاق الاعداد: شاعر اپنے شعر میں مختلف اعداد کا استعمال کرے پھر وہ اعداد چاہے ترتیب وار ہوں خواہ بے ترتیب ہوں لفظ ''سیاق'' کے لغوی معنیٰ ربط مضمون، حب، گنتی، دفتری اصطلاح، حساب کے قاعدے وغیرہ ہیں (فیروز اللغات، ص ۸۲۵)، نوٹ: شعر میں ایک سے زائد اعداد کا ذکر کرنا لازمی ہے۔

حضرت رضا بریلوی فرماتے ہیں:

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

علامہ ازہری فرماتے ہیں:

مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں
یک نے جسکو یک بنایا آپ ہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

یکتا ہیں جس طرح وہ ہے ان کا غم بھی یکتا
خوش ہوں کہ مجھ کو دولت آنسو مل گئی

صنعت مقلوب کل: شعر میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا کہ اس کو بالترتیب الٹا دیں تو بامعنی لفظ بن جائے، مثلاً 'مان' کو الٹا دیا تو 'نام' بنا۔ 'اناج' کو الٹایا تو 'جانا' بنا۔ (فیروز اللغات، ص ۱۲۷۵)۔

جوش کہتے ہیں:

کھلونا تو نہایت شوخ و رنگین ہے تمدن کا
معرف میں بھی ہوں لیکن کھلونا پھر کھلونا ہے

حضرت رضا بریلوی فرماتے ہیں:

سب قتل ہوکے تیرے مقابل سے آئے ہیں
ہم لوگ سرخ رو ہیں کہ منزل سے آئے ہیں

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسرواں عرش پر اڑتا ہے پھریرا تیرا

حضرت ازہری فرماتے ہیں:

تمہارے در پہ جو میں باریاب ہو جاؤں
قسم خدا کی شہا کامیاب ہوجاؤں

اس شعر میں لفظ 'در' کو الٹا دینے سے 'رد' (انکار) بنتا ہے

[ایضاً، ص ۴۷۷/۴۸۶، مضمون: زاہد نظر رضوی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

کلام تاج الشریعہ اور ردوہابیت

جناب غلام مصطفےٰ رضوی مالیگ لکھتے ہیں: وہابی و دیوبندی علماء نے اپنی کتابوں میں جو اہانتیں بارگاہ رسالت میں کی ہیں وہ اس قدر شدید ہیں کہ ایک مومن کا کلیجا انھیں پڑھ کر کانپ کانپ اٹھتا ہے اور ان سے نفرت کے جذبات خود بہ خود ابھر آتے ہیں جس کا اظہار کبھی الفاظ میں، کبھی حرکات وسکنات اور گفتگو اور کبھی اشعار میں ہوتا ہے۔ تاج الشریعہ کے اشعار میں نشتریت کے اس رنگ کے ملاحظہ سے قبل عشق و وارفتگی کی تپش کا اندازہ لگائیں کہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا داغ سینے میں بس جائے تو وہ ظلمتوں کی تاریکی میں روشنی کا ہالہ بن جاتا ہے، اس رخ سے ہمارے ممدوح کیا دل لگتی بات کہتے ہیں جو دل میں بس کے رہ جاتی ہے اور فکر کی گہرائی میں اتر جاتی ہے۔

ظلمتوں میں روشنی کے واسطے
داغ سینہ کی حفاظت کیجئے

وارفتگی و جاں نثاری کا درس بھی خوب دیا ہے، جو دل میں نقش کر لینے سے تعلق رکھتا ہے، کیسا ایمان افروز مضمون باندھا ہے کہ ایمان کی کھیتی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، زبان عش عش کر اٹھتی ہے اور مضمون آفرینی کے جلوے شعری حسن کو دو چند کر دیتے ہیں۔

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

جب توہین رسالت معمول بن جائے اور گستاخی مشن تو ان کے لئے ذکر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑا بھائی ہوتا ہے اس ذکر سے ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے لیکن ایمان والے کی علامت ہے کہ ''

www.muftiakhtarrazakhan.com

وصف ماہ طیبہ'' اور ذکر سرکار'' سے اپنے قلب بے چین کو تسکین دیتے رہتا ہے بھلے سے کسی کی حالت ''غیر'' ہو جائے یا حسد سے دل جل اٹھیں یا سینے پھٹنے لگیں ۔

میں وصف ماہ طیبہ کر رہا ہوں
بلا سے گر کوئی چیں بر جبیں ہے
ذکر سرکار بھی کیا آگ ہے جس سے سنی
بیٹھے بیٹھے دل نجدی کو جلا جاتے ہیں
تیز کیجئے سینۂ نجدی کی آگ
ذکر آیات ولادت کیجئے

دیو بندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے صحیح روایات کے ساتھ بھی میلاد پڑھنے کو ناجائز بتایا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۳۱، مطبوعہ فرید بک ڈپو، دہلی) تو میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی کیفیت ضرور مضمحل ہو جاتی ہوگی اسی لئے یہ اس سے خار کھاتے ہیں۔ اور اس کے منانے والوں پر جلتے، برستے اور کڑھتے ہیں۔ وہابیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے: ''جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیا ہوں یا اولیاں ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں مگر حق تعالیٰ نے انھیں بڑائی بخشی تو ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہوئے۔'' (تقویۃ الایمان، مطبوعہ مکتبۂ تھانوی، دیو بند، ص ۱۷)

ان کے ایک دوسرے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں: ''انبیا اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

(تحذیر الناس، مطبوعہ دار الکتاب، دیو بند، ص ۸)

ان دونوں عبارتوں میں کس جسارت اور بے باکی سے شان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں توہین و بے ادبی کی گئی ہے۔ ان میں توہین کے کئی پہلو ہیں، پہلی عبارت میں انبیا و اولیا کو بے بس کہا گیا، بڑا بھائی کہا گیا ہے۔ دوسری عبارت میں بھی ہمسری بلکہ معاذ اللہ ''عمل میں سبقت لے جانے'' کا گھنونا عقیدہ رچا گیا

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے۔حالاں کہ رحمت عالم نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وعظمت،شرف وفضیلت،اختیار وعطا،نازش و سخاوت کا یہ حال کہ بہ قول تاج الشریعہ ؎

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعویٰ ہمسری کرنے والوں کو آیت مبارکہ دعوت غور وفکر دیتی ہے:

تلك الرسل فضلنا بعضهم علىٰ بعض منهم من كلم الله و رفع بعضهم درجٰتٍ

(البقرۃ: ۲۵۳)

''یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا'' (کنزالایمان)

اس کے تحت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی ''خزائن العرفان'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوے شان کا اظہار مقصود ہے کہ آپ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ فضائل وکمالات جن میں آپ تمام انبیا پر فائق وافضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا درجوں بلند کیا،ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔''

[خزائن العرفان]

اس صراحت کی روشنی میں ہمسری کا دعویٰ کرنے والے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی کہنے والے بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ان کی چیرہ دستی کا عقدہ کھل جاتا ہے۔فریب آشکار ہو جاتا ہے،تاج الشریعہ نے ایسے بے ادب گروہ پر جو نشتر لگائے ہیں اس کی اک جھلک دیکھیں ؎

وہی جو رحمۃ للعالمین ہیں جان عالم ہیں
بڑا بھائی کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ رگ جان دو عالم ہیں بڑے بھائی نہیں ہیں یہ
ہیں یہ سب پھندے برے تیرے بڑے بھائی کے
بھلا دعوے ہیں ان سے ہمسری کے
سر عرش بریں جن کا قدم ہے
کر کے دعویٰ ہمسری کا کیسے منھ کے بل گرا
مٹ گیا وہ جس نے کی توہین سلطان جمال

رفعت وشان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان میں خصائص مبارکہ ''رحمۃ للعالمین'' اور ''جان عالم'' ورگ جان عالم'' کہہ کر منکرین کا رد کیا گیا ہے اور یہ کہ جن کا قدم مبارک عرش بریں پر ہے ان کی عظمت کیسی ارفع واعلیٰ ہے۔ ہمسری کا دعویٰ کرنے والوں کے ہاتھ سے ایمان جاتا رہا اور وہ ذلت ونکبت سے دو چار ہو کر بصیرت و بصارت سے بھی عاری ہو گئے۔ جنوں خلد میں عقل ذائل ہو گئی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے ''فتاویٰ رشیدیہ'' (ص ۵۹۷) میں کوا کھانے کو ثواب لکھا ہے۔ ان کے اس پہلو پر نشتر زنی ملاحظہ ہو۔

جو جنوں خلد میں کوؤں کو دے بیٹھے دھرم
ایسے اندھے شیخ جی کی پیری اچھی نہیں
عقل چوپایوں کو دے بیٹھے حکیم تھانوی
میں نہ کہتا تھا کہ صحبت دیو کی اچھی نہیں

دوسرے شعر میں مولوی اشرف علی تھانوی کے اس عقیدے کا رد ہے جو اس نے علم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انکار میں لکھا: ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، و عمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

[حفظ الایمان، مطبوعہ دار الکتاب، دیوبند، ص ۱۵]

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو اس نے علم غیب کو حیوانات کے علم سے تشبیہ دی (معاذ اللہ) اس نے تو گویا اپنی عقل چوپایوں کو دے ڈالی اور حق کے راستے سے الگ ہو بیٹھے۔ علم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق قرآن مقدس میں ارشاد ہوتا ہے:

الرحمٰن ○ علم القرآن (الرحمٰن: ۱۔ ۲) ''رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا''

خود حق تعالیٰ جس ذات کا پڑھانے والا ہو اس کے علم کی بلندی کا کیا عالم ہوگا، انسانی عقلیں اس کی بلندی کو نہیں ناپ سکتیں۔ حاسدین کا حال تاج الشریعہ کی زبانی سنئے ؎

ان کا سایہ سروں پر سلامت رہے
منھ سڑاتے رہیں یوں ہی دشمن سدا
ان کے حاسد پہ وہ دیکھو بجلی گری
وہ جلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا
وہ جلیں گے ہمیشہ جو تجھ سے جلیں
مر کے بھی دل جلوں کو نہ چین آئے گا

محبت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان کی جان ہے اس محبت والفت کے ساتھ جو سجدہ بارگاہ الٰہی میں کیا جائے گا مقبول ہوگا بے اس محبت سجدہ قبول نہ ہوگا اور ماتھے سے دل کی سیاہی کا داغ ہویدا ہوگا ؎

جبین وہابی پہ دل کی سیاہی
نمایاں ہوئی جیسے ہو مہر شاہی
کہ ایں سجدہ ہائے بغیر محبت
نہ پابند ہرگز قبول از الٰہی
سجدہ بے الفت سرکار عبث اے نجدی
مہر لعنت ہیں یہ سب داغ جبیں سائی کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

وسیلے سے متعلق دلائل و براہین کے انبار موجود ہیں اس کے باوجود وہابیہ وسیلے کے منکر ہیں۔قرآن مقدس کا ارشاد ہے:یا ایھا الذین آمنوا تقو اللہ وابتغو ا الیہ الوسیلہ

(المآئدۃ: ۳۵) ''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو'' (کنزالایمان)

انبیاء واولیا بارگاہ الٰہی کے مقبولین ومحبوبین ہیں اور وسیلہ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی کے لئے بھی وسیلہ درکار ہے۔آیت مذکورہ کے حوالے سے تاج الشریعہ کا یہ شعر دیکھیں ؎

ابتغوا فرما کے گویا رب نے یہ فرما دیا
بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

نجدی تحریک کو پروان چڑھانے میں انگریزوں کی معاونت ومشاورت رہی ہے جس کے شواہد بھی موجود ہیں۔ اس تحریک نے حجاز مقدس پر قبضہ جمایا،مسلمانوں سے قتال کیا،مال واموال چھینے،مسلمانوں پر شرک وبدعت کے فتوے عائد کئے، مقامات مقدس کی بے حرمتی کی۔ان کے ہاتھوں جاری تباہی و بے حرمتی کے ضمن میں تاج الشریعہ نے دعائیہ انداز میں حجاز سے ان کے انخلا کا مضمون باندھا ہے ؎

نجدیوں کی چیرہ دستی یا الٰہی! تا بکے
یہ بلائے نجدیہ طیبہ سے جائے خیر سے
دفع ہو طیبہ سے یہ نجدی بلامدینے سے
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عجلت کیجئے

وہابیہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی منکر ہیں،اس تعلق سے ''تقویۃ الایمان'' میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ ''رسول خدا مر کر مٹی میں مل گئے۔'' (ص ۱۹)،معاذ اللہ۔اس عبارت کو تقویۃ الایمان کے جدید ایڈیشن میں ردوبدل کر دیا گیا ہے۔صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی تحریر فرماتے ہیں:''انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام وعلمائے دین وشہدا وحافظان قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزوجل کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ ''مر کر مٹی میں مل گئے'' گمراہ بددین خبیث مرتکب توہین ہے۔''

[بہار شریعت، حصہ اول، ج۔۱، مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو، دہلی، ص ۲۷/ ۲۸]۔

اس بابت تنقید کا رنگ ملاحظہ ہو اور حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق عقیدے کی صراحت کا واضح پہلو بھی۔

مر کے مٹی میں ملے اور نجدیو! با لکل غلط
حسب سابق اب بھی ہیں مرقد میں سلطان جمال

اشعار تاج الشریعہ سے اس مضمون میں وہابیہ کے رد و ابطال میں نشتریت کے صرف چند نمونے پیش کئے گئے۔ ان شاء اللہ پھر کبھی مزید اشعار کا جائزہ پیش کیا جائے گا اور باطل فرقوں کے سد باب کے دوسرے شعری محرکات پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ ضرورت ہے کہ اعتقادی خدمات اور فروغ حق کو موضوع پر ''سفینۂ بخشش'' کا علمی جائزہ لیا جائے یہ کام بزم ادب کا کوئی شناور ہی کر سکتا ہے ایسے محققین کو اس سمت توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح ذکر کردہ موضوع پر تاج الشریعہ کا نثری اثاثہ جو تصانیف و تالیفات نیز فتاویٰ پر مبنی ہے وہ بھی خاصی اہمیت رکھتا ہے نیز ان سے اعتقادی پختگی اور ایمان کی مضبوطی کا درس ملتا ہے۔

[تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۴۸۸/ ۴۹۱]

حضرت ازہری میاں اور مناقب اولیاء: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ: نواسۂ رسول جگر گوشہ بتول حضرت علی کے نور نظر سرکار سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ سے الفت و محبت ایک مومن کے لئے انمول نعمت ہے اس لئے کہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین سے محبت کو اپنی محبت قرار دیا اور انہیں اپنا پھول کہا جنہیں یزیدیوں نے ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ میں بھوک و پیاس کے عالم میں شہید کر دیا جنہیں آج دنیا شہید اعظم کے نام سے یاد کرتی ہے۔ حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے اس بارگاہ عظمیٰ میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شہادت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے
وہ سلطان زماں ہیں ان پہ شوکت ناز کرتی ہے
بٹھا کر شان اقدس پر کردی شان دوبالا
نبی کے لاڈلوں پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے
جہان حسن میں بھی کچھ نرالی شان ہے ان کی
نبی کے گل پہ گلزاروں کی زینت ناز کرتی ہے
شہنشاہ شہیداں ہو انوکھی شان والے ہو
حسین ابن علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے
خدا کے فضل سے اختر میں ان کا نام لیوا ہوں
میں ہوں قسمت پر نازاں مجھ پہ قسمت ناز کرتی ہے

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا: حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کا کیا کہنا رب کائنات نے انہیں غوث الاغواث بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا، آپ کی شان رفعت یہ کہ خود فرمایا میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے تمام اولیا کرام نے بلا چوں و چرا اپنے سروں کو خم کر دیا اور اسے تسلیم فرمایا۔ سیدنا امام احمد رضا نے سیدنا غوث اعظم سے حد درجہ محبت فرمایا ہے۔ مناقب غوث اعظم حدائق بخشش کی دونوں جلدوں کی زینت ہیں، غوثیت مآب سے محبت کا یہ عالم تھا کہ جب سے آپ کو یہ علم ہوا کہ روضۂ غوث اعظم فلاں سمت ہے تا حیات اس کی طرف پیر نہیں پھیلایا۔

حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے متعدد بار حضور غوثیت مآب میں حاضر ہو کر اپنے قلب وجگر کو منور و مجلیٰ فرمایا ہے بارگاہ غوثیت مآب میں آپ کی مقبولیت کا یہ حال کہ نقیب الاشراف خصوصیت کے ساتھ خالی وقتوں میں حاضر ہونے کا شرف بخشتے ہیں۔ آپ جس والہانہ انداز میں حاضری دیتے ہیں ناظرین عش عش کر اٹھتے ہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس لئے کہ یہ وہ درجہ ہے جہاں مشکل کشائی ہوتی ہیں۔ استغاثہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدد کی بھیک مانگی جاتی ہے، جھولیاں پھیلائی جاتی ہے۔ دست دراز کئے جاتے ہیں۔ ذہن وفکر کا صیقل ہوتا ہے اور ایمان میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اس بارگاہ میں حضور تاج الشریعہ نے دست سوال دراز فرمایا اور یوں پکار اٹھے۔

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد
اہل صفا کے میر ہیں یا غوث المدد
تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر
ہم تجھ سے دستگیر ہیں یا غوث المدد
کس دل سے ہو بیاں بے داد ظالماں
ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد
صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد
دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں
کہتے یہ بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

نائب شاہ شہیداں وہ محافظ نورکا: سرکار سیدنا سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ افغانستان کے غزنی شہر کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد متقی، پرہیز گار اور زہد وتقویٰ کے مالک تھے۔ آپ اپنے ماموں جان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ ایک خون ریز جنگ ہوئی جس میں ۱۷ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرما کر اسلام کے پرچم کو بلند فرمایا۔ آپ کی بارگاہ دعاؤں کی مقبولیت کی جگہ ہے۔ فیوض وبرکات کی آماجگاہ ہے۔ آپ کا روضہ انور بہرائچ (یوپی) میں مرجع خلائق ہے آپ کی بارگاہ کی یہ کرامت ہے کہ ہر سال برص کا مریض شفایاب ہوتا ہے۔ اس عظیم بارگاہ میں حضور تاج الشریعہ اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مسعود غازی اختر برج ہدی
بے کسوں کا ہمنوا وہ سالکوں کا مقتدا
آسمان نور کا ایسا درخشندہ قمر
جس کی تابش سے منور سارا عالم ہو گیا
تیرے نور فیض سے خیرات دنیا کو ملی
ہم کو بھی جد معظم کا ملے صدقہ شہا
نائب شاہ شہیداں وہ محافظ نور کا
جس نے سینچا ہے لہو سے گلشن دین خدا
اللہ اللہ یہ نصیب اختر شیریں سخن
فیض مولا سے ہے وہ سالار کا مدحت سرا

ذات احمد رضا کا ہوتم آئینہ:

شہزادہ حضور اعلیٰ حضرت محی الدین ابوالبرکات آل رحمٰن سیدنا مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری علیہ الرحمہ حضور نوری میاں مارہروی علیہ الرحمہ) کی عبقری شخصیت دنیائے علم وفن اور عشق وعرفان میں محتاج تعارف نہیں۔آپ مادرزاد ولی تھے اور پیرومرشد نے بچپن ہی میں داخل سلسلہ فرما کران کی ولایت کی پیشن گوئی فرمادی تھی۔آپ ہی کی ذات بابرکت ہے کہ ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اپنے دور حکومت میں جب نسبندی لازم قرار دیا تھا تو آپ نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند فرمایا اور نسبندی کرانا قرآن وحدیث کی روشنی میں حرام قرار دیا۔اور آپ کے اس فتویٰ سے پورے ہندوستان میں ہلچل مچ گئی بالآخر حکومت وقت اس حکم کو منسوخ کرنے پر مجبور ہوگئی۔آپ نے اپنی حیات طیبہ میں کئی لاکھ فتاویٰ جاری کئے لیکن سب محفوظ نہیں رہ پائے ، جتنے فتاویٰ محفوظ ہو سکے اسے جمع کر کے فتاویٰ مصطفویہ کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے آپ حضور تاج الشریعہ کے نانا جان ہیں۔آپ کے وصال کے بعد عرس چہلم کے موقع پر حضرت احسن العلماء مارہروی علیہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

الرحمہ نے جانشین مفتی اعظم ہند کی حیثیت سے آپ کے سر پر دستار بندی اور دعاؤں سے نوازا۔

بارگاہ حضور مفتی اعظم ہند میں عرض کرتے ہیں!

مفتی اعظم دین خیرالوریٰ
جلوۂ شان عرفان احمد رضا
دید احمد رضا ہے تمہیں دیکھنا
ذات احمد رضا کا ہو تم آئنہ
احمد نوری میاں نوری پر ہرادا
کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدیٰ
مقتدایان حق کرتے ہیں اقتداء
اور ہوں گے جنہیں تجھ سے لالچ ہو کچھ
تیرے اختر کو کافی ہے تیری رضا

پرتو احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں: نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادۂ حجۃ الاسلام حضرت مفسر اعظم ہند شاہ ابراہیم رضا خاں قادری جیلانی میاں علیہ الرحمہ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم دین اور فن تفسیر کے غواص تھے۔، آپ نے سورہ قدر کی تفسیر جس مفسرانہ انداز میں کیا ہے اہل علم نے داد وتحسین سے نوازا اور مفسر اعظم ہند کے خطاب سے پکارا اٹھے۔ میدان خطابت میں ملکہ حاصل تھا۔ سامعین کو اپنے خطاب سے مسحور کر دیتے تھے۔ علماء ان کی عالمانہ تقریر سے عش عش کرتے تھے، مزاج میں متانت کھانے میں سادگی اور علماء نوازی میں فیاض تھے۔ دارالعلوم منظر اسلام کے طلباء کے ساتھ ایک مشفق باپ کی طرح سلوک کرتے تھے۔ اساتذہ کرام اور طلباء آپ کے حسن اخلاق اور پیار ومحبت سے بے حد متاثر ہوا کرتے تھے۔ اپنے شہزادوں کو بڑے ناز ونعم سے پالا اور علم دین سے مالا مال کرایا جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت حضور تاج الشریعہ جامعہ ازہر (مصر) میں زیر

www.muftiakhtarrazakhan.com

تعلیم تھے۔ ۱۹۶۶ء میں اپنے سفر تعلیم سے واپس ہوئے تو والد گرامی کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

حامیٔ دین ھدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں
بالیقین مرد خدا تھے شاہ جیلانی میاں
مثل گل ہنگام رخصت مسکراتے ہی رہے
پیکر صبر ورضا تھے شاہ جیلانی میاں
ہم کو بن دیکھے تمہیں اب کیسے چین آئے حضور
تم شکیب اقربا تھے شاہ جیلانی میاں
صبر وتسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے
تیرے بندے ائے خدا تھے شاہ جیلانی
میاں شور کیسا ہے یہ برپا غور سے اختر سنو
پر تو احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں

وہ یادگار حجۃ الاسلام اب نہیں: حضور مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمہ (رئیس اعظم اڑیسہ) خلیفۂ حضور حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان بریلوی دنیائے سنیت کے ایک باوقار عالم دین اور ایک مشاق مناظر تھے آپ مناظر بھی تھے اور مناظر گر بھی تھے۔ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے انہیں کی تربیت میں رہ کر فن مناظرہ سیکھا آپ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور حضور صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ حضور مفتی اعظم ہند، حضرت قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی، سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ جب حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ننگے پاؤں حاضر ہوتے اور آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے اپنی زندگی میں انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ مسلمانوں کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

مسائل پر ہندوستانی حکومت سے ٹکرائے اور متعدد بار جیل جانا پڑا۔ چھ مرتبہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہوئے اور دو مرتبہ دیار غوثیت مآب میں حاضر ہو کر چوکھٹ چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۸۱ء میں آپ کا وصال ہوا۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اپنی علالت کے سبب عرس چہلم میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو بھیجا۔ آپ نے حاضر ہو کر مرکز اہل سنت کی نمائندگی فرمائی، اس عظیم مجاہد اور مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تم کیا گئے مجاہد ملت جہاں گیا
عالم کی موت کیا ہے عالم کی ہے فنا
میں رحلت مجاہد ملت کو کیا کہوں
یوں سمجھو گر گیا کوئی اسلام کا ستون
وہ یادگار حجۃ الاسلام اب نہیں
اندوہگیں ہے آج شبستان علم دیں
خورشید سنیت نے چادر اوڑھ لی
ظلمت میں قافلے کی وہ رفتار تھم گئی
پیکر ندیٰ و غفراں ان کی وفات تھی
اختؔر خوشی مناؤ وصال حبیب کی

اے نقیب اعلیٰحضرت مصطفٰے حیدر حسن: حضور احسن العلماء حضرت سید شاہ مصطفٰے حیدر حسن قادری برکاتی علیہ الرحمہ کی عالمگیر شخصیت بلاشبہ اپنے دور حیات میں مرجع علماء و مشائخ تھی آپ نے اپنی پوری زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و اشاعت میں گزار دی۔ مخدوم زادے ہونے کے باوجود بریلی شریف کو اپنا مرکز عقیدت سمجھے تھے اپنے دونوں شہزادے حضرت امین ملت مدظلہ العالی اور حضرت نجیب میاں قبلہ کو حضور مفتی اعظم ہند سے مرید کرایا۔ حضور مفتی اعظم ہند، حضور مفسر اعظم ہند سے غایت درجہ محبت فرمایا کرتے تھے۔ حضور تاج

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشریعہ مدظلہ العالی پر بے انتہا شفقت فرمایا اور اجازت وخلافت سے بھی سرفراز فرمایا، حضور تاج الشریعہ اپنے خانوادہ رضویہ کے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے مرشد اجازت کی بارگاہ میں میں یوں گویا ہوتے ہیں۔

اے نقیب اعلیٰ حضرت مصطفیٰ حیدر حسن
اے بہار باغ زہراء میرے برکاتی چمن
استقامت کا وہ کوہ محکم و بالا حسن
اشرف وافضل نجیب عترت زہراء حسن
سوگواروں کو شکیبائی کا سامان نہیں
اب امین قادریت بن گیا تیرا امین
علم کا اس آستانے پر سدا پہرہ رہے
صورت خورشید تاباں میرا مارہرہ رہے
اختر خستہ ہے بلبل گلشن برکات کا
دیر تک مہکے ہر ایک گل گلشن برکات کا

[ایضاً،ص:۴۹۲/۴۹۶]

حضور تاج الشریعہ اور درس توحید: آپ نے ایک فتویٰ میں درس توحید کے ساتھ عقیدۂ رسالت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس پر ایمان لانے کی تعلیم دیتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار بھی شرط ایمان واسلام ہے۔ لہذا جو محمد رسول اللہ نہ کہے وہ مومن نہ ہوگا۔ وہ شخص مذکورہ نہایت ہدایت صبری جری، بے باک اور اصل دین سے بالکل غافل ہے بلکہ اس کا منکر اور بیدین کافر ہے، تو بہ تجدید ایمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کرے ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے اور اسے ہرگز کوئی مدد نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ علم

[ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف، بابت فروری، مارچ ۲۰۰۱ء]

حضور تاج الشریعہ اور سجدۂ کعبہ: اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو

www.muftiakhtarrazakhan.com

سجدہ کرنا جائز نہیں اس سلسلے میں محدث بریلوی نے ایک تحقیقی رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام ''الزبدۃ الزکیہ لتحریم السجدۃ والتحیۃ'' ہے میں غیر اللہ کے لئے سجدۂ عبادت کو کفر وشرک اور سجدۂ تعظیمی کو حرام ثابت کیا گیا ہے۔ حضور تاج الشریعہ سے بھی ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو کعبہ کو سجدہ کرنے کا مدعی ہو تو کیا وہ ایمان پر قائم رہ سکتا ہے؟ تو حضور تاج الشریعہ نے فرمایا'' کعبہ کو سجدہ کرنا دو احتمال رکھتا ہے۔ کعبہ کی طرف سجدہ کرنا اور اس میں اصلا کوئی حرج نہیں واقعی کعبہ مسجود الیہ ہے اور سجدہ خدا کے لئے، اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ کعبہ کو مسجود بنانا اور یہ نا جائز ہے کہ سجدہ بہر نوع خدا کے لئے خاص ہے۔ اور قائل کی تکفیر اب بھی نہ ہوگی کہ جب اس کا کلام متحمل ہے تو معنی کفری پر کلام ڈھالنا روا نہیں بلکہ اس معنی پر عمل کرنا ضروری ہے جو غیر کفری ہو، ہاں اگر مدعی تصریح کرے کہ میں کعبہ کو معبود جانتا ہوں تو اب ضرور کافر ہے کہ کفری معنی مراد ہونے کی تصریح کر چکا''۔

[ماہنامہ سنی دنیا، نومبر ۱۹۹۹ء]

حضور ازہری میاں اور قرآن مجید کے بارے میں خلق خدا کا عقیدہ ؟: یورپین تو قرآن اور اس کی تعلیمات پر اعتراض کرتے ہی ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے قرآن کے خلاف آئے دن پوری زور آوری کے ساتھ پروپگنڈہ کرتے رہتے ہیں مگر بعض ایسے ناخواندہ افراد بھی ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور مصلیٰ امامت پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں مگر بولی دشمنان اسلام جیسی بولتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شخص کے بارے میں حضور تاج الشریعہ سے دریافت کیا گیا کہ جو قرآن مجید کو خاموش مخلوق کہے کیا اس کی اقتدا میں نماز درست ہو سکتی ہے؟ اس کے جواب میں حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں: ''قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اسے مخلوق بنانا اعتراض ضلال و بے دینی ہے، امام پر توبہ لازم ہے۔ جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتداء منع ہے''

[ماہنامہ سنی دنیا، نومبر ۲۰۰۰ء]

حضور تاج الشریعہ اور بدمذہبوں سے میل جول: ''ایسے دنیا پرست لوگ بھی اس زمین پر زندہ ہیں جو اپنی بساط سیاست چمکانے کے لئے سنی مسلمانوں کے عقائد سے کھلواڑ کرنے سے بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ سستی شہرت اور اپنی ووٹنگ لسٹ کو بڑھانے کے لئے صلح کلیت کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ بدمذہبوں

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے ساتھ ایک ہی اسٹیج پر بیٹھ کر اتحاد کا نعرہ بڑے کروفر سے لگاتے ہیں جس سے بھولے بھالے عام سنی مسلمانوں کو سخت تردد ہوتا ہے اور بیچارے کبھی کبھار ان کی پرفریب باتوں میں آجاتے ہیں ایسے ہی افراد کے بارے میں حضور تاج الشریعہ سے سوال ہوا جس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ: ''یہ فعل دشمنان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور ایسے لوگ اس فرمان نبوی کے بدرجہ اولیٰ مصداق ہو کر ھادم اسلام ہیں''

[ماہنامہ سنی دنیا، نومبر ۱۹۹۲ء]

اور جب یہ دریافت کیا گیا کہ اگر بدعتیوں سے سیاسی ملاپ کیا جائے تو پھر بدمذہبوں کی تردید جو حسب استطاعت فرض ہے کیوں کر ادا ہوگی؟ تو فرمایا۔ ''بے شک یہ میل ملاپ فرض کی ادائیگی میں خلل انداز ہے اور اتحاد بنانا حکم خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت بلکہ مشیت الٰہی کی مخالفت۔ اور مشیت الٰہی کا خلاف ناممکن ہے۔ [ایضاً ص ۱۳]

بدمذہب کی اقتداء کے بارے میں شرعی حکم: ''جو لوگ جاہل ہیں وہ تو غلطی کرتے ہی ہیں مگر پڑھے لکھے اگر معلومات کے باوجود غلط بات پر عمل کریں تو تعجب ہوتا ہے۔ بدمذہب سے ہمارا کیا رشتہ؟ ان سے میل جول اور ان کی اقتداء نہیں کرنی چاہئے تاج الشریعہ فرماتے ہیں ''کسی بدمذہب کے پیچھے کہیں کوئی نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں جو لوگ نجدی کی اقتداء کرتے ہیں اپنی نمازیں برباد کرتے ہیں اور ہرگز کوئی سنی صحیح العقیدہ اسے نجدی جان کر اقتدا نہ کرتا ہوگا۔ جو نادان اور بے خبر ہیں ان پر کیا الزام، ہاں! جو دانستہ نجدی کی اقتدا کرے وہ ضرور ملزم ہے''

[ماہنامہ سنی دنیا، نومبر ۱۹۹۹ء]

ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں: ''دیوبندی منکر ضروریات دین ہیں شاتمان خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان پر علماء حرمین وغیرہما نے ایسا کافر مرتد بتایا کہ جو انہیں ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور یہی حکم وہابیہ زمانہ کا ہے تو ان کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔ بلکہ دانستہ انہیں امام بنانا کفر ہے۔ تو ان کی اقتدا حلال جاننا بدرجہ اولیٰ کفر ہے۔ کفایہ میں ہے'' اما الکافر فلا صلاۃ لہ فلا قتداء بہ باطل''

www.muftiakhtarrazakhan.com

داڑھی کے تعلق سے حضرت ازہری میاں کا شرعی موقف : ''داڑھی منڈانے کے تعلق سے فرماتے ہیں۔داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرانا اور اس کی عادت گناہ کبیرہ ہے، بحر علی الرجل قطع لحیۃ اور داڑھی کی حد شرع یکمشت ہونا چاہئے اس میں ''اعلان گناہ کا مرتکب فاسق معلن ہے۔ [سنی دنیا،نومبر ۲۰۰۰ء]

اذان قبر اور حضرت ازہری میاں کا موقف: آج کل بعض لوگ قبر پر اذان دینے کو ناجائز و بدعت قرار دے کر لوگوں کو سخت تردد میں مبتلا کر دیتے ہیں جب کہ یہ عمل ہمیشہ مسلمانوں میں رائج رہا ہے۔حضور تاج الشریعہ سے اس سلسلے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:'' جائز اور مستحسن ہے اور دلائل کثیرہ سے اس کا جواز و استحباب ثابت ہے اور بعض نے اسے مسنون بھی فرمایا''[ماہنامہ سنی دنیا، اپریل ۱۹۸۶ء] اور جب یہ پوچھا گیا کہ بچے نابالغ کی قبر پر اذان دینی چاہئے یا نہیں تو آپ نے فرمایا'' اذان قبر تلقین ہے۔اور بچہ سے سوال نہ ہوگا تو وہ تلقین کا محتاج نہیں مگر رحمت الٰہی کے محتاج سب ہیں۔اور اذان مثل سائر اذکار الٰہی موجب رحمت و برکت ہے پھر قبر کا ضغطہ (بھینچنا) سب کے لئے ہے اور ذکر الٰہی ایسے میں موجب تخفیف اور وہ اذان میں ہے

[سنی دنیا، مارچ تا مئی ۱۹۹۸ء]

قبر کھولنے کے بارے میں حضرت ازہری میاں کا موقف: آج کل قبر کھولنے کی بدعت بھی عام ہوتی جارہی ہے، زیادہ تر یہ بدعت بڑے بڑے شہروں میں پائی جاتی ہے۔اس طرح اموات المسلمین کی ایذا رسانی کی جاتی ہے۔اس کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:'' بے وجہ شرعی میت کی قبر کھولنا حرام اور اشد حرام کبیرہ گناہ عظیم ہے۔اور جس نے قبر کھود کر اس میں دوسرے کو دفن کیا وہ سخت گناہ گار مستوجب نار حق اللہ و حق العباد میں گرفتار ہے ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور اپنی میت کو الگ قبر بنا کر دفن کرے۔

[سنی دنیا،نومبر ۲۰۰۰ء]

سود لینے دینے کے بارے میں حضرت ازہری میاں کا شرعی حکم: آج کل بعض مسلمان بھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

سودی کاروبار میں گرفتار ہیں، اور اپنا سارا کاروبار اس پر چلاتے ہیں۔ اس تعلق سے حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں'' سود لینا اور دینا دونوں حرام بدکام، بدانجام ہیں۔ حدیث میں ہے'' اللہ کی لعنت ہے سود کھانے اور کھلانے والے پر''

(سنی دنیا، جنوری ۲۰۰۵ء)

شادی کے ماہ وسال کے بارے میں شرعی حکم: شادی کب کرنی چاہئے؟ اس سلسلے میں آپ سے استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا'' ہر دن اور ہر ماہ میں جائز ہے کسی دن اور کسی مہینہ کی تخصیص نہیں۔

[سنی دنیا، اپریل ۱۹۹۳ء]

بے اصل رسم و رواج کے بارے میں حضرت ازہری میاں کا شرعی موقف: آج کل ہمارے معاشرے میں لوگوں نے اپنی طرف سے ایسی باتوں کو رواج دے دیا ہے جس کی اصل شریعت میں کہیں نہیں ملتی۔ لوگ شرعی احکام پر عمل کر کے اپنی آخرت کو تو نہیں سنوارتے بلکہ اتباع نفس میں معاشرے ہی کو بے اصل باتوں سے پراگندہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک سوال حضرت تاج الشریعہ سے بھی کیا گیا کہ کسی کے انتقال کے بعد اس کے گھر کی کوئی چیز قابل استعمال نہیں سمجھے بلکہ تیار شدہ کھانے کو بھی نہیں کھاتے، تو آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ'' پانی پھینکنا ناجائز و گناہ اور وہ خیال محض بیہودہ خیال ہے جسے دور کرنا لازم''

[ماہنامہ سنی دنیا، فروری، مارچ ۱۹۸۶ء]

اور جب دریافت کیا گیا کہ ہندہ کہتی ہے کہ حیض ونفاس کی حالت میں چالیس روز تک کھانا نہیں پکا سکتی اور اس گھر میں جس میں حائضہ ہو فاتحہ تلاوت قرآن یا کوئی دینی کتاب نہیں رکھی جا سکتی تو اس کے جواب میں فرماتے ہیں '' وہ غلط کہتی ہے ان میں (جو باتیں) مذکور ہوئیں کوئی ممنوع و ناجائز نہیں اس (ہندہ) پر توبہ لازم ہے۔

[سنی دنیا دسمبر ۱۹۹۷ء]

مرد کے لئے سونے، چاندی کا استعمال کیسا: اس سلسلے میں فرماتے ہیں:'' سونے چاندی کی چین عورتوں کو جائز ہے، مردوں کو حرام ہے اور تانبہ، پیتل، اسٹیل وغیرہ مرد عورت دونوں کو حرام ہے۔ [سنی دنیا، نومبر ۱۹۹۶ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

مزارات پر چادر پوشی کا حکم: ''مزارات پر چادر پوشی کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں'' نیاز، فاتحہ اور اولیاء کرام کے مزارات پر چادر ڈالنا اور کلمہ شریف کا ورد مروجہ معمولات اہلسنت ہیں جن کی ممانعت پر شرع مطہرہ سے اصلا دلیل نہیں بلکہ ان کے جواز و استحسان پر دلیل ہے اور ان امور پر سنیوں پر طعن ممنوع و حرام ہے بلکہ گمراہی و بے دینی''۔ [ماہنامہ سنی دنیا، جون، جولائی ۱۹۹۶ء]

مسلمان کی غیبت اور چغلی سے متعلق آپ کا فتویٰ: ''فرماتے ہیں'' حرام بدکام بدانجام ہے۔

[سنی دنیا، جنوری ۱۹۶۷ء]

تعزیہ داری سے متعلق آپ کا فتویٰ: تاج الشریعہ مروجہ تعزیہ داری و نوحہ کو حرام قرار دیتے ہیں:

[سنی دنیا، جنوری ۱۹۶۷ء]

مسجد میں اگربتی جلانے سے متعلق آپ کا فتویٰ: مسجد میں اگربتی جلانے کو حضور تاج الشریعہ جائز قرار دیتے ہیں۔ [سنی دنیا، جون ۱۹۹۸ء]

میت کے چالیسواں کے موقع پر دعوت اڑانے کا حکم: بعض لوگ چالیسواں وغیرہ کے کھانے فخریہ طور پر اپنی ناک مونچھ کے لئے کرتے ہیں، ایسے کھانے کو حضور تاج الشریعہ ممنوع قرار دیتے ہیں

[سنی دنیا، جون، ۱۹۹۸ء مضمون: مولانا محمد نصیر احمد رضوی قادری، راجستھان]

حضور تاج الشریعہ اور حقوق والدین: حضور تاج الشریعہ عظمت والدین بیان فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت والدین کی اطاعت ہے اور اللہ کی معصیت والدین کی (نافرمانی) معصیت ہے [مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۳۶]

مزید لکھتے ہیں کہ سیدنا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' والدین کے ساتھ نیکی صرف یہی نہیں کہ ان کے حکم کی پابندی کی جائے اور ان کی مخالفت نہ کی جائے بلکہ ان کے ساتھ نیکی یہ بھی ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو ان کے ناپسند ہو اگرچہ اس کے لئے خاص طور پر ان کا کوئی حکم نہ ہو۔ اس لئے ان کی فرماں برداری اور ان کو خوش رکھنا دونوں واجب ہیں اور نافرمانی ناراض کرنا ہے۔ [حقوق والدین، ص: ۳۸، ایضاً: ص، ۴۲]

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجمع الزوائد جلد ۸،ص ۱۳۸ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ ''حدیث پاک میں ہے کہ ایک صحابی رسول نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا کباب ہوجاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں اب اس کے حق سے عہدہ برآ ہوگیا؟ سرکار نے فرمایا تیرے پیدا ہونے میں جس قدر درد کے جھٹکے اس نے اٹھائے شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہوسکے [ایضا،ص ۴۲]

دنیادار اور دیندار علماء کے بارے میں آپ کا خیال: حضرت تاج الشریعہ دنیادار اور دین دار علماء کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ علماء اللہ کے رسولوں کے بندوں کے پاس امین ہیں جب تک بادشاہ سے نہ ملیں اور دنیا میں دخل نہ دیں تو جب دنیا میں دخل دینے لگیں اور بادشاہوں سے مل جائیں تو بے شک انہوں نے رسولوں کے ساتھ خیانت کی تو ان سے دور رہو۔ اسی صفحہ پر مزید لکھتے ہیں ''حضرت امیر معاویہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو فقیہ بناتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں اللہ دیتا ہے۔ میری امت کے ایک گروہ اللہ کا حکم آنے تک اللہ کے دین پر قائم رہے گا ان کے مخالف انہیں کچھ نہ نقصان پہنچا سکیں گے۔ [ایضا،ص ۴۶]

حضرت ازہری میاں اور دفاع کنز الایمان: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی لکھتے ہیں: ۱۹۷۶ء میں آپ نے ایک نہایت وقیع وگراں قدر مقالہ بنام ''دفاع کنز الایمان'' تحریر فرمایا جو پہلی مرتبہ المیز ان کے امام احمد رضا نمبر میں ''امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن وحقائق کی روشنی میں'' کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ بعد میں قارئین کے بے حد اصرار پر اسے ۱۱۹ صفحات پر کتابی شکل میں دفاع کنز الایمان کے نام سے ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی نے ادارہ سنی دنیا، بریلی سے شائع فرمایا ہے۔ یہ مقالہ دراصل حضرت نے ایک دیوبندی مولوی امام علی قاسمی رائے پور کی گمراہ کن کتاب قرآن پر ظلم کے رد میں تحریر فرمایا۔ جو مدرسہ رئیس العلوم رائے پور لکھیم پور یوپی سے شائع ہوئی تھی۔ قرآن پر ظلم نامی کتاب میں مولوی امام قاسمی نے اپنے بڑوں کی روش کو اپناتے ہوئے۔ اعلیٰ حضرت کا ترجمہ کردہ قرآن کنز الایمان پر درجنوں گمراہ کن بے بنیاد الزامات عائد کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان پر شب

www.muftiakhtarrazakhan.com

خون مارنے کی کوشش کی ہے۔لہذا اس بد بختانہ ذہنیت وتحریر کا جواب ضروری تھا۔اس امر عظیم کی انجام دہی کے لئے نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ نے قلم اٹھایا اور ایسا دندان شکن جواب دیا کہ مولوی امام علی قاسمی اور ان کی برادری نے چپ سادھنے ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔فبھت الذی کفر۔

[تجلیات تاج الشریعہ،ص:۴۲۸]

دفاع کنز الایمان کس طور پر معرض وجود میں آئی اس پر ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی یوں رقم طراز ہیں''

دفاع کنز الایمان'' جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب کا معرکۃ الآرا مقالہ ہے جسے انہوں نے ۱۹۷۶ء میں دیو بندی مولوی امام علی قاسمی رائے پوری کی گمراہ کن کتاب'' قرآن پر ظلم'' شائع کردہ مدرسہ رئیس العلوم رائے پور ضلع کھیری لکھیم پور کے جواب میں قلمبند فرمایا تھا جو المیز ان کے امام احمد رضا نمبر میں'' امام احمد رضا رضا کا ترجمہ قرآن حقائق کی روشنی میں'' کے عنوان سے شائع ہوا تھا''[المعتقد،ص:۳]۔ یہ مضمون کتابت کے دوران کن کن دردناک اور عصبیت ناک مراحل سے گزرا ہے ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی کی زبانی سماعت فرمائیے۔

''المیز ان والوں نے علامہ موصوف کا پورا مقالہ بھی نہیں چھاپا تھا اور اس میں جگہ جگہ سے عربی عبارتیں اور حوالے بھی اڑا دیئے تھے البتہ اردو ترجمہ کو برقرار رکھا تھا۔المیز ان میں اس کی اشاعت کے بعد اس کی مانگ بڑھی تو علامہ موصوف نے اپنا مسودہ کتابت کے لئے دیا مگر کاتب صاحب اور پریس والوں نے سارا میٹر تباہ کر دیا اس طرح کتابی شکل میں یہ مقالہ نہ آسکا تقریباً ۱۱ر سال بعد فقیر نے پرانا لکھا ہوا خستہ مسودہ حضرت علامہ موصوف سے حاصل کیا اور مہینوں اس پر محنت کی تب جا کر مقالہ ترتیب میں آیا لیکن پھر اس پر ایک آفت آئی کہ نئے کاتب صاحب نے عربی کی عبارتیں جو الگ تھیں اور جن کے لئے تاکید تھی کہ انہیں یہ بھی لکھنا ہے انہیں لکھا ہی نہیں اور تین چوتھائی مقالہ کی کتاب جب لے کر آئے تب یہ راز کھلا کہ عربی عبارتیں انہوں نے بھی غائب کر دی۔اب لوگوں نے مشورہ دیا کہ عربی عبارت کو رہنے دیجئے۔اس کتاب کو صرف علماء ہی کے لئے تو شائع نہیں کرنا ہے بلکہ طلباء اور عوام سب کے افادہ کے لئے اس کی اشاعت کرنی ہے۔اس لئے عربی عبارات کے بغیر بھی مضمون پر کوئی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اثر نہیں پڑے گا، بدقت تمام حضرت علامہ اس پر راضی ہوئے۔

اب دوسری آفت اور آن پڑی کہ تقریباً تیس صفحات کی کتابت کاتب صاحب حضرت علامہ اور فقیر کی غیر موجودگی میں گھر پر کسی غیر ذمہ دار شخص کو دے آئے اور اس نے کتابت شدہ میٹر ہی غائب کر دیا۔ بڑی چھان بین کی گئی لیکن نہ ملنا تھا نہ ملا، لہذا مزید چند صفحات کا اضافہ کر کے مقالہ پھر سے مکمل کیا گیا اور اب موجودہ صورت میں فاضل گرامی مخدوم مکرم جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کی یہ تصنیف قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے''۔

[ایضا ۳، ۴]

اس کتاب میں حضور تاج الشریعہ نے ترجمہ کنز الایمان کی عظمت و رفعت کو دوبالا کرنے کے لئے جن مستند کتابوں کو اپنا مرجع اور ماخذ بنایا ان پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تا کہ علامہ ازہری مدظلہ العالی کے محققانہ مزاج سے بھی ہم واقف ہو سکیں۔

قرآن مقدس

ترجمہ قرآن کنز الایمان — امام احمد رضا محدث بریلوی

بخاری شریف

ترمذی شریف

ابوداؤد شریف

نسائی شریف

ابن ماجہ شریف

مشکوٰۃ شریف

بیضاوی شریف — علامہ بیضاوی

تفسیر عزیزی — شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

تفسیر کبیر	علامہ رازی
تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی
تفسیر صاوی	علامہ صاوی
تفسیر نسفی	علامہ نسفی
فت العزیز	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
اقرب السبل	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مدارج النبوۃ	”
اشعۃ المعات	”
تحصیل البرکات	”
اخبار الاخیار	”
شرح شفا شریف	علامہ علی قاری
مطالع المسر ات	علامہ فاسی
القواعد الکشفیہ	علامہ شعرانی
بہجۃ الاسرار	سیدنا غوث الاعظم
المعتقد المنتقد	علامہ فضل رسول بدایونی
ازالۃ الخفا	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
کتاب الریاض النضرۃ	”
فیوض الحرمین	”
الناسخ والمنسوخ	علامہ ہبۃ اللہ بن سلامہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجمع بحار الانوار	علامہ طاہر فتنی
معجم کبیر	علامہ طبرانی
کتاب الفتن	نعیم بن حماد
حلیہ	ابونعیم
انباء المصطفیٰ	امام احمد رضا محدث بریلوی
الدولۃ المکیہ	،، ،،
فتح الباری	علامہ ابن حجر عسقلانی
زلزلہ	علامہ ارشد القادری
تقویۃ الایمان	مولوی اسماعیل دہلوی
صراط مستقیم	مولوی اسماعیل دہلوی
حاشیہ نور الایضاح	اعزاز علی دیوبندی
عطر الوردۃ	ذوالفقار علی دیوبندی
مرثیہ گنگوہی	محمود حسن دیوبندی
تحذیر الناس	مولوی قاسم نانوتوی
براھین قاطعہ	خلیل احمد انبیٹھوی
القاموس	(لغت)
الصراح	(لغت)
المنجد	(لغت)
مصباح اللغات	(لغت)

www.muftiakhtarrazakhan.com

المعجم الوسیط (لغت)

حضور تاج الشریعہ نے دفاع کنز الایمان جلد اول میں بالخصوص معترض علی ترجمۃ القرآن کنز الایمان کے بعض الفاظ کے ترجمہ پر سخت تنقید کا جواب اجلاء علماء کرام کے کتب سے شافی وکافی دیا ہے جن سے حضرت کا انداز تحقیق اور عربی لغت پر مہارت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت مدظلہ العالی نے لفظ شاہد، نبی، ذنب، اور انا بشر مثلکم پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ پوری کتاب کا مطالعہ کرتے وقت ایک قاری آپ کے مفسرانہ مزاج، لغوی تحقیق اور انداز استدلال پر ضرور عش عش کرتا ہوا نظر آئے گا۔

آپ نے اس کتاب میں قولہ کے تحت معترض کے اعتراض کو نقل فرمایا ہے اور اپنے جد امجد حضور مجدد اعظم قدس سرہ کے انداز تحریر کو اپناتے ہوئے اقول کہہ کر مدلل اور مبرہن جواب دیا ہے۔

لفظ نبی کی نفیس توضیح حضرت از ہری میاں کی زبانی: اب باذنہ تعالیٰ معترض بہادر کے اعتراض کی خبر لیں جو انہوں نے لفظ نبی کے ترجمہ رضویہ پر کیا ہے۔ علم غیب کی بحث چھیڑی ہے۔ کہتے ہیں ''نبی کا ترجمہ خاں صاحب نے ''ہر جگہ غیب کی خبر دینے والے ہی کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی لغت میں نبی کے معنی غیب کی خبر دینے والا لکھے ہوں''، معترض بہادر کسی لغت میں لکھا ہو کیا مطلب لغت کی کتابوں میں یہی لکھا ہے مگر آپ کو لغات دیکھنے کی فرصت کہاں ہے۔ ہم سے سنئے، قاموس میں ہے: النبی المخبر عن اللہ تعالیٰ و ترك الهمز المختار۔ صراح میں ہے: بی پیغامبر الخ قاموس اور صراح کی عبارتوں کا ماحصل یہ ہے کہ نبی اللہ کی طرف سے خبر دینے والے اس کے پیغامبر کو کہتے ہیں۔ نیز المعجم الوسیط میں ہے النبی المخبر عن اللہ عزوجل۔ رہی یہ بات کہ نبی اللہ کی طرف سے کیسی خبر دیتا ہے۔

معترض بہادر سوچو تو نبی جو کچھ فرماتا ہے وہ شرک ہو تو نبی کے آنے اور اس کے بتانے کی کیا حاجت ہے؟ بھلا بتاؤ تو صحیح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جنت و دوزخ تمام امور دین اگر غیب نہیں تو غیب پھر کس چیز کا نام ہے؟ بے شک یہ غیب ہے اور بے شک نبی اللہ کی طرف سے غیب ہی لاتا ہے۔ پھر چند سطروں کے بعد تحریر کرتے ہیں:

www.muftiakhtarrazakhan.com

معترض بہادر کاش اپنے بلیاوی صاحب کی مصباح اللغات ہی دیکھ لیتے۔معترض صاحب اب اس کا ثبوت لئے چلئے کہ وہ معنی جولغت میں بیان ہوئے شرعاً بھی معتبر ہیں۔ سنئے علامہ طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں۔ ھو بمعنی فاعل من النباء الخبر لانه انباء عن الله۔یعنی بمعنی فاعل کی بناء بمعنی خبر سے ہے۔اس لئے نبی اللہ سے غیب کی خبر دیتا ہے۔اور سنئے علامہ ابن حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔''یعنی نبی بالھمز ہ اللہ سے خبر دینے والا اور کہا گیا ہے کہ مفعول کے معنی ہو۔یعنی اللہ نے اسے اپنے راز کی خبر دی اور کہا گیا کہ نبی بمعنی نبا سے مشتق ہے۔انبیاء کے بلند منازل اور مراتب کی وجہ سے اور کہا گیا ہے کہ نبی راستہ ہے،، نبی کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ کا راستہ ہے''۔

کیوں کہ معترض بہادر تمہارے نزدیک تو نبی موٹی موٹی باتیں بتاتا ہوگا جو سب کو معلوم ہوں۔اللہ نے اسے ایسی ہی باتیں بتائی ہوں گی جبھی تو وہ اور سب کو عجز و نادانی میں شریک ہو گئے۔اور انہیں معمولی باتوں کی بنا پر اللہ کے یہاں نبی کی منزل بلند ہوگئی اور معاذ اللہ وہ بایں نادانی اللہ کا راستہ ہو گیا۔ وما قدر الله حق قدره [دفاع کنز الایمان، ص ۷۴/۷۷]

لفظ''ذنب'' کی نفیس تحقیق حضرت ازہری میاں کی زبانی: معترض نے سورہ فتح کی آیت انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر: کا ترجمہ رضویہ جو یہ ہے (بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے)

ملخصا بقدر الحاجۃ لکھ کر یوں منہ کھولتے ہیں: ترجمہ میں لام کو سببیہ مان کر تمہارے سبب سے کہنا درست ہوسکتا ہے مگر ما تقدم من ذنبک و ما تاخر میں گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے اور مفہوم بھی نہیں ہوسکتا۔

جی ہاں الفاظ اتنے ہی ہیں جتنے آپ کو سوجھیں اور مفہوم وہی ہے جو آپ کی سمجھ دانی میں سما جائے اور جو

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس میں نہ آئے وہ مفہوم ہو ہی نہیں سکتا۔معترض بہادر امام احمد رضا کی دشمنی سلف کی دشمنی ہے۔وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ سلف کا ارشاد ہوتا ہے۔علامہ ابن سلامۃ'' الناسخ والمنسوخ ''میں فرماتے ہیں۔''یعنی مفسرین کرام کا آیۃ کریمہ لیغفرك اللہ الخ کے معنی میں اختلاف ہے،ایک جماعت نے کہا کہ رسالت سے پہلے اور اس کے بعد کے خلاف اولیٰ امور مراد ہیں۔اور دوسروں نے کہا کہ خدا آپ کے اگلوں اور آپ کے پچھلوں کے گناہ بخش دے۔اس لئے کہ آپ کے اگلوں اور آپ کے پچھلوں کے گناہ بخش دے۔اس لئے کہ آپ کے سبب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور آپ اپنی امت کے شفیع ہیں تو اللہ اس فضیلت سے آپ پر احسان فرما رہا ہے اور دوسروں نے کہا کہ آپ کے باپ ابراہیم اور ان کے بعد کے نبیوں کے خلاف اولیٰ امور بخش دے۔اس لئے کہ حضور کے طفیل ان کی توبہ قبول ہوئی''

شفاء وشرح شفاء ملا علی قاری میں ہے۔ترجمہ: یعنی کہا گیا کہ مراد اس سے خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ہے اس بنیاد پر کہ مضاف محذوف ہے اور کچھ نے کہا کہ مراد اس سے آدم علیہ السلام کی سابقہ لغزشیں ہیں اور آپ کی امت کے گناہ ہیں اس بنیاد پر کہ اضافت ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ولك بمعنی لاجلك ہے۔(یعنی تمہارے سبب سے الخ) اس قول کی حکایت فقیہ امام ابوالیث سمرقندی جو اکابر حنفیہ میں سے ہیں اور امام عبدالرحمٰن صوفی صاحب طبقات الصوفیہ اور تصور میں تفسیر کے مؤلف نے ابن عطا سے کی۔امام مالکی نے فرمایا کہ یہاں جو خطاب نبی علیہ السلام سے ہے وہ درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے اضافت میں ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے یا مضاف کے محذوف ہونے کی وجہ سے''معترض بہادر صاحب یہ دیکھئے علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علامہ سمرقندی سلمی ابن عطا اور مکی سے کیا نقل فرماتے ہیں۔اور یہ علماء مذکورین کس طرح اسے وجود قرآن میں سے ایک وجہ بتا رہے ہیں۔کچھ سطر بعد فرماتے ہیں:معترض صاحب بہادر اب تو کھل گیا کہ جسے آپ نے یہ کہہ کر رد کر دیا تھا کہ الفاظ کا ترجمہ بھی نہیں ہوسکتا وہ جو قرآن میں سے ایک وجہ سے جسے ایسے جلیل القدر علماء نے افادہ فرمایا ہے معترض صحاب بہادر اب کہئے یہ اعتراض تو امام احمد رضا پر نہیں بلکہ خود قرآن پر ہو گیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔اور آپ کی قرآن فہمی اور پیروی سلف کا بھرم کھل گیا مگر یہ کہ ؎

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

مندرجہ بالا سطور میں لفظ نبی اور ذنب کے تعلق سے ہر تحقیق حضرت نے پیش فرمائی ہے اسے دیکھ کر حضور تاج الشریعہ کی وسعت علمی اور استحضار علمی کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کے نام کی اصل تحقیق: اہل سنت و جماعت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد موحد تھے خود حضور فرماتے ہیں کہ ''ہمیں اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں منتقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا''

[جامع الاحادیث ۴/ ۵، ۳۸)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ السامی اس حدیث پاک کے ذیل میں فرماتے ہیں: ''تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین وامہات کرائمہ طاہرات سب اہل ایمان وتوحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر وکافرہ کے لئے کرم وطہارت سے حصہ نہیں''

زیر تبصرہ کتاب میں تاج الشریعہ نے جہاں والدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موحد ہونے کا ثبوت پیش کیا وہیں سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد کے نام کی بھی تحقیق بیان فرمائی ہے اور کتب تفاسیر و احادیث سے بہترین انداز میں دلائل و براہین سے بات کو باوزن کیا ہے چونکہ قرآن کریم کی آیت سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر تھے۔اور اس طرح کفر کی بنیاد بتاتے ہیں چنانچہ حضور تاج الشریعہ کا رضوی قلم مسئلہ کی حقیقت واضح کرنے کے لئے اٹھا اور مستحکم دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا اور آپ کے والد کا نام تارخ تھا اپنے مدعا پر استدلال کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: '' اور اسی مسلک کی توضیحات باعتبار لغت یوں ہے کہ لفظ اب کا اطلاق چچا پر شائع وذائع ہے اور اس کی نظیر قرآن

www.muftiakhtarrazakhan.com

کریم میں موجود ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ام کنتم شھداء اذحضر یعقوب الموت اذقال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الھك و الہ ابائك ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق۔ ''کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت تھا جب کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد تم کسے پوجو گے وہ بولے ہم آپ کے خدا اور آپ کے آباو کرام ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق کے خدا کو پوجیں گے۔''

آیت کریمہ میں اسماعیل علیہ السلام کو اب (باپ) فرمایا حالانکہ وہ چچا ہیں، امام جلال الدین سیوطی نے ایک حدیث سے ثابت فرمایا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہی تھا جس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء مغفرت فرمائی تھی۔ پورا رسالہ معلوم افزا اور حقائق پر مبنی ہے ہر خاص و عام کے لئے مفید ہے اور بحمدہ تعالیٰ عربی اور اردو ہر زبان میں شائع ہو گیا ہے۔ [تجلیات تاج الشریعہ، ص ۴۳۴، مضمون: مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی، ناگور]

حضرت ازہری میاں کی کتاب ''فضائل صدیق اکبر'' کی تصنیفی خوبیاں: ''یہ کتاب امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی محبت کا نمونہ ہے جو یار غار مصطفےٰ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کمالات پر عربی زبان میں آپ نے تالیف فرمائی، سیدنا صدیق اکبر کے فضل و شرف اور مرتبہ و کمالات کو آیات قرآنیہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے بڑے علمی اور تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ پوری کتاب عربی زبان میں ''الدلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی'' کے نام سے لکھی گئی تھی۔ اس لئے عوام اہلسنت کے خصوصی استفادہ کے لئے تاج الشریعہ نے اس کا اردو میں سلیس ترجمہ فرمایا، بلاشبہ ایسی شاہکار تصنیف کو اردو میں منتقل کرنے کے لئے ایسے ہی صاحب قلم کی ضرورت تھی جو دونوں زبانوں پر عبور رکھتا ہو، مذکورہ کتاب کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رضا کے گھرانے کا تو ہر فرد عربی اور اردو نثر میں امتیازی شان رکھتا ہے۔ چنانچہ مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد مظہری علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں: ''اس (امام احمد رضا) کے جانشین اس کے پر پوتے علامہ اختر رضا خان ازہری ہیں، بڑے متقی اور عالم باعمل، ۱۹۸۳ء میں پاکستان تشریف لائے۔ از راہ کرم غریب خانے ٹھٹھہ بھی تشریف لائے۔ ایک عربی نعت کی فرمائش کی۔ قلم برداشتہ اسی وقت لکھ دی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عربی زبان نے احمد رضا کے گھرانے میں گھر کر رکھا ہے۔ یہ اس گھرانے کا امتیاز خاص ہے۔ [اجالا ص ۲۶، مطبوعہ مبارکپور] 1

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی عربی کتاب کو اردو میں ڈھالنا کتنا مشکل کام ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جو اس راہ میں طبع آزمائی کرتے ہیں مگر مذکورہ کتاب کو دیکھنے سے اس بات کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ تاج الشریعہ عربی کے بہترین نثر نگار اور لائق و فائق ادیب ہیں۔ اس میں زبان کی سلاست و روانی بھی ہے اور بیان کی دلکشی و اثر انگیزی بھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کتاب اردو میں ہی لکھی گئی ہے۔

جہاں تاج الشریعہ نے عربی کتب کو اردو کا جامہ پہنایا وہیں کئی تصنیفات امام احمد رضا کی تعریب بھی فرمائی جن سے آپ کے عربی داں ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ اس خصوص میں اهلاك الوها بين علىٰ توهين قبور المسلمين، عطايا القدير فى حكم التصوير قابل ذکر ہیں۔ جو بحمدہ تعالیٰ المجمع الرضوی کے زیر اہتمام خوبصورت انداز میں شائع ہو چکی ہیں، کوئی صاحب قلم تاج الشریعہ کی ترجمہ نگاری پر قلم اٹھائے تو اس سلسلے میں بھی آپ بے مثال ثابت ہوں گے۔ ان کے ساتھ ساتھ آپ نے تفسیر قرآن کریم لکھنے کا سلسلہ بھی شروع کیا تھا جو قسط وار ماہانہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں شائع ہوتی رہی، مولانا شہاب الدین رضوی کے بقول آپ نے تفسیر سورۂ فاتحہ کے عنوان سے پانچ قسطوں میں سورۂ فاتحہ کی شاندار تفسیر فرمائی جو ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف میں شائع ہوئی۔

[تجلیات تاج الشریعہ، ص ۴۳۵/۴۳۶، مضمون: مولانا غلام مصطفےٰ قادری رضوی، ناگور]

پروفیسر کی ٹائی اتاردی: مولانا توحید اشرفی ساکن شہزاد پور ضلع امبیڈکر نگر کا بیان ہے کہ! حضور تاج الشریعہ کا سفر ہالینڈ کا ہوا، جلسہ میں بہت سے ڈاکٹرس اور پروفیسرس ٹائی لگا کر شریک تھے، آپ نے ٹائی کی حقیقت اور ٹائی کے تعلق سے عیسائیوں کے عقیدے پر بھرپور تقریر فرمائی، اور ٹائی کے جتنے اقسام ہیں ان کی بھی وضاحت فرمائی۔ اس تعلق سے جلسہ کے بعد آپ سے استفتاء ہوا، آپ نے نے دلائل و براہین کے ساتھ تشفی بخش جواب ہالینڈ روانہ فرمایا، اور اس سلسلہ میں آپ کی کتاب مسمی ''ٹائی کا مسئلہ'' وجود میں آئی۔

حضور تاج الشریعہ نے یہ ہرگز نہیں سوچا کہ یورپ کے دنیاوی منصب پر فائز اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات جلسہ میں موجود ہیں، اگر ٹائی کے تعلق سے گفتگو ہوئی تو کہیں یہ سب ناراض نہ ہو جائیں، آپ نے حکم شرع بیان

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرما کر اپنے عالمانہ فقیہانہ وقار کو مجروح ہونے سے بچالیا۔

آج کل پیر ومرشد کو دیکھا جاتا ہے کہ پیر طریقت کی مسند پر بیٹھنے کے بعد احکام شریعت کو نظر انداز کرنا ان کا شیوہ بن گیا ہے۔ان کو صرف فکر رہتی ہے تو آمدنی کی ،نماز روزہ ،اذکار ووظائف اور تزکیہ نفس وتصفیہ قلوب کی کوئی فکر نہیں ہوتی ہے۔عورتوں کا اٹھنا بیٹھنا،غیر شرعی امور دیکھنا،اور تنبیہ نہ کرنا اور اسے حکمت عملی کا نام دینا،ایسے پیروں کی فطرت ثانیہ بن گئی ہے۔

مگر حضور تاج الشریعہ ایک صاحب علم وفن کے ساتھ بحر طریقت کے غواص بھی ہیں ،مشاہدین میں سے کسی پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ حضور تاج الشریعہ کے سامنے کوئی غیر شرعی امر واقع ہو جائے ،اور آپ نے خاموشی اختیار کی ہو، بلکہ فوراً حکم شرع بیان فرمائے ہیں،آپ کی شخصیت جہاں نور علی نور ہے،وہیں پاکیزہ عمل وکردار کے تاجدار بھی ہیں،آپ کا ظاہر وباطن یکساں ہے،یہی سبب ہے کہ حکم شرع بیان کرتے وقت کسی کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔آج تک حاضرین میں سے کسی نے آپ کے پاس عورتوں کو بیٹھتے ہوئے نہیں دیکھا،عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مرید کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔چین والی گھڑی پہن کر کسی عالم یا غیر عالم کو بیٹھتے نہیں دیکھا۔یہ حقیقت ہے کہ جو اللہ اور رسول ﷺ سے ڈرتا ہے،اس سے خدا کی مخلوق بھی ڈرتی ہے۔آپ کا تصلب فی الدین کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ایسا مرشد طریقت کسی کو مل جائے تو واقعی اس کی آخرت سنور جائے گی۔

ٹائی باندھنے کے بارے میں حضرت ازہری میاں کا شرعی موقف : ٹائی کی بابت حضور تاج الشریعہ دام ظلہ، نے ایک تحقیقی رسالہ لکھا جس میں ثابت کیا گیا کہ یہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے۔چنانچہ آپ لکھتے ہیں:''اہل بصیرت کو تو خود ٹائی کی شکل سے اس کا حال معلوم ہو گیا مگر اس کی عیسائیوں کی یہاں اتنی اہمیت ہے کہ وہ مردے کو بھی ٹائی پہناتے ہیں تو ضرور ان کا یہ مذہبی شعار ہے جو مسلم کے لئے حرام ہے اور باعث عار ونار ہے مسلمانوں کو اس کی ہرگز اجازت نہیں ہو سکتی ان کے اوپر لازم ہے کہ اس سے شدید احتراز کریں (ٹائی کا مسئلہ)

کتاب 'ٹائی کا مسئلہ' پر علماء ومشائخ کی تصدیقات ومہر:''ظاہر ہے کہ یہ اس کی شاطرانہ چال ہے کیوں کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر واضح کر دیا جائے کہ ''ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے،تو دیگر سبھی مذاہب

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے پیرو کار نہیں تو کم از کم دنیا کے کروڑوں مسلمان تو ضرور اسے ترک کر دیں گے، جو اس کے مذہبی اغراض ومقاصد کے یکسر خلاف ہے'' [ٹائی کا مسئلہ،ص۶]

آگے لکھتے ہیں: ''جب اس شاطر قوم نے دیکھا کہ ہم اپنے فاسد ومفسد مقاصد میں کوئی خاص کامیابی نہیں حاصل کر پا رہے ہیں تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنی تہذیب وثقافت اور اپنی وضع قطع کو مسلمانوں میں رواج دے دیں اس طرح مسلمان اعتقادی طور پر نہ سہی کم از کم ظاہری وضع قطع میں ضرور یہود ونصاریٰ نظر آئیں گے اور اس مقصد میں انہیں کسی حد تک کامیابی بھی ملی۔ [ایضا،ص۶/۷]

حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے ٹائی کے تعلق سے ایک تحقیقی مضمون تحریر فرما کر علماء کرام اور فقہا اعظام کی عبارتوں سے استدلال پیش کر کے مضمون کو مدلل اور مبرہن فرمایا ہے اور ٹائی کے تمام اقسام کی وضاحت فرما کر حکم شرع بیان فرمایا ہے۔

کراس کی تحقیق کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ لکھتے ہیں۔'' کراس (Cross) جسے مسلم وغیر مسلم سب بالاتفاق عیسائیوں کا نشان مانتے ہیں، اس کراس کا اطلاق جس طرح اس معروف نشان پر ہوتا ہے اسی طرح وہ تختہ جس پر بقول نصاریٰ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ پھانسی دی گئی کراس کا مصداق ہے، چنانچہ انگریزی کی متداول لغت Practical advanced twentieth century dictonary میں ''Cross'' کے تحت ہے: Stake with a transverse bar used for the cross سولی، صلیب، چیلیا crucifixtion wooden structure on which according to christian religious belief jesus was crucified (P166)۔

جو چیز اس کراس کی شکل پر ہو وہ بھی کراس کا مقصد ہے۔ چنانچہ اسی ڈکشنری میں اسی جگہ anything shaped like +ar x, the singn of the cross ''اشارۂ صلیب'' صلیب نما، چیلیپا نما [ایضاً،ص۱۱]

کراس کے تعلق سے حتمی فیصلہ صادر فرماتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں'' منجملہ ٹائی مکمل ''کراس'' مع شئے زائد ہے کہ اس میں پھانسی کا پھندا بھی ہے اسی پر بوٹائی (bowti) کو قیاس کر لیجئے، اس کے گلے میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

باندھنے سے بھی کراس کی شکل بنتی ہے۔ جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے اور کراس اور شبیہ کراس عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے تو ٹائی کو ''کراس'' فاکو ردشبیہ کراس'' مانو بہرصورت وہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے اور جو چیز کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہرگز روانہ ہوگی اگرچہ معاذ اللہ کیسی ہی عام ہوجائے۔

اہل بصیرت کو تو خود ٹائی کی شکل سے اس کا حال معلوم ہوگیا مگر اس کی عیسائیوں کے یہاں اتنی اہمیت ہے کہ مردہ کو بھی ٹائی پہناتے ہیں تو ضرور یہ ان کا مذہبی شعار ہے جو مسلم کے لئے حرام اور باعث عار و نار ہے۔

[ایضاً، ص ۱۲، ۱۳]

آپ کی اس تحقیق عمیق پر جماعت اہلسنت کے اجلہ و مشائخ اور کبار مفتیان اعظم و علماء کرام نے اپنے تصدیقات اس رسالہ پر ثبت فرما کر اس کی صوری و معنوی حیثیت کو اجاگر فرما دیا ہے ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

اجلۂ علما و مشائخ کی تصدیقات:

۱ احسن العلماء مفتی سید مصطفیٰ حیدر حسن برکاتی (مارہرہ شریف)

۲ امین شریعت علامہ سبطین رضا خاں رضوی (بریلی شریف)

۳ صدر العلماء علامہ تحسین رضا خاں رضوی (بریلی شریف)

۴ رئیس الاساتذہ مفتی بہاء المصطفیٰ امجدی رضوی (بریلی شریف)

۵ رئیس المحققین مفتی سید شاہد علی رضوی (رامپوری)

۶ فقیہہ ملت مفتی جلال الدین امجدی (اوجھا گنج)

۷ مشاہد ملت علامہ محمد شاہد رضا حشمتی (پیلی بھیت)

۸ ماہر اصول و فروع مفتی عاشق الرحمٰن حبیبی (الہ آباد)

۹ شیخ القرآن علامہ عبداللہ خاں عزیزی (بستی)

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۰ شیخ العلماء علامہ شبیہہ القادری رضوی (سیوان)

۱۱ اشرف العلماء مفتی مجیب اشرف رضوی (ناگپور)

۱۲ رئیس الفقہاء مفتی سید ظہیر الدین زیدی (علی گڑھ)

۱۳ شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی (جامعہ اشرفیہ)

۱۴ محمود ملت مفتی محمود احمد برہانی (جبلپوری)

مفتیان عظام وعلماء کرام کی تصدیقات:

استاذ الفقہا مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی (بریلی شریف)

بقیۃ السلف مفتی حبیب رضوی (بریلی شریف)

استاذ العلماء مفتی جہانگیر احمد رضوی (بریلی شریف)

مفتی زمان مفتی محمد صالح (بریلی شریف)

خواجہ علم وفن علامہ مظفر حسین رضوی (بریلی شریف)

رئیس العلماء مفتی سید محمد عارف رضوی (بریلی شریف)

مفتی مطیع الرحمٰن رضوی (مظفر پوری)

علامہ محمد غفران صدیقی رضوی (امریکہ)

مفتی محمد فاروق رضوی (بریلی شریف)

مولانا محمد غوث خاں بریلوی (بریلی شریف)

رئیس القلم علامہ ارشد القادری (جمشید پور)

مفتی غلام محمد رضوی (ناگپور)

علامہ تراب الحق رضوی (کراچی)

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی محمد یامین رضوی (بنارس)

علامہ قمر الزماں اعظمی رضوی (لندن)

مولانا صغیر احمد جوکھنپوری (بریلی شریف)

مفتی عزیز احسن رضوی (گجرات)

مولانا ابوالحقانی رضوی (مدھوبنی)

ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم حشمتی (دہلی)

مولانا منصور علی خان محبوبی (ممبئی)

مولانا احمد حسین برکاتی (نیپال)

مولانا توکل حسین حبیبی (ممبئی)

مفتی محمود اختر امجدی (ممبئی)

مفتی نقی امام خاں رضوی (حیدرآباد)

مفتی انور علی رضوی (بریلی شریف)

علامہ اعجاز انجم لطیفی (بریلی شریف)

مفتی شمشاد حسین رضوی (بدایوں شریف)

مولانا عزیر الرحمٰن منانی (بریلی شریف)

مولانا محمد قاضی رضوی (کرناٹک)

مفتی ولی محمد رضوی (ناگور شریف)

مولانا انیس القادری (مغربی بنگال)

مولانا نسیم احمد اشرفی (حیدرآباد)

مفتی بشیر القادری (گریڈیہہ) [تجلیات تاج الشریعہ، ص ۴۴۰]

www.muftiakhtarrazakhan.com

ترجمہ نگاری میں تاج الشریعہ کا مقام: ترجمہ نگاری کے میدان میں بھی حضرت تاج الشریعہ کی گراں قدر خدمات ہیں۔ درحقیقت ترجمہ نگاری ایک فن ہے، ایک آرٹ ہے۔ اس کو ایک عام اور آسان کام سمجھ لینا عقل مندی نہیں۔ محض دو زبانیں جاننا ترجمہ نگاری کے لئے کافی نہیں، ہمارے ملک میں تقریباً ہر شخص ایک زبان کی تحریر کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ترجمہ نگاری ایک فن ہے اور کوئی بھی فن بہ آسانی نہیں آتا، اس کے لئے مشق اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ترجمہ کا مطلب کسی بھی زبان کو مضمون کو اس انداز سے دوسری زبان میں منتقل کرنا کہ قاری کو یہ احساس تک نہ ہو کہ عبارت بے ترتیب ہے۔ یا عبارت میں پیوندکاری کی گئی ہے۔ کما حقہ ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ نگینہ جڑنے کا فن ہے۔ ترجمہ میں ایک زبان کے معانی اور مطالب کو دوسری زبان میں اس طرح منتقل کیا جاتا ہے کہ اصل عبارت کی خوبی اور مطلب جوں کا توں باقی رہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ ترجمہ محض ایک بے روح نقالی کا نام نہیں بلکہ اس میں اصل کا پورا خیال اور مفہوم۔ کسی لوچ اور نرمی یا اسی درشتی اور سختی، اسی جاذبیت اور دل کشی یا اسی بے کیفی اور بے رنگی کے ساتھ، اس احتیاط کے ساتھ آئے اور زبان و بیان کا بھی ویسا ہی معیار ہو۔

صحیح معنوں میں کما حقہ ترجمہ نگاری کے لئے کم از کم تین شرطیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) جس زبان سے ترجمہ کیا جارہا ہے اس زبان کی لغت سے، اصطلاحات اور محاوروں سے، کسی قدر ادبیات سے اور تھوڑی بہت تاریخ سے واقفیت اور نکھرا ہوا ذوق ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جس زبان کی تصنیف کا ترجمہ کرنا ہے اس زبان پر بھی ترجمہ کرنے والے کو ماہرانہ عبور حاصل ہو۔ یا وہ اصل عبارت یا اصل تصنیف والی زبان میں خود بھی اسی طرح بے تکلف اور بے تکان لکھ سکتا یا بول سکتا ہو، بلکہ اس زبان کا صرف کتابی علم کافی ہے۔ اصل عبارت یا اصل تصنیف کی زبان کا علم صرف کتابی نہیں بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہو تو اور اچھا ہے۔ اور اگر کتابی علم بھی نہ ہو تو زبان کی باریکیاں اور اصل قلم کار کے خیال کی نزاکتیں ہاتھ سے نکل جائیں گی، اصل

www.muftiakhtarrazakhan.com

عبارت کی نوک پلک پر ترجمہ کرنے والے کا دھیان نہیں جائے گا۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ جس زبان میں ترجمہ کرنا ہے اس پر ماہرانہ عبور حاصل ہو، اصل تصنیف زبان سے کہیں زیادہ قدرت اس زبان میں ہونی چاہئے جس میں ترجمہ کرنا مقصود ہے۔ یہاں تک کہ اس زبان میں خود لکھ لینے کی اچھی خاصی مشق اور اس زبان کا پہلو دار علم ہونا چاہئے۔ پہلو دار علم سے ماخذ یہ ہے کہ اس کے ماکذا کا، جہاں جہاں سے وہ سیراب ہوئی ہے ان سرچشموں کا، اس کے نشیب و فراز کا علم ہو، الفاظ کہاں سے آئے، کس طرح آئے، ایک کے لغوی معنیٰ کیا تھے، اصلاحی معنیٰ کیا ہو گئے اور ان کے حقیقی معنیٰ کیا تھے، مجازی معنیٰ کیا ہو گئے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ ان کے روز مرہ اور محاورے کیوں کر بنے ان میں مختلف اوقات میں کیا تبدیلیاں ہوئیں ایک لفظ اپنے دامن میں کتنے معانی رکھتا ہے اور ایک مادہ سے کون کون سے الفاظ کس طرح بن سکتے ہیں؟

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ جس عبارت یا تصنیف کا ترجمہ کرنا مقصود ہے اس کے موضوع اور فن کے بدلنے سے بسا اوقات بہت سے الفاظ کے معنی بدل جاتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ یا ایک ہی ترکیب کے ادب میں کچھ اور معنیٰ ہوتے ہیں، نحو میں کچھ اور ہوتے ہیں اور صرف میں کچھ اور، اور منطق میں کچھ اور معنی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لفظ کلمہ کو لے لیجئے لغت میں بات، خطبہ اور قصیدہ کے معنی میں آتا ہے۔ نحو و صرف میں اس کا مطلب ہوتا ہے وہ لفظ جو معنی منفرد رکھتا ہو، اور اہل منطق کی اصلاح میں کلمہ کا وہی معنیٰ ہے جو نحویوں کے نزدیک ''فعل'' کا ہے۔ اب اگر ترجمہ کرنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ اس لفظ کا کس فن میں کیا معنیٰ اور وہ لغت کی مدد سے ترجمہ کر دے گا تو کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ عبارت کا سارا مفہوم غارت ہو جائے اور وہ ترجمہ، ترجمہ کے بجائے ''رجم'' (عبارت کی سنگساری اور قتل و خون) کا باعث ہو جائے۔

موضوع اور فن کی واقفیت سے مراد صرف یہی نہیں ہے کہ اگر عبارت علم معاشیات کی ہے تو معاشیات کی چند اصطلاحیں جان لی جائیں، یا اگر ادبی موضوع ہے تو پہلے سے تھوڑی بہت ادبی سوجھ بوجھ پیدا کی جائے، بلکہ اصل موضوع سے واقفیت کے معنی کچھ اور بھی ہیں۔ اس کے یہ بھی معنیٰ ہیں کہ اگر کسی صاحب طرز ادیب یا

www.muftiakhtarrazakhan.com

مخصوص رجحان اور خاص ذہنیت کے منصب کی تصنیف کا ترجمہ کرنا ہوتو اس ادیب کا مصنف کے طرز فکر سے رجحان اور خاص ذہنیت سے آگاہی ہو۔ضروری نہیں کہ پہلے سے اس کی تمام تصانیف کا مطالعہ ہو، بلکہ یہ کافی ہے کہ اس کی سوانح عمری یا زندگی کے خاص خاص حالات اور اس کے طرز بیان کے متعلق دوسروں کی رائیں معلوم کر لی جائیں۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم شرط یہ ہے کہ جس تصنیف کا ترجمہ کرنا ہے اسے خوب غور سے ایک بار اول تا آخر پڑھ لیا جائے اور اگر زیر ترجمہ تصنیف پر دوسروں کی رائیں، تبصرے یا تنقیدیں یا تعارف مل سکیں تو ان پر ایک نظر ڈالی جائے، اس کے بعد ترجمہ کا کام شروع کیا جائے۔ یہ اچھی ترجمہ نگاری کے لئے ضروری اور بنیادی باتیں ہیں، مترجم ترجمہ نگاری کے دوران ان کا جس حد تک لحاظ کرے گا اور خود اس کی ذات ان اوصاف وشرائط پر جس حد تک پوری اترے گی۔ اس کا ترجمہ اتنا ہی عمدہ، شاندار اور اصل عبارت یا تصنیف کے مفہوم کو ادا کرنے والا ہوگا۔

اب اس کی روشنی میں جب ہم حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی شخصیت کو دیکھتے ہیں تو نہ صرف ضروری حد تک ان اوصاف وشرائط کا جامع پاتے ہیں۔ بلکہ دونوں زبانوں میں زبردست مہارت اور کمال کا حامل پاتے ہیں۔ اردو تو ان کی مادری زبان ہی ہے اور عربی یا انگریزی میں وہ اہل زبان جیسی مہارت رکھتے ہیں ان دونوں زبانوں میں وہ بلا جھجک اور برجستہ لکھنے اور بولنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی لئے ترجمہ نگاری کے باب میں آپ کے نوک قلم سے کئی اہم اور شاندار کام عالم وجود میں آئے ہیں۔

جب ہم اس حیثیت سے آپ کی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں تو درج ذیل کارنامے ہمارے سامنے آتے ہیں اور قلب ونگاہ کے لئے سامان تسکین فراہم کرتے ہیں۔:

(۱) ترجمہ ''المعتقد المنتقد'' والمتند المعتقد'' (عربی سے اردو)

(۲) ترجمہ ''الزلال الانقی من بحر سبقۃ لاتقیٰ (عربی سے اردو)

(۳) فقہ شہنشاہ وبأن القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ (اردو سے عربی)

(۴) عطایا القدیر فی حکم التصدیر'' (اردو سے عربی)

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۵) اہلاک الوہابیین (اردو سے عربی)

(۶) تیسر الماعون (اردو سے عربی)

(۷) الہادالکاف فی احکام الضعاف (اردو سے عربی)

(۸) شمول الاسلام لاُصول الرسول الکرام (اردو سے عربی)

[تجلیات تاج الشریعہ، ص ۲۳۴/۲۳۵، مضمون: مولانا نفیس احمد رضوی]

مندرجہ بالا کتابوں پر تفصیلی تبصرہ اور ترجمہ نگاری کی خصوصیات و انفرادیت کی معلومات کے لئے تجلیات تاج الشریعہ کا مطالعہ کریں۔

مولانا سید شاہد علی رضوی لکھتے ہیں: حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو رب کائنات نے بے حد علمی لیاقت عطا فرمائی ہے۔ آپ کو اردو، عربی اور فارسی زبان و ادب کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان پر مہارت تامہ حاصل ہے۔ جب حضور تاج الشریعہ کا سفر پاکستان ہوا اور حضرت پروفیسر مسعود احمد مظہری علیہ الرحمہ نے اپنے یہاں مدعو کیا تو دوران گفتگو حضور تاج الشریعہ نے فی البدیہہ عربی اشعار کہے آپ کی تصنیفات اور دیوان سفینہ بخشش سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بیک وقت اردو اور عربی زبان کے ایک فنی ادیب کی حیثیت کے مالک ہیں۔ آپ نے سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کئی کتابوں کا اردو سے عربی اور عربی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کرتے وقت زبان و ادب کے جملہ اصول وضوابط پیش نظر ہوتے ہیں، عربی سے اردو یا اردو سے عربی ترجمہ کے وقت زبان کی چاشنی اور شگفتگی برقرار رہتی ہے، یہی سبب ہے کہ جب ایک قاری ترجمہ شدہ کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے احساس نہیں ہوتا ہے کہ میں ترجمہ کردہ کتاب کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ [ایضاً، ص ۱۶۷]

عربی ادب اور آپ کی نثر نگاری: ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد مظہری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں ''ایک مرتبہ سفر پاکستان کے موقع پر نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ کو اپنے مکان میں مدعو کیا دوران گفتگو حضرت سے میں نے چند عربی اشعار سنانے کو کہا آپ نے فی البدیہہ کئی اشعار سنا ڈالے۔ (اجالا)

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی عربی زبان میں مہارت اور زبان وادب پر قدرت پر قاری محمد افروز قادری چریاکوٹی یوں رقم طراز ہیں ''بخاری شریف پر حضرت کا بزبان عربی پر زوردار حاشیہ حضرت کی جودت طبع، مکانت علمی اور قوت استحضار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہر زبان میں حضرت کی طوطی بولتی ہے۔ اردو، فارسی، عربی زبان وادب میں الفاظ کے دروبست اور جملوں کی سجاوٹ دیدنی اور شنیدنی ہوتی ہے ایک شہادت دیکھیں: کسی موقع پر میں نے حضرت سے قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کی اجازت طلب کی تو حضرت نے زبانی عنایت فرمادی۔ میں نے عرض کیا حضور! تحریری درکار ہے۔ فرمایا تب لکھئے میں اس پر دستخط کئے دیتا ہوں، میں نے لکھنا شروع کیا، حضرت نے فی البدیہ ایسا مقفیٰ اور مسجع اجازت نامہ املا کروایا کہ میں تو عش عش کر اٹھا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ مشکل کشہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آپ کی حاضری ہوئی۔ کسی نے کہا کہ حضور چند کلمات عالیہ ارشاد فرمادیجئے۔

حضرت نے فی البدیہہ اشعار پیش کئے جن سے حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی عربی زبان وادب پر گرفت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

حمد باری تعالیٰ:

الله الله الله
مالی رب الاهو
من کان لعربی دنیاه
عاش شهیداً اخراه
من مات یتلو الله
ذاك الخالد محیاة
الرضوان له نزل
جنة خلد ماواه

www.muftiakhtarrazakhan.com

مکمل اشعار سفینۂ بخشش میں دیکھیں۔

حضرت مفتی محمد عیسیٰ رضوی لکھتے ہیں: تاج الشریعہ کو عربی ادب پر ایسی دسترس حاصل ہے کہ وہ فی البدیہہ عربی میں اشعار اور قصیدے کہتے ہیں ان کی عربی تصانیف کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں عربی زبان پر کتنا عبور ہے۔ ان کی عربی دانی سے بعض علماء عرب انگشت بدنداں رہ گئے کہ انہیں کہنا پڑا کہ ہندوستان کا ایسا عربی داں عالم میں ہمیں آج تک نظر نہیں آیا۔ ان سے گفت وشنید کے بعد وہ ان کی عربی دانی کے معترف ومداح ہوگئے۔

مولانا محمد توفیق احسن برکاتی لکھتے ہیں ''سفینۂ بخشش میں نعت ومنقبت، سلام، غزل، نظم، رباعی وغیرہ اصناف کا ایک جہاں آباد ہے، ۹۶ رصفحات پر مشتمل یہ نعتیہ دیوان دنیائے شعر وادب میں ایک مقام رکھتا ہے، ادبیت کی چاشنی اور شریعت وطریقت کی نوازشات کا حسین امتزاج قاری کو جہاں عشق ومحبت کے حقائق دریافت کراتا ہے وہیں ادب وفن کے باریک رموز ونکات سے آگاہی دیتا ہوا نظر آتا ہے، بزبان عربی گیارہ کلام موجود ہیں، جن میں نعتیہ، منقبتیں، سلام اور نظمیں ہیں ان کے مطالعہ سے آپ کی عربی زبان میں مہارت تامہ کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔

سلام: بطور نمونہ چند اشعار نذر قارئین ہیں:

هادی السبل یا منار سلام
عدد البر البحار سلام
قدر السماء والارض
عدد اللیل والنهار سلام
یا صبا بلغی الی حبی
من بعید عن الدیار سلام
اجعلونی من اهل بلدتکم

www.muftiakhtarrazakhan.com

وعلیکم ذوی الفخار سلام اختر المجتدی یبلغکم

سائلا منکم البحوار سلام

نعت رسول:

رسو الله یا کنز الامانی

علیٰ اعتابکم وقف المعانی

بهذا الباب یعتز الذلیل

لهذا الباب یاتی کل عان

رسو الله انی مستجیر

لدی اعتابکم من کل جان

وکم فاضت بحارك کل حین

وکم جادت سماءك کل آن

حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی عربی ادب کی جولانیت کا مشاہدہ کرنے کے لئے مرأۃ النجدیہ (دوجلدیں) الحق المبین اور تخریج بخاری کا ضرور مطالعہ کریں۔

انگریزی زبان پر قدرت وبصیرت: حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک مرتبہ بیرون ہند کے کسی ملک کی سیاحت کا ذکر کیا غالباً ہالینڈ کا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک کانفرنس میں حضرت ازہری میاں ایک بڑے مجمع سے اردو زبان میں خطاب فرما رہے تھے۔ وہ لوگ اردو زبان سے مانوس نہیں تھے۔ اچانک مجمع کی طرف سے آوازیں گونجنے لگیں۔ اسٹیج کے لوگوں سے ازہری میاں نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ لوگ انگریزی زبان میں تقریر سننا چاہتے ہیں بعدہ آپ نے چند منٹ کے لئے اپنی آنکھیں بند کیں (مراقبہ یا تصور شیخ میں مستغرق ہوئے) پھر آنکھیں کھولیں اور نہایت فصیح وبلیغ انگریزی زبان میں برجستہ تقریر شروع کردیں اور اس زبان میں نہایت جامع، پرمغز اور دلپذیر تقریر فرمائی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس واقعہ کو حضرت علامہ علیہ الرحمہ بڑی حیرت واستعجاب کے ساتھ بیان فرمارہے تھے ان کی حیرت کی باعث یہ بات ہوسکتی ہے کہ حضرت ازہری میاں ایک عالم ہوتے ہوئے انگریزی زبان سے پورے طور پر واقف ہیں یا اس طرح برجستہ اچھوتے انداز میں انگریزی میں تقریر کر لینا خصوصی کرم خداوندی ہی سے ہوسکتا ہے۔دونوں میں سے جو وجہ بھی ہو اس سے حضرت کی فضیلت وخوبی عیاں ہوتی ہے۔

[ایضاً،ص ۲۹۰،مضمون:مفتی محمد عابد حسین قادری]

آپ دین وسنت کے کام کے لئے وقف تھے: آج دنیا مادہ پرستی کی طرف مائل ہے۔دین اور خدمات کی طرف کون توجہ دیتا ہے۔الا ماشاء اللہ،عوام کو تو جانے دیجئے ان میں اکثر ایسے ہیں جن کو دنیا کمانے اور تجارت میں جھوٹ اور کذب بیان سے چھٹکارا نہیں۔اس دور قحط الرجال میں مخلص،محنت کش، ذمہ دار اور پرہیز گار علماء انگلیوں پر گنے جانے کے قابل ہیں۔ایسے میں کوئی شخص خود کو فی سبیل اللہ وقف کردے یہ بہت بڑی بات ہے۔حضرت ازہری میاں اور دیگر چند علمائے کرام کو رب تبارک وتعالیٰ نے اس مخصوص خوبی سے سرفراز کیا ہے کہ انہوں نے اپنے وجود کو خدمت دین،تصنیف وتالیف،فتویٰ نویسی بیعت وارشاد اور خدمت خلق کے لئے وقف کردیا ہے۔ [ایضاً،ص ۲۹۰،مضمون:مفتی محمد عابد حسین قادری]

ایک بڑا المیہ تصویر کشی پر حضرت کا فتویٰ وعمل: آج جب کہ پوری دنیا میں بے ضرورت تصویر کشی عام سے عام تر ہے،علماء،مشائخ اور پیران طریقت جسے دیکھئے وہ اپنی تصویر کھنچواتے نظر آتے ہیں،مریدین کا حال تو بہت برا ہے وہ اپنے بزرگوں کی تصویروں کو گھر کی دیوار اور موبائل فون کی ڈی۔پی پر نہایت شوق سے لگائے رکھتے ہیں،جیسے اس کا کوئی گناہ شرع میں نہیں۔اللہ اس عمل سے مسلمانان عالم کی حفاظت فرمائیں،ہاں! شریعت ضرورتاً اس کی اجازت دیتی ہے وہ بھی ناگزیر حالات میں۔اس رخ سے حضرت ازہری میاں زید مجدہ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو یہ پاتے ہیں کہ آپ نے کبھی قصداً اپنی زندگی کے آخری دم تک تصویر کھنچوانے سے اپنے آپ کو باز رکھا اور کبھی قصداً نہ تصویر کھنچوائی اور نہیں کسی کو کھینچنے کی اجازت دی۔ (راقم الحروف)

مردوں سے مشابہت اختیار کرنے سے متعلق آپ کا فرمان: فی زمانہ عورتیں لباس میں،طور

www.muftiakhtarrazakhan.com

طریقے اور نت نئے فیشن میں مردوں سے مشابہت کرنے میں ذرہ نہیں جھجھکتی ہیں۔حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی ایسی عورتوں کے بارے میں لکھتے ہیں ''بلاضرورت صحیح عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا مردانہ کام ہے۔حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔ابن حبان اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں کچھ ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح جانوروں پر سوار ہوں گی اور اس کے آخر میں الفاظ آئے: ان عورتوں پر لعنت بھیجو کیوں کہ وہ ملعون ہیں

[ایضا،ص:۶۴]

مزید آگے تحریر فرماتے ہیں ''زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتی ہیں،حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں اس پر یہ ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ دیں کہ عمامہ والے مردوں سے مشابہت نہ ہو جائے۔کیوں کہ عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے ''تشبہ'' حرام ہے۔ [ایضا،ص:۶۵]

اور فرمایا ''عورت کو اپنے سر کے بال کترانا حرام ہے اور کترے تو ملعون کہ یہ مردوں سے مشابہت ہے اور عورتوں کا مردوں سے تشبہ حرام اور درمختار میں ہے کہ کسی عورت نے سر کے بال کتر ڈالے تو گنہگار ہوئی نیز اس پر اللہ کی لعنت ہوئی۔اس میں جو علت مؤثرہ ہے وہ مردوں سے تشبہ ہے۔ [ایضا،ص:۶۶]

عاشورہ کے ایام میں ان کے کپڑوں کے استعمال سے بچیں: عاشورہ کو موقع پر محبت حسین میں لوگ قسم قسم کے رنگ برنگ کپڑے خود بھی پہنتے ہیں اور بچوں کو بھی پہناتے ہیں۔حضور تاج الشریعہ حکم شرع صادر فرماتے ہیں ''مسلمان کو چاہئے کہ عشرۂ مبارکہ میں تین رنگوں سے بچے،سبز،سرخ،سیاہ۔سبز کی وجہیں تو معلوم ہو گئیں اور سرخ آج کل ناصبی خبیث خوشی کی نیت سے پہنتے ہیں،سیاہ میں اودا،نیلا،کاسنی سبز میں کاہی،دھانی،پستی سرخ میں گلابی،عنابی، رنگی سب داخل ہیں اگر سوگ یا خوشی کی نیت سے پہلے جب تو خود ہی حرام ہے ورنہ ان کی مشابہت سے بچنا بہتر ہے۔مزید لکھتے ہیں عشرہ محرم کے سبز رنگے ہوئے کپڑے بھی ناجائز ہیں یہ بھی سوگ کی غرض سے ہیں ۔

[ایضا،ص:۷۳]

غیر اللہ کی قسم کھانے کے متعلق آپ کا موقف: آج کل بالخصوص نوجوان طبقہ بات بات پر مختلف چیزوں کا قسم کھانے لگتا ہے جیسے ماں قسم،اولاد قسم،قرآن قسم مسجد وغیرہ اس سلسلے میں تاج الشریعہ مدظلہ العالی

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرماتے ہیں ''غیر اللہ کی قسم، قسم شرعی نہیں۔ علماء فرماتے ہیں اگر غیر اللہ کی قسم کو قسم شرعی جانے اور اس کا پورا کرنا لازم سمجھے اس صورت میں آدمی کافر ہو جائے گا۔

امام رازی فرماتے ہیں ''میری جان کی قسم، تیری جان کی قسم کہنے والے مجھے کفر کا اندیشہ ہے اور لوگ عام طور پر یہ نادانی میں کہتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں کہتا یہ شرک ہے۔ [ایضاً،ص:۱۷۷]

آگے لکھتے ہیں ''حدیث شریف میں غیر اللہ کی قسم کھانے والے کو جو مشرک فرمایا گیا اس سے اس شخص کا بھی حکم ظاہر، جو یوں قسم کھائے اور اگر میں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی یا ملت اسلام سے بری و بیزار ہو جاؤں ایسی قسم کھانا سخت حرام بدکام کفر انجام ہے۔ [ایضاً ص۷۹]

آخر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تم کو کثرت قسم سے منع کرتا ہے اور بے باکی سے باز رکھتا ہے اس لئے اس سے باز رہنے میں ہی پرہیز گاری اور تمہاری بھلائی ہے۔ [ایضاً،ص:۸۹]

غیر اللہ سے امداد و استعانت اور حضرت تاج الشریعہ کا موقف: رہا غیر اللہ سے مانگنے اور ان سے استغاثہ کا معاملہ تو یہ ایسی چیز ہے جو قرآن میں متعدد جگہوں پر وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت ذو القرنین کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے ''اعینونی بقوۃ الآیۃ'' حضرت عیسیٰ کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے ''من انصاری الی اللہ'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''او لیك یدعون یبتغون الی رب الوسیلۃ ایھم اقرب'' بلکہ اللہ تعالیٰ نے استعانت کا حکم بھی کیا ہے ''واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''و تعاونوا علی البر والتقویٰ'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون'' ایک جگہ یوں فرماتا ہے ''وابتغوا الیہ الوسیلۃ'' اسی طرح سنت رسول میں بھی استغاثہ اور استعانت بغیر اللہ کی بہت ساری نظیریں ہیں۔ چنانچہ علامہ ازہری نے شیخ سلیمان کے حوالے سے ایک حدیث نقل فرمائی وہ یہ ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینا دیاعباد اللہ احسبوا ثلاثا فان اللہ حاصرا سیحسبہ ''الصواعق

www.muftiakhtarrazakhan.com

الالھیۃ (۳۵) اسی طرح ایک دوسری حدیث نقل فرمائی جسے علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر (۱/ ۵۶۳) میں نقل فرمائی ہے وہ یہ ہے ''کنت ابیت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیۃ بوضوئہ وجاجۃ فقال لی : سل ؟ فقلت : یا رسول اللہ اسا لك مرافقتك فی الجنۃ فقال او غیرہ ذالك قلت ھو ذالك قال اعنی علیٰ نفسك بکثرۃ السجود الخ'' علامہ ازہری ان دونوں حدیثوں کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں میں غیر اللہ کو پکارنے، ان سے مانگنے اور ان سے استغاثہ کرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ دوسری حدیث میں ایک ایسی چیز کو غیر اللہ سے مانگنے کا تذکرہ ہے جس کا عطا کرنا ابن تیمیہ کے نزدیک خصائص ربوبیت میں ہے۔ یعنی جنت میں داخل کرنا، کیوں کہ اس میں سائل نے جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کا سوال کیا ہے اور وہ بغیر جنت میں داخل ہوئے حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔

علامہ ازہری کے بے باک قلم کا یہ تیور قابل مطالعہ ہے، فرماتے ہیں: فان قلتم نستغیث بالا احیاء الحاضرین و انتم تستغیثون بالاموات والغائبین، قلنا ھل عند کم من اللہ برھان علیٰ ان الاحیاء شرکاء للہ من دون الاموات، فان قلتم لا، قلنا فکیف ساغ عند کم سوالھم والستغاثہ بھم و ھو عند کم شرك ، ایجوز عند کم الشرك بالاحیاء دون الاموات ؟ و ای دلیل من الشرع علیٰ جواز الشرك بالاحیاء دون المیتین ؟ اگر تم کہو کہ ہم زندوں سے مدد مانگتے ہیں تم مردوں سے، تو ہم کہیں کہ اللہ کے طرف سے کون سی دلیل تم پر اتری کہ زندہ لوگ اللہ کے شریک ہیں اور مردے نہیں تو اگر تم کہوں کہ نہیں، تو پھر تمہارے لئے کیسے جائز ہوا کہ تم ان سے مدد مانگوں اور مردوں سے نہ مانگو اور کس دلیل کی بنیاد پر زندوں کے ساتھ شرک جائز ہے اور مردوں کے ساتھ ناجائز ہے۔

[تجلیات تاج الشریعہ، ص:۲۲۸]

ظاہری حالت میں دوررہ کر دیدار اور جنات سے حفاظت

۲۷ رجولائی ۲۰۱۵ء کو میں اپنی آفس میں بیٹھا ہوا تھا، حضرت سے ملنے والوں کا بے پناہ ہجوم تھا، اسی درمیان تین یا چار شخص کافی لمبے تڑنگے آفس میں داخل ہوئے، سلام ودعا کے بعد کہنے لگے، کہ آپ نے مجھے پہچانا

www.muftiakhtarrazakhan.com

، میں نے کہا کہ ہاں چہرہ پہچان رہا ہوں، مگر نام یاد نہیں آ رہا ہے، ان میں ایک بزرگ شخصیت تھی، سفید داڑھی تھی، نورانی چہرہ اور اس پر سفید کپڑا اور سر پر سفید رومال وٹوپی نے چہرہ کو نہایت بارونق بنا دیا تھا۔ انہوں نے جیب سے مجلد ایک چھوٹی سی پاکٹ سائز کی کتاب کو میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ دیکھئے یہ کیا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ شجرہ شریف تھا، اندر کھولا تو موصوف کا نام میرے ہاتھوں سے حاجی احمد علی قادری رضوی جموں کشمیر لکھا ہوا تھا، وہ ۲ر فروری ۲۰۰۷ء کو حضرت سے داخل سلسلہ ہوئے تھے۔ حاجی احمد علی رضوی کے ہمراہ مولانا دل محمد رضوی مرحوم کے صاحبزادے محمود احمد رضوی، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ جموں کشمیر بھی تھے۔ حاجی صاحب نے اپنے صاحبزادے آفتاب احمد کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کو مرید کرانے کے لیے لایا ہوں، بولے کہ واقعہ یہ ہوا کہ اس کے اوپر جنات کے اثرات ہیں، اکثر حاضری ہوجاتی ہے۔ ایک بار جنات اس کے اوپر حملہ آور ہوگئے، میں گھبرا گیا کہ اب کیا کروں، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ دفعتاً میری زبان سے یہ آواز نکلی کہ ''تم جانتے ہو کہ میری سرپرستی کون کر رہے ہیں اور میں کس بزرگ کا مرید ہوں'' کہ اتنے میں حضرت تاج الشریعہ میری پشت کی طرف کھڑے تھے، کہ آفتاب احمد نے دیکھا اور وہ گھبرا گیا، اس کے اوپر جو جنات کے اثرات تھے، وہ کافور ہوتے نظر آئے، اس کے منہ سے یہ آواز سنائی دیتی رہی کہ اب میں نہیں آؤنگا، اب میں نہیں آؤنگا آفتاب احمد کی خواہش ہوئی کہ جس پیر سے آپ مرید ہیں ان کے پاس مجھے لے چلئے، میں بھی انہی سے مرید ہونا چاہتا ہوں، پہلے میں زیارت کروں گا پھر میں مرید ہوں گا۔ حاجی صاحب حضرت کے نشست گاہ میں گئے، بغیر کچھ کہے آفتاب احمد کہنے لگے کہ یہی شخصیت ہے، جس کو میں نے دیکھا تھا، انہی کی ہیبت اور روحانی فیضان نے جن کو بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ پھر آفتاب احمد حضرت کے دست حق پرست پر مرید ہوگئے، چار لوگوں کو میں نے شجرہ شریف دیا اور بہت خوش ہوکر، جموں کشمیر کے لیے روانہ ہوگئے، اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح سے پیر ومرشد کا فیضان نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

جامعہ الازہر میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا پرتپاک خیر مقدم اور فتنہ وہابیت کا رد

Posted by umair.awaisi سرزمین مصر کو ایک زمانے سے مرکز علم وفن کی حیثیت، ایک تاریخی روداد حاصل ہے اور آج بھی تشنگان علوم نبویہ دنیا کے ہر گوشہ سے اپنی علمی پیاس کو بجھانے کیلئے اس کا رخ کرتے ہیں؛

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی مقصد کے پیش نظر جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم القدسیہ ۱۹۶۳ء میں دنیا کی قدیم دینی یونیورسٹی ازہر شریف مصر میں حصول تعلیم کے لئے تشریف لائے تھے اور قیام مصر کے دوران اپنے جدامجد امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی فکروآگہی اور فقہی کمالات سے اہل مصر کو بطور عام اور علمائے ازہر شریف کو بطور خاص روشناس کرایا تھا۔مگر چند سال کے قیام کے بعد جب آپ تکمیل تعلیم کے بعد ہندوستان واپس آ گئے تو پھر آپ کا کوئی ایسا علمی یا قلمی رشتہ جامعہ ازہر سے قائم نہ رہ سکا جس کے توسط سے علمائے مصر واز ہر شریف کو امام احمد رضا فاضل بریلوی کی جامع شخصیت اور آپ کی گرانقدر خدمات کو مزید جاننے اور سمجھنے کا موقع ملے،اس قطع تعلق کے نتیجہ میں اعداء اہل سنت وجماعت نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی پروقار شخصیت کو مجروح کرنے کی حتی الامکان کوششیں کرتے رہے جس میں وہ کچھ حد تک وقتی طور پر کامیاب بھی رہے لیکن ادھر چند سالوں سے طلباء اہلسنّت وجماعت کا جم غفیر جو یہاں پر تعلیم حاصل کررہا ہے انہوں نے جب حالات کو پراگندہ پایا تو سب بہ یک آواز پکار اٹھے کہ جو ماحول ہمارے خلاف بنایا گیا ہے اس کو صاف وشفاف کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے وہ اپنی بساط کے مطابق جدوجہد کرتے رہے اسی اثناء میں علم وادب اور صوفی گھرانہ سے وابستہ شیخ خالد ثابت جو کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں،تبلیغی جماعت کے عیارانہ ومکارانہ دام فریب میں آ کر ہندوستان کا چند بار تبلیغی دورہ فرمایا۔ان کا کہنا ہے کہ جب میں ہندوستان میں قیام پذیر تھا تو میں تبلیغی جماعت کے سرکردہ لوگوں سے شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا کے متعلق پوچھتا تو وہ برجستہ جواب دیتے کہ وہ بریلویہ فرقہ کے موسس ہیں اور یہ ایک گمراہ اور گمراہ گر فرقہ ہے،جب ہم نے سنا تو ہمارے کانوں کو یقین نہیں آیا کیونکہ بریلویت کے بارے میں عرصہ دراز سے سن رہا تھا کہ وہ ایک صاف وشفاف اور محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے آخر یہ عداوت کیسی؟ کہاں حق اور کہاں باطل۔ یہ دونوں کا سنگم کیسے،اب میں نے شدت سے اس جماعت کی حقانیت کی جستجو شروع کی اور جب وطن واپس آیا تو چند ہندوستانی علماء جو سعودی عرب میں جامعات سے جڑے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ شیخ امام احمد رضا بریلوی کو جانتے ہیں اور ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو وہ تبلیغی جماعت کی طرح ہی جواب دیتے جس سے میں کافی کبیدہ خاطر ہوا لیکن طالب حق کی رہنمائی اللہ عزوجل ضرور فرماتا ہے اسی تلاش میں ایک طالب علم

www.muftiakhtarrazakhan.com

جوسرزمین کیرالہ سے تعلق رکھتا ہے اوروہ ازہرشریف میں زیرتعلیم ہے اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے حسب عادت شیخ امام احمدرضاخان کے بارے میں سوال کیاتواس نے جواب دیا کہ وہ سوادِاعظم اہلسنّت وجماعت کے ایک امام ہیں اور ہندوستان میں ۹۰ فیصدسنی مسلمان ان کے تابع ہیں اورصحیح طریقے سے ایک زمانے سے اسلامی عقائد کی آبیاری فرماتے آرہے ہیں' مزیدمعلومات کے لئے اس طالب علم نے شیخ امام احمدرضا اور دیگرعلمائے اہلسنّت کی کتابیں فراہم کیں' اس کے بعدمیں نے اپنے مطالعہ کی روشنی میں ایک کتاب بنام ''من اقطاب الامۃ فی القرن'' ترتیب دی۔ اس کتاب میں تین برگزیدہ شخصیات کااجمالی تعارف اوران کے عقائد ہیں اس میں سرفہرست (1) الشیخ احمد رضا بریلوی الہندی (2) الشیخ صالح الجعفر ی مصری (۳) الشیخ احمد الستغالی علیہم الرحمۃ والرضوان ہیں جب یہ کتاب مارکیٹ میں آئی توبعض احباب کے ذریعہ مطالعہ کے لئے دستیاب ہوئی بعد مطالعہ راقم کے دل میں صاحب کتاب سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا کہ اتنے بڑے عاشق احمدرضا خان یہاں پرہیں اورہم لوگ ان کی زیارت سے محروم ہیں اب راقم الحروف مع احباب قیام گاہ پرحاضر ہوئے سلام ودعا اورسمی گفتگو کے بعدشیخ نے اپنی ساری آپ بیتی سنائی توآنکھیں نم ہوگئیں کہ کس طرح سے حق کومٹانے کیلئے خوارج وہابیہ' ودیوبندیہ نے اپنے فریب کے جال بچھائے تھے' شیخ اپنے قیمتی مشورہ سے نوازتے رہے اور بتاتے رہے کہ کون کون سے ذرائع ہوسکتے ہیں' امام احمدرضاخاں علیہ رحمۃ کے عقیدہ حقہ کی ترجمانی بھی ہے، ایک کڑی حضور تاج الشریعہ کادورہ مصران کے چہرے پرمسرت وشادمانی کا آفتاب مسلسل چمکتارہااورآخیر میں آپ نے بہت ہی عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ اگرآپ اپنے قدم میمنت سے اہل مصرکوعام طورسے اوراس گدائے امام احمدرضا کوخاص طورسے زیارت کاشرف بخشیں توانتہائی ذرہ نوازی ہوگی تب علامہ ازہری نے کہا کہ انشاءاللہ میں بہت جلد دورہ مصرپرآرہاہوں' اتنا سننا تھا کہ شیخ خوشیوں سے پھولے نہ سمارہے تھے اورزبان پہ صرف اورصرف اہلاً وسہلاً مرحبا کی صدائیں تھیں' جب یہ خبرطلبائے ہند کے مابین پھیلی توہرکوئی دست بدعا تھا کہ حضرت کادورہ کسی طرح بھی ہوجائے تاکہ برسوں سے پھیلے ہوئے ہمارے خلاف غلط افکارکی اصلاح حضرت کی زبان فیض ترجمان سے ہوگی توزیادہ پراثر ہوگی۔اب وہ وقت بھی آہی گیا کہ حضورتاج الشریعہ نے اپنے سفرکی تاریخ کاتعین کردیا' کیا کہنا تھاخوشیوں سے طلباء جھوم اٹھے' زمانہ امتحان کا تھا پھربھی طلبا ہمہ تن اپنے قائد کے پروگرامات کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

تیاریوں میں روز وشب مصروف ہوگئے اورعلماء ازہر شریف اوردیگر جامعات کے علماء کودعوتیں دی جانے لگیں ‘ساتھ ہی مصر سے حضوراعلیٰ حضرت اوردیگر علماء اہلسنّت وجماعت کی شائع شدہ کتابوں کا سیٹ بھی دیا گیا‘جس میں مندرجہ ذیل کتابیں تھیں۔(۱)تنقیہ الایمان من عقائد مبتدعہ الزمان المعروف باسم المعتقد المنتقد مع شرحہ المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد۔(۲) رفع الریب المصطفی من علم الغیب المعروف باسم الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیۃ۔(۳)محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (۴)الفلسفتہ الاسلامیہ۔(۵) من اقطاب الامتہ فی قرآن العشرین۔(۶) حضرت کا نایاب حقیقی رسالہ’’اصحابہ نجوم الاھتداء۔یہ کتابیں سیکڑوں کی تعداد میں مفت تقسیم کی تاکہ کتابوں کے مطالعہ کی روشنی میں ہر منصف مزاج اپنی رائے قائم کرسکے‘ پورے ماحول کورنگ رضا میں ڈھالنے کی بھرپور جدوجہد کی گئی جس میں خاطرخواہ کامیابی بھی ملی‘ تین مئی کی وہ حسین رات تھی جب طلباء کا ایک وفد قاہرہ ایئرپورٹ پہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضورتاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری کا استقبال کرنے کیلئے گئے اوروہ ساعت سعید بھی آگئی کہ اللہ کا زندہ ولی اپنے احباب کے ساتھ نازک قدموں سے خراماخراما چلا آرہا ہے جو جہاں ہے اس حسین وجمیل فرشتہ صفت پیکر کودیکھ رہا ہے اوردل ہی دل میں اپنی زبان سے یہ اظہار کررہا ہے کہ کیا آج کے اس پرفتن اورفیشن بھرے ماحول میں ایسے بھی اللہ کے نیک بندے ہیں سب کی زبانیں مدح سرائی میں لگی ہوئی ہیں یہ کوئی اللہ کا ولی ہی ہوسکتا ہے‘بعد مصافحہ ومعانقہ یہ وفد اپنے عظیم قائد آبروئے اہل سنت وجماعت کوان کی قیام گاہ کی طرف لے کر روانہ ہوا تو یہاں بھی طلباء کا جم غفیر تھا سب نے حضرت کا پرتپاک استقبال کیا۔حضرت چندمنٹ آرام کرنے کے بعد تشریف لائے تو طلباء نے آپ کے تعلیمی زمانے کے متعلق چندسوالات کئے جس کا جواب حضرت نے بڑے ہی اچھوتے انداز میں دیا پھر حضرت نے اگلے دن کے پروگرام کے متعلق پوچھا کہ کیا کیا پروگرام ہیں‘ تب سارے پروگرامات کی تفصیل حضرت کے گوش گزار کردی گئی جو کچھ اس طرح سے تھی۔۷ مئی کو گیارہ بجے شیخ الازہر سید طنطاوی سے مشیخۃ الازہر میں ملاقات کرنی ہے‘ عالم اسلام کے عظیم مفتی مصر علی جمعہ سے ملاقات کرنی ہے اور پھر 3 بجے سے بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ہے جس کی تیاری بڑے پیمانے پر بہت ہی محنتوں سے کی گئی ہے جس میں اجلہ اکابر علماء کو مدعو کیا گیا ہے اس میں آپ کے جدامجد امام احمد رضا خان بریلوی پر لگائے گئے بے بنیاد لزامات کی تردید کرنی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور جماعت بریلویت کے متعلق اور ان کے عقائد کے بارے میں آگاہ فرمانا ہے علماء وطلباء کے ذہنوں میں جوشکوک وشبہات جماعت بریلویہ کے متعلق ہیں، اس کو دفعہ کرنا چاہے۔ جامعہ ازہر شریف کے وائس چانسلر احمد طیب سے گیارہ بجے دن میں ملاقات کرنی ہے اس کے بعد مزارات مقدس کی زیارتیں کرنی ہیں اور شام بعد نماز عشاء عاشق اعلیٰ حضرت جناب شیخ محمد خان ثابت صاحب کے دولت کدہ پر محفل ہے اس میں شرکت کرنی ہے۔ ۶ مئی کو قیام گاہ پر اکثر ملکی وغیر ملکی طلباء درس حدیث کے متمنی ہیں اور بیعت کے خواہشمند ہیں وہ حاضر بارگاہ ہوں گے اُن کے اذن تمناؤں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے، ۷ مئی کو وطن کیلئے روانگی ہے۔ ۷ مئی کو گیارہ بجے حضرت مع احباب شیخ الازہر سید طنطاوی سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو شیخ الازہر نے پرجوش انداز میں آپ کا استقبال کیا اس کے بعد آپ نے شیخ سے اپنے جد امجد امام احمد رضا کے افکار وخیالات پر تبادہ خیال کیا اور چند کتابیں جو اپنے ہمراہ لے کر آئے تھے شیخ کو پیش کی اور ہر کتاب پہ تفصیلی روشنی ڈالی کہ ان کتابوں کا پس منظر کیا ہے آپ نے اعلیٰ حضرت کی کتاب ''تنقیۃ الایمان من عقائد مبتدع الزمان'' پیش کیا تو شیخ صاحب نے طائرانہ نگاہ پوری کتاب پر ڈالی اور پکار اٹھے کہ یہ کتاب اہلسنّت وجماعت کے عقیدے کی بھرپور تائید کرتی ہے اور باب عقائد میں منفرد ہے اسکی خوب اشاعت ہونی چاہئے پھر آپ نے اپنا تحقیقی رسالہ ''الصحابۃ نجوم الاہتداء'' پیش کیا اور بتایا کہ ازہر شریف کے ایک عالم دین نے حدیث ''اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم'' کو شفاء شریف کی تحقیق وتخریج میں موضوع لکھا ہے تب شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث باب فضائل میں مقبول ہے اور اس حدیث کو تلقی بالقبول حاصل ہے لہٰذا یہ حدیث موضوع ہے پھر دوسرا ارسالہ ''ان ابا ابراہیم تارخ لاآزر'' کو پیش کیا اور کہا کہ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد ہیں، تب شیخ صاحب نے کہا کہ نہیں آزر ان کے چچا تھے اور تارخ ان کے والد ہیں، شیخ صاحب فراخ دلی سے آپ کی نادر ونایاب تحقیقات پر داد دیتے رہے اور دعائیں کرتے رہے کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے اوپر تادیر قائم رکھے، آپ نے اب اپنا تیسرا رسالہ جو ابھی غیر مطبوع ہے اس کا زیر اکس پیش کیا جس کا نام ہے ''سدا المشارع علی من بقول ان الدین یستغنی عن الشارع'' اور بتایا میں سعودی عرب میں تھا تو کسی دیوبندی (جو دار العلوم دیوبند سے تعلق رکھتا ہے) نے کہا ہے کہ دین رسول کا محتاج نہیں ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اتنا سننا تھا کہ شیخ صاحب کے چہرے پر ناگواری ظاہر ہوئی اور کہا کہ وہ ملحد ہے جس نے ایسا کہا ہے تب آپ نے کہا ہم نے اس کے رد میں یہ تفصیلی جواب لکھا ہے۔اس طرح سے گفتگو کا سلسلہ گھنٹوں جاری رہا پھر شیخ نے کہا کہ امام احمد رضا کے افکار کو عالم عرب میں متعارف کرایا جائے تو آپ نے کہا کہ میں ان کے مجموعہ فتاویٰ بنام ''العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویہ'' کی تعریب کر رہا ہوں جو جلد ہی منظر عام پر آئیں گے اور چلتے چلتے آپ نے شیخ صاحب کو بریلی شریف آنے کی دعوت دی شیخ نے کہا کہ انشاء اللہ حاضر آؤں گا۔اب مفتی مصر علی جمعہ سے ملاقات کرنی تھی لیکن وہ کسی اہم کام سے باہر تھے تو ان سے روبرو ملاقات تو نہ ہوسکی البتہ فون پر تبادلہ خیال ہوا' پھر حضرت اپنی آرام گاہ کے لئے روانہ ہوئے کچھ دیر آرام کے بعد راقم نے آپ کو لے کر طلبا کی جانب سے منعقدہ عالمی کانفرنس میں پہنچا تو وہاں علماء وطلباء پہلے ہی دیدار کیلئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے' جب آپ کی گاڑی رکی تو علماء وطلباء کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر آپ کی طرف بیتابانہ بڑھا اور پوری فضا اہلاً وسہلاً مرحبا کی آواز سے گونجنے لگی آپ رونق اسٹیج ہوئے وہاں پر ازہر شریف ودیگر جامعات کے اجلہ علمائے کرام تشریف فرما تھے۔جن میں کلیۃ اصول الدین کے شعبہ عقیدہ وفلسفہ کے صدر جناب عزت مآب ڈاکٹر طہ حبیشی وسوتی اور صدر شعبہ حدیث عزت مآب ڈاکٹر سعید جاویش'' کلیۃ اللغات والترجمہ'' کے شعبہ اردو کے مساعد ڈاکٹر عزت مآب حازم محفوظ اور جامعہ عین شمس کے ڈاکٹر عبدالقادر انصار اور دیگر جامعات کے کئی علماء تشریف فرما تھے سب کے ناموں کا احاطہ مشکل ہے' صحافتی میدان سے تعلق رکھنے والے کئی افراد تھے لیکن انہیں پہلے ہی باخبر کر دیا گیا تھا کہ شیخ کے نزدیک تصویر کشی حرام ہے اور اس کے لئے سختی سے پمفلٹ چسپاں کر دیئے گئے کہ کوئی تصویر نہ کھینچے جس کی وجہ سے بعض میڈیا والے چلے گئے اور جو رہے وہ سامعین کی حیثیت سے بیٹھے رہے اور پروگرام کی رپورٹ نوٹ کرتے رہے جس میں ازہر یونیورسٹی کے طرف سے نکلنے والا ہفتہ واری اخبار ''صوت الازہر'' نے پروگرام کی رپورٹ کو مختصر لیکن جامع شائع کیا اور تقریباً پچاس ملکوں کے طلباء زینت محفل تھے محفل کی ابتداء پہلے ہی سے ہوچکی تھی جس میں سب سے پہلا خطاب ڈاکٹر عبدالقادر انصار جامعہ عین شمس نے کیا بہت ہی مختصر لیکن نہایت ہی جامع و پرمغز خطاب فرمایا' آپ نے کہا کہ اگر کسی کو امام احمد رضا کے عقیدے پر کوئی شبہ ہو تو پہلے ان کی تصنیفات کا مطالعہ کرے خصوصاً ''تنقیۃ الایمان من عقائد مبتدعۃ عمیق الزمان'' کا اس لئے اس

www.muftiakhtarrazakhan.com

کتاب میں امام اہلسنّت امام احمد رضا نے تمام باطل فرقوں کی سرکوبی کی ہے اور علماء اہلسنّت کے عقائد کو صحیح بیان فرمایا ہے اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر کسی نے اس کتاب کو منصفانہ مزاج سے پڑھ لیا تو اس کے سارے شکوک وشبہات ریت کے تودوں کے طرح بکھر جائیں گے لہٰذا ہمیں امام کی کتابوں کا مطالعہ لازمی ہے اس سے پہلے کچھ بھی ان کے متعلق کہنا عبث ولایعنی بات ہوگی۔ دوسرا خطاب ڈاکٹر طہٰ حبیشی وسوتی کا ہوا (موصوف ایک صوفی گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بڑے ہی علم وفضل کے مالک ہیں نابینا ہونے کے باوجود ہر ماہ دو ماہ پر آپ کی کوئی نہ کوئی نایاب وعلمی کتاب منظر عام پر آتی ہے اور اپنے درسگاہی لیکچر میں کھلم کھلا وہابیوں کا رد فرماتے ہیں اور ذرا بھی کسی کا خوف نہیں کرتے) آپ نے سب سے پہلے اپنے عظیم وبابرکت مہمان کو ہدیہ تہنیت پیش کیا اور کہا کہ جامعہ ازہر آپ کا خیر مقدم کرتا ہے اور میں بھی تہہ دل سے آپ کا استقبال کرتا ہوں پھر آپ نے ہندوستان میں اسلامی تاریخ پر بہت ہی جامع روشنی ڈالی کہ کس طرح اسلام سرزمین ہند میں داخل ہوا اور کس طرح انگریزوں نے وہابیت کے توسط سے افتراق بین المسلمین کا کھیل کھیلا اور قادیانیت نے کس کے رحم وکرم پہ اپنا پر پھیلانا شروع کیا اور دیوبندیوں کا ان سارے حالات میں کیا رول رہا ہے؟ اب ایسے پرفتن ماحول میں شیخ الاسلام والمسلمین محب رسول امام احمد رضا خاں بریلوی کا کیا کردار رہا ہے اور آپ نے دفاع اسلام کی عظیم ذمہ داری کو کس طرح انجام دیا ہے چنانچہ جب قادیانیوں نے اپنا پر پھیلانا شروع کیا تو سب سے پہلے اگر کسی نے تردید کی تو وہ امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت ہے اور آپ نے ان کی تردید میں پانچ کتابیں تصنیف فرمائی اور جب وہابیت ودیوبندیت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر سوالات اٹھائے تو امام احمد رضا بریلوی نے الدولتہ المکیہ جیسی مدلل کتاب پیش کی گویا باطل نے جس زوایہ سے اعتراض کیا امام نے اسی زوایہ سے جواب دیا چنانچہ آپ اپنے زمانہ میں ہر نئے جنم لینے والے فتنے کا سر قلم کیا ہے اور اکیلے میدان میں ان فتنوں کا مقابلہ کیا جیسا کہ آپ کی کتابوں سے ظاہر ہے میں نے آپ کی چند کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور سنا ہے کہ آپ کے فتاویٰ ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہیں لیکن ابھی تک میں نے اسے نہیں پایا ہے لہٰذا میں اپنے معزز ومکرم مہمان سے عرض کروں گا کہ جدامجد کی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ عرب دنیا میں پھیلایا جائے تاکہ صحیح عقائد کی نشر واشاعت ہو سکے اخیر میں آپ نے کہا کہ وقت کی تنگی ہے اور ہمارے عظیم مہمان تشریف فرما ہیں ہم ان کی زبانی امام احمد

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضا کے متعلق سنیں گے۔تیسری تقریر ڈاکٹر سعید جاویش کی ہوئی آپ نے بھی اپنے عظیم مہمان کو سب سے پہلے ہدیہ تہنیت پیش کیا اور حضرت کی کتاب ''الصحابہ نجوم الاھتدا'' پر بھرپور روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ میں نے ابھی تک اس حدیث ''اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیھم اھتدیتم'' پر اتنی مفصل بحث نہیں دیکھی ہے اور نہ ایسی نادر تحقیق ہماری نظر سے گزری ہے یہ تحقیق اپنی مثال میں منفرد ہے اور اس بات پر شاہد عدل ہے کہ علم حدیث میں مہمان موصوف کو مکمل عبور حاصل ہے۔خطاب حضور تاج الشریعہ آپ نے سب سے پہلے اپنے سامعین، منتظمین اور زینت اسٹیج علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا آپ نے فرمایا کہ ازہر شریف جو کعبۃ العلم ہے اور علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری دنیا میں پھیلانے میں کوشاں ہے اور یہ ایک زمانہ سے اس خدمت کو بحسن وبخوبی انجام دے رہا ہے زمانہ کے نشیب وفراز نے بہت ساری تبدیلیوں کو لایا لیکن ازہر شریف آج بھی اسلاف کی ڈگر پہ قائم ہے اور اسلام کی سچی تعلیمات کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچا رہا ہے۔آپ نے کہا کہ آج ہمارے جدامجد شیخ الاسلام والمسلمین وامام الہمام امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ مفسد عناصر نے اپنے عقائد فاسدہ پر پردہ ڈالنے کے لئے غلط عقیدوں کو ان کی طرف منسوب کر دیا ہے جس سے ہمارے جدامجد اور ان کی نسلیں بری ہیں اور ہمارے عقائد وہی ہیں جو عہد صحابہ سے لے کر آج تک سینہ بسینہ چلے آرہے ہے اور ہم مذہبی حنفی، مسلکا سنی، مشربا قادری، بلادا بریلوی ہیں آج وہابیوں اور دیوبندیوں نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ امام احمد رضا فرقہ بریلویہ کے بانی ہیں میں کہتا ہوں بریلویہ کوئی فرقہ نہیں ہے نہ امام احمد رضا اس کے بانی ہیں یہ ایک جھوٹ اور غلط الزام وبہتان ہے جو ہمارے اوپر عائد ہے ہم اس سے کلیتاً بری ہیں، ہاں! جس طرح عرب دنیا میں اہلسنّت وجماعت اپنے آپ کو صوفی سے متعارف کراتے ہیں اسی طرح ہندوستان میں اہل سنت وجماعت کو بریلوی کہا جاتا ہے۔اب تاج الشریعہ سے کئے گئے سوالات کو من وعن پیش کر رہا ہوں۔سوال نمبر ا: احسان الٰہی ظہیر نے اپنی کتاب ''البریلویہ تاریخ وعقائد'' میں لکھا ہے کہ احمد رضا کے استاذ مرزا غلام قادر بیگ، مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے، کیا یہ صحیح ہے؟ جواب: نہیں مرزا غلام قادر بیگ امام احمد رضا کے استاذ اور وہ سنی صحیح العقیدہ تھے ان کا انتساب مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف کرنا صریح جھوٹ ہے اس لئے کہ ان کا تعلق قادیانی سے نہ قرابتاً ہے اور نہ مجاورۃً کیونکہ قادیانی پنجاب میں رہتا تھا اور غلام قادر بیگ شہر بریلی میں رہتے تھے اور ان دونوں شہروں

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے مابین طویل مسافت ہے اور وہ اس سے کبھی نہیں ملے اور یہ ان کے اوپر الزام ہے کہ وہ قادیانی کے بھائی تھے ایسا کچھ نہیں ہے وہ اس سے بری ہیں۔سوال ۲: کیا امام احمد رضا فرقہ بریلویہ کے موسس ہیں؟ اور کیا بریلویہ کوئی مستقل فرقہ ہے؟ اور امام احمد رضا کا تعلق کیا شیعہ اور قادیانیوں سے ہے جیسا کہ سعودی عرب سے ایک کتاب بنام ان ''عجم میسر الادیان'' شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے کہ احمد رضا فرقہ بریلویہ کے موسس ہیں اور ان کا تعلق شیعہ اور قادیانی سے ہے کیا یہ صحیح ہے؟ جواب: سب سے پہلے میں کہنا چاہوں گا کہ بریلویہ کوئی فرقہ نہیں ہے اور نہ ہمارے جد امجد امام احمد رضا کا تعلق کسی شیعہ اور نہ قادیانی سے ہے ہم اور ہمارے جد امجد ان ساری تہمتوں سے پاک ہیں' اہلسنّت و جماعت کو ہندوستان میں بریلویہ سے پہچانا جاتا ہے جیسا صوفیہ بلاد عرب میں اہل وسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے۔سوال ۳: بریلویہ اور دیوبندیہ میں کیا فرق ہے؟ اور ان کے عقائد کیا ہیں؟ جواب: اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں کہونگا کہ میں نے ایک مستقل کتاب بنام ''الحق المبین'' لکھی ہے جو ان سارے اختلافی باتوں پر مشتمل ہے حق بات یہ ہے کہ ہم اہلسنّت و جماعت سے ہیں اور ہمارے پاس کوئی جدید فکر ہے اور نہ ہی ہم کسی مذہب جدید سے جڑے ہیں' بریلویہ کا لقب ہمارے اغیار و اعداء نے اس شرط کے ساتھ دیا ہے کہ یہ محب رسول کی جماعت ہے اور جواب اہلسنّت و جماعت کی نشانی ہے سوال کے دوسرے جز کا جواب یہ ہے کہ دیوبندیوں کا اہل سنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں دیوبندیت وہابیت کے بطن سے پیدا ہوئی ہے اس کا تذکرہ میں نے اپنی کتاب ''الحق المبین'' میں کیا ہے اور دوسری کتاب ''حقیقتہ البریلویہ المعروف باسم مراہ النجدیہ بجواب البریلویہ'' کی تحقیق وتخریج از ہر شریف کے طلبا کر رہے ہیں (راقم الحروف نے اس کتاب کی تحقیق وتخریج کی ہے اور یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوگئی ہے) ہم اپنے قارئین سے عرض کریں گے کہ ان دونوں کتابوں کا مطالعہ فرمائیں تا کہ حق و باطل کی پہچان کر سکیں۔اس طرح سے ہماری یہ کانفرنس اختتام کو پہنچی اور اخیر میں حضور اعلیٰ حضرت کی چند کتابیں جن کی تعریف حضور تاج الشریعہ نے کی ہے اس کی تقسیم حاضرین میں کی گئی کتابوں کے نام یہ ہیں۔(۱) الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ (۲) قوارع القھار علی المجسمۃ الفجار (۳) الھادی الکاف فی حکم الضعاف (۴) الامام احمد رضا خان البریلوی فی صفوہ المفکرین یہ کتاب علمائے عرب کے مقالات کا مجموعہ ہے کتاب میں اعلیٰ حضرت کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور جناب عزت مآب ڈاکٹر حازم محفوظ

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے ترتیب دی ہے۔ ۵ مئی کو حضور تاج الشریعہ جامعہ ازہر شریف کے وائس چانسلر جناب عزت مآب ڈاکٹر احمد طیب سے ملاقات کیلئے پہنچے (موصوف ایک خانقاہی گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور خود بھی بہت بڑے پیر ہیں مصر کے بین الاقوامی ٹی وی چینل' نائل ٹی وی Nile پہ ہر ہفتہ پابندی سے وہابیہ کا رد فرماتے ہیں راقم نے کئی دفعہ ان کی رد وہابیہ کی سی ڈی کو سنا ہے) ڈاکٹر موصوف نے آپ کا استقبال مع وفد اپنے آفس کے صدر دروازہ پہ پر جوش انداز میں کیا پھر اس کے بعد اپنے خاص آفس میں لے گئے اور یوں آپ کے سامنے بیٹھے تھے کہ لگ رہا تھا کہ کوئی طالب علم اپنے استاذ کے روبرو زانوئے تلمذ تہہ کئے ہوئے ہے' یہ ان کی اپنی عاجزی تھی کہ اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا' ان سے مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا موصوف نے کہا کہ ازہر شریف اشعریوں اور صوفیوں کا ہے اور اس کا دروازہ ہمیشہ اہل سنت و جماعت کے طلباء کے لئے کھلا ہوا ہے پھر آپ نے اپنے محترم و مکرم زائر کو ایک اعزازی ایوارڈ سے نوازا' یاد رہے کہ یہ ایوارڈ ازہر شریف کے ان فارغین کو دیا جاتا ہے جن کا کارنامہ ملکی و غیر ملکی پیمانہ کا ہوتا ہے چنانچہ اس سے پہلے یہ ایوارڈ پاکستان کے نامور عالم پیر کرم شاہ ازہری کو دیا گیا تھا۔ اسی شام تاج الشریعہ عاشق امام احمد رضا ڈاکٹر محمد خالد ثابت کے دولت کدہ پہ تشریف لے گئے یہ وہی محترم موصوف ہیں جن کی دعوت پر حضرت کا یہ دورہ ہوا ہے' موصوف اپنے یہاں محفل میلاد منعقد کئے تھے یہاں بھی سامعین کی اچھی خاصی تعداد تھی آپ نے حضور ازہری صاحب سے عرض کیا کہ سیدی اپنا کوئی قصیدہ اپنی رس بھری آواز میں سنائیں تو حضرت نے ان کی آواز پر لبیک کہا اور اپنا عزیز ترین قصدہ ''اللہ اللہ مالی رب الاھو'' کو گنگنایا اور تمام سامعین حضرت کے ساتھ اس قصیدہ کو گنگنا رہے تھے۔ پھر اس کے بعد وہاں پہ ایک بہت بڑے صوفی عالم دین اور فن طب کے ماہر ڈاکٹر یسریٰ صاحب تشریف فرما تھے' موصوف آج بھی ازہر شریف کی جامع مسجد میں درس بخاری دیتے ہیں جس میں کئی ممالک کے طلبہ شریک ہوتے ہیں' آپ کا نظریہ امام احمد رضا کے متعلق صاف نہیں تھا' کیونکہ جب ہمارے احباب نے حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب کی کتاب ''حدوث الفتن و جہاد اعیان السنن'' کی طباعت شیخ محمد خالد ثابت کے مکتبہ سے کرائی تو موصوف نے شیخ خالد سے کہا کہ آپ نے اس کتابوں کو اپنے مکتبہ سے کیوں شائع کیا ہے اس میں تو امام احمد رضا بریلوی کا تذکرہ ہے جو مسلمانوں کی عام تکفیر کرتے رہے تو شیخ نے کہا کہ ہماری نگاہ سے تو ایسی عبارت نہیں گزری ہے تب موصوف نے کہا کہ میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے ایک کتاب بنام ''البریلویہ تاریخ وعقائد'' میں پڑھی ہے تو شیخ نے کہا کہ یہ ایک وہابی کی کتاب ہے اور آپ وہابیوں کے وساوس سے بخوبی واقف ہیں کہ انہوں نے شیخ الاسلام علامہ زینی زحلان اور علامہ یوسف نبھانی علیہم الرحمۃ والرضوان کے بارے میں کیا کچھ نہیں لکھا ہے' اس کے بعد موصوف خاموش ہو گئے تب شیخ خالد نے کہا کہ کسی قسم کا اگر کوئی تردد ہو تو آپ بلا جھجک پوچھ سکتے ہیں' میں اپنے مطالعہ کی روشنی میں آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرونگا' راقم اپنے دوست کے ساتھ شیخ خالد کی زیارت کیلئے گیا تو انہوں نے یہ ساری باتیں بتلائیں کہ اس طرح کا حادثہ ہوا ہے پھر آپ نے پوری کہانی سنادی تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ آپ ضرور ان سے خاص طور پر ملاقات کر کے ان کے نظریات کو صاف کریں اس کے لئے ہم سے جس طرح کی بھی مدد کی ضرورت ہوگی تو ہمیں حاضر پائیں گے اسی اثناء میں حضرت کا دورہ بھی ہوا تو ڈاکٹر موصوف کو خاص طور پر کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا لیکن موصوف عدم فرصت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تب میں نے شیخ خالد سے عرض کیا کہ ڈاکٹر یسریٰ صاحب کو اپنے دولت کدہ پر پروگرام میں ضرور مدعو کریں تو انہوں نے لگے ہاتھ فون کر کے موصوف کو دعوت دی اور وہ ان کے دولت کدہ پر حاضر ہو گئے لیکن موصوف نے حضرت کے پر رونق جلوہ زیبا کو دیکھا تو حیران ہو گئے اور کلی طریقے سے مرعوب نظر آنے لگے اور بہت ہی عاجز کے ساتھ چند سوالات اس شرط کے ساتھ کئے کہ یا سیدی آپ کا مذہب بھی طیب ہے اور مشرب بھی طیب ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی جاہل کلمہ کفر کہے تو کیا وہ کافر ہوگا یا نہیں کیونکہ آپ کے جد امجد امام احمد رضا خان اس کی تکفیر کرتے ہیں' تب تاج الشریعہ نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام ہو گئی ہے اور جہالت کوئی عذر نہیں رہا ہے لہٰذا اگر کوئی کلمہ کفر بکے اور اس پر مصر ہے تو وہ کفر ہے جیسا کہ فقہائے حنفیہ کا کہنا ہے پھر آپ نے برجستہ درالمختار ورد المحتار کی عبارتیں پیش کیں۔ (راقم الحروف نے جب ان عبارتوں کی تحقیق کی تو من وعن پایا جیسا آپ نے بیان کیا تھا' یہ حضرت کی اپنی انفرادیت ہے فقہ حنفی کے مسائل میں) حضرت کی اس حاضر دماغی پر ڈاکٹر موصوف ششدر رہ گئے اور بول پڑے کہ اگر اصرار کرتا ہے تو یقیناً کافر ہے تب حضرت نے کہا کہ وہابیہ ودیوبندیہ اسی اصرار کی وجہ سے کافر ہیں' ان ساری گفتگو کے بعد ڈاکٹر موصوف نے عرض کیا کہ آپ ہمیں دلائل الخیرات شریف کی اجازت عنایت فرمائیں تو حضرت نے فرمایا کہ اجازت ہے اس کے بعد عرض کیا کہ داخل سلسلہ فرمالیں تو حضرت نے داخل سلسلہ کیا' کسی صاحب نے کہا کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہئے کہ وہ ٹائی اتارلیں ہمارے نزدیک پہننا حرام ہے(یہ جرأت و بے باکی حضرت کا ہی حصہ ہے جوانہوں نے اپنے اسلاف کرام سے پائی ہے) پھرآپ نے داخل سلسلہ فرمایااورطریقہ قادریہ کی اجازت بھی عطافرمائی۔اس طرح اختتام محفل پرحضرت نے اپنا عمامہ شریف جواپنی قیام گاہ سے لے کرآئے تھےاس کوشیخ محمد خالد ثابت کے سر پرسجایا اوردعائیں کیں کہ اللہ عزوجل مزید آپ کوہمارے جد امجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پرکام کرنے کا حوصلہ عطافرمائے اورآپ کی عمردرازفرمائے' پھرآپ نے شیخ کو بریلی شریف آنے کی دعوت دی۔حضرت کے دورہ کے بعدآپ نے دوسری کتاب بنام''انصاف الامام امام اهل سنته العالم الربانی المجدد الشیخ احمد رضاخان البریلوی'' تصنیف فرمائی ہےجس میں آپ نے سارے الزامات جوامام احمد رضاخاں پر بے بنیادلگائے گئے ہیں ان کا خوب اچھی طرح سے قلع قمع کیا ہے۔٦ مئی کوطلباءازہرشریف ودیگر جامعات کےطلباء درس حدیث کے لئے قیام گاہ پرحاضر ہوئے توحضرت نے انہیں بخاری شریف کی پہلی حدیث''انماالاعمال بالنیات'' پڑھائی'ایسا لگ رہاتھا کہ کوئی محدث علم حدیث کے گوہرلٹارہاہےاورآپ مسلسل بزبان عربی بہت دیرتک پڑھاتے رہےآپ مصری لہجہ میں فصاحت وبلاغت کےساتھ بول رہے تھےایسا لگ رہاتھا کہ عربی النسل ہیں۔اختتام درس کے بعدسندحدیث کی اجازت عطافرمائی'اسکے بعدکثیرتعدادمیں ملکی اورغیر ملکی طلباءداخل سلسلہ قادریہ ہوئے اوردلائل الخیرات شریف کی اجازتیں حاصل کیں'٧ مئی کےشام کوحضرت کی وطن کیلئے روانگی ہوئی تمام طلبا نے حضرت کواشکبارآنکھوں سے اس امید وبیم کے ساتھ الوداع کہا کہ آپ حضورآئندہ ضرور تشریف لائیں گے'اس رپورٹ کی آڈیوسننےکیلئےلاگ آن کریں اس ویب سائٹ www.albarelwia.com پر

اس آڈیوسیکشن میں اس پروگرام کی ساری تفصیل بزبان عربی دستیاب ہےاس رپورٹ کی تیاری میں جوخامی ہوگی اس کی ساری ذمہ داری راقم کےسر ہے۔بشکریہ:Tahaffuz.Com

www.muftiakhtarrazakhan.com

پندرہویں صدی کے مجدد اعظم

مجدد کا ثبوت: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من ، یجد د لھا دینھا ،(رواہ ابو داؤد ولحا کم ولبیھقی وغیرہ من ائمۃ الحدیث)

(ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم رکھے گا جو اس دین کو از سر نو نیا کرے گا۔ تجدید دین کا مفہوم، تجدید دین کے معنیٰ ہیں ان میں چند مخصوص صفتیں ایسی پائی جائیں جن سے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو دینی فائدہ ہو جسے تعلیم وتدریس وعظ امر بالمعروف والنھی عن المنکر لوگوں سے مکروہات کا دفع اہل حق کے مدد نیز یہ ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ عالم، فاضل، علوم وفنون کا جامع اشہر مشاہیر زمانہ، بے لوث حامی دین بے خوف قامع مبتدعین اہل حق کہنے میں نہ خوف لولۃ لائم ہو نہ دین کی ترویج میں دنیوی منافع کے طمع، متقی، پرہیز گار، شریعت وطریقت کے زیور سے آراستہ رذائل خلاف شرع سے دل برداشتہ اور حسب تصریح علامہ حقی مجدد کے لیے یہ ضروری ہے کہ جس صدی میں پیدا ہوا ہو اس کے خاتمہ اور جس صدی میں انتقال کرے اس کے اول میں مشہور ومعروف مشار الیہ مایضاف ہو۔

شیخ الاسلام علامہ بدرالدین ابدال رسالۂ مرضیہ فی نصرت مذاھب الاشعریۃ میں فرماتے ہیں کہ مجدد کی پہچان غلبۂ ظن سے ہوتی ہے کیوں کہ وہ علوم دینیہ ظاہرہ وباطنہ کا عالم ہوتا ہے اور خلق کو اس کے علم سے انتفاع ہوتا ہے اور عموماً ایسا ہوتا ہے کہ صدی کے ختم ہوتے ہوتے دینی باتیں مٹنے لگتی ہیں بدمذہبی اور بدعت ظاہر ہونے لگتی ہے تو اس وقت دین کی تجدید کی ضرورت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت ایسے عالم کو ظاہر کرتا ہے جو ان خرابیوں کو دور کر دیتا ہے اور ان برائیوں کو سب کے سامنے علی الاعلان بیان کر کے از سر نو دین کو نیا کر دیتا ہے وہ سلف صالحین کا بہتر عوض وخیر الخلف نعم البدل ہوتا ہے۔ (انتھیٰ کلامہ مختصرا)

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [مرقاۃ الصعود شرح سنن ابو داؤد] میں فرماتے ہیں علامہ ابن اثیر نے فرمایا کہ علماء نے حدیث ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کی تاویل میں اشارہ کیا اس شخص کی طرف جو صدی کے سرے پر دین کی تجدید میں لگا ہو اور بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ اس حدیث کو عموم پر محمول کیا جائے۔

اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک: من یجدد لھا دینھا کا اقتضاد یہ ہرگز نہیں کہ صدی کے سرے پر فقط ایک شخص مجدد ہو بلکہ کبھی ایک ہوتا ہے کبھی ایک سے زائد اس لیے کہ امت کا اصل انتفاع امور دین میں ہے تو بہتر اور ٹھیک بات یہ ہے کہ من یجدد سے اکابر مشہورین کی ایک جماعت کی ہر صدی پر ظہور و حدیث کی طرف اشارہ ہو جو لوگوں کی دین کی حفاظت کرے اور برائیوں اور خرابیوں و بے دینوں بدمذہبوں کو مٹا کر دین کی تجدید کریں لیکن بایں ہمہ ضرور ہے کہ مجدد وہی شخص ہوگا کہ صدی کے شروع میں مشہور عالم معروف مشار الیہ ہو یعنی ان فنون میں سے کسی فن میں لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوں ورنہ صدی کے شروع ہونے سے قبل بھی ضرور ایسے علماء ہوں گے جو دین کی خدمت میں منہمک ہوں لیکن مجدد سے مراد یہ ہے کہ جس وقت صدی ختم اور دوسری صدی شروع ہوا اس وقت وہ عالم معروف و مشہور زندہ اور مشار الیہ ہو۔

(انتھیٰ کلامہ مختصرا)

حضرت مولانا عبد الحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ سے [ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ الخ] میں راس مائۃ کا لفظ ہے اس کے متعلق سوال ہوا کہ اس سے آخری صدی مراد ہے یا اس سے آغاز صدی اور مجدد کے شرائط و علامات کیا ہیں؟ تو آپ نے تحریر فرمایا کہ اس مائۃ سے مراد باتفاق محدثین آخری صدی ہے اور مجدد کے شرائط و علامت یہ ہے کہ علوم) ظاہرہ و باطنہ کا عالم ہو اس کے درس و تدریس میں تالیف و تصنیف واعظ و تذکیر سے نفع شائع و ذائع ہو اور احیائے سنت و امانت بدعت میں سرگرم ہوا اور ایک صدی کے آخری اور دوسرے صدی کے آغاز میں اس کے علوم کے شہرت اور ان سے انتفاع معروف و مشہور ہوں۔ بس اگر آخری صدی نہیں پائی یا اس زمانے میں انتفاع شریعت حاصل نہ ہوا تو وہ مجدد دین کی صف سے خارج سمجھا جائے گا اور اس حدیث کا مورود و مصداق نہ ہوگا اور اس کا شمار مجددین میں نہ ہوگا۔

[مجموعہ فتاویٰ مولانا عبد الحی علیہ الرحمہ، ج:۲، حیات اعلیٰ حضرت دوم، ص:۴۳۲]

www.muftiakhtarrazakhan.com

نیز مجدد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی زبان اس کا قلم حق گو، حق نویس ہو زبان سے وہی بولے جو شریعت کے مطابق ہو اور قلم سے وہی لکھے جو شریعت کا حکم ہو حق کہنے میں اس کی زبان سیف قاطع اور قلم تیغ براں ہو، جو بولے شریعت کے دائرے میں ہو جو لکھے شریعت کے حد میں ہو ایک عامی اس کی تقریر یا تحریر لے لے تو اس کے عمل کے لیے کافی ہو۔ ہر لفظ اس کا جچا تلا ہو جو کہے بے لوث کہے جو لکھے بے خوف لکھے حق کرنے یا کہنے میں کسی کی پرواہ نہ کرے۔ ''بدائع میکدہ ہوں ہر طرح کی مے ہے پیالی میں'' کا مصداق نہ ہو

[حیات اعلیٰ حضرت، ص: ۴۲۷]

مذکورہ بالا مضمون میں تحریر کردہ مجدد کی تعریف وشرائط واوصاف کی روشنی میں فقیر رضوی گدائے سیدی تاج الشریعہ احمد رضا رضوی اعظمی اس بات کا علی الاعلان دعویٰ کرتا ہے کہ سرکار سیدی مرشدی تاج الشریعہ الشیخ الامام العالم العلامة المفتی الحافظ القاری الشاہ محمد اسمٰعیل رضا المعروف باالشیخ اختر رضا القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا بعطا الٰہی موجودہ صدی ہجری کے مجدد دین وملت تھے کیوں کہ شیخ الاسلام بدرالدین ابدال علیہ الرحمہ اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اور ان دونوں حضرات سے نقل کر کے علامہ ملک العلماء ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ اور مولانا عبدالحی فرنگی محلی علیہ الرحمہ نے جو مجدد کی تعریف اور شرائط واصاف بیان کئے وہ تمام مکمل طور پر سرکار سیدی تاج الشریعہ کی ذات والا صفات میں موجود تھے آپ دیکھیں کہ مجدد کی جو ایک اہم صفت یہ ہے کہ ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے اول میں اس کے علم وفضل کا شہرہ اور اس کے علم سے انتفاع معروف ومشہور نیز احقاق حق وابطال باطل میں وہ مشار الیہ ہو تو اس اعتبار سے حضور سیدی تاج الشریعہ کی ولادت با سعادت ۱۴؍ذی القعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء بروز منگل کا شانہ اعلیٰ حضرت محلہ سوداگران نگر بریلی شریف میں ہوئی اور ۶؍ذی القعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰؍جولائی ۲۰۱۸ء بیت الرضا محلہ سوداگران نگر بریلی شریف میں آپ کا وصال پاک ہوا تو چودہویں صدی کے آپ کے انتالیس سال پائے اور پندرہویں صدی کے بھی انتالیس سال پائے اور بلا شبہ چودہویں صدی کے انتالیس سال میں آپ علوم وفنون درس وتدریس میں تصنیف وتالیف، وعظ وتقریر میں مشہور دیار ہند بلکہ مصر تک

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کا چرچا ہونے لگا تھا۔

۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء میں دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں آپ نے باضابطہ تدریس وافتاء کا فیضان جاری کیا جو چودھویں صدی ہجری کے اختتام تک پورے آب وتاب کے ساتھ جاری رہا اور پھر پندرہویں صدی ہجری میں ۱۴۰۱ھ میں سرکار رسیدی مفتی اعظم ہند بلکہ مفتی اعظم عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پاک کے بعد آپ موضع عوام وخواص ہوگئے اور پورے انتالیس سال یعنی ۶ رذی القعدہ ۱۴۳۹ھ تک یعنی اخیر عمر شریف تک دین وملت کی نصرت وحمایت بے دینوں مفسدوں کا ردونکایت اور احقاق حق وابطال باطل احیائے سنت امامت، بدعت میں زندگی کا ہر لمحہ صرف فرمایا چونکہ مجدد کے اوصاف میں اس کا علوم وفنون کا ماہر ہونا بھی ہے تو حضور تاج الشریعہ کے علوم وفنون میں مہارت عالم یہ تھا کہ آپ بیک وقت درجنوں علوم وفنون کے ماہر تھے۔

فتاویٰ تاج الشریعہ اول کے مقدمہ میں حضرت مفتی محمد یونس استاذ جامعۃ الرضا تحریر فرماتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ مندرجہ ذیل علوم وفنون میں مہارت رکھتے ہیں (۱) علوم قرآن (۲) علوم تفسیر (۳) علوم حدیث (۴) اصول حدیث (۵) اسماء الرجال (۶) فقہ حنفی (۷) فقہ مذاہب اربعہ (۸) اصول فقہ (۹) علم کلام (۱۰) علم صرف (۱۱) علم نحو (۱۲) علم معانی (۱۳) علم بدیع (۱۴) علم بیان (۱۵) علم منطق (۱۶) علم فلسفہ قدیم وجدید (۱۷) علم مناظرہ (۱۸) علم حساب (۱۹) علم ہندسہ (۲۰) علم ہیت (۲۱) علم تاریخ (۲۲) علم مربعات (۲۳) علم عروض وقوافی (۲۴) علم تکسیر (۲۵) علم جفر (۲۶) علم فرائض (۲۷) علم توقیت (۲۸) علم تقویم (۲۹) علم تجوید وقرأت (۳۰) علم ادب (علم نظم ونثر عربی، نظم ونثر فارسی، نظم ونثر، انگریزی، نثر ہندی، نظم ونثر اردو، (۳۱) علم زیجات (۳۲) علم خطاطی (۳۳) علم جبر ومقابلہ (۳۴) علم تصوف (۳۵) علم سلوک (۳۶) علم اخلاق۔

حضرت قرأت عشرہ کے ماہر ہیں تلاوت مصری لہجے میں لاجواب کرتے ہیں اور کئی زبان پر مہارت رکھتے ہیں عربی، فارسی، انگریزی، اردو، میں تو آپ کے ادبی وعلمی شہ پارے ہیں اس کے علاوہ ہندی، سنسکرت، میمنی، گجراتی، مراٹھی، پنجابی، تیلگو، بنگالی، ملیالم، بھوجپوری، بولتے اور سمجھتے ہیں۔ (مقدمہ فتاویٰ تاج الشریعہ، ج ۱: ص: ۴۰)

اور اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے بہت سی زبانوں کو سیکھنے کے لیئے کبھی بھی آپ نے کسی استاذ کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

سامنے زانوئے ادب تہ نہیں کیا یہ خداداد صلاحیتیں اللہ نے آپ کو ورثہ میں عطا فرمائی ہے (ایضاً، ص: ۴۲)

مجدد کے اوصاف میں یہ ہے کہ وہ علوم وفنون میں مشار الیہ اور مرجع العوام والخواص ہو تو بلا شبہ حضور تاج الشریعہ ۱۳۸۵ھ سے ۱۴۳۹ھ تک ۵۴ رسال کے عرصہ میں سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں طلبہ اور علماء آپ کے علمی فیضان سے فیضیاب ہوئے اور کروڑوں مسلمانان عالم آپ کے مواعظ حسنہ اور روحانی نور سے منور ہوئے۔ اور ارباب علم ودانش نے آپ کے علم وتقویٰ سے متأثر ہو کر اس بات کا اعلان کیا کہ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا، مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا، مفسر اعظم علامہ ابراہیم رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علوم وفیوض کے سچے وارث وامین ہیں۔ آپ قاضی القضاۃ فی الہند ہیں اور پوری دنیائے عرب وعجم میں آپ کو تاج الشریعہ کے لقب سے یاد کیا گیا علمائے عرب وعجم کی تحریروں کو دیکھیں، تو کسی نے آپ کو مرجع العلماء والفضلاء، کسی نے جامع العلوم والفنون، کسی نے شیخ المحدثین، کسی نے سراج المفسرین، استاذ الفقہاء فقیہ اعظم، فقیہ عصر، فخر اہل سنن، سند المفتیین، بدر طریقت، جامع شریعت وطریقت، عارف حقیقت ومعرفت، امیر الہند، شیخ الکل، مرشد کامل، آبروئے اہل سنت، نیز ان کے علاوہ اور بہت سے القابات سے اہل علم وبصیرت آپ کو یاد کرتے ہیں اور چونکہ مجدد کے اوصاف میں سے یہ ہے کہ وہ بے لوث حامی دین ہو بے خوف قامع مبتدعین ہو حق کہنے میں اسے نہ تو خوف لومۃ لائم ہو اور نہ ہی دین کی ترویج میں دنیوی منافع کا طمع، اس کی زبان اس کا قلم حق گو، حق نویس ہو، زبان سے وہی بولے جو شریعت کے مطابق ہو اور قلم سے وہی لکھے جو شریعت کا حکم ہو حق بولنے میں اس کی زبان سیف قاطع قلب میں تیغ براں ہوں۔ آب آیئے حضور تاج الشریعہ کے احقاق حق وابطال باطل کے چند جلوں کا نظارہ کریں

(۱)۔ دفاع کنز الایمان: جب ایک دیوبندی مولوی امام علی قاسمی رائپوری نے ایک گمراہ کن کتاب ''قرآن پر ظلم'' لکھ کر شائع کیا جس میں اس نے سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان افروز قرآن پر اعتراض کیا اور اپنی گمراہ کن باتیں لکھیں تو اس کے رد میں حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۷۶ء میں دفاع کنز الایمان تصنیف فرمایا جس میں آپ نے لغت، تفسیر، احادیث اور خود مخالفین کی کتابوں کے حوالے

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے مولوی امام علی قاسمی رائپوری کے اعتراضات کا ایسا مسکت ودندان شکن جواب تحریر فرمایا کہ رہتی دنیا تک آپ نے اہل سنت کو ایک ایسا ہتھیار عطا فرمادیا کہ اگر کبھی بھی کوئی دیوبندی یا کوئی دوسرا مرتد یا بد مذہب کنز الایمان کی عظمتوں پر حملہ کرنے کی سوچ یا قرآن مجید سے ہم اہل سنت کے کسی عقیدۂ حقہ کے خلاف کوئی اعتراض کرے دفاع کنزالایمان کی روشنی میں ہم اس کو ساکت مبہوت کرکے ایسا کردیں گے کہ وہ فبهت الذی کفر کا مصداق نظر آئے گا اور الحمدللہ! حضور تاج الشریعہ کے اس رسالۂ مبارکہ دفاع کنز الایمان کے سامنے ۱۹۷۶ء سے آج تک پوری دنیائے دیوبندیت ایسی ساکت مبہوت ہے کہ ان کی ساری باطل طاقتیں سلب ہوگئیں ہیں۔

(۱)۔نت نئے جنم لینے والے فتنوں میں سے یہ ہے کہ جن احادیث مبارکہ کو ائمۂ محدثین کرام نے حسن وصحیح ہونے کا قول کیا قابل قبول اور لائق عمل مانا انہیں حسن اور صحیح احادیث کریمہ کو کچھ لوگوں نے بے علمی بلکہ اعتراض فاسدہ کے بنا پر ضعیف بلکہ انہیں موضوع تک کہہ ڈالا اور امت مسلمہ کے مابین انتشار وافتراق کا بیج بونے کا کام کیا۔حضور سیدی تاج الشریعہ نے ایسے لوگوں کا علمی وتحقیقی رد فرما کر امت مسلمہ کو انتشار ضلالت سے بچایا۔

چنانچہ ایک نہایت قابل قبول لائق حسن بلکہ درجۂ صحت تک پہنچی ہوئی حدیث پاک اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں جن کی اتباع کروگے ہدایت پر قائم رہوگے۔مذکورہ حدیث پاک کو جب کچھ نوخیزوں نے موضوع کہا تو حضور تاج الشریعہ نے امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کرتے ہوئے ''اصحابة نجوم الاهتداء'' کے نام سے ایک مدلل اور جامع رسالہ تحریر فرمایا آپ نے اصول حدیث اور فن اسماء الرجال وغیرہ کی روشنی میں مذکورہ حدیث پاک کو موضوع کہنے والے لوگوں کا ایسا رد بلیغ فرمایا اور ان کے دعوؤں پر ایسے ارادات قائم فرمائے کہ یا تو ساکت مبہوت ہوکر صم بکم ہوگئے یا جسے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اس نے حق کی طرف رجوع کیا۔

(۳)۔انہیں نئے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ پیدا ہوا کہ حدیث پاک وتفرق امتی علیٰ ثلاثی وسبعین ملت کلهم فی النار الاملة واحدة قالوا من هی ؟یارسول الله قال ما انا علیه واصحابی (مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان باب اعتصام بالکتب والسنة، ص۵۴)

www.muftiakhtarrazakhan.com

ترجمہ: یہ امت تہتر فرقے ہوجائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی صحابہ نے عرض کی وہ ناجی فرقہ کون ہے یارسول اللہ!؟ فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سنت کے پیرو۔

بہتر فرقے جن کی پیشن گوئی حدیث مذکورہ میں کی گئی وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے حکم خلود فی النار سے سوائے اہل سنت و جماعت کے کوئی ایسا فرقہ جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچی اور بعینیہ کفر کا مرتک ہو مستثنیٰ نہیں ہے ۔حدیث اپنے قرائن مقالیہ سے صاف بتا رہی ہے کہ صادق مصدوق دانائے غیوب خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غیب کی خبر دی کہ ان کی امت اجابت میں سے کچھ لوگ کلمہ پڑھ کر یہود ونصریٰ کی طرح انکار ضروریات دین وتکذیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوکر دین سے نکل جائیں گے مرتد ہوجائیں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے مذکورہ حدیث پاک یہی مفہوم آج تک تمام ائمہ حدیث وشارحین کرام نے لیا اور اس بات پر سب کا اجماع رہا کہ کلھم فی النار سے خلود فی النار مراد ہے یعنی وہ فرقہ اپنے کفر کے سبب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے تو فتنہ یہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر اسید الحق بدایونی اور ان کے چند ہمنواؤں نے اسلاف کرام وشارحین حدیث مذکور کے خلاف اقدام کرتے ہوئے حدیث مذکور میں خلود فی النار کے منکر ہوگئے ۔اور دخول فی النار کا قول کرنے لگے یعنی ان بدمذہبوں کے جہنم سے نکل کر جنتی ہونے کی بات کہنے لگے۔اور اس تعلق سے انہوں نے کتاب لکھ ماری تو ایک ایسا فتنہ ہوگیا کہ صلح کلیت سے متاثر لوگوں کو شہ مل گئی اور اہل سنت و جماعت کے مابین انتشار پیدا کرنے کی ناپاک کوششیں ہونے لگیں تو موجودہ صدی کے مجدد دین وملت سیدی تاج الشریعہ ملت بیضا کی تجدید واحیا کے لیے ایک بہت ہی تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا جس میں آپ نے ڈاکٹر اسید الحق اور اس کے ہمراہیوں کے مذمومات اور توہمات کا مدلل ومسکت ایسا رد فرمایا کہ اسید الحق آنجہانی ہوگئے مگر آج تک اس کے کسی ہمنوا میں یہ ہمت نہ ہو پائی کہ حضور تاج الشریعہ کی تحریر کردہ دلیلوں میں سے کسی ایک دلیل کا بھی جواب لکھ سکیں البتہ توفیق الٰہی جن کو ملی انہوں نے اپنے باطل مذہبوں سے رجوع کیا اور جنہوں نے رجوع نہیں کیا وہ صم بکم عمی فھم لا یرجعون کے مصداق ہوگئے بہرحال سیدی تاج الشریعہ نے اس عظیم فتنے کا سدباب فرمایا اور امت مسلمہ کی حفاظت کا سامان مہیا فرمایا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۴)۔اہل سنت و جماعت کے خلاف نت نئے فتنے صرف ہندو پاک ہی میں نہیں پیدا ہو رہے ہیں بلکہ عرب دنیا میں بھی ظہور پذیر ہو رہے ہیں انہیں میں ایک فتنہ ''البریلویہ'' نامی کتاب ہے جس میں مجدد دین وملت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افکار ونظریات حقہ مؤیدہ بالقرآن والسنۃ کے حامل سنی مسلمان پر قادیانیت کا بہتان لگایا گیا، زہر افشانی کی گئی، اور سنی مسلمانوں کے معمولات کے خلاف زہر افشانی کی گئی۔

سیدی تاج الشریعہ نے سنی مسلمانوں پر قادیانیت کے بہتان کی مدلل تردید کی اور دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ بریلوی کہے جانے والے سنی مسلمان مذہب حق پر ہیں اور قادیانیت سے ان کا کوئی تعلق نہیں بلکہ خود دیوبندیت ونجدیت، قادیانیت کی طرح ایک گمراہ مرتدین کی جماعت ہے۔

سیدی تاج الشریعہ نے اپنی کتاب کا نام ''مراۃ النجدیۃ'' رکھا یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے مکمل ہے اس میں آپ نے نجدیوں کے عقائد ونظریات کو بیان کر کے دلائل سے ثابت کیا کہ ان کے عقائد وخیالات کتاب وسنت سے متصادم ہیں۔ نیز آپ نے اس کتاب میں اہل سنت و جماعت کے معمولات استعانت وتوسل نذر ونیاز وغیرہ کو قرآن وسنت کے مستحکم دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے اس کتاب کو تصنیف کر کے سیدی تاج الشریعہ نے عجم کے ساتھ ساتھ عرب کے وہابیوں کو بھی کیفر وکردار تک پہنچا کر ان کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی اور آج تک عجم یا عرب کے کسی وہابی سے "مرأۃ النجدیۃ" کا جواب نہ بن سکا۔

(۵) سیدی تاج الشریعہ نے ہر اس فرد گزاشت اور مغالطے کو جو کسی قدیم وجدید مسئلے میں کسی سے واقع ہوئے مدلل ومبرہن طریقے پر دور فرمایا تاکہ امت مسلمہ صحیح شرعی حکم سے روشناس ہو اور آپ نے اس فریضے کی انجام دہی میں کسی لومۃ لائم کی کوئی پرواہ نہیں کی اور نہ ہی کسی مادی طاقت سے خائف ہوئے وار ایک عالم ربانی کی یہی شان ہوتی ہے چند مسائل ملاحظہ ہوں۔

(۶) ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر سے متعلق بعض لوگوں سے یہ فرد و گزاشت ہوئی کہ انہوں نے ان تصاویر کو آئینہ اور دیگر ناپیدار خلقی عکوس پر قیاس کر کے جواز کے قائل ہو گئے تو سیدی تاج الشریعہ نے ٹی وی ویڈیو کا آپریشن اور شرعی حکم نامی کتاب تحریر فرما کر دلائل و براہین سے بخوبی واضح فرما دیا کہ ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر کو آئینے کے عکس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور بہت بڑا فکری مغالطہ ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

آئینہ کے عکس کا جواز تو سرکار ابد قرار سید الانس والجان علیہ التحیۃ والسلام کے زمانۂ مبارک سے جاری ہے، خود حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے آئینے کا استعمال ثابت ہے اس میں نہ کسی قیاس کو دخل نہ کسی اور کو دلیل اور تصاویر سازی کی حرمت منصوص ہے احادیث کثیرہ متواترہ میں تصویر سازی حرام فرمائی، اور تصویر سازی کے طریقے کو بیان فرمایا گیا اور اس میں بظاہر یہ مصلحت کہ تصویر سازی کے طریقے ترقی پذیر ہیں آغاز تصویر سازی سے اب تک اس کے کتنے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں اور نامعلوم اور کتنے نئے نئے طریقے وجود میں آئیں لہٰذا کلام تصویر سازی میں ہے کہ وہ حرام ہے خواہ وہ کسی بھی طریقے سے بنائی جائے اگر نتیجہ میں تصویر وجد میں آئی تو وہ فعل ضرور حرام ہوگا۔ (ملخصاً تبصرہ علامہ ظہیر احمد زیدی)

سیدی تاج الشریعہ نے ٹی وی ویڈیو کے مجوزین کی دلیلوں کا نہایت علمی و تحقیقی مدلول جواب تحریر فرما کر جو معارضات و ایرادات قائم فرمائے ہیں ان سے منہ موڑ کر تاج عنکبوت جیسی باتوں کو لے کر اڑے رہنا اور حق واضح ہو جانے کے بعد بھی اپنے موقف سے رجوع نہ کرنا بلکہ مزید آگے بڑھتے ہوئے ٹی وی چینلوں کا بانی مبانی بن جانا فقہ و دیانت کے سخت خلاف ہیں، بہر حال سیدی تاج الشریعہ نے اس باب میں امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی فرمادی اور توفیق رفیق جس کے شامل حال ہوئی اس نے حق قبول کر لیا اس بابت سیدی تاج الشریعہ نے اخیر عمر شریف تک ٹی وی چینلوں کے ذریعہ تصاویر پر شائع کرنے والے لوگوں کا رد بلیغ فرماتے رہے مگر آج بھی کچھ لوگ ضد و عناد و خواہش نفسانی کی پیروی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کچھ لوگوں نے چینلوں کو حاجت شریعہ میں داخل کر کے تصویر سازی کو حلال کہہ دیا جب کہ یہ بات بالکل بدیہی اور اظہر من الشمس ہے کہ اسلام و سنیت کی تبلیغ آواز سے ہو جاتی ہے تو تصویر سازی ہرگز حاجت شرعیہ میں داخل نہیں۔

جس طرح جان بچانا ضروری ہے آدمی اگر اسی جگہ پر ہو جہاں پانی نہ ملے بلکہ صرف وہاں شراب موجود ہے اور پیاس کی شدت سے جان جانے کا خطرہ ہے تو حکم شرع یہ ہے کہ وہ شراب اتنی پی لے جس سے جان جانے کا خطرہ ٹل جائے لیکن اگر صرف شراب نہیں بلکہ وہاں دہی، میٹھا، سرکہ وغیرہ کوئی حلال مشروب ہے تو اب شراب پینا حرام ہے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ سرکہ، میٹھا وغیرہ پی کر جان بچائی جائے اسی طرح یہاں جب آواز سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسلام بچایا جاسکتا ہے اور بغیر تصویر صرف آواز سے سنیت کی تبلیغ کی جاسکتی ہے تو تصویر شائع کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح سرکہ، میٹھا وغیرہ کی موجودگی میں شراب پینا حرام ہے مگر ان چینلوں کی تصویر شائع کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ حق قبول کرنے پر ابھی تک آمادہ نہیں ہوئے ان کا حال یہ ہے کہ ''میٹھا شربت دے مسیحا جب بھی ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے۔

المختصر سیدی تاج الشریعہ نے ٹی وی ویڈیو چینلوں کے خلاف جہاد بالقلم اور جہاد باللسان دونوں کر کے امت مسلمہ کو ایک بہت بڑے فتنوں سے بچایا کہ تحلیل حرام بہت بڑا فتنہ ہے اور ٹی وی وغیرہ کو جائز کہنے میں یہی صورت پائی جارہی ہے۔

(۷) دور حاضر کے بدعات ومنکرات میں سے ایک بہت بڑی برائی یہ ہے کہ مسلمان ٹائی باندھنے لگے ہیں اور کچھ لوگ اسے صرف فیشن قرار دے کر ٹائی کو جائز کہنے لگے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے ان کا کفری عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دی گئی ہے اور ٹائی کو پھانسی کا پھندا اور کراس مارک یہ نشان سولی کا نشان ہے اور یہ ٹائی ان کے اسی کفری عقیدے کی یادگار ہے جو کہ قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہے نصاریٰ کے یہاں ٹائی کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ وہ اپنے مردے کو بھی ٹائی کا پھندہ اس کے گلے میں باندھتے ہیں تو ٹائی ضرور نصاریٰ کا مذہبی وکفری شعار ہے اور جو شعار کفری ہے اس کا حکم کبھی نہیں بدلے گا وہ ہمیشہ کفر ہی رہے گا چاہے اس کا استعمال کفار کے ساتھ خاص رہے یا معاذ اللہ مسلمان بھی اس کو استعمال کرنے لگے یہاں بھی عموم بلویٰ اور حرج کی بات کرنا لغو ہے اور اسی قسم کی شعار کفری میں ہے۔

ہندوؤں کا زنار باندھنا اور قشقہ لگانا ٹائی کا قیاس پتلون وغیرہ پر کرنا درست نہیں کہ ٹائی کفری شعار ہے اور پتلون اور دیگر فاسقانہ وضع کے لباس جو شعار قومی ہے حرام یا ممنوع ہے پوری تفصیل سیدی تاج الشریعہ کی تحقیقی کتاب (ٹائی کا مسئلہ) ملاحظہ کریں۔ آپ نے اس بارے میں مفصل ومدلل حکم شرعی تحریر فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا کہ انہیں ایک بہت بڑے گناہ سے بچالیا سینکڑوں مشائخ کرام ومفتیان عظام نے سیدی تاج الشریعہ کے اس مبارک رسالے کی تصدیق فرمائی۔ جن میں بالخصوص احسن العلماء مارہرہ شریف، امین شریعت علامہ سبطین رضا، صدر العلماء علامہ تحسین رضا بریلی شریف، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی، جامعہ اشرفیہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

مبارک پور، فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان بستی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

(۸) ماضی قریب میں تمام علمائے اہل سنت بشمول اکابر واصاغر نے موبائل اور ٹیلی فون کو امر ہلال میں نا قابل اعتبار قرار دیا اور اس کے ذریعہ استفاضہ کا تحقیق بھی خلاف شرع مانا۔ نیز قاضی کا فیصلہ واعلان صرف اس کے شہر وحوالی شہر میں معتبر ہے دوسرے شہر میں اس کے معتبر ہونے کے لیے کتاب القاضی وغیر معتبرہ شرعیہ شرط ہے، لیکن چند سال ہوئے کہ فقہائے کرام وائمہ عظام ان متفقہ ومجمع علیہ احکام کے خلاف بعض لوگ موبائل اور ٹیلی فون کی خبروں کو باب ہلال میں معتبر ہونے اور اس سے حاصل ہونے والی خبروں کو خبریں مستفیض گردانے لگے۔

نیز قاضی کے فیصلے واعلان کو دوسرے شہر میں اسی موبائل کے ذریعہ پہنچانے لگے تو سیدی تاج الشریعہ نے ایک بہت ہی تحقیق اور مدلل رسالہ ''جدید ذرائع ابلاغ'' سے رویت ''ہلال کی شرعی حیثیت'' تحریر فرما کر ملت کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچایا اس رسالے میں آپ نے ثابت فرمایا کہ دربارۂ ثبوت ہلال موبائل ٹیلی فون کے غیر معتبر ہونے علت پس پردہ آواز کا مسموع ہونا اور اشتباہ صوت ہے اور وہ علت آج بھی متحقق ہے اور قاضی کا اعلان صرف شہر وحوالی شہر تک محدود ہے دوسرے شہر میں معتبر ہونے کے لیے طرق شرعیہ معتبرہ ضروری ہے۔

آپ کا رسالہ مبارکہ کا مطالعہ کرنے والا منصف مزاج اس بات کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے کہ اجماع فقہ کے خلاف مجوزین کے اقوال اور دلائل تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے اور تاج الشریعہ نے ان کے دلائل پر جو ارادت قائم فرمائے وہ اتنے مضبوط ومستحکم ہیں کہ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے مجوزین کا موبائل اور ٹیلی فون کی خبریں معتبر ماننا اور اس سے حاصل ہونے والی خبروں کو مستفیض ٹھہرانا اور قاضی کے اعلان کو موبائل کے ذریعہ دوسرے شہروں تک پہنچانا نہ صرف تقویٰ ودیانت کے خلاف بلکہ ایک طرح کی سرکشی اور گمراہیت ہے۔ مگر یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ آج تک سیدی تاج الشریعہ کے ارادات ومعارضات نیز دلائل وبراہین کا ان مجوزین میں سے کسی سے کوئی جواب نہ بن سکا مگر اس کے باوجود انہوں نے حق کی طرف رجوع نہیں کیا جب کہ ایک بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ جب اس کے سامنے حق واضح ہوجائے تو وہ فوراً اسے قبول کرے رب قدیر حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۹)دور حاضر کی کچھ لوگوں کی ایک بہت بڑی فروگزاشت مسئلہ میں نماز میں یہ ہوئی کہ وہ چلتی ٹرین پر فرض وواجب اور ملحق باالواجب نمازوں کی صحت کے قائل ہوگئے ۔ اور اسے رواج دینے لگے تو سیدی تاج الشریعہ نے ایسے لوگوں کے رد میں ایک تحقیقی مدلل رسالہ ''چلتی ٹرین پر فرض واجب نمازوں کا حکم'' تحریر فرمایا جس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ جملہ فقہائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ چلتی ٹرین پر فرض وواجب اور ملحق باالواجب نمازوں کی عدم صحت کی علت استقرار علی الارض کی شرط کا نہ پایا جانا ہے اور یہ علت آج بھی متحقق ہے اور اس مسئلے میں اعادۂ صلوٰۃ کا حکم منع من جہۃ العباد کی بنیاد پر ہے۔

کیونکہ ٹرین نہ رکنے میں عذر قانون حکومت ہے اور قانون ارباب حکومت میں اختیار سے ہی وضع کئے اور اپنے اختیار سے نافذ کئے اور بعض نافذ انہیں ختم کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے جیسا کہ اہل علم پر واضح ہے کہ پورے رسالے میں آپ نے مجوزین موقوف کو مدلل طور پر اس طرح رد فرمایا کہ ان کے دلائل کا وہن وضعف ثابت کر کے دلائل ثابت کیا کہ ان لوگوں کا یہ عمل ایک شرط اجماعی کی خلاف ورزی ہے پھر آپ نے ان لوگوں کی موقف پر ایسے بھاری مستحکم ارادات قائم فرمایا کہ ان سے منہ موڑ لیا اور اپنے خلاف اجماع غلط موقوف پر آڑے رہنا ایک عاقل کی شان نہیں چہ جائیکہ فقہ وفتاویٰ سے وابستہ شخص اگر ایسا کرے تو بڑے دکھ کی بات ہے اور تعجب تو یہ ہے ان لوگوں سے سیدی تاج الشریعہ کے دلائل ارادات کا کوئی جواب بھی نہ بن سکا اس کے باوجود انہیں ابھی تک اپنی موقف سے رجوع کرنے اور حق واضح قبول کرنے کے کوئی خبر نہ ملی ۔ رب قدیر انہیں حق اور صحیح مدلل حکم شرعی قبول کرنے کی توفیق بخشے تا کہ اہل سنت وجماعت مزید انتشار سے محفوظ رہے۔ آمین۔

المختصر: ایک مجدد کے جو اوصاف ہیں ان اوصاف میں سے یہ ہے کہ وہ ہر نو پید فتنے کا مدلل رد کر کے اس کا سد باب کرے تو بلا شبہ یہ اوصاف سیدی تاج الشریعہ میں بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں اور مذکورہ بالا مسائل کے علاوہ آپ نے پچاس سے زائد تصانیف فرمائی اور دین متین کی عظیم خدمات انجام دی۔

اور آپ کی تصانیف میں سے اکسٹھ تصانیف کا مختصر تعارف المواہب الرضویہ فی فتاوی الازہریہ (المعروف بہ فتاویٰ تاج الشریعہ اول'' کے مقدمہ میں مذکور ہے ان میں سے اکثر تصانیف یا تو کسی بدعت ومنکر کے رد میں ہے یا معتقدات ومعمولات اہل سنت وجماعت کے اثبات میں مثلاً: ''تین طلاقوں کا شرعی حکم'' غیر مقلدین کے رد میں ایک ایسا رسالہ ہے جس میں غیر مقلدین کے علم حدیث سے نابلدی مدلل طور پر سیدی تاج

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشریعہ نے ثابت فرمایا اور فقہ حنفی کی حقانیت اس طرح ثابت کیا کہ اگر غیر مقلدین بے حیائی کا مظاہرہ نہ کریں تو فقہ حنفی پر افترا پردازی سے ہمیشہ کے لیے باز آجائیں۔

تاہم اتنا ضرور کہنا ہے کہ پوری قوم اس رسالہ مبارکہ کے جواب سے عاجز و بے بس ہیں: اور رسالۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ''تارخ یا آزر'' اردو میں رسالۂ مبارکہ تحقیق ابن ابا ابراہیم تارخ لا آزر عربی یہ دونوں رسالے ان لوگوں کے رد میں ہیں جنہوں نے جمہور اہل سنت و جماعت سے ہٹ کر یہ قول کیا کہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد بتایا جب کہ آزر مشرک تھا اور ہمارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء واجداد اور اسی طرح تمام امہات حضرت سیدنا آدم علی الصلوٰۃ والسلام تک سب کے سب موحد ومسلمان تھے سیدی تاج الشریعہ نے دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد تارخ ہیں اور آزر آپ کے والد نہیں بلکہ چچا ہیں۔

المختصر: سیدی تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جس طرح پندرہویں صدی ہجری کے روزگار محقق اور علوم ظاہرہ وباطنہ کے فقید المثال عالم وفقیہ مرجع العوام والخواص احقاق حق وابطال باطل میں منفرد بے مثال اور امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم وفنون اور فیوض و برکات اور جملہ اوصاف حمیدہ کے وارث وامین تھے۔

اسی طرح بلا شبہ وصف مجددیت میں بھی بعطاء الٰہی آپ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وارث تھے آپ پندرہویں صدی ہجری کے دین وملت کے مجدد اعظم تھے رب قدیر نے آپ کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری وساری رکھے اور آپ کے درجات ومقامات ہمیشہ بلند فرماتا رہے -آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم

گدائے تاج الشریعہ

فقیر رضوی احمد رضا اعظمی رضوی مصباحی عفی عنہ

خادم الافتاء والتدریس دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا، کبیر نگر، یوپی

۲۶/ذی القعدہ ۱۴۳۹ھ ۹/اگست ۲۰۱۸ء پنجشنبہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہر دل عزیز قائد پر فخر: ڈاکٹر مولانا غلام زرقانی بن رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مقیم ہوسٹن (امریکہ) کا بیان ہے کہ چند سال قبل جمشید پور میں ایک مسجد کی سنگ بنیاد کے جلسہ میں حضرت تاج الشریعہ کے ساتھ میں بھی شریک تھا۔ رانچی ایر پورٹ پر انسانوں کا ایک طوفان استقبال کے لیے حاضر تھا۔ جوں ہی حضرت موصوف باہر تشریف لائے لوگ دست بوسی کے لئے ٹوٹ پڑے۔ بڑی مشکلوں سے مجمع کو قابو میں کیا گیا۔ جب جمشید پور پہنچے تو یہ عالم تھا۔ لوگوں کا شوق جنوں خیز دیکھنے کے قابل تھا۔ جذبات کے تلاطم میں لوگوں کو اپنی سلامتی کی فکر نہ تھی۔ بس خواہش تھی تو یہی کہ حضرت سے مصافحہ کا موقع میسر آجائے۔ اس دیوانگی کی کیفیت سے میں بڑا متاثر ہوا، اور جب خطابت کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے کہا تھا کہ میں جب حضرت موصوف اور آپ کی محبت کو دیکھتا ہوں تو مجھے افسوس بھی ہوتا ہے اور خوشی بھی۔ افسوس اس لیے کہ لوگ پروانہ وار اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ حضرت کا سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے، اور خوشی اس لیئے ہوتی ہے کہ ہماری جماعت کا قائد ایسا ہر دل عزیز ہے کہ لوگ اپنی عزت نفس حضرت کے قدموں میں لٹانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

اور یہ کیفیت صرف ہندوستان میں ہی نہیں ہوتی، بلکہ بیرون ملک بھی حضرت کے ساتھ والہانہ شغف رکھنے والے جاں نثار اسی طرح اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کرتے ہیں۔ ابھی چند سال قبل حضرت امریکہ کے دورے پر تشریف لائے تھے۔ آپ کے ہمراہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری بھی تھے۔ ایک عقیدتمند کی ذاتی محفل میں محدث کبیر مدظلہ العالی نے اپنی تقریر کے بعد خدمت میں مائک پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ انگریزی میں کچھ بیان فرمادیں۔ حضرت نے فی البدیہہ انگریزی میں کافی دیر تک بیان فرمایا۔ لوگوں پر ایک سکتہ طاری تھا کہ اتنی صاف شستہ انگریزی زبان۔ یقین کریں اس شب ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ واقعی عالم اسلام کے قائد کو ایسا ہی ہونا چاہئے، کہ جب جدھر رخ کیا عربی میں خطاب فرمایا فارسی داں طبقہ میں بیٹھے تو فارسی میں گفتگو کر لی، اہل ہند و پاک کے درمیان موجود ہوں تو اردو میں بول پڑے اور یورپ و امریکہ میں عقیدۂ حقہ کی ترویج و اشاعت کے لیے گئے تو انگریزی زبان میں اپنا مدعا دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیروں کے پیر: مولانا مفتی محمد رحمت علی تیغی ناظم اعلیٰ مدرسہ قادریہ ضیائے مصطفیٰ کلکتہ کہتے ہیں کہ یوں تو کئی پیڑھی آگے سے آپ کے خاندان میں باکمال اور متدین علماء پیدا ہوتے رہے، اور ابھی بھی آپ کا سارا گھرانہ عالم ہے، لیکن سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کے بعد عالمی پیمانے پر اگر کسی کو عزت ملی تو وہ صرف تاج الشریعہ دامت فیوضیہ العالی کی ذات ستودہ صفات ہے۔

اس زمانے میں پیران کرام کمی نہیں، دیکھا جاتا ہے کہ مریدین سے زیادہ پیر صاحبان کی تعداد ہے۔ اور ظاہری بات ہے کہ جو چیز کسی مارکیٹ میں زیادہ ہوجاتی ہے۔ تو اس کا ویلو اور ڈیمانڈ کم ہوجاتی ہے۔

ایسا ہی کچھ حال ہے آج کل کے پیر مغاں حضرت کا ہے۔ گھر گھر میں پیر ہیں، اس لیے پیر کی عظمت واہمیت لوگوں میں آج مفقود نظر آرہی ہے، لیکن انہیں لوگوں میں کچھ ایسی ہستیاں ہیں جو پیری کے اعلیٰ مقام پر فائز اور مشیخیت کے بلند وبالا معیار پر قائم ہیں۔ انہیں مقدس ہستیوں میں حضور تاج الشریعہ قبلہ مدظلہ العالی کی ذات ستودہ صفات ہے۔ اگر حقیقت میں نگاہوں سے دیکھا جائے تو بلاشبہ حضرت اس وقت اعظم المشائخ فی العصر فی الملك ہیں۔ بہت سے پیروں کے پرچارک مارکیٹ میں پھیلے ہوئے ہیں، جو ان کی جھوٹی اور غلط سلط کرامتیں بیان کر کے سیدھے سادھے لوگوں کو ان کے دام تزویر میں پھنساتے پھرتے ہیں۔ لیکن بحمدہ تعالیٰ وبعنایت تبیہ المصطفیٰ حضرت تاج الشریعہ دامت فیوضہم العالیہ کی شان ہی کچھ ایسی نرالی ہے، کہ نہ کہیں آپ کا ایجینٹ اور نہ پرچارک، بلکہ رب قدیر کی طرف سے آپ کو اتنی مقبولیت حاصل ہے کہ میری دانست میں فی زمانہ آپ سے زیادہ مرید کسی کے بھی نہیں ہیں ذالك فضل الله یو تیه من یشاء۔

نغمہ وترنم کا سماں: مشہور قلم کار وادیب مولانا مفتی شمشاد حسین رضوی پرنسپل مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم تمام طالب علم حضرت قاضی شمس الدین جونپوری کے درس میں موجود تھے، اور حضرت پڑھا رہے تھے کہ ایک بزرگ صفت انسان تشریف لائے۔ قاضی صاحب نے کھڑے ہوکر ان کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

استقبال کیا۔آنے والے کو اپنی مسند پر بٹھایا، اور خود مؤدب ہو کر بیٹھ گئے، اور طالب علموں کے ذہن و دماغ میں کیا تاثر ابھرا؟ اس کو میں نہیں بتا سکتا۔ البتہ میں نے یہ محسوس کیا۔ قاضی صاحب جیسی شخصیت۔ اللہ اللہ ان کی علمی شان وشوکت کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے ان کے سامنے طفل مکتب معلوم ہوتے تھے۔ ان کا علمی وقار مسلم تھا۔ لیکن آج کیا ہو گیا ہے کہ علمی جاہ وجلال اور فنی طمطراق نیاز مندی کے سانچے میں ڈھل گیا ہے۔ اپنے اساتذہ میں سے کسی سے میں نے دریافت کیا۔

حضرت یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ یہ حضرت ازہری میاں ہیں۔ اس وقت تک نام تو سنا تھا مگر دیکھا نہیں تھا، پھر حضرت ازہری میاں صاحب نے عربی زبان میں ایک منقبت پڑھی۔ غالباً یہ منقبت حضرت مجاہد ملت کی شان میں لکھی گئی تھی۔ پڑھنے کا لب ولہجہ اس قدر دلکش تھا۔ الفاظ کے زیر وبم میں ایسی موزونیت تھی کہ نغمہ وترنم کا سماں چھا گیا۔ ہمارے تمام اساتذہ کرام اس منقبت سے متاثر ہوئے اور بہت زیادہ متاثر ہوئے یہیں سے حضرت تاج الشریعہ کی علمی لیاقت کا اور باکمال صلاحیت کا نقش میرے دل میں ابھرتا ہے۔ ۱۹۷۹ء کی بات ہے، میں جماعت رابعہ کا طالب علم تھا مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس کے سالانہ امتحان کے لیے حضرت تاج الشریعہ صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مشکوۃ شریف کا آپ نے امتحان لیا۔ میں امتحان دینے والوں میں شریک تھا۔ لوگوں کا میرے بارے میں خیال تھا کہ ناچیز تمام طالب علموں میں باصلاحیت ہے۔ خیر یہ ان کا حسن ظن تھا۔ حضرت تاج الشریعہ نے فرمایا کہیں سے کوئی حدیث پڑھو، تمام ساتھیوں کا اشارہ پاتے ہی میں نے دو حدیث پڑھی، جس کا مطالعہ میں خاص طور پر کر کے آیا تھا۔ حدیث تو میں نے صحیح اعراب کے ساتھ پڑھ دی اور ترجمہ بھی کر دیا۔ اس کے بعد حضرت نے جو سوالات اس حدیث کے متعلق کئے۔ یہ یقین جانئے میں یہ محسوس کیا کہ میں ابھی تک علم وفن سے بے بہرہ ہوں۔ ان دو واقعات نے میرے ذہن و دماغ کو بہت متاثر کیا۔

عاشق رسول: ڈاکٹر حافظ شفیق اجمل رضوی ہندو یونیورسٹی بنارس کہتے ہیں کہ حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب اختر بریلوی ایک سچے عاشق رسول ہیں۔ محبوب سے دوری انہیں قطعاً برداشت نہیں ہے۔ ان کے کلام میں فرقت مدینہ کی صورت میں بیقراری کی کیفیت اور مدینہ کی حاضری کی تمنا خوب نظر آتی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا
فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا
فرقت طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینہ کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے
شمیم زلف نبی لا صبا مدینے سے
مریض ہجر کو لا کر سونگھا مدینے سے
الٰہی !وہ مدینہ کیسی بستی ہے دکھا دینا
جہاں رحمت برستی ہے جہاں رحمت ہی رحمت ہے

ایک عاشق صادق کی یہ آرزو اور تمنا ہوتی ہے کہ روح جب نکلے تو محبوب کی جلوہ گری رہے محبوب کے قدموں میں گر کر اپنی جان نچھاور کرے۔موت برحق ہے۔ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔مگر یہ موت اگر محبوب کے قدموں میں ہو تو پھر اس کا کیا کہنا۔حضرت اختر رضا بریلوی ایسی موت کو زندگی سے تعبیر کرتے ہیں اور عیش جاودانی بتاتے ہیں۔حضرت اختر رضا کے یہاں موت کے اسی پاکیزہ تصور کی کارفرمائی جا بجا دیکھنے کو ملتی ہے۔

ترے دامن کرم میں جسے نیند آ گئی ہے
جو فنا نہ ہو گی ایسی اسے زندگی ملی ہے

علمی وفقہی ادراک: نوجوان قلم کار وادیب مولانا توفیق احسن برکاتی مدیر ماہنامہ سنی دعوت اسلامی ممبئی اپنے تاثرات بیان کرتے ہیں کہ نہ صرف ایک بلند پایہ شاعر بلکہ فقہ وافتا کے عظیم شہ سوار امت مسلمہ کے سچے قائد،اور پیر طریقت کی حیثیت سے سے متعارف ہیں،آپ کی ہمہ جہت ذات واقعی ایک جہان سمیٹے ہوئے ہے،درس

www.muftiakhtarrazakhan.com

وتدریس میں بھی آپ کی علمی وفقہی لیاقتوں کا انوکھا انداز شاگردوں کی زبانی معلوم ہوا،تصنیف وتالیف ،ترجمہ وتحشیہ میں بھی آپ کے زرنگار قلم نے خوب جولانیاں دکھائیں ،ہزار ہا فتاوی تحریر فرمائے ،تقریباً تیس سے زائد کتابیں لکھیں ، بے شمار تحقیقی مقالات ومضامین تحریر فرمائے ، کتابوں پر مقدمات لکھے ،تقریظیں لکھیں ،حواشی تحریر کیے۔ابھی حال ہی میں مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی) سے آپ کا لکھا ہوا حاشیہ بخاری شائع ہوا جو واقعی عربی زبان وادب میں آپ کی مہارت ،علمیت وفقاہت ،اورفن حدیث میں کمال کا پتہ دیتا ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی کتاب ''المعتمد المستند'' کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا جو درحقیقت ترجمہ نگاری کا ایک انوکھا باب ہے،اور روح بلاغت کی کماحقہ ترجمانی کا لازوال گنجینۂ معرفت ہے۔یہ ترجمہ آپ کے قلم سے وجود میں آیا،جس کی ادبیت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔یہ درحقیقت آپ کی ادبی خدمات اور علمی گہرائی وگیرائی کا آئینہ دار ہے اسی نوع کا ایک اور شاہ کار ''الزلال الانقی من بحر سفینۃ الاتقی'' (از امام احمد رضا قادری) کا اردو ترجمہ ہے۔بلاشبہ یہ سب فضل ہے اللہ عزوجل کا،کرم ہے رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا،اور فیضان ہے اعلیٰ حضرت مجدد اعظم اور مفتی واعظم علیہما الرحمہ کا،جو عالم اسلام کے روبرو آفتاب کی شکل میں جگمگا رہا ہے۔دلوں کو ضوفشاں ،اذہان کو درخشاں اور افکار وخیالات کو انوار علم ومعرفت سے گل بداماں کررہا ہے،اور ساری خلقت اس کے فیضان سے مالا مال ہورہی ہے۔

شریعت کی پاسداری: مشہور تذکرہ نگار مولانا غلام جابر شمس مصباحی پورنوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ برسات میں تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری بائسی تشریف لائے ،میرے گاؤں کے حضرت مولانا عبدالحی نوری، جو میرے قریبی رشتہ دار ہیں، ہری پور جانے کے لیے تیار کرلیئے ،بائسی سے فقیر کو ٹوٹی چوک تک تو ماروتی سے لائے ،اب وہاں سے ہری پور جو چند قدم پر ہے کیسے لے جائیں، بیچ میں نالے کا پانی سے پر تھے،کرایہ کی کشتیاں چلتی تھیں وہ غائب تھیں،کش مکش کے عالم میں مولانا نوری نے چارپائی منگائی ،حضرت تاج الشریعہ کو بٹھایا، چار علماء نما لوگوں نے کاندھوں پر اٹھایا، نالے کا پانی عبور کر کے بیٹھک تک لائے۔حضور اندر سے جمال، باہر سے جلال میں بھرے ہوئے تھے ہچکولے ،ہلکورے کھاتے ہوئے فرمایا ''یااللہ! لوگ مرنے کے بعد چار

www.muftiakhtarrazakhan.com

کندھوں سے اٹھائی ہوئی کھاٹ پر سوار ہوتے ہیں، آپ لوگوں نے مجھے جیتے جی ہی سوار کر دیا''۔ یہ سن کر لوگ قہقہہ میں ڈوب گئے۔لوگ آتے گئے، سنتے گئے، قہقہے بلند ہوتے گئے، یہاں تک کہ یہ بات تمام اطراف میں پھیل گئی، جو سنتا، ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتا۔آج بھی لوگ یاد کرتے ہیں، تو زیر لب مسکرا دیتے ہیں۔

''تفسیر سورہ الم نشرح''

از حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان

تقدیم وترتیب: فیضان المصطفیٰ قادری

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے تین بار امریکہ کا سفر کیا، پہلی بار جولائی ۱۹۹۹ء میں اہل سنت و جماعت کی مرکزی مسجد ''النور مسجد'' کے ذریعہ حضرت کا دورہ ہوا، جس کا اہتمام مسجد کے امام وخطیب مفتی محمد قمر الحسن بستوی نے کیا تھا، دوسری بار پھر اسی شہر میں ۲۰۰۰ء میں سفر ہوا، اور اس کے اگلے سال ۲۰۰۱ء میں تیسرا دورہ ہوا، ان اسفار میں مختلف شہروں خصوصاً ہیوسٹن، ڈیلاس، اور شکاگو کے دورے ہوئے۔ان مواقع پر مختلف مقامات پر آپ کے بیانات ہوئے، آپ نے حمد ونعت پڑھ کر خوش عقیدہ مسلمانوں کو محظوظ فرمایا، تقریریں ہوئی، کافی لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

یہاں امریکہ میں ہر مسجد میں ہفتہ وار درس قرآن یا درس حدیث کا سلسلہ رہتا ہے، النور مسجد میں یہ درس عموماً جمعہ کو مغرب کے بعد ہوتا ہے، پہلے سفر میں ایک جمعہ کو حضرت تاج الشریعہ نے النور مسجد میں قرآن مجید کا درس دیا، جس میں آپ نے مختصر وقت میں سورۂ الم نشرح کی تفسیر بیان فرمائی، چوں کہ اس محفل میں عامۃ الناس شریک تھے اس لیے مختصر عام فہم تفسیر بیان فرمائی، اس آسان تفسیر اور سلیس اسلوب بیان میں چند علمی نکات وواقعات بھے آ گئے، مثلاً واقعہ شق صدر کا بیان، نماز کے بعد دعا کرنا، کھانا موجود ہو تو پہلے کھانا پھر نماز کیوں؟ معرفہ کا اعادہ نکرہ کے اعادہ سے مختلف مفہوم رکھتا ہے، کلام موجب کا عطف کلام غیر موجب پر کیسے ہوا؟ وغیرہ۔

یہ تفسیر ۲۶ ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ ہجری ۱۹۹۹ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب النور ہوسٹن میں ہوئی۔مفتی

www.muftiakhtarrazakhan.com

محمد قمر الحسن صاحب نے اس تفسیر کو کیسٹ میں محفوظ کر لیا تھا، راقم الحروف نے موصوف سے کیسٹ لے کر حضرت کی تفسیر کو من وعن نقل کیا، پھر افادۂ عام کے لیے اس کو ترتیب دے کر قارئین کی بارگاہ میں نذر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

اضمحلال قلت ذہن کی صدا

جنت کی ہوا لحد میں آتی ہے تجھے
خوشبو شب وروز بساتی ہے تجھے
تو محفل ہستی میں تھا سب کو عزیز
تربت بھی کلیجے سے لگاتی ہے تجھے
تھے چراغ بادشاہی کہ جلے تو بجھ گئے ہیں
وہ چراغ کیا بجھیں گے جو حضور نے جلائے

فعال اللما یرید اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے جو چاہے گا وہی ہوگا دنیا سے رحلت خالق عالم کا برحق ہے جس کا ایصال ہر حال میں ہوتا ہے اس میں کسی کو دم مارنے کی اجازت نہیں ہے۔

فرید عصر وحید دھر، وارث علوم انبیاء، ہم شبہہ حجۃ الاسلام، جانشیں حضور مفتی اعظم، عالمی شہرت یافتہ خانقاہ قادریہ رضویہ بریلی شریف کے مسند نشیں وصاحب سجاد، گلشن اسلام کے دیدہ زیب اور خوشبودار، پھول معیار سنیت، آبروئے اہل سنت چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات وتالیفات کے مخلص امین، معیار حق وصداقت، منبع نور سرور، علم وعمل سے بھرپور اپنے اور غیروں میں یکساں مقبول، جبل الاستقامت، فضل وشرف کے کوہ ہمالہ، عالم اسلام میں پھیلے ہوئے کرداروں مریدین کے شیخ طریقت، رہبر راہ شریعت، سالک طریقت ومعرفت، راہی منزل حقیقت، مفسر اعظم علامہ ابراہیم رضا کے نور نظر، خانوادہ رضا کے لخت جگر، تاج الشریعہ مفتی شاہ حضرت العلام محمد اختر رضا خاں قادری ازہری رضی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تعالیٰ عنہ ۲۳ ؍ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۷ ؍۲۰۱۸ء بشب شنبہ بعد نماز مغرب ۷ ؍بج کر ۴۵ ؍منٹ پر بریلی کے ہاسپیٹل میں دنیاے سنیت کو روتا بلکتا چھوڑ کر عالم مشاہدہ کو خیر آباد کہہ کر حیات مستعار کی آخری سانس لی اور اپنے معبود حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت ازہری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سانحہ ارتحال عالم اسلام کے لیے عظیم خسارہ ہے۔فی الحال اس کا پُر ہونا مشکل دکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے یقین ہے کہ حضرت کا خلا ملا میں تبدیل ہو جائے گا۔

بروز یکشنبہ دس بجے دن میں بریلی کے مشہور اسلامیہ انٹر کالج کے وسیع وعریض صحن میں حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ آپ کے نور نظر سرور قلب وذہن ،گل گلزار رضویت حضرت مولانا عسجد رضا قادری نے حد نظر متوسلین ،معتقدین ،مخلصین کی شرکت میں ادا فرمایا عسجد رضا صاحب کی امامت میں اخباری رپورٹ کے مطابق ڈیڑھ کڑوڑ عوام وخواص جنازہ میں شامل ہوئے اور اپنی اپنی پرنم آنکھوں سے آپ کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے حضرت والا کو اعلیٰ حضرت کے روضہ سے متصل ازہری مہمان خانہ میں رحمت الٰہی کے سپرد فرمایا اور آپ اعلیٰ علیین میں لاکھوں جلال وکمال کے ساتھ ملائکہ کے جلو میں جلوہ افروز ہو کر جنت الفردوس کی پر بہار فضا سے معطر ہو کر اذن استراحت فرما گئے۔

عالم کے تمام سنی مدارس عربیہ اسلامیہ میں مختلف رفاہی انجمنوں میں انفرادی اجتماعی طور پر قرآن خوانی ہوتی رہی علاوہ ازیں ایصال ثواب کے تمام وسائل وذرائع کا برکت استعمال ہوتا رہا اور یہ مہینوں چلتا رہا حضرت کی روح پر فتوح کی تسکین کے لیے مختلف شکل وصورت اور مختلف لب ولہجہ میں آپ کی بارگاہ محبت میں ،عقیدت نذر کئے سنی رسم ورواج کے مطابق حضرت ازہری میاں کا فاتحہ تیجہ اور فاتحہ چہلم نہایت عقیدت واحترام کے ماحول میں کیا گیا جس میں ہندو بیرون ہند (پاکستان ، بنگلہ دیش ، نیپال ، بھوٹان ،سری لنکا ، وافغانستان ، مالدیپ ،سعودیہ عربیہ ، ایران وغیرہ) تمام مندوبین ،معتقدین ، مریدین ، وسیع وعریض ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے دیوانہ وار بریلی شریف پہونچ کر شریک لائحہ عمل ہوتے ہوئے ان شرکاء وعوام وخواص ، دانش مند طبقہ ،علمائے کرام ،مشائخ عظام ،صلحائے اسلام ، خانقاہوں کے مسند ذیشان ،شعراء ذوالاحترام مدارس عربیہ کے طلباء اسلام

www.muftiakhtarrazakhan.com

،حفاظ قرآن،قراء کرام،محبت سے بھرپور ماحول میں شریک رہے اور عقیدت کے ہار، پھول پیش کرتے رہے۔

مصلح ملت فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام حلقہ مریدین کی موجودگی میں خانقاہ قادریہ برہانیہ لعل گوپال گنج الہ آباد اور خانقاہ، قادریہ برہانیہ گلاب پور مہوتری نیپال نیز مدرسہ مظہر العلوم سسوا کٹیا میں نہایت مہتم باالشان اور حزم واحتیاط کے ساتھ ایصال ثواب اور تعزیت کی محفل مقدس منعقد کی گئی اور اس عبقری شخصیت کے دربار پر انوار میں بصد آداب محبت تعزیت نامہ پیش کر کے ایصال ثواب کیا گیا میرا مغموم قلم قرطاس ابیض پر نقاش ہے کہ قوم وملت کی فلاح وبہبود کی خاطر حضرت ازہری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت سے مصنوعات تھے کافی تعداد میں ذہنی لائحہ عمل تھے ان میں سے کچھ عملی جامہ پہن چکے ہیں اور کچھ تشنہ طلب ہیں اور ہنوز عملی جامہ پہن سکے ہیں جنہیں منصۂ شہود پر لانا اسلام واخلاص کی مکرم نظروں میں لازمی اور ضروری سمجھا جارہا ہے۔تین تمنا ہے کہ کوئی صاحب خیر،مخلص داعی واجتماعی طور پر حضرت کے ذہنی منصوبات کو عملی جامہ پہنادے تو درحقیقت یہ بابرکت کارنامہ حضرت کی یادگار،محبت میں سچا خراج عقیدت ہوگا اور حضرت کی روح پر مسرت وشادمانی سے جھوم اٹھے گی اور وہ فیروز بخت دارین میں مختلف برکتوں سے مالا مال ہوگا۔

اور کامرانی ان کے آگے پیچھے دوڑیگی اور قدم کا بوسہ لیکر سر کا تاج ذریں بن جائیگی اور ملائکہ سمیت انسان اس پر فخر کریں گے۔

وہی دنیا میں پھیلے ہوے حضرت کے مریدین،لواحقین، جملہ پسماندگان اور غم زدہ اور اہل خانہ کی خدمات عالیہ میں ہیچ مداں ومریدین، تلامذہ وحلقہ احباب کے لیے نیک خواہشات کا گلدستہ پیش کرتے ہیں بالخصوص خانقاہ قادریہ رضویہ کے روشن چراغ،گل گلستان ازہری،گل سرسبدہ جیلانی،قائد ملت حضرت علامہ مولانا عسجد رضا قادری رضوی کی بارگاہ ناز میں صبر وشکر کی تلقین کرتے ہیں۔

بارگاہ رب العلمین میں ہم دست بدعا یہیں غفور الرحیم حضرت ازہری کے درجات عالم برزخ میں بلند تر فرمائے، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص عطا فرمائے، سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی کرامات کا صدقہ عطا فرمائے، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان تجلیات سے وافر مقدار میں حصہ عنایت کرے کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاروں سے سرفراز فرمائے، تربت انور پر رحمت

www.muftiakhtarrazakhan.com

وبرکت کی موسلہ دھار بارش برسائے اور مغفرت کے سمندر سے سرشار فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔

نیک انسان مر کے بھی ہم سے جدا ہوتے نہیں
حزن وملال کے غدیر عظیم میں مستغرق

محمد مصلح الدین قادری سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ برہانیہ وشیخ الحدیث مدرسہ حبیبیہ اسلامیہ لعل گوپال گنج ضلع الٰہ آباد۔

[۱۱/ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۵/۷/۲۰۱۸ء] (ایضاً)

حضور تاج الشریعہ اور تحفظ مسلم پرسنل لا: جانشین حضور مفتی اعظم، علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی، امت مسلمہ کی رہنمائی اور قیادت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ایک زمانہ وہ تھا جب شاہ بانو مسئلہ کو لے کر پورے ملک میں مسلم پرسنل لاء پر حملے کئے جارہے تھے، سپریم کورٹ نے شریعت کے منشاء ومبداء کے خلاف فیصلہ صادر کردیا تھا، سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف چیلنج کیا اور پورے ملک میں احتجاجی مظاہرہ واجلاس کے ذریعہ اپنے جذبات واحساسات کو حکومت ہند تک پہنچایا۔ عوامی سطح پر دباؤ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ حکومت ہند کو مجبوراً پارلیمنٹ کے ذریعہ قانون بنا کر سپریم کورٹ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دینا پڑا۔

(تحفظ مسلم پرسنل لاء، از مولانا یٰسین اختر مصباحی مطبوعہ دارالقلم دہلی) [کرامات تاج الشریعہ، ص ۴۳]

سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے آمرانہ حکم کا جواب: تاج الشریعہ کے فقہی کمالات اور باوقار فتاویٰ نویسی کی سب سے بڑی مثال وہ فتویٰ ہے جس نے ایوان اقتدار کو لرزہ براندام کردیا تھا۔ زمانہ ۱۹۷۵ء کا ہے۔ قیام بنگلہ دیش کی تحریک میں اخلاقی اور فوجی مدد اور سقوط ڈھاکہ نے اس وقت کی وزیر اعظم ہند آنجہانی اندرا گاندھی کے حوصلے اتنے بلند کردیئے تھے اور انہوں نے اپنے اقتدار کو اس قدر ناقابل تسخیر سمجھ لیا تھا کہ ملک میں ایمرجنسی لگادی۔ ایمرجنسی یعنی ہنگامی صورت حال کے نفاذ کے بعد شہریوں کے دستوری حقوق تقریباً چھین لئے جاتے ہیں۔ تحریر وتقریر پر سنسر بٹھادیا جاتا ہے۔ سرکاری عمال خودسر ہوجاتے ہیں اس لئے کہ ان کو کسی مواخذے یا محاسبے کا خوف نہیں ہوتا وہ بے دریغ سرکاری احکامات کی تعمیل کرتے ہیں بلکہ بے لگام ہوا کرتے ہیں۔ ایمرجنسی کے کریلے پر سنجے گاندھی کا نیم چڑھا تو حالات اور دگرگوں ہوگئے۔ اسی وقت خاندانی منصوبہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

بندی کا بخار حکومت کے سر چڑھ گیا آبادی پر کنٹرول کا ایک نادر منصوبہ ہاتھ آ گیا۔ حکم دے دیا گیا کہ مردوں کی نس بندی کر دی جائے۔ نس بندی ایک آپریشن جو مردانہ عضو تناسل کی چند مخصوص رگوں کا ہوتا ہے اور جس آپریشن کے بعد مرد مادۂ منویہ تولید کی طاقت گنوا دیتا ہے۔ حکومت کے اشارے پر یہ کام دھڑلے سے شروع کر دیا گیا۔ بزور قوت اس سفاکانہ عمل کی انجام دہی پر دار العلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب کے جواز کا فتویٰ گنجے کو ناخن کے مصداق ہو گیا۔ ایسے افراتفری کے عالم میں تاج الشریعہ نے نس بندی کو از روئے شرع حرام قرار دیا۔ اس فتویٰ کے آتے ہی حکومت کی کارروائی کے خلاف ردعمل شروع ہو گیا۔ حکومت پریشان ہو گئی۔ چند بارسوخ لوگ بریلی بھیجے گئے تاکہ فتویٰ واپس لیا جائے مگر۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

آپ نے کسی صورت فتویٰ واپس لینے سے انکار کر دیا۔ کسی دھمکی کی پروا نہیں کی بلکہ صاحبان اقتدار کو تنبیہ کی کہ ظلم اپنی انتہا پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے۔ ۱۹۷۷ء کا جنرل الیکشن ان کی پیش گوئی کا ثبوت بن گیا۔ پورے ملک سے کانگریسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔ حتی کہ اپنے آپ کو درگا کی اوتار سمجھنے والی اندرا گاندھی کو راج نرائن جیسے اوسط درجے کے لیڈر نے شرمناک شکست دی اور بعد کو مرکز میں کانگریس کی واپسی ہوئی مگر بعض صوبوں میں تو آج تک واپسی نہیں ہوئی، مثلاً مغربی بنگال جہاں ۱۹۷۷ء سے لے کر آج تک بایاں محاذ کی حکومت برقرار ہے۔

(تجلیات تاج الشریعہ ص ۱۰۷/۱۰۹)

حضور تاج الشریعہ اور زیارت حرمین شریفین: مولانا عبد الرحیم نشترؔ فاروقی، [معاون ناظم جامعۃ الرضا، بریلی شریف] لکھتے ہیں: حج و زیارت بندۂ مومن کا ایک ایسا کیف آور خواب ہے جس کی تعبیر اس کے لئے معراج حیات ہے، وہ اسے حقیقت کا جامہ پہنانے کے لئے سیکڑوں جتن کرتا ہے، ہزاروں مشکلات کا سامنا کرتا ہے، لاکھوں دعائیں سحر گاہی کرتا ہے، تب کہیں جا کر اس سرمدی سعادت اور لازوال نعمت سے سرفراز ہو پاتا ہے، حرمین شریفین کا سفر ایک بندۂ مومن کو اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کی یاد دلاتا ہے،

www.muftiakhtarrazakhan.com

رنگ ونسل کا فرق مٹا کر مساوات کا درس دیتا ہے اور اللہ کی نشانیوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔

حج کا مہینہ آتے ہی مومن کے دل میں ایک لطیف سا درد اٹھتا ہے، حجاج کے قافلے دیکھ کر اس کا قلب مچل جاتا ہے کہ کاش! وہ بھی اس دیار کی حاضری سے اپنا نصیبہ جگا لیتا جہاں صبح وشام کی حاضری کو فرشتوں نے بھی اپنا شیوہ بنالیا ہے، وہ بھی جیتے جی جنت کی کیاریوں کا نظارہ کر لیتا ہے جس کی زیارت کے لئے حجاج کے یہ قافلے رواں دواں ہیں اور جب اس نعمت کے حصول کی کوئی سبیل نہیں بن پڑتی تو ایک سرد آہ حسرت و یاس کا موسم بن کر اس کی آنکھوں سے جھما جھم برسنے لگتی ہے اور اللہ کے برگزیدہ بندوں کی کیفیت تو عجیب سی ہوتی ہے۔

چنانچہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ اپنی اس لطیف کیفیت کو یوں بیان فرماتے ہیں: ''یہاں ننھے میاں اور حامد رضا خان مع متعلقین زبارد ۂ حج روانہ ہوئے، لکھنؤ تک ان لوگوں کو پہنچا کر میں واپس آ گیا، لیکن طبیعت میں ایک قسم کا انتشار رہا، ایک ہفتہ یہاں رہا طبیعت سخت پریشان رہی ایک روز عصر کے وقت زیادہ اضطراب ہوا، دل وہاں کی حاضری کے لئے زیادہ بے چین ہوا، بعد مغرب مولوی نذیر احمد صاحب کو اسٹیشن بھیجا کہ جا کر ممبئی تک کا سیکنڈ ریزرویشن کرالیں کہ نمازوں کا آرام رہے۔ عشا کی نماز سے اول وقت فارغ ہولیا، شکرم (سواری) بھی آ گئی، صرف والدہ ماجدہ سے اجازت لینا باقی رہ گئی جو نہایت اہم مسئلہ تھا اور گویا اس کا یقین تھا کہ وہ اجازت نہ دیں گی، کس طرح عرض کروں اور بغیر اجازت والدہ حج نفل کو جانا حرام، آخر کار اندر مکان میں گیا دیکھا کہ حضرت والدہ ماجدہ چادر اوڑھے آرام فرماتی ہیں، میں نے آنکھیں بند کر کے قدموں پر سر رکھ دیا وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھیں اور فرمایا، کیا ہے۔؟ میں نے عرض کیا: حضور مجھے حج کی اجازت دے دیجئے، پہلا لفظ جو فرمایا یہ تھا کہ خدا حافظ، یہ انھیں دعاؤں کا اثر تھا کہ میں الٹے پیروں باہر آیا اور فوراً سوار ہو کر اسٹیشن پہنچا'' [الملفوظ۔ ۲/ص ۱۴۵]

امام اہل سنت کے حقیقی علمی امین وارث ہونے کے سبب حضور تاج الشریعہ کو بھی وہی سوز و گداز عشق ورثے میں ملا ہے چنانچہ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا اور آپ کا دل بھی اس در کی حاضری کے لئے مثل بسمل تڑپ اٹھا جس در کی حاضری کے طفیل اللہ حج کی سعادتیں عطا فرما دیتا ہے، آپ

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے دل کو لاکھ سمجھایا، مگر لاحاصل! آپ نے اس در کی حاضری کے لئے رخت سفر باندھا، پھر دل بے قابو ہو رہا ہے، سنبھالے نہیں سنبھل رہا ہے، وہ پاک دراب قریب آنے والا، آپ نے دل کو سرزنش کی، تعبہ کی کہ کہیں بے قابو ہو کر اس سرکار میں کوئی بے ادبی نہ کر بیٹھے۔

سنبھل جا اے دل مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشم تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

حضور تاج الشریعہ نے پہلے حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں حاصل کی، دوسرے حج سے ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۵ء میں اور تیسرے حج ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء میں مشرف ہوئے۔

[تجلیات تاج الشریعہ ص ۶۲۹/۶۳۰]

اہل سعود کے مظالم حضرت تاج الشریعہ کی زبانی: حضرت مولانا محمد شہاب الدین رضوی لکھتے ہیں:

''اللہ رب العزت نے جانشین مفتیٔ اعظم کو جن گوناگوں صفات سے متصف کیا ہے۔ ان صفات میں ایک حق گوئی اور بے باکی بھی ہے۔ آپ نے کبھی بھی صداقت وحقانیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا چاہے کتنے ہی مصلحت کے تقاضے کیوں نہ ہوں۔ چاہے کتنے ہی قید وبند، مصائب وآلام اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننا پڑی کبھی کسی کو خوش کرنے کے لئے اس کی منشا کے مطابق فتویٰ نہیں تحریر فرمایا جب کبھی فتویٰ تحریر فرمایا تو اپنے اسلاف، اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم ہو کر تحریر فرمایا جس طرح جد امجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا نوری بریلوی نے بے خوف وخطر فتویٰ تحریر فرمائے اسی طرح اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جانشین مفتیٔ اعظم نظر آتے ہیں۔ اس حق گوئی کے شواہد آج آپ کے ہزاروں فتاویٰ اور واقعات ہیں جو ملک اور بیرون ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

جانشین حضور مفتیٔ اعظم اپنی شریک حیات (پیرانی ام صاحبہ) کے ساتھ حج وزیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے، عرفات سے واپس لوٹنے کے بعد سعودی حکومت نے رات کے وقت مکہ معظّمہ میں آپ کو قیام گاہ سے گرفتار کر لیا، بلا وجہ گیارہ (۱۱) دن جیل میں رکھ کر بغیر مدینہ شریف کی زیارت کرائے ہندوستان بھیج دیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مندرجہ ذیل سطور میں حضرت کی زبانی پوری رپورٹ پیش ہے۔''ممبئی ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۶ء ۱۴۰۷ھ ابراہیم مرچنٹ روڈ مینارہ مسجد کے قریب رضا اکیڈمی ممبئی کے زیر اہتمام جانشین مفتی اعظم کے مکہ مکرمہ میں بیجا گرفتاری پر سعودی حکومت کے خلاف ایک شاندار اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ رضوی، امجدی، نے فرمائی۔ممبی کے علماء ائمہ مساجد، کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے اکابر علماء نے شرکت فرمائی۔مجمع تقریبا پچاس ہزار افراد پر مشتمل تھا مجمع جوش احتجاج میں سعودی حکومت کے خلاف نعرے بلند کرتا رہا۔اخیر میں جا نشین مفتیٔ اعظم نے سعودی حکومت میں اپنی گرفتاری اور زیارت مدینہ منورہ کے بغیر واپس کئے جانے سے متعلق اپنا یہ مختصر بیان دیا۔**وھو ھذا**۔

۳۱ر اگست ۱۹۸۶ء شب میں تین بجے اچانک سعودی حکومت کے سی۔آئی۔ڈی۔اور پولیس کے لوگ میری قیام گاہ پر آئے اور مجھے بیدار کر کے پاسپورٹ طلب کیا۔پھر میرے سامان کی تلاشی کا مطالبہ کیا۔ میرے ساتھ میری پردہ نشین بیوی تھیں میں نے انہیں باتھ روم میں بھیج دیا۔پھر سی۔ائی۔ڈی۔نے باتھ روم کو باہر سے مقفل کر دیا، اور وہ لوگ سپاہیوں کے ساتھ میرے کمرے میں داخل ہوئے۔مجھے ریوالور کے نشانے پر حرکت نہ کرنے کی وارننگ دی۔میرے سامان کی تلاشی لی۔میرے پاس حضرت مولانا سید علوی مالکی رضوی مدظلہ کی دی ہوئی چند کتابیں اور کچھ کتابیں اعلی حضرت کی اور دلائل الخیرات تھی ان تمام کتابوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔مجھ سے ٹیلی فون کی ڈائری مانگی۔جو میرے پاس نہ تھی۔میرا، میری بیوی کا اور میرے ساتھیوں کے پاسپورٹ ٹکٹ اور کتابیں ہمراہ لے کر مجھے سی۔آئی۔ڈی۔آفس لائے اور یکے بادیگرے میرے رفقاء محبوب اور یعقوب کو بھی اٹھا لائے۔مجھ سے رات میں رسمی گفتگو کے بعد پہلا سوال یہ کیا کہ آپ نے جمعہ کہاں پڑھا؟ میں نے کہا کہ میں مسافر ہوں میرے اوپر جمعہ فرض نہیں۔لہذا میں نے اپنے گھر میں ظہر پڑھی۔مجھ سے پوچھا کہ تم حرم میں نماز نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا میں حرم سے دور رہتا ہوں حرم میں طواف کے لئے جاتا ہوں، اس لئے میں حرم میں نماز نہیں پڑھ سکتا مجھ سے کہا کہ آپ کیوں اپنے محلے کی مسجد میں نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ بہت سے لوگ ہیں جنہیں میں دیکھتا ہوں کہ وہ محلہ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھتے اور بہت لوگوں کے متعلق مجھے محسوس ہوتا

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے کہ وہ سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے تو مجھ سے ہی کیوں باز پرس کرتے ہیں۔ مجھ سے پھر بھی اصرار کیا گیا تو میں نے کہا کہ میرے مذہب میں اور آپ لوگوں کے مذہب میں اختلاف ہے، آپ حنبلی کہلاتے ہیں اور میں حنفی ہوں، اور حنفی مقتدی کی رعایت غیر حنفی امام اگر نہ کرے تو حنفی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اس وجہ سے میں نماز علیٰحدہ پڑھتا ہوں۔ مجھ سے حضرت علامہ سید علوی مالکی مدظلہ کی کتابوں کے متعلق پوچھا کہ یہ تمہیں کیسے ملیں؟ میں نے کہا کہ یہ کتابیں مجھے انہوں نے چند روز پہلے دی ہیں، جب میں ان سے ملنے گیا تھا۔ مجھ سے سوال کیا کہ یہ پہلی ملاقات تھی؟ میں کہا ہاں! یہ پہلی ملاقات تھی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی چند کتابیں دیکھ کر جو نعت اور مسائل حج کے متعلق تھیں پوچھا ان سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟ میں نے کہا کہ وہ میرے دادا تھے۔

اس مختصر سی انکوائری کے بعد مجھے رات گزر جانے کے بعد فجر کے وقت جیل بھیج دیا گیا۔ دس بجے پھر سی۔آئی۔ڈی۔ سے گفتگو ہوئی، اس نے مجھ سے پوچھا کہ ہندوستان میں کتنے فرقے ہیں؟ میں نے شیعہ، قادیانی، وغیرہ چند فرقے گنائے اور میں نے واضح کیا کہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے قادیانیوں کا رد کیا ہے اور اس کے رد میں چھ ۶/رسالے جزاء الله عدوة قهر الديان، السواء العقاب وغیرہ لکھے ہیں۔ ہم پر کچھ لوگ یہ تہمت لگاتے ہیں اور آپ کو یہ بتایا ہے کہ ہم قادیانی ایک ہیں۔ یہ غلط ہے، اور وہی لوگ ہمیں ''بریلوی'' کہتے ہیں۔ جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ ''بریلوی'' کسی نئے مذہب کا نام ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ ہم ''اہل سنت و جماعت'' ہیں۔

سی۔آئی۔ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈالی، بلکہ ان کا مذہب وہی تھا جو سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین اور ہر زمانے کے صالحین کا مذہب ہے، اور یہ کہ ہم اپنے آپ کو ''اہل سنت و جماعت'' کہلوانا ہی پسند کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس مقصد سے ''بریلوی'' کہنا کہ کسی نئے مذہب کے پیرو ہیں، ہم پر بہتان ہے۔ سی۔آئی۔ڈی کے پوچھنے پر میں نے ''وہابی'' اور ''سنی'' کا فرق مختصر طور پر واضح کیا۔ میں نے کہا کہ وہابی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب، اور ان کی شفاعت، اور ان سے توسل، اور استمداد اور انہیں پکارنے کے منکر ہیں اور ان امور کو شرک بتاتے ہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

جب کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل جائز ہے، اور انہیں پکارنا بھی اور یہ کہ وہ سنتے بھی ہیں اور اللہ کے بتائے سے غیب کو بھی جانتے ہیں، اور اللہ نے ان کو شفاعت کا منصب عطا فرمایا، اور علم غیب پر سی ۔آئی۔ڈی کے پوچھنے پر آیات قرآن سے میں نے دلیلیں قائم کیں اور یہ ثابت کیا کہ نبوت اطلاع علی الغیب ہی کا نام ہے، اور نبی وہی ہے جو اللہ کے بتانے سے علم غیب کی خبر دے۔ اور یہ کہ نبی کے واسطے سے ہر مومن غیب جانتا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں منصوص ہے۔ سی۔آئی۔ڈی۔ کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد وصال بھی غیب کی خبر ہے اس لئے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت باقی ہے اور نبوت غیب جاننے ہی کو کہتے ہیں پھر یہ کہ آیتوں میں ایسی قید نہیں ہے جس سے ظاہر ہو کہ بعد وصال سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم غیب نہیں جانتے۔ ایک اور نشست میں سی۔آئی۔ڈی۔ کے مطالبہ پر میں نے توسل کی دلیل میں ابتغوا الیہ الوسیلۃ آیۃ پڑھی اور یہ بتایا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل منجملہ اعمال صالحہ ہے، اور یہ کہ کسی عمل کا صالح ہونا اور وسیلہ ہونا اس شرط پر موقوف ہے کہ وہ مقبول ہو، اور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ مقبول بارگاہ الوہیت ہیں۔ بلکہ سید المقبولین ہیں، تو ان سے توسل بدرجۂ اولیٰ جائز ہے اور توسل شرک نہیں۔

سی۔آئی۔ڈی کے کہنے پر میں نے مزید کہا کہ کسی سے اس طور پر مدد مانگنا کہ اللہ کے سوا اس کو مستقل اور فاعل سمجھے شرک ہے اور ہم اس طور پر کسی سے مدد مانگنے کے قائل نہیں ہیں۔ ہاں اللہ کی مدد کا وسیلہ جان کر کسی مقبول بارگاہ سے مدد مانگنا ہرگز شرک نہیں۔ سی۔آئی۔ڈی کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہم میں وہابیوں میں یہ فرق ہے کہ وہ ہمیں توسل وغیرہ امور کی بنا پر کافر و مشرک بتاتے ہیں، لیکن ہم ان کو محض اس بنا پر کافر و مشرک نہیں کہتے (یعنی اس کے وجوہات اور ہیں)۔

دوسرے دن میرے ان بیانات کی روشنی میں سی۔آئی۔ڈی نے میرے لئے ایک اقرار نامہ اس نے خود لکھ کر مجھے سنایا جو یوں تھا ''میں فلاں ابن فلاں بریلوی مذہب کا مطیع ہوں'' میں نے اعتراض کیا کہ میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ بریلوی کوئی مذہب نہیں ہے اور اگر کوئی نیا مذہب بنام بریلوی ہے تو میں اس سے بری ہوں۔ آگے اقرار نامہ میں اس نے یوں لکھا کہ امام احمد رضا کا پیرو ہوں اور بریلوی میں سے ایک ہوں، اور ہمارا عقیدہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے کہ سرکار سے توسل اور استغاثہ اور ان کو پکارنا جائز ہے۔ اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں اور وہابی ان امور کو شرک بتاتے ہیں اور یہ کہ میں ان کے پیچھے اس وجہ سے نماز نہیں پڑھتا ہوں، ہم سنیوں کو مشرک بتاتے ہیں۔ اقرار نامہ کے آخر میں میرے مطالبہ پر اس نے یہ اضافہ کیا کہ ''بریلویت'' کوئی نیا مذہب نہیں ہے اور ہم لوگ اپنے آپ کو ''اہل سنت و جماعت'' کہلوانا ہی پسند کرتے ہیں۔ پھر مختلف نشستوں میں بار بار وہی سوالات دہرائے بعد میں مجھ سے میرے سفر لندن کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ کیا وہاں آپ نے کسی کانفرنس میں شرکت کی ہے۔ میں جواب دیا کہ کانفرنس، حکومت کے پیمانے اور سیاسی سطح پر ہوتی ہے۔ ہم لوگ نہ سیاسی ہیں نہ کسی حکومت سے ہمارا رابطہ ہے۔

سی۔آئی۔ڈی۔ کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ لندن کے اس اجلاس میں جس میں میں شریک تھا، بنام بریلویت مسائل پر مباحثہ نہ ہوا، بلکہ اتحاد اسلام اور تنظیم المسلمین پر تقاریر ہوئیں، اور اس جلسہ کا خرچ وہاں کے سنی مسلمانوں نے اٹھایا اور اس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کے پیرو اہل سنت و جماعت کو ''رابطۂ عالم اسلامی'' میں نمائندگی دی جائے۔ جس طرح ''ندویوں وغیرہ کو رابطہ میں نمائندگی حاصل ہے۔''

سی۔آئی۔ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ یہ تجویز بالاتفاق رائے پاس ہوگئی تھی۔ تیسری نشست میں جب دو نشستوں کی تفتیش ختم ہو چکی اور میرا اقرار نامہ خود طیار کر چکے، تو مجھ سے ایک بڑے سی۔آئی۔ڈی آفیسر نے کہا کہ میں آپ کا آپ کے علم، عمر اور شخصیت کی وجہ سے احترام کرتا ہوں، اور آپ سے مخصوص اوقات میں دعاؤں کا طالب ہوں۔ گرفتاری کا سبب میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ آپ کا کیس معمولی ہے، ورنہ اس وقت جب سپاہی ہتھکڑی ڈال کر آپ کو لایا تھا، میں آپ کی ہتھکڑی نہ کھلواتا۔

مختصر یہ کہ مسلسل سوالات کے باوجود میرا جرم میرے بار بار پوچھنے کے بعد بھی مجھے نہ بتایا، بلکہ یہی کہتے رہے کہ میرا معاملہ اہمیت نہیں رکھتا، لیکن اس کے باوجود میری رہائی میں تاخیر کی اور بغیر اظہار جرم مجھے مدینہ منورہ کی حاضری سے موقوف رکھا۔ اور گیارہ دنوں کے بعد جب مجھے جدہ روانہ کیا گیا تو میرے ہاتھوں میں جدہ ایئرپورٹ تک ہتھکڑی پہنائے رکھی، اور راستہ میں نماز ظہر کے لئے موقع بھی نہ دیا گیا اس وجہ سے میری نماز ظہر قضا ہوگئی۔ [حیات تاج الشریعہ، جدید اضافہ ص: ۳۹/۴۵]

www.muftiakhtarrazakhan.com

دردِ فرقت مدینہ: جب جانشین مفتیٔ اعظم کو گنبد خضریٰ کی زیارت کرے بغیر ہندوستان واپس بھیج دیا گیا تو حکومت سعودیہ کے ظلم و بربریت سے متاثر ہوکر یہ نعت پاک کہی۔ یہ وہ موقع تھا جب ۱۷؍فروری ۱۹۸۷ء کو جھریا بہار کے ایک جلسہ میں ایک شاعر نے اسی زمین میں ایک نعت پڑھی۔ آپ نے برجستہ اسٹیج پر ہی ساتھ شعر کہے۔ اور بقیہ اشعار ٹرین میں کہے۔ چودہ اشعار میں سے چند ملاحظہ ہوں۔

داغ فرقت طیبہ قلب مضمل جاتا
کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا
میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانہ کی خاک میں میں مل جاتا
موت لے کے آجاتی زندگی مدینہ میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا
دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا
فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا
در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا
میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا
داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا
ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت کی گرفتاری پر بین الاقوامی مظاہرے: ستمبر ۱۹۸۶ء/ ۱۴۰۷ھ میں دوران حج جانشین مفتی اعظم کو حکومت سعودی عرب نے مکہ مکرمہ میں بلا جرم صرف غلبۂ نجدیت کی خاطر گرفتار کر کے گیارہ دن تک قید و بند میں رکھا۔ اور مزید ستم یہ کہ انہیں دیار حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری سے بھی محروم کر دیا۔ لیکن جانشین مفتی اعظم اپنے موقف اور مسلک پر قائم رہے اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔

آپ کی گرفتاری سے عالم اسلام میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی تھی، اور نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند بیشتر اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں سواد اعظم اہل سنت کے احتجاجات کا لمبا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اخبارات و رسائل نے بھی جانشین مفتی اعظم کی اس بیجا گرفتاری کی مذمت کی۔ ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ، رضا اکیڈمی ممبئی، سنی جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان اور چھوٹی بڑی انجمنوں و جماعتوں نے زبردست احتجاجی مظاہرے پورے برصغیر میں کئے۔ اور حکومت سعودیہ سے معافی کا مطالبہ کیا۔

قائدین ملت اسلامیہ کی شاہ فہد سے خصوصی ملاقات: جانشین مفتی اعظم کی گرفتاری کے ردعمل میں قائدین ملت نے لندن میں سعودی حکومت کے بادشاہ شاہ فہد، شہزادۂ عبداللہ (موجود بادشاہ) اور ترکی بن عبد العزیز وزیر مملکت سے طویل ملاقاتیں کیں، جن میں علامہ ارشد القادری، مولانا عبد الستار خان نیازی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا سید غلام السیدین، مولانا شاہد رضا نعیمی، شاہ محمد جیلانی صدیقی، مولانا یونس کاشمیری، مولانا عبد الوہاب صدیقی اور شاہ فرید الحق اور دیگر علماء اہل سنت نے حکمران سعودیہ کو پرزور انداز میں گرفتاری پر احتجاج درج کرایا، اور حرمین شریفین میں ہر مسلک کے لوگوں کو اپنے عقیدہ کے مطابق نماز پڑھنے اور دیگر ارکان کرنے پر مطالبہ کیا، جس پر ان سربراہان مملکت نے فوراً منظور کر لیا اور امت مسلمہ کے لئے سعودی حکومت نے ایک اعلانیہ جاری کیا کہ: ''حرمین شریفین میں ہر مسالک و مذاہب کے لوگ اب آزادانہ اپنے طور و طریقوں سے عبادت کریں گے۔ کنز الایمان پر پابندی میرے حکم سے نہیں لگائی گئی ہے، مجھے اس کا علم بھی نہیں ہے۔ اب میلاد کی محافل آزادانہ طریقہ پر ہوں گی، کسی پر مسلط نہیں کیا جائے گا، سنی حجاج کرام کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(روز نامہ الاحرام قاہرہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء روز نامہ جنگ، لندن۔ ۳/ مارچ ۱۹۸۷ء/ ۱۴۰۷ھ)

بالآخر علماء کی قربانی رنگ لائی اہل سنت کے احتجاجات نے حکومت سعودیہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا اور لندن میں سعودی فرماں روا شاہ فہد بن عبد العزیز کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ ''حرمین شریفین میں ہر مسلک کے لوگوں کو ان کے طریقہ پر عبادات کرنے کی آزادی ہوگی'' ارکان ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ نے لندن میں شاہ فہد اور ان کے بھائی پرنس ترکی ابن عبد العزیز شہزادہ عبد اللہ (موجودہ بادشاہ حکومت سعودیہ) سے ملاقات کر کے اختلافی مسائل پر مذاکراہ کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ علامہ ارشد القادری نے سعودی سفیر کو بزبان عربی ایک میمورنڈم بھی دیا۔

۲۱ مئی ۱۹۸۷ء ۱۴۰۷ھ، کو سعودی سفارت خانہ دہلی سے جانشین مفتی اعظم کے دولت کدہ پر ایک فون آیا اور خود سفیر سعودیہ برائے ہندوستان مسٹر فواد صادق مفتی نے آپ کو یہ خبر دی کہ ''حکومت سعودی عرب نے آپ کو زیارت مدینہ منورہ اور عمرہ کے لئے ایک ماہ کا خصوصی ویزا دیا ہے۔ اور ہم آپ سے گزشتہ معاملات میں معذرت خواہ ہیں۔ جانشین مفتیٔ اعظم ۲۴ مئی ۱۹۸۷ء / ۱۴۰۷ھ کو سعودی فلائٹ سے وایا جدہ، مدینہ منورہ پہنچے۔ سعودی سفارت خانہ نے آپ کی آمد کی اطلاع ٹیلیکس جدہ اور مدینہ ہوائی اڈوں پر دے دی تھی۔ سعودی سفیر مسٹر فواد صادق مفتی نے اس معاملہ میں کافی دل چسپی لی۔ جانشین مفتی اعظم عمرہ اور مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہو کر سعودی میں سولہ روز قیام کے بعد وطن واپس آئے۔ دہلی ہوائی اڈہ اور بریلی جنکشن پر ہزاروں عقیدت مندوں اور مریدین نے پر جوش استقبال اور خیر مقدم کیا۔

حضور تاج الشریعہ اور امت مسلمہ کی رہنمائی: جانشین حضور مفتی اعظم جہاں امت مسلمہ کی مذہبی رہنمائی فرما رہے تھے وہیں قومی وملی مسائل میں بھی رہنمائی کا فریضہ بخوبی انجام دے رہے تھے عالم کو درپیش مسائل کے حل اور علمائے اہل سنت کے عندیہ کے اظہار اور بین الاقوامی طاقتوں پر دباؤ بنانے کے لیے آپ نے عرس رضوی کے حسین موقع پر ۲۲ جولائی ۱۹۹۵ء میں مرکزی دار الافتا سوداگران میں قائدین ملت، علماء، مشائخ اور ائمۂ مساجد کا اجلاس بلایا، جس میں ملک و بیرون ملک میں امت مسلمہ کے مختلف پیچیدہ مسائل پر بحث ومباحثہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے بعد قرارداد پاس کی گئی، ان قراردادوں میں یکساں سول کوڈ، کے نفاذ کی مخالفت، تنظیم ائمۂ مساجد کے ذریعہ اوقاف پر غاصبانہ قبضہ، علوم دینی اور دنیاوی کی طرف مسلمانوں کی خصوصی توجہ مرکوز کرنے آپسی انتشار واختلاف کو میدان جنگ وجدال کے بجائے اپنے قائدین کی بارگاہ میں، چیچینیا اور فلسطینی مسلمانوں کی حمایت، تاڈا کے تحت گرفتار مسلمانوں کی آزادی وغیرہ وغیرہ امور پر حکومت ہند سے مطالبات کیے گئے۔

اس مشترکہ اخباری اعلانیہ پر حضرت کے علاوہ علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، مولانا عبد المبین نعمانی، مولانا عبد المصطفیٰ رودولوی، الحاج مولانا محمد سعید نوری، مولانا ریاض حیدر حنفی، مولانا انوار احمد قادری، مولانا آرزو اشرفی، علامہ سید محمد حسینی اشرفی، مولانا محمد حسین ابو الحقانی، مفتی محمد مطیع الرحمن مضطر رضوی، مولانا بشیر القادری وغیرہ کے دستخط ہیں۔ [کرامات تاج الشریعہ، ص: ۴۲/ ۴۳،]

حاسدین تاج الشریعہ اور مقدمۂ مرادآباد: اللہ تعالیٰ نے جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ کو وہ مقبولیت عطا فرمائی تھی کہ جس علاقہ میں پہنچ جائیں وہ علاقہ کا علاقہ آپ کا گرویدہ ہوجاتا۔ مفتی سید شاہد علی رضوی رامپوری کے بقول: جہاں دوسرے پیران عظام سالہا سال لوگوں کو داخل سلسلہ کرنے کے لیے محنت کرتے ہیں، ترغیب دلاتے ہیں، مگر حضرت صرف اس جگہ ایک گھنٹہ کے لئے تشریف لے جائیں تو وہ لوگ آپ کے نورانی جلوۂ زیبا کو دیکھتے ہی مرید ہونے کے لیے بلا ترغیب بے تابانہ بیقرار ہوجاتے ہیں یہ خداداد مقبولیت آپ کو ہی میسر تھے اسی مقبولیت وشہرت کو دیکھتے ہوئے حاسدین سے نہ رہا گیا، ان سے کچھ نہ بن پڑا، تو حضرت کے خلاف شہر مرادآباد میں ایک مقدمہ دائر کردیا گیا پہلے تھانہ ناگ فنی مرادآباد میں ایف۔آئی۔آر، درج کرانے کے لئے انسپکٹر سے رجوع کیا گیا، جب اس نے اس فرضی رپورٹ پر مقدمہ قائم کرنے سے منع کردیا تو اس حاسد نے ۲۰/نومبر ۱۹۹۶ء کو مرادآباد کورٹ میں استغاثہ دائر کیا۔ جس کی بنیاد پر تھانہ میں ایف۔آئی۔آر، درج ہوگئی جب بریلی اطلاع پہنچی تو صاحبزادۂ گرامی مولانا عسجد رضا خاں قادری، مفتی عبد المنان کلیمی مرادآبادی مولانا شہاب الدین رضوی، مولانا مجیب رضا خاں مرحوم بن حضرت مولانا حبیب رضا

www.muftiakhtarrazakhan.com

خاں بریلوی اور محترم جناب افروز میاں مراد آباد پہنچے۔کورٹ میں جانکاری حاصل کی، بعدہ اپنا جواب داخل کیا گیا۔وکیل کے جوابات سن کر فاضل جج حیران رہ گیا جج نے ۲۲ر فروری ۱۹۹۹ء کو حضرت کے حق میں آٹھ صفحات پر مشتمل شاندار فیصلہ صادر کیا یہ بات یاد رہے کہ باوجود مخالف کی ہزار کوششوں کے حضرت کبھی بھی کورٹ تشریف نہیں لے گئے۔مقدمہ کی پیروکاری مولانا شہاب الدین رضوی اور مفتی عبدالمنان کلیمی صاحبان نے کیں۔الحمد للہ! حق کی فتح ونصرت ہوئی اور باطل شکست وریخت ہوا۔ [کرامات تاج الشریعہ:ص:۴۵/۴۶]

حضرت تاج الشریعہ ایک صاحب شریعت وطریقت بزرگ: اسلامی تہذیب واقدار جس زمانے میں اپنی معنویت کے جہاد کے ساتھ مسلم معاشرہ پر چھائے ہوے تھے اس کی روشنی آج بھی تابندہ ہے۔مغربی تہذیب وکلچر کی بالادستی کے باوجود خانقاہوں کا سرور اور درگاہوں کا نور ہماری ظاہری وباطنی کثافت کی تطہیر کر رہے ہیں۔اس حقیقت کے اعتراف کے ساتھ مادہ پرستی اور دنیاداری کے خطرناک رجحانات ومیلانات پر بھی ہماری گہری نظر ہونی چاہیئے۔ایک طرف علمائے شریعت کو علمائے طریقت سے الگ ماننا، کہیں شریعت پر طریقت کو اور کہیں طریقت پر شریعت کو اس طرح فوقیت دینے کے نظریات محسوس ہو یہ دریا کے دو کنارے ہیں جو کبھی مل نہیں سکتے۔انہیں ایک دوسرے کی ضد سمجھنے کا خیال، عجیب معمہ بن گیا ہے اور اس کے بھیانک مناظر بھی ہمارے سامنے آتے جاتے رہتے ہیں۔علمائے متصوفین اور علمائے شریعت وفقہ وکلام کے علمی اختلافات اپنے اپنے مخصوص دائروں میں ہوتے رہے ہیں جسے عام اور ان پڑھ مسلم معاشرہ اس علمی ونظری اختلاف کے اثرات سے دور دور تھا، مگر آج کا منظر نامہ بدل چکا ہے۔فرقۂ باطلہ نے بڑی چالاکی سے ایک طرف تصوف کو چنیا بیگم اور علم فقہ وکلام کو بے وقعت وبے کار محض گردانا اور اپنے باطل عقائد ونظریات کو حق وثواب کا راستہ قرار دیا۔اس پس منظر میں علمائے حق اہل سنت وجماعت نے بڑی جانفشانی فرما کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھایا۔زمانۂ قریب میں امام احمد رضا نے ان دونوں مسئلوں پر سینکڑوں کتابیں تصنیف فرما کر دونوں جہتوں کی اصل نوعیت وماہیت کو آئینہ کر دیا۔آج ان کی کتابیں علمائے فقہ اور علمائے تصوف کے لیے رہبر ورہنما ہیں۔حضور تاج الشریعہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی نگار خانہ علم وعرفان میں پرورش پا کر رہبر ورہنما بنے۔انہیں مانگے چراغوں سے اپنے چراغ کو روشن کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ان کا گھر آنگن،انہیں کھلانے والی باہیں،شریعت وطریقت اور معرفت وحقیقت کے سنگم تھے۔ابتدا سے ہی شریعت کی ہواؤں اور طریقت کی فضاؤں میں سانسیں لینے کی سعادت ملی۔۱۹۴۳ء میں خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے ماہ ونجوم جھلملا رہے تھے۔حضور مفتی اعظم،حضور مفسر اعظم وغیرہ جیسی عبقری شخصیتیں موجود تھیں۔اس کے علاوہ دربار اعلیٰ حضرت میں سینکڑوں وقت کی ممتاز وباوقار ہستیاں شب وروز آتے جاتے رہے ہیں پھر اعلیٰ حضرت کا قائم کردہ اسلامی دانشگاہ منظر اسلام میں مسلسل تعلیم وتعلم کا سلسلہ اور گھر میں ''دارالافتاء'' گویا بریلی شریف علم وعرفان کی خوشبو سے ہر لمحہ مشک بار تھی،اس ماحول میں تو ذرہ بھی ستارہ بن کر دمک اٹھتا ہے اور شبستان رضا کا اختر شریعت وطریقت کے دودھیا اجالے میں اہل سنت وجماعت کا تاج الشریعہ بن کر اپنے عملی گھرانے کے وقار کو بحال رکھتے ہوں تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے۔تعجب تو ان پر ہوتا ہے جو دریا کے کنارے ہیں اور پیاسا ہے۔بہرنوع۔

(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۱۹۹/۲۰۰،مضمون مولانا محمد حلیم حاذق رضوی)

حضرت تاج الشریعہ اور پیری مریدی: آج مسلم آبادیوں میں عجیب بے قراری ہے۔غول درغول پیر وفقیر گھومتے نظر آرہے ہیں اسی طرح مولوی ومولانا کے نام پر جہلا مفتی بن کر طبیعت کا پھنوا (فتویٰ نہیں) دے رہے ہیں فرقۂ باطلہ کی فوج شب وروز گھوم کر شب خون مار رہے ہیں۔عجیب حالات وواقعات پیدا ہو گئے ہیں خانقاہوں کا بھی حال ابتر ہے۔(چند اس سے مستثنیٰ ہیں) عجیب قحط الرجال سے ہمارا سفر ہو رہا ہے۔نہ اصلی پیر نہ اصلی مرید۔ہر شئ کو حاوی اور تجارتی ذہنیت سے دیکھا جانے لگا ہے۔آج کا عمومی ماحول یہی نظر آرہا ہے ایسے حالات میں اکابر بزرگان دین کی یاد بہت آتی ہے ہمارے روحانی پیشواؤں کا تذکرہ ہمیں غلط روی سے بچاتا ہے۔اچھے اور بُرے کو سمجھنے کا شعور عطا کرتا ہے،اندھیرے اور اجالے کا تصادم تو ہر دور میں رہا ہے،ہمیں ابتر ماحول کو اپنی نسلوں کے لیے بہتر بنانے کی فکر کرنی چاہیئے۔علامہ اقبال کہتے ہیں:

www.muftiakhtarrazakhan.com

نذرانہ نہیں سود ہے پیرا ن حرم کا

اس خرقہ سالوس کے اندر ہے مہاجن

اسلامی اقدار میں پیری ومریدی کوئی تجارتی پیشہ نہیں بلکہ فروغ قرآن وسنت اور تعلیمات نبویہ کو عام کرنے کا ایک ذریعہ رہا ہے، مگر افسوس! اس منصب جلیل کو بھی دنیا داروں نے حصول دنیا کا وسیلہ بنالیا خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔ حضرت علامہ اختر رضا ازہری رحمۃ اللہ علیہ برسوں پہلے اپنی نہایت کارآمد تقریر میں یہ باتیں کہی تھیں جو آج سنی عوام کو اہل سنت کے نام پر گمراہ کرنے پر یہ دنیا دار پیر زور آزمائی دکھاتے نظر آرہے ہیں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کی کتابوں اور سیدنا مفتی اعظم وسرکاران برکات کے ملفوظات واحکامات کی روشنی میں حضرت کی تقریر آج بھی ہم سب کے لیے رہبر ورہنما ہے ہمارے دین وایمان کے دشمنوں نے بھی پیری مریدی کا دھندا اپنے بھاؤ تاؤ کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ بعض گمراہ فرقے بھی سنیوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے سنیوں میں جھوٹ موٹ کے سنی پیر بن کر طرح طرح کے غیر شرعی امور دکھلاتے ہیں، اور الزام اہل بریلی کے سر تھوپنے کی ناپاک جسارت کررہے ہیں ایسے حالات میں مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمانوں کا فریضۂ دینی ہے کہ ان کی سازشوں کو کچلنے کے لیئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ ہمارے بزرگوں نے جو طریقت وشریعت کی تعلیم دی ہے اسے عام کریں۔ حضور ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک پیر تھے مگر کیسے؟ نہ علم میں کوئی جواب، نہ عمل میں کوئی مثال، کوئی پیر ہو یا عالم مرید ہو یا عوام اگر شریعت اسلامیہ کے برخلاف کوئی عمل نظر آ گیا تو آپ فوراً ٹوک دیا کرتے تھے۔ اسی موقع پر سیدنا مفتی اعظم کی حیات مبارکہ کی مخصوص عادت کریمہ یاد آتی ہے جو ان کے جانشین حضور ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ کے اندر بھی باتم موجود تھے۔ آپ کے نزدیک اللہ ورسول کی رضا جوئی اور خوشنودی ہی شریعت وطریقت کا اصل پیمانہ ہے ورنہ کچھ بھی نہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ واقعی ایک صاحب شریعت وطریقت پیر گزرے ہیں انہیں دیکھتے ہی اللہ ورسول کی یاد آجاتی۔ مولانا حلیم حاذق کا یہ شعر حضرت کے حاسدوں کے نام خوب ہے۔

اہل سنت کے سینے پر بن کر برسے تیر

نوے فیصد مولوی اور نوے فیصد پیر

(ایضاً: ص: ۲۰۰/۲۰۱)

www.muftiakhtarrazakhan.com

مریدین پر توجہ خاص: دھتکی ڈیہہ جمشید پور میں شیخ شیر گل معروف بہ خان صاحب رہتے ہیں جو حضرت کے مرید ہیں یہ ٹاٹا کمپنی کے ملازم رہ چکے ہیں۔الحمدللہ،متشرع اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں ان کی آواز اتنی کرخت ہے کہ جمعہ وعیدین کے لیے مکبر کی حیثیت سے منتخب ہیں چند سال ہوئے کہ حج وزیارت سے بھی شرفیاب ہوئے ۔انہوں نے رقم الحروف سے بتایا کہ حج وزیارت سے شرفیاب ہونے کے بعد مجھے یہ فکر ستانے لگی کہ میں نے جو حج کیا ہے مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میرا حج عنداللہ مقبول ہوگیا ہے۔

تو میں ایک رات تیسرا کلمہ سبحان اللہ، والحمدللہ، (آخر تک) ایک سو بار اور درود جمعہ (جسے درود رضویہ بھی کہتے ہیں صلی اللہ علی النبی الامی آخر تک) ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اسی جگہ پہنچا ہوں جہاں بڑے اونچے اونچے کئی منزلہ محل ہیں اور بہترین باغات ہیں ساتھ میں میرے پیر ومرشد حضرت علامہ ازہری میاں قبلہ ہیں وہاں میں نہایت حسین وجمیل نوخیز بچوں کو دیکھ رہا ہوں۔حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیا ہے۔یہ جنت ہے یہ سب غلماں ہے۔جو جنتیوں کی خدمت کے لیے ہیں میں نے کہا کہ حضور جنت ہے تو حوریں کہاں ہیں؟ میں حوروں کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔حضرت نے فرمایا کہ حوروں کو دیکھنے کی تاب تم نہیں لاسکو گے اس کے بعد آنکھ کھل گئی بعدہ مجھے تسلی اور اطمینان قلبی ہوا اور امید بندھ گئی کہ میرا حج انشاءاللہ الرحمن قبول ہوگیا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تیسرے کلمہ شریف اور درود رضویہ کی بہت فضیلت ہے اس کے پڑھنے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں اور بڑے مقصد حاصل ہوتے ہیں (تجلیات تاج الشریعہ،ص:۲۹۳/۲۹۴)

حضور تاج الشریعہ کا تقویٰ وتورع: بزرگی کے لیے سب سے بڑا معیار تقویٰ اور اتباع شریعت ہے بندہ مومن کے اندر تقویٰ کی حقیقی صفات کا پایا جانا اس کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے کی روشن دلیل ہے، کیوں کہ حقیقی تقویٰ کے ذریعہ بندۂ مومن کو روحانی غذا حاصل ہوتی ہے،قلبی سکون میسر ہوتا ہے اور بے چینی کا خاتمہ ہوتا ہے اور روحانی عروج وارتقا کو سرفرازی وسربلندی نصیب ہوتی ہے۔پھر بندۂ مومن مرتبۂ کمال پر فائز ہوجاتا ہے جسے اہل مرتبہ ولایت سے تعبیر کرتے ہیں۔بحمدہ تعالیٰ حضور تاج الاسلام علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی میں بھی تقویٰ کی جو حقیقی صفات ہیں وہ بدرجۂ اتم موجود ہیں آپ نے تقویٰ اور اتباع

www.muftiakhtarrazakhan.com

شریعت کو اپنے لیے لازم کرلیا تھا، تو پروردگار عالم کا آپ پر وہ خاص فضل وکرم ہوا کہ آج آپ کی ذات عالم اسلام کے مسلمانوں کے لیے منارۂ رشد وہدایت بن گئی اور آج پورے دنیا کی سنیت آپ کے فیضان علم سے سیرا ب ہوری ہے۔آپ کا تقویٰ شعاری اور اتباع شریعت کے تعلق سے مولانا محمد شہاب الدین رضوی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''۱۴۰۷ھ کی بات ہے کہ زنان خانہ میں عورتیں زیارت اور بیعت کے لیے حاضر ہیں، جب آپ زنان خانہ میں تشریف لے گئے تو چند عورتوں کے نقاب الٹے اور منھ کھلے ہوئے تھے، آپ نے فوراً اپنی آنکھیں دوسری جانب پھیر لیں اور فرمایا پردہ کرو بے حجابانہ گھومنا پھرنا سخت منع ہے۔نقاب ڈالو سب عورتیں نقابیں ڈال لیں پھر بیعت فرمایا۔سبحان اللہ تقویٰ ہو تو ایسا ہو۔''

[مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ج:۱،ص:۱۵۹،مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی]

محبت نماز: آپ کو نماز سے بے حد محبت تھی سفر ہوں یا حضر نماز کے وقت میں پہلے نماز پڑھتے پھر دوسرے کام کاج میں مصروف عمل ہوجاتے تھے۔سفر چاہے جیسا بھی ہو ہوائی جہاز سے ہو، یا ٹرین سے، یا گاڑی سے نماز کا وقت ہوتے ہی نماز کی ادائیگی کے لیئے بے چین ہوجایا کرتے تھے جیسا کہ مولانا شہاب الدین رضوی کا بیان ہے۔''کہ اکثر حضرت مجھ کو حکم فرماتے کہ مصلی بچھاؤ نماز پڑھوں گا چاہے ائر پورٹ ہو یا اسٹیشن نماز تو کبھی قضا نہیں ہوتی نماز پڑھنے کی سبھی کو تاکید فرماتے؟''مولانا''ہی کا بیان ہے کہ حضرت اکثر مجھ سے پوچھتے نماز پڑھی یا نہیں اگر معلوم ہوجاتا کہ نماز نہیں پڑھی تو سخت ناراضگی کا اظہار کرتے مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۹۹۱ء سے ۲۰۰۶ء تک تقریباً ۱۵/سال تک میں نے حضرت کے ساتھ پورے ملک کا سفر کیا مگر نماز آپ کی قضا نہیں ہوئی۔

[حیات تاج الشریعہ،مطبوعہ رضا اکیڈمی]

حضور تاج الشریعہ کا حسن اخلاق: اللہ تعالیٰ نے جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری مدظلہ العالی کو جہاں علم وعمل سے نوازا وہیں آپ کو حسن سیرت اور اخلاق حسنہ کی دولت بھی عطا فرمائی ہے۔آپ ایسے خلیق ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ سے ملاقات کے بعد متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور بار بار آپ سے ملاقات کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔انہیں حسن سیرت اور اخلاق حسنہ کی صفات سے متصف

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہونے کے بعد انسان عظیم مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ یہ دونوں صفتیں آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہیں ۔آپ سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں۔آپ کے نزدیک ہر خاص وعام، امیر وغریب، چھوٹا اور بڑا سب یکساں ہے آپ غریبوں اور مسکینوں سے محبت فرماتے ہیں اور سادگی کو پسند کرتے ہیں۔ بچوں سے محبت کرتے ہیں ،طلبہ مدارس پر خصوصی شفقت فرماتے ہیں، جب بھی جامعۃ الرضا میں تشریف لے جاتے ہیں طلبہ کو ملاقات کا موقع فراہم کرتے ہیں، اور انہیں دعاؤں سے نوازتے ہیں۔نماز، روزہ اور پابند شرع کی تاکید فرماتے ہیں، آپ کبھی کسی پر غصہ نہیں ہوتے ہیں، مگر جب کسی کو خلاف شرع کام کرتے دیکھتے ہیں تو اللہ کے لئے غضبناک ہوجاتے ہیں، لیکن پھر پیار ومحبت، نرمی اور حسن اخلاق سے سمجھا کر اس کی اصلاح فرمادیتے۔آپ ہنس مکھ، ملنسار، کم سخن اور اکثر ذکر خدا اور رسول کرنے والے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج آپ کی شخصیت پورے عالم اسلام کے لئے منارۂ رشد وہدایت بنی ہوئی ہے، اور لوگ آپ کے گرویدہ ہیں۔گویا آپ نے اخلاق رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے لیے نمونۂ عمل بنالیا ہے[تجلیات تاج الشریعہ،ص:۱۶۶/ ۱۶۷)

معاصر علماء اور تاج الشریعہ: یہ بات دنیا سے پوشیدہ نہیں بلکہ جگ ظاہر ہے کہ شہزادۂ صدر الشریعہ سلطان الاساتذہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری اور حضور سیدنا تاج الشریعہ کی مثالی محبت اور ایک دوسرے کا پاس ولحاظ قابل رشک اور لائق تقلید تھے۔

اہل علم کی قدر علم والے ہی بجا طور پر کرتے تھے۔آج ملکی اور غیر ملکی سفر وحضر میں ان دونوں کی رفاقت سے مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کو آج تک نمایاں کامیابی مل رہی ہے۔علماء کرام وفقہان عظام کی انجمن خاص میں جہاں علمی وتحقیقی اور فقہی مسائل وجزویات کے بیان کا مرحلہ ہوتا ہے تو ان دونوں بزگوں کی طرف علمائے کرام قابل اعتماد نظر سے سند اعتبار حاصل کرنے کے تمنائی نظر آتے ہیں۔ایک موقع پر بنارس میں ''رضا اسلامک مشن'' کا شاندار سالانہ جلسہ میں ان دونوں بزرگوں کی سرپرستی تھی میں نظامت کا فریضہ انجام دے رہا تھا۔حضرت محدث کبیر نے تقریباً ۲۰ رمنٹ تک حضور ازہری میاں کے فضائل وکمالات کو اپنے مخصوص علمی رنگ وآہنگ میں بیان فرمایا۔جب حضور تاج الشریعہ کی باری آئی تو حضرت محدث کبیر کی عالمانہ حیثیت ومقام پر نہایت اعتماد قلبی کے ساتھ توصیفی کلمات پیش فرمائے۔بات سچ ہے کہ ہیرے کو جوہری کے علاوہ کون بہتر سمجھ سکتا ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ،ص:۲۰۱)

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ اور وعظ ونصیحت: (۱) تحریر: ہر دور میں تبلیغ ودعوت بذریعۂ تحریر اپنی جگہ اہمیت کا حامل رہا ہے سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی اور سیدنا مخدوم بہار علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شاہد عدل ہیں کہ ان نفوس قدسیہ نے تحریر کے ذریعہ اپنے مریدین، متعلقین، متوسلین اور محبین کے عقائد ونظریات کی اصلاح فرمائی ہے اور اسلام کی حقیقی روح سے اذہان وقلوب کو صیقل کیئے ہیں۔

(۲) خطابت: خطابت کے ذریعہ علمائے ربانیین نے معاشرے کی اصلاح فرمائی ہے اور مفسد عقائد کی بیخ کنی کی ہے اور اپنے سحر انگیز خطاب سے خطبائے اسلام نے سامعین کے ذہن وفکر کو اپنی طرف متوجہ کر کے اپنی گفتگو کو گوشہ گزار کرنے میں امتیاز طرز اپنایا ہے۔ اس لیئے دعوت وتبلیغ میں خطابت کو بھی ایک اہم مقام ہے۔

ایک خطیب کے اندر جن اوصاف کا خاطر وخواہ ہونا ضروری ہے وہ تمام اوصاف حمیدہ ہمارے ممدوح حضور تاج الشریعہ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ یہی سبب ہے کہ آپ کی روح پرور تقریر سے سامعین جس قدر محظوظ ہوتے اور مشام جان کو معطر کرتے اس کا اندازہ آپ کی محفلوں میں لگایا جاسکتا تھا۔

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ رئیس اعظم اڑیسہ حضور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن ہاشمی عباسی علیہ الرحمۃ کا جشن ولادت کے پر بہار موقع پر دھام نگر اڑیسہ تشریف لے گئے قل شریف کے وقت اور عوامی جلسہ موقع پر آپ نے پر مغز تقریر سواد اعظم اہل سنت، مزارات پر حاضری اور حضور مجاہد ملت کے مجاہدانہ کردار کے موضوعات پر کیں آپ کی بصیرت افروز خطاب سے سامعین خوب خوب محظوظ ہوئے۔ ممبئی کی سرزمین پر آپ تقریر کے لیے تشریف لے گئے اور اس موقع پر کئی افراد اسلامیت سے بھرپور تقریر سن کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور خدائے وحدہ لاشریک کے عابد وساجد بندہ بنے۔

سرکار مدینہ کانفرنس میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد ہوئی آپ ختم بخاری شریف کے لیے دار العلوم ضیاء الاسلام (ہوڑہ) کے ہال میں تشریف لائے کثرت سے علماء اس محفل میں موجود تھے آپ نے عبارت پڑھوانے کے بعد حدیث شریف کے تعلق سے سیر حاصل گفتگو کی، قیامت کے تعلق سے بہت سی باتیں بتائیں کہ علماء بھی سن کے دنگ رہ گئے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے ختم بخاری پر آپ کو ملکہ عطا فرمایا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۳) تبلیغی اسفار: حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ مسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت کے لئے ملک وبیرون ملک برابر سفر کرتے تھے۔آپ ہندوستان کے گوشے گوشے میں دعوت وتبلیغ کا کام کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔یونہی بیرون ملک پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، بحرین، قطر، کویت، دبئی، انگلینڈ، ہالینڈ، امریکہ، جرمنی، سرینام، عراق، سعودی عرب، شام، فلسطین، یروشلیم، ترکی وغیرہ کے اسفار کئے سواد اعظم اہل سنت کا پیغام عام کیا وہاں کے علماء، مشائخ اور دانشوروں سے حالات حاضرہ پر گفتگو کی رد مذاہب باطلہ پر آپ کی تقریر ہوتی رہتی تھیں، نہ جانے کتنے گمراہ راہ راست پر آئے یونہی آپ کی تبلیغ اسفار سے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

غیر مسلم نام	مسلم نام	سابق مذہب	علاقہ
۱۔ریاوار	مسلم رضوی	ہندو	بھوٹا تال جبلپور
۲۔جارج اسٹیفن	احسن رضوی	عیسائی	نارائن گڑھ انبالہ
۳۔سریندار مسیح	ایم خاتون	عیسائی	نارائن گڑھ انبالہ
۴۔پیٹر	محمود حسن رضوی	عیسائی	نارائن گڑھ انبالہ
۵۔موسس	محمد حسن رضوی	عیسائی	نارائن گڑھ انبالہ
۶۔اوزینہ	کنیز فاطمہ عیسائی		نارائن گڑھ انبالہ
۷۔گوالہ	عبداللہ	ہندو	رائے بریلی
۸۔عستے	کنیز فاطمہ ہندو		بریلی شریف
۹۔	محمد مسلم	سیکھ	فرید پور

(تجلیات تاج الشریعہ:ص:۱۹۶/۱۹۷)

حضور تاج الشریعہ کا عشق رسول: بارگاہ الٰہی سے حضور مفتی اعظم کو عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وافر حصہ عطا ہوا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

۔امام احمد رضا بریلوی نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گم ہوکر حدائق بخشش کا بیش بہا تحفہ قوم وملت کو دیا انہیں کے حقیقی جانشین نے عشق رسول سے سرشار ہوکر سفینۂ بخشش کا وہ تحفہ نایاب قوم کو دیا جس کے ہر شئے سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھلکتا ہے۔سفینۂ بخشش کے اشعار پڑھئے اور عشق رسول میں گم ہوجاتے۔

مارچ ۱۹۸۷ء ۱۴۰۷ھ کو ایک حادثہ میں چوٹ آجانے کے سبب جانشین مفتی اعظم کو کئی راتیں ٹھیک سے نیند نہ آئی تھی ۱۰/مارچ ۱۹۸۷ء کو رات بھر نہ سو سکے اور اسی اضطراب کے عالم میں انہوں نے مندرجہ نعت اقدس کہیں۔چند اشعار درج ذیل ہے۔

تلاطم ہے یہ کیسا آنسوؤں کا دیدۂ تر میں
یہ کیسی موجیں آئی ہیں تمنا کے سمندر میں
تجسس کی کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلب مضطر
مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں
نہ رکھا مجھ کو طیبہ کی قفس میں اس ستم گر نے
ستم کیسا ہے بلبل پہ یہ قید ستم گر میں
ستم سے اپنے مٹ جاؤگے تم خود ائے ستمگارو
سنو ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دور ستم گر میں
بنا کر جلوۂ گاہ ناز میرے دیدہ ٔ ودل کو
کبھی رہتے وہ اُس گھر میں کبھی رہتے وہ اِس گھر میں
مدینے سے رہیں خود دور اس کو روکنے والے
مدینے میں خو د اختر مدینہ ،جسم اختر میں

حضرت تاج الشریعہ کی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم ہے کہ ہر لحہ آپ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں غرق رہا کرتے تھے۔ (تجلیات تاج الشریعہ،ص:۲۷۴/۲۷۵)

www.muftiakhtarrazakhan.com

مقام غوث اعظم اور حضور تاج الشریعہ: آپ کو دیگر بزرگان دین کی طرح سلسلہ قادریہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص نسبت تھا۔آپ اللہ عزوجل اور ان کے حبیب پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری یعنی قرآن وسنت پر کاربند رہنے کے بعد حضور غوث پاک کی تعلیمات مقدسہ پر خصوصی طور پر عمل کرتے تھے اور اپنے ہر بیان سے پہلے یہ اشعار لازمی طور سے پڑھتے ہیں ؎

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے
انتظار کرم تشت من عینی را
اے خدا! جود خدا دین خدا خداداں مددے

اسی لیے قدرت کاملہ نے آپ کو اپنی بہترین نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔

حضور غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اگر مسائل نہ ہوتے تو تمام لوگ عابد وزاہد بن جاتے لیکن مسلمانوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے رب سے دور ہوجاتے ہیں یاد رکھو! جو صبر کے امتحان میں پورا نہ اترا وہ عطائے الٰہی سے محروم رہ گیا'' حضور غوث پاک صبر ہی کو اللہ تعالیٰ کی خشنودی قرار دیتے ہیں کیوں کہ اللہ عزوجل کا فرمان مقدس ہے ''ان اللہ مع الصبرین: (سورہ بقرہ: آیت ۱۵۳) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے ایک مرتبہ صحابی رسول نے عرض کیا یا رسول اللہ! ما الایمان ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الصبر والسماحۃ: صبر اور سخاوت (شعب الایمان) حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا قول ہے کہ ''الصبر من الایمان بمنزلۃ الرأس من الجسد فاذا ذھب الصبر ذھب الایمان '' صبر ایمان کا حصہ ہے جیسے سر جسم کا تو صبر کا فوت ہونا ایمان کا ختم ہونا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص: ۲۲۹) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ''الصبر نصف الایمان '' صبر آدھا ایمان ہے۔

(مستدرک ج: ۸، ص: ۳۳۶)

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی لیے ان فرمودات کے بنا پر حضور غوث پاک کے نزدیک صبر ہی عبد اور معبود کے درمیان رشتہ کو مزید مستحکم کرتا ہے، صبر و رضا کو چھوڑ دینا آپ کی تعلیمات کے منافی ہے۔ حضور تاج الشریعہ کے لیے سلسلہ قادریہ کی یہ تعلیمات آپ کی حیات طیبہ کا جزء لاینفک بن چکا تھا۔ کیوں کہ آپ کی زندگی میں بے شمار نشیب و فراز آئے آپ نے صبر کا دامن کبھی نہیں چھوڑا دشمنوں اور حاسدوں نے آپ کو بہتیرے تنقیدوں کا ہدف بنایا اور الزام تراشیاں کیں اور ہر طرح اس مرد آہن کو اسلاف کی پیروی سے روکنے کی کوشش کی لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور مسلک اعلیٰ حضرت پہ گامزن رہے۔

آپ بارگاہ غوثیت میں محبت و عقیدت کا گلدستہ لیے یوں عرض گزار ہیں۔

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈال دیں
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد
دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں
کہتے ہیں بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۸۶/۱۸۷)

تصلب فی الدین: تاج الشریعہ کی شخصیت ہندو بیرون ہند ہر جگہ یکساں طور پر معروف ہے، اور جہاں جہاں لوگ تاج الشریعہ کو جانتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ تاج الشریعہ کسی دنیا دار، حریص یا سیاست داں کا نام نہیں بلکہ ایک متصلب داعی اور مبلغ اعظم کا نام ہے، جس نے کبھی رشتے اور فائدے نقصان کی پرواہ نہیں کی بلکہ ہر حال میں عظمت شریعت اور اتباع سنت کو اختیار کیا۔ کبھی یہ نہیں دیکھا کہ کون خوش ہوگا اور کون ناراض ہوگا، اپنوں کی محفل ہو کہ غیروں کی حکومت ہر جگہ خانوادۂ رضا کے اس بطل جلیل نے بحسن و خوبی اپنے فرض منصبی کو ادا کیا، اس کے خاطر مظالم بھی سہنے پڑے، لوگوں کے طعن و تشنع بھی سننے پڑے، اپنوں کو کھونا بھی پڑا لیکن ہمیشہ یہ پیغام سناتے رہے۔

1 ہم مسلک رضا جو نہیں وہ مرا نہیں
میں اپنے سلسلے کا اسے جانتا نہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

آج صلح کلیت کی وبا چل چکی ہے، جتنا خطرہ دیوبند اور ندوہ کے فاضلین سے نہیں پہنچ رہا ہے اس سے کہیں بڑھ کر مسلک اہل سنت کو مذبذب اور صلح کلی مولویوں سے پہنچ رہا ہے، کوئی آج کہہ رہا ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت نہ کہا جائے، کوئی توسیع کے نام پر علماء اکابر کی توہین کو ملت کا کام بتا رہا ہے، کوئی بزرگوں کی اہانت کو آزادی رائے کہہ رہا ہے، اور حد تو یہ ہے وہابیہ دیابنہ کی عبارت کفر پر دیئے گئے متفقہ فتویٰ کو نظریاتی اور فروعی اختلاف بتا رہا ہے، کوئی جلا پسند حریص الطبع یہ کہہ رہا ہے کہ قبر میں مسلک کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ موجودہ حالات میں گمراہ اور باطل فرقوں سے اختلاف از روئے شرع غلط نہیں۔

اور ان خامیوں پر گرفت کرنے والوں کو بعض سازشی ذہن کے پیداوار مولوی دقیانوسیت کا الزام لگا کر برائیوں اور دسیسہ کارویوں کو پنپنے کا موقع فراہم کریں، اور در پردہ پشت پناہی کر رہے ہیں۔

اس دور پرفتن میں جب کہ ایمان واعتقاد کو بچانا بڑا مشکل ہوگیا ہے، تاج الشریعہ کا یہی پیغام ہے۔

احکام مصطفی سے کبھی منھ نہ موڑنا
بد مذہبوں سے اپنا تعلق نہ جوڑنا

آپ نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ چاہے کوئی کہیں کا ہو، کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو، کتنا ہی پاور فل ہو اگر وہ شرع کا وفادار نہیں تو ہمارا یا ہمارے سلسلے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جاہ پسند شہرت کے طلبگار، دولت کے پجاری اور حالات سے سہمے ہوئے، لوگوں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ تاج الشریعہ بزرگوں کے مسلک سے انحراف کریں، اور ان لوگوں کی حمایت میں فتویٰ دیں، ان کی وفاداریوں کے نتیجے میں ان کو مافوق الشریعۃ کردیں، لیکن ایسا کبھی بھی نہیں ہوا، بلکہ مرد حق آگاہ، مفتی دین متین نے ہمیشہ وہی کہا وہی لکھا جو شریعت کا حکم تھا، چھوٹی سی چھوٹی سنت پر عمل آوری کی دعوت اور چھوٹی سی چھوٹی غلطی پر اپنے معتقدوں کی اصلاح یہ صرف تاج الشریعہ کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اصلاح اور دعوت وتبلیغ وحق گوئی وبیبا کی میں وہی شان جلوہ گر رہا ہے۔ جو مفتی اعظم قدسرہ کے کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ سچ کہا قدسی نے:

اور دور پر فتن میں قدسی ہمیں
مسلک اعلیٰ حضرت فقط چاہیئے

(تجلیات تاج الشریعہ: ۲۵۸/۲۵۹)

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کے معاصر علمائے کرام

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ

ولادت: ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء کو اوجھا گنج ضلع بستی میں ہوئی

اساتذۂ کرام: (۱) رئیس القلم مناظر اہل سنت مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب ،حضرت علامہ مولانا عبدالرؤف التفات گنجوی، حضرت علامہ ومولانا عبدلباری ڈھکموئی، مولوی زکریا اوجھا گنجوی

تدریسی خدمات: سب سے پہلے آپ نے اپنا قائم کردہ ادارہ دوبولیا بازار ضلع بستی میں تعلیم کا آغاز فرمایا پھر مدرسہ فیض العلوم جمشید پور تشریف لے گئے وہاں چار سے پانچ مہینے تک تعلیم دی رخصت لے کر مدرسہ قادریہ رضویہ بھاؤپور، ضلع بستی میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے اسے بھی الوداع کہنا پڑا پھر دارالعلوم براؤں شریف آگئے یہاں آپ نے تقریباً چالیس سال تک درس وافتاء کا کام انجام دیا پھر عمر کے آخری حصے میں آپ اپنے ادارہ میں تدریس وفتویٰ نویسی کا کام تاایں حیات دیتے رہے۔آپ کے ادارے کا نام ''دارالعلوم امجدیہ اہل سنت ارشد العلوم'' ہے جو اوجھا گنج ضلع بستی میں آج بھی تشنگان علوم دینیہ کے پیاس بجھا رہا ہے۔

بیعت وخلافت: ۲۹/ جمادی الاول مطابق ۱۹۴۸ء کو صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت حضرت علامہ مولانا امجد علی سے بیعت ہوئے یہ آپ کے پڑھنے کا زمانہ تھا اور حضرت احسن العلماء علیہ الرحمہ سے اجازت وخلافت حاصل ہوئی۔

تصانیف: آپ نے علوم دینیہ کے موضوع پر بہت سی کتابیں قلم بند فرمائیں جن میں مشہور چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔فتاویٰ فیض الرسول، فتاویٰ فقیہ ملت، فتاویٰ برکاتیہ، انوار شریعت، خطبات محرم، انوار الحدیث، گلدستہ مثنوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

،غیر مقلدین کا فریب،نورانی تعلیم، حج وزیارت، معارف القرآن، بزرگوں کے عقیدت وغیرہ۔

وفات: آپ کا انتقال ۳؍جمادی الآخر ۱۴۲۲ھ/اگست ۲۰۰۱ء میں ہوامشہور یہی ہے کہ آپ کی نماز جنازہ شہزادۂ صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ امجدی نے پڑھائی آپ کا مزار پرانوار دار العلوم امجدیہ اہل سنت ارشد العلوم اوجھا گنج کے احاطے میں مرجع خلائق ہے۔

صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ: حضرت صدر العلماء جامع معقولات ومنقولات تاجدار رضویت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ۴؍شعبان المعظم ۱۹۳۰ء کو محلہ سوداگران رضا نگر بریلی شریف کے مذہبی، دینی، علمی اور خوشگوار ماحول میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: حضرت صدر العلماء نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز قاعدہ بغدادی سے کیا جسے پڑھانے کا شرف سید شبیر علی بریلوی علیہ الرحمہ کو حاصل ہوا پھر قرآن مقدس اور اردو حساب وغیرہ کی تعلیم آپ نے ایک مقامی مکتب میں حاصل کیں۔ پھر چند عربی کتابیں جس میں نحو صرف منطق وفلسفہ کی بنیادی تعلیم مظہر اسلام بریلی شریف میں حاصل کیا پھر والد محترم کی رضا وخواہشات کے مطابق کتب احادیث کی تکمیل جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد جو اس وقت علم وفن کا مرکز تصور کیا جاتا تھا جہاں ہندو پاک کے بے شمار طلبہ اپنی علمی تشنگی بجھایا کرتے تھے اس ادارے سے آپ نے محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رضوی سے اجازت حدیث کی سند لی اور اسی مدرسے سے سند فراغت بھی حاصل کیں۔

۱۹۴۹ء میں الٰہ آباد بورڈ سے مولوی، ۱۹۵۰ء میں منشی، ۱۹۵۲ء میں فاضل ادب، ۱۹۵۴ء میں کامل کے امتحانات دیئے۔

مشہور اساتذۂ کرام: حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی رضوی (مصنف بہار شریعت) حضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ، محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رضوی فیصل آباد، شمس العلماء مفتی قاضی شمس الدین احمد رضوی جعفری جونپوری، شیخ المعقولات علامہ یٰسین رضوی بریلوی، حضرت مولانا مفتی وقار الدین

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضوی دارالعلوم امجدیہ کراچی، شیخ العلماء علامہ غلام جیلانی رضوی بریلوی۔

تدریسی خدمات: سند وفراغت کے بعد سب سے پہلے آپ نے دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں درس دینا شروع کیا اور ۱۹۵۲ء تک درس نظامیہ کی تعلیم دی اور اس کے بعد اسی ادارے میں ۲ رسال تک صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز رہے، پھر ۱۹۷۵ء کسی سبب سے مظہر اسلام کو ترک کر کے منظر اسلام بریلی تشریف لائے اور یہاں بھی صدر مدرس کی حیثیت سے ۷ رسال تک تدریسی خدمات انجام دی جہاں ہزاروں طلبہ نے آپ سے اکتساب فیض کیا پھر ۱۹۸۲ء میں جامعہ نوریہ رضویہ بریلی کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو سرپرستی اور نگرانی کے لیے آپ کا انتخاب ہوا اور جامعہ کے شیخ الحدیث کے عہدے کی ذمہ داری بھی آپ کے حوالے کر دی گئی جہاں آپ نے ایک طویل عرصے تک بخاری شریف کی درس دیتے رہے اور پھر آپ اپنی آخری عمر کے حصے میں جامعۃ الرضا میں شیخ الحدیث کے منصب پر تشریف لائے اور تادم حیات یہیں طلبہ کو علم دین کے گوہر سے نوازتے رہے۔

بیعت وخلافت: ۱۹۴۳ء میں آپ حضور مفتی اعظم کے دست حق پرست پر بیعت کیا اور ۲۵ رصفر المظفر ۱۳۸۰ھ کو ایک جلسۂ عام میں مفتی اعظم حضرت علامہ مصطفیٰ رضا بریلوی نے برسر اسٹیج اجازت وخلافت سے نوازا۔ اسٹیج پر سید العلماء سید آل مصطفیٰ برکاتی مارہرہ شریف، برہان ملت مفتی برہان الحق رضوی جبل پوری، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن رضوی وغیرہ اکابر علماء ومشائخ نے خرقہ پوشی کرائی اور حضرت مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ نے عمامہ شریف باندھا۔

آپ کے مشہور تلامذہ: حضرت مولانا محمد انور علی رضوی بہرائچی شیخ الادب دارالعلوم منظر اسلام بریلی، مولانا مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی مدیر عام الادارہ الحنفیہ کشن گنج بہار، مولانا صغیر احمد جوکھن پوری، حضرت مولانا محمد حنیف خاں رضوی بدر القادری سکریٹری امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، مولانا تطہیر احمد رضوی، مولانا محمد ہاشم نعیمی مدرس جامعہ نعیمیہ مرادآباد، مولانا محمد حسین رضوی ابوالحقانی بہاری، مولانا عبد الرشید رضوی، مولانا جنید القادری رضوی مظفر پوری، مولانا سعید اختر نعیمی بھوجپوری، مولانا ایوب عالم مظہری پورنوی، مولانا امام الدین دیوریاوی، مولانا ایوب عالم رضوی مدرس جامعہ نوریہ رضویہ بریلی، مولانا کاظم رضا رضوی مدرس جامعہ نوریہ رضویہ بریلی

www.muftiakhtarrazakhan.com

،مولانا شرف عالم سیتامڑھی بہار، مولانا محمد یامین مرادآبادی مدرسہ جامعہ حمیدیہ بنارس اور اس فقیر راقم الحروف محمد علاؤالدین قادری رضوی عفی عنہ ''خادم محکمۂ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء، میرا روڈ، ممبئی'' کو بھی حضرت صدرالعلماء سے سند حدیث اور بیعت کا شرف حاصل ہے۔

اولاد وامجاد: مولانا حسان رضا خاں رضوی، رضوان رضا خاں رضوی، صہیب رضا خان رضوی، عارفہ بیگم رضویہ

۔

وصال: ۲۸؍رجب المرجب ۱۴۲۸ھ؍ ۳؍اگست ۲۰۰۷ء صبح ۱۱؍بجے ناگپور سے بذریعہ فورویلر ممبئی تشریف لا رہے تھے کہ اچانک ایک کار حادثہ میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

حضرت سید علامہ آل حسنین میاں نظامی برکاتی: ولادت مبارکہ: حضور سید ملت علامہ سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی قادری برکاتی مدظلہ العالی کی ولادت باسعادت ؍رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ؍ ۱۴؍اگست ۱۹۴۶ء کو مدینۃ الاولیاء مارہرہ مطہرہ میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: آپ نے ابتدائی تعلیم مارہرہ شریف میں حاصل کی۔ درجہ پنجم تک ممبئی میں زیر تعلیم رہے ۔انٹرمیڈیٹ تک آبائی وطن مارہرہ شریف میں پڑھے اور گریجویشن انگریزی ادب کے ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں کئے۔

خانوادۂ رضویہ سے شیفتگی: سیدنا امام احمد رضا قدسرہ جس قدر خانقاہ برکاتیہ سے محبت کی ہے اور اپنے شہزادوں کو اس خانقاہ سے جوڑا ہے اس حقیقت کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ مجدد سلسلۂ برکات حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں علیہ الرحمہ نے آپ کو ''چشم وچراغ خاندان برکات'' کے عظیم لقب سے سرفراز فرمایا۔

اس عظیم خاندان کے شہزادگان نے بھی خانوادۂ رضویہ سے اپنا رشتہ برقرار رکھا ہے۔ حضور سید العلماء ،حضور احسن العلماء سید ملت نظمی میاں، حضرت امین ملت امین میاں سرکار مفتی اعظم ہند، حضرت مفسر اعظم ہند

www.muftiakhtarrazakhan.com

،حضور تاج الشریعہ سے بے حد انسیت رکھا کرتے تھے اور کرتے ہیں،

چند ماہ قبل جب مسلک اعلیٰ حضرت پر نادان دوستوں نے قلم اٹھایا تو خاندان برکات کا یہ شہزادہ حضرت نظمی میاں نے اپنی تحریر کے ذریعہ دندان شکن جواب دے کر معترض کو مبہوت کر دیا۔مولیٰ تعالیٰ تمام شہزادگان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے آمین۔

دینی خدمات: آپ ایک مصروف ترین شخصیت ہے اس کے باوجود، اطراف ہند و بیرون ہند تبلیغی اسفار کرتے رہتے ہیں آپ کے شہزادے علی وقار اور ولی عہد حضرت مولانا سید شاہ سبطین رضا قادری برکاتی صاحب قبلہ بھی اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خاندانی روایت کے مطابق تبلیغ اسلام اور رشد وہدایت کا کام انجام دے رہے ہیں۔

امین ملت ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی رضوی: ولادت: حضرت علامہ مولانا الحاج سید شاہ محمد امین میاں برکاتی ابن احسن العلماء علامہ سید حسن میاں قادری علیہ الرحمہ ۱۹۱۵ء کو مارہرہ مقدس میں ہوئے۔

تعلیم وتربیت: حضرت سید امین میاں صاحب نے ابتدائی تعلیم پدر محترم حضرت علامہ مولانا احسن العلماء سید حسن میں قادری برکاتی، حافظ وقاری جناب عبدالرحمن صاحب المعروف کلو، جناب محمد یوسف آفریدی، جناب منشی سعید الدین وغیرہم سے حاصل کی۔علم تفسیر کی بنیادی ابواب اپنے چچا جان حضور سید العلماء حضرت علامہ مولانا سید آل مصطفی برکاتی علیہ الرحمہ سے پڑھی۔آپ کو شروع ہی سے مروجہ علوم وفنون کی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش تھی اس لیے آپ نے ہندوستان کے مشہور ومعروف یونیورسٹی علی گڑھ یونیورسٹی میں اڈمیشن لیا اور وہاں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔حتی کہ ۱۹۸۱ء میں مسلم یونیورسٹی نے پی۔ایچ۔ڈی، کی ڈگری سے آپ کو نوازا۔اسی بنا پر آپ ڈاکٹر کہے جاتے ہیں۔

دینی خدمات: امین ملت نے فراغت حاصل کرنے کے بعد تقریباً دو سال تک مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں منصب تدریس پر فائز ہو رہے اور علوم وفنون کے حسن وجواہر طلبہ کے درمیان لٹاتے رہے۔اس کے بعد ۱۹۸۳ء میں سینٹ جائز کالج آگرہ میں شعبہ اردو کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔آپ ایک دیندار

www.muftiakhtarrazakhan.com

گھرانے کے دیندار فرزند ہیں مذہب ومسلک سے غایت درجہ کا لگاؤ رکھتے ہیں ۔دین مصطفوی کی ترتیج واشاعت کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں ۔اپنے والدمحترم کے مشن کوفروغ دینے کے لیے تن من دھن سب قربان کررہے ہیں۔آپ اخلاق مند، پاکیزہ طبیعت اورشریف النفس ہیں۔

تاج العلماء علامہ سید محمد علوی مالکی رضوی علیہ الرحمہ: ولادت: سرزمین مکہ کی پر بہار وادیوں اور نورانی فضاؤں میں پیدا ہونے والی ذاتوں میں سے ایک عظیم ذات عالم باعمل لائق صد ستائش واحترام حضرت علامہ مولانا محمد علوی مالکی رضوی کی بھی ہے جوکہ باعتبار مسلک مالکی اور باعتبار مشرب قادری رضوی ہیں۔

تعلیم وتربیت: حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی علیہ الرحمہ نے اس مبارک سرزمین مکہ مکرمہ پر رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کی ۔مسجد حرام کے دینی محافل سے خوب استفادہ کیا۔مدرسۃ الفلاح مدرسہ تحفیظ القرآن (مکہ مکرمہ) میں بھی تعلیم حاصل کی ۔اوراعلیٰ تعلیم کے لئے ہندوستان، پاکستان ومصر کا سفر کیا جب آپ کی تعلیم مکمل ہوگئی تو والد محترم کے حکم پر تدریسی خدمات انجام دی۔

دینی خدمات: آپ کواپنے مسلک ومذہب سے بے حد لگاؤ تھا خدمت دین متین میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے تھے۔سنت مصطفی کو عام کرنے کے درپے ہمیشہ رہتے تھے جب آپ ۱۳۹۰ھ میں علامہ سید محمد علوی مالکی احکام شریعت کے حرم شریف کے معلم مقرر ہوئے تو چند دنوں کے بعد والدمحترم کا وصال ہوگیا۔اس کے بعد مسجد حرام کے استاذ کے منصب پر فائز ہوئے اور احکام شریعہ کوعوام تک پہنچانے میں مصروف ہوئے درس وتدریس کے علاوہ آپ نے تصنیفی خدمات بھی انجام دی ہے المختصر آپ کی ذات بابرکات سے قوم ومسلم کو بے حد فائدہ پہنچا۔

بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی: ولادت بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی عبد المنان صاحب اعظمی کی ولادت ۷ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۶ نومبر کوقصبہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: بچپن ہی سے آپ نے دارالعلوم اشرفیہ میں تعلیم حاصل کی اور ۱۳۶۶ھ میں درس نظامیہ کی تعلیم

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے مکمل کی اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

اساتذۂ کرام: حضرت علامہ مولانا حافظ قوم وملت جناب عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مولانا عبدالرؤف بلیاوی، حضرت علامہ مولانا سلیمان بھاگلپوری، حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی، حضرت علامہ مولانا مصطفی ازہری۔

تلامذہ: مولانا محمد احمد مصباحی، ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی، مولانا یٰسین اختر مصباحی مولانا عبدالمبین نعمانی، مولانا بدرالقادری، مولانا افتخار احمد قادری، مولانا غلام یحییٰ انجم مصباحی وغیرہم

بیعت وخلافت: آپ کو بھی حضرت مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے بیعت وخلافت حاصل ہوئی ہے اور مناظر اعظم شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ مولانا حشمت علی رضوی علیہ الرحمۃ اور صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی رضوی علیہ الرحمہ اور حافظ ملت حضرت عبدالحفیظ صاحب کی بارگاہ گوہر بار سے کافی دنوں تک اکتساب فیض کیا۔

شیخ القران علامہ عبداللہ خاں عزیزی: حضرت علامہ عبداللہ خاں بن الحاج محمد ابراہیم خاں مرحوم بن حاجی تعلقدار خاں مرحوم بن جان محمد خان صاحب شمالی مشرقی یوپی کے مشہور ضلع گونڈہ کے قصبہ پچرواسے جانب شمال تقریباً چار کیلو میٹر کے فاصلے پر جنگل اور پہاڑ کی طرف جانے والی روڈ کے کنارے ایک چھوٹی سی آبادی ''اناوڈیہہ'' آپ کا مسکن ومولد ہے۔یہیں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اسناد اور سرکاری کاغذات میں تاریخ پیدائش ۱۵؍نومبر ۱۹۳۵ء درج ہے۔

ابتدائی تعلیم: ناظرہ قرآن حکیم اور اردو دینیات کی تعلیم کا انتظام گھر ہی پر ہوا ایک ضعیف العمر مولوی صاحب جن کا نام میاں عبدالرحیم صاحب تھا، انہیں سے اردو کی ابتدائی کتابیں اور قرآن حکیم کے ناظرہ کی تعلیم ہوئی۔پھر ایک اچھی صلاحیت کے مولوی صاحب گاؤں کے مکتب میں پڑھانے کے لئے بلائے گئے، ان

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے اردو کی بہت سی کتابیں پڑھیں۔اس کے بعد موضع ناوڈیہہ سے تقریباً ۴ کلومیٹر کے فاصلے پر قصبہ پچرواکے پرائمری اسکول میں داخلہ ہوا۔وہاں درجہ چہارم تک تعلیم حاصل ہوئی۔

۱۹۴۶ء میں ضلع گونڈہ کے مشہور قصبہ تلشی پور کے مدرسہ انوارالعلوم میں عربی وفارسی کی تعلیم کے لئے داخلہ ہوا۔یہیں سے حقیقی بنیادی تعلیم کی ابتداء ہوئی، یہ مدرسہ اس وقت حضرت علامہ ومولانا عتیق الرحمن خان صاحب علیہ الرحمہ والرضوان کی نظامت وسرپرستی میں چل رہا تھا، یہاں کے اساتذہ مولانا محمد علی صاحب مرحوم (جومفتی آگرہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کے بھائی تھے) قاضی شریعت حضرت علامہ محمد شفیع صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، بحرالعلوم حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ العالی ہیں، آپ کی فطری ذہانت وفطانت کی بنا پر اساتذہ کرام نے آپ کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دی یہیں سے آپ کے ذہن وفکر میں آگے بڑھنے کی صلاحیت بیدار ہوئی۔

اعلیٰ تعلیم :انوارالعلوم تلشی پور میں درجہ خامسہ تک تعلیم کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۱۹۵۴ء میں دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔وہاں آپ نے چار سال تک حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالرؤف صاحب قبلہ بلیاوی، شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی صاحب اعظمی (علیہم الرحمہ) اور حضرت علامہ ظفر ادیبی صاحب قبلہ مدظلہ العالی جیسے باکمال اساتذہ سے اکتساب فیض کیا۔

بیعت وارادت: آپ ابھی مدرسہ انوارالعلوم تلشی پور میں زیر تعلیم تھے کہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے بانی حضرت حافظ ملت شاہ عبدالعزیز صاحب مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم شخصیت سے بے حد متاثر ہوگئے۔لہٰذا حضرت علامہ محمد شفیع صاحب اعظمی وحضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی کے ایما پر ۱۹۵۲ء میں حضرت محدث مرادآبادی نوراللہ مرقدہ کے دست حق پرست سے شرف بیعت حاصل کر کے سلسلۂ قادریہ میں داخل ہوگئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

سعادت حج وزیارت: آپ ۱۹۸۹ء میں حج وزیارت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

استاذ العلماء حضرت مفتی اشفاق حسین نعیمی: ولادت: مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مولانا الحاج اشفاق حسین نعیمی کی ولادت ۱۹ ردسمبر ۱۹۲۱ء میں شیونالی ضلع جے۔ پی نگر (یوپی) میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ ومولانا اشفاق حسین نعیمی کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مکتب میں ہوئی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم سنبھل مرادآباد آ گئے شروع سے فضیلت تک یہیں تعلیم حاصل کیں۔ اور ۱۹۴۳ء میں آپ کو یہیں سے دستار فضلیت بھی ملی۔

اساتذۂ کرام: صدرالافاضل مفسر قرآن حضرت علامہ ومولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ امام المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد اجمل حسین رضوی، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین سنبھلی، حضرت علامہ مولانا سید شاہ مصطفیٰ علی، حضرت علامہ تقدس علی خاں رضوی۔

بیعت وخلافت: آپ حضرات مفتی اجمل حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہیں۔ حضرت محدث اعظم ہند حضرت مفتی اعظم ہند اور شمس المشائخ سرکار کلاں علیہ الرحمہ سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل ہے۔

امام علم وفن علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی: ولادت: امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب ہندوستان کے مشہور ومعروف صوبہ بہار کے پورنیہ ضلع میں ۱۳۵۸ھ کو ہوئی۔ آپ نے علم وعرفان کے ماحول میں اپنی آنکھیں کھولیں، آپ ایک معزز وباوقار گھرانے کے فرزند ہیں آپ کے والد کا شمار جید علماء میں ہوتا تھا اور اطراف وجوانب میں ان کا شہرہ تھا۔ ابھی آپ کا شعور بیدار نہیں ہوا تھا ننھی سی عمر تھی یعنی تقریباً ڈھائی سال کے تھے کہ ایک المناک حادثہ ہوا اور وہ یہ کہ آپ کی والدہ محترمہ آپ کو داغ فراق دے کر چلی گئیں۔ آپ کی پرورش کا مسئلہ درپیش آیا آپ کے والد گرامی نے صبر وتحمل کے ساتھ اس بار گراں کو اپنے کاندھوں پر اٹھانے کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ذمہ داری قبول کی شاید یہ سوچتے ہوئے قبول کر لی کہ اگر آج اس کی حفاظت کرونگا تو کل یہ نوخیز دین وسنت کی حفاظت کرے گا۔آپ کے والد محترم نے بیک وقت ماں اور باپ دونوں کا پیار عطا کیا۔بڑی محنت ومشقت اور جہد مسلسل کے بعد آپ کے پدر محترم نے آپ کو اس مقام پر لا کھڑا کیا۔

تعلیم وتربیت اور اساتذہ: امام المنطق والفلسفہ کی عمر جب چار سال چار مہینے چار دن کی ہوئی تو بزرگوں کی روش پر چلتے ہوئے آپ کے والد محترم نے آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی اور ابتدا سے شرح جامی تک خود ہی تعلیم دی خواجہ صاحب کے پدر محترم اگر چہ صاحب صلاحیت اور ذی استعداد عالم دین تھے۔مگر ان کا اور ان کے پورے گھرانے کا عقیدہ کمزور تھا۔یہ لوگ دیوبندی مکتب فکر سے منسلک تھے اور اسی سبب سے اپنے بڑے صاحبزادے کو دیوبند سہارن پور میں تعلیم دلوائی۔اور خواجہ صاحب کے متعلق بھی یہی خیال رکھتے تھے مگر اللہ کا کرم اور بزرگوں کی نظر توجہ آپ پر رہیں اور آپ کا داخلہ مدرسہ بحر العلوم لطیفی کٹیہار میں ہوگیا۔اس مدرسہ میں ان ایام میں لائق فائق اساتذہ ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری ،علامہ سلیمان بھاگلپوری اور مولانا یوسف صاحب پٹنہ منصب تدریس پر فائز ہو کر علم وعرفان کے انمول گوہر لٹا رہے تھے۔آپ ان شخصیتوں کی صحبتوں میں رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کرنے لگے ان کی فیض صحبت نے بڑی تیزی سے اثر دکھلایا اور ۱۵/۱۶ رسال کی عمر میں دیوبندیوں کی ایک بڑی جماعت سے مناظرہ کر کے تمام لوگوں کو حیران وششدر کر دیا۔اور پھر کچھ دنوں کے بعد علاقہ کے جانے مانے مشہور ومصروف دیوبندیوں کے سردار عبد المبین ملاٹولہ جونپور کو ان کے مریدین کے سامنے بحث کر کے خاموش کر دیا۔اس کے بعد آپ کے والد محترم نے حنفی المسلک اور دیوبندی مسلک کی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا اور رفتہ رفتہ متصلب سنی ہو گئے۔یہی تک نہیں بلکہ حضور مفتی اعظم علامہ مصطفی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت بھی ہو گئے۔خواجہ صاحب کا ابھی تعلیمی سلسلہ جاری ہی تھا کہ یکا یک حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا۔اس کے بعد آپ نے اس مدرسے کو الوداع کہہ کر بریلی شریف میں تعلیم لینے آگئے۔اور ایک سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد فضیلت کی دستار بھی یہیں سے ملی اور یہیں مظہر اسلام بریلی شریف میں فن معقولات کے استاذ بھی ہو گئے۔

استاذ الفقہ قاضی عبد الرحیم صاحب بستوی: ولادت: مفتی برحق علامۃ الدہر حضرت مولانا

www.muftiakhtarrazakhan.com

عبدالرحیم صاحب رضوی ڈمریا گنج پرگنہ رسول پور ضلع بستی کے خوشگوار ماحول میں یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے ۔بہت پیار ومحبت اور ناز ونعم میں آپ کی پرورش ہوئی۔

تعلیم وتربیت: حضرت قاضی مفتی عبدالرحیم صاحب قبلہ ۱۹۵۰ء میں اردو میڈیم پاس کیا۔اس کے بعد گونڈہ یوپی کے ایک درسگاہ فضل رحمانیہ پیچر وا بازار میں داخلہ لیا چند سالوں تک یہاں زیر تعلیم رہنے کے بعد بریلی شریف گئے ۔کچھ دنوں تک یہاں تعلیم لینے کے بعد اس عصر کے بحر العلوم امام النحو حضرت علامہ مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ مصروف تعلیم ہوگئے اور حضرت ہی کے زیر سایہ درس نظامیہ کی تکمیل کی۔

اساتذہ کرام: (۱)حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفی خاں نوری بریلی شریف (۲)امام النحو صاحب بشیر الکامل حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی میرٹھی (۳)حضرت علامہ مولانا سید جلیل ھاپوڑی (۴)حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضوی (۵)حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق شارح بخاری (۶)حضرت علامہ مولانا قاری رضاء المصطفیٰ امجدی خطیب وامام مسجد کراچی۔

محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی: ولادت محدث کبیر حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی کی ولادت ۲رشوال المکرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۷/اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار قادری منزل محلہ کریم الدین پور، قصبہ گھوسی، ضلع مؤ (یوپی) میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: آپ کی ابتدائی تعلیم والد محترم صدر شریعت حضرت علامہ مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت اور والدہ محترمہ کی زیر سایہ ہوئی۔پھر جامعہ عربیہ ناگپور تشریف لے گئے اور کچھ دنوں تک وہاں تعلیم حاصل کی اس کے بعد تکمیل حدیث شریف ہندوستان کی عظیم ومایہ ناز درسگاہ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) میں کی۔ ۱۳۷۷ھ میں آپ کو وہاں سے دستار فضیلت ملی۔

اساتذہ کرام: حضرت صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ فیض العارفین حضرت آسی پیا،

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت علامہ مولانا سلیمان بھاگلپوری، حافظ قوم ملت حضرت علامہ مولانا عبدالعزیزی محدث دہلوی مرادآبادی جامع منقولات ومعقولات حضرت علامہ مولانا عبدالرؤف بلیاوی، حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب ،قاری یحییٰ صاحب مبارک پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

تدریسی خدمات: فراغت کے بعد ہند کے معروف ومقبول ادارہ مدرسہ شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ میں صدر المدرسین کے مسند پر فائز کئے گئے ۔تقریباً تین سال کے بعد مدرسہ صدیقیہ فرفرہ شریف ہبلی مغربی بنگال تشریف لائے اور قریب ۹ رسال تک شیخ الحدیث کے منصب پر متمکن رہے۔ یہاں طالبان علوم نبویہ کو گوہر علم وعمل سے نوازنے کے بعد دارالعلوم فیض العلوم جمشید پور تشریف لے گئے اور تقریباً ڈھائی ماہ تک درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا اس کے بعد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور پہنچے یہاں پہلے نائب صدر المدرسین اور بعد میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

بیعت وخلافت: محدث کبیر حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری رضوی کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں بریلوی نے بیعت وخلافت سے نوازا ہے۔

اوصاف وکمالات: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم بزرگان دین کے فیضان اور والد مکرم کی دعاؤں کی برکت سے آپ اوصاف کثیرہ کے حامل ہیں۔ درس وتدریس پر آپ مہارت تامہ رکھتے ہیں پورے بھارت میں جواب نہیں ہے، علم، فقہ اور مناظرہ میں بھی آپ کو دسترس حاصل ہے۔ ۱۹۷۸ء بنارس کی سرزمین پر غیر مقلد مولوی صفی الرحمن سے مناظرہ کر کے اسے شکست دی ۱۳۹۹ھ میں خلیل احمد بجنوری سے بدایوں میں کامیاب مناظرہ۔ ۱۹۸۲ء میں لکھنؤ میں مولوی عارف سنبھلی نے دوران مناظرہ راہ فرار اختیار کی۔ ۱۹۹۰ میں ولید پور دیوبندی مناظر طاہر گیاوی سے مناظرہ طے پایا لیکن چونکہ دیوبندیوں کو آپ سے کافی خطرہ ہو گیا تھا اس وجہ سے پولس کے ذریعہ بند کرادیا تاکہ شکست کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

رئیس العلماء علامہ عبدالحکیم اشرف قادری علیہ الرحمہ: ولادت: حضرت علامہ مولانا محمد

www.muftiakhtarrazakhan.com

عبد الحکیم شرف قادری صاحب علیہ الرحمہ کی ولادت با سعادت ۱۳/اگست ۱۳۶۴ھ ۱۹۴۴ء کو مرزا پور ضلع بھومیار پور میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت: آپ کی پرائمری تعلیم لاہور میں ہوئی، پرائمری کے بعد اشرف صاحب کو ان کے والد محترم نے جامعہ رضویہ لائل پور میں ایڈمیشن کرادیا۔ یہاں آپ وقت کے مایہ ناز شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ تعلیم لیتے رہے۔ نیز ان سے منطق کی ابتدائی کتاب بھی پڑھنے کا موقع ملا۔ شرح جامی وغیرہ کتابیں لائلپور میں پڑھنے کے بعد متوسط کتب کی تعلیم لینے کے لیے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد آخری درجے کی کتابیں پڑھنے کے لیے آپ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عطاء محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے مختلف علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔

اساتذہ کرام: شیخ الحدیث حضرت علامہ ومولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد صاحب، حضرت علامہ مولانا نور محمد صاحب حضرت علامہ مولانا شمس الزماں صاحب، حضرت علامہ مولانا ایوب صاحب، حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب۔ حضرت علامہ مولانا حافظ احسان الحق صاحب، حضرت علامہ مولانا سید منصور شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا حاجی محمد حنیف، حضرت علامہ مولانا محمد امین، حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم۔

مفتی اعظم مغربی بنگال علامہ ثناء المصطفیٰ امجدی: ولادت شہزادۂ حضور صدر الشریعہ مفتی اعظم مغربی بنگال حضرت علامہ مفتی ثناء المصطفیٰ امجدی سابق شیخ الحدیث دار العلوم ضیاء الاسلام (ہوڑہ) کی ولادت باسعادت قادری منزل محلہ کریم الدین، قصبہ گھوسی ضلع مؤ (یوپی)۔ میں ۱۵/جون ۱۹۴۲ء میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: آپ کی عمر شریف دس سال کی تھی کہ والدہ ماجدہ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ علم

www.muftiakhtarrazakhan.com

دین سے آراستہ کیا آپ نے ناگپور، اور جامعہ اشرفیہ میں منقولات ومعقولات پڑھا اور فتویٰ نویسی اور تعویذ نویسی بارگاہ مفتی اعظم ہند میں کی۔

اساتذہ کرام: حضور مفتی اعظم ہند فیض العارفین علامہ آسی پیا، رئیس القلم علامہ ارشد القادری ،حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، رئیس العلماء علامہ عبدالرؤف بلیاوی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی، قاری رضا المصطفیٰ امجدی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

تدریسی خدمات: آپ نے فراغت کے بعد جامعہ حنفیہ غوثیہ، بجرڈیہہ (بنارس) مدرسہ حبیبیہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ) دارالعلوم فیض العلوم (جمشید پور) مدرسہ معراج العلوم (ہوڑہ) اور تقریباً ۲۵ سال تک تا حیات دارالعلوم ضیاء الاسلام میں بحیثیت مدرس، صدر المدرسین اور شیخ الحدیث رہے اور تشنگان علوم نبویہ کی پیاس بجھاتے رہے۔

بیعت: آپ سرکار سیدنا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مرید تھے اور آپ سے ہی اجازت وخلافت بھی حاصل تھا۔

تلامذہ: مفتی فداء المصطفیٰ امجدی (گھوسی) مولانا سید غلام محمد حبیبی (سجادہ نشیں درگاہ حضور مجاہد ملت) مفتی وفاء المصطفیٰ امجدی (ناظم اعلیٰ دارالعلوم ضیاالاسلام ہوڑہ) مولانا یوسف رضوی (کلکتہ) مولانا غلام ربانی فریدی (کلکتہ) کے اسماء مشہور ومعروف ہیں۔

غیظ المنافقین علامہ ادریس رضا خاں حشمتی: شیر بیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت عبدالرضا حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ وقاری الشاہ حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی کے پانچویں فرزند ارجمند غیظ المنافقین قاطع نجدیت ووہابیت ودیوبندیت ماحی شرک وبدعت حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ادریس رضا خاں قادری برکاتی رضوی حشمتی مدظلہ العالی کی ولادت مبارکہ ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ ۱۹ جنوری ۱۹۴۹ء ایک بج کر ۲۲ منٹ پر حشمت نگر پیلی بھیت شریف میں ہوئی، آپ کا نام محمد اور عرف

www.muftiakhtarrazakhan.com

''ادریس رضا'' رکھا گیا۔ دونوں مل کر محمد ادریس رضا لقب ہو گیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ عالم اسلام کی عظیم عربی یونیورسٹی ''الجامعۃ الاشرفیہ'' ۱۹۷۲ء میں تشریف لے گئے۔ آپ حضرات کی آمد مسعود نے اشرفیہ میں خوشی کی لہر دوڑا دیا کہ شیر بیشہ اہل سنت کے تین شہزادے جامعہ میں حصول تعلیم کے لیئے تشریف لائے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں حضور بیشہ اہل سنت کے تیسرے شہزادے بیمار ہو گئے اور بیماری کا ایسا عارضہ لاحق ہوا کہ جانبر نہ ہو سکے اور یہی مرض ان کے لیے مرض الموت ثابت ہوا۔ جامعہ چھوڑ کر گھر تشریف لے آئے وہاں سے مرکز اہلسنت بریلی شریف جامعہ رضویہ منظر الاسلام میں جامعہ کے مقتدا علماء کے سامنے زانوئے تلمذتہ کر کے اکتساب علم کیا اور یہی سے سند و دستار سے سرفراز کئے گئے۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ: ولادت: حضرت ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۹۳۰ء/ ۱۳۴۹ھ کو سرزمین دہلی میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت: ڈاکٹر صاحب قبلہ نے ۱۹۴۱ء میں مدرسہ عالیہ عربیہ دہلی میں داخلہ لیا اور ۱۹۴۴ء میں وہیں سے فراغت حاصل کی۔

آپ نے ۱۹۵۱ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے میٹرک کیا اور ۱۹۵۶ء میں بی۔ اے کیا اور ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سے ایم۔ اے کیا۔ ۱۹۷۲ء میں سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سے ڈاکٹر کی سند حاصل کی عنوان تھا ''اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر۔

اساتذۂ کرام: حضرت علامہ مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب نقشبندی، حضرت علامہ مولانا شرافت اللہ صاحب، حضرت علامہ مولانا اشفاق الرحمن، حضرت علامہ مولانا ولایت احمد، حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن صاحب، حضرت علامہ مولانا غلام مصطفی صاحب پرنسپل سندھ یونیورسٹی وغیرہم۔

تدریسی خدمات: حضرت علامہ مولانا مسعود ملت علیہ الرحمہ ۱۹۸۵ء میں ایس۔ اے۔ ایل گورنمنٹ ڈگری کالج میرپور میں شعبہ اردو میں لکچرر وصدر کے عہدے پر فائز ہوئے اور مکمل پابندی سے طلبہ کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

تہ دامن کو علم ادب کے خزانے سے ۱۹۶۶ء تک پر کرتے رہے پھر ۱۹۶۶ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ میں پروفیسر شعبہ اردو بنے اور اس میں پانچ سال تک تدریسی خدمت انجام دی۔

تصانیف: مسعود ملت علیہ الرحمہ بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں ۳۰؍ سے زائد تو صرف آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات پر لکھی ہے اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہند علیہ الرحمہ پر بھی کئی کتابیں آپ نے لکھی ہے ان کتابوں میں سب سے زیادہ مقبولیت جہان امام ربانی، کو حاصل ہوئی جو کہ پندرضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا سے مشہور ہے۔ آپ کی چند کتابوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

''اردو میں قرآنی تراجم تفاسیر'' فاضل بریلوی اور ترک موالات، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، عاشق رسول، مظہر العقائد، موج خیال، عاشق رسول مولانا عبد القادر بدایونی، حیات فاضل بریلوی، فتاویٰ مسعودی، تحریک آزادی اور سواد الاعظم، جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جشن بہاراں، جشن ولادت، نسبتوں کی بہاریں، تعظیم وتوقیر، عورت اور پردہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انقلابی دین، سلام وقیام، انتخاب ہدایت بخشش وغیرہ۔

وفات: عالم اسلام کا ایک عظیم مفکر اور فن رضویات کا موجد حضرت پروفیسر مسعود احمد مظہری ۲۲؍ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ۲۸؍ اپریل ۲۰۰۸ء کو احباب اہل سنت کو مفارقت دے گئے

نوٹ: جنون کی حد تک اعلیٰ حضرت اور اولاد اعلیٰ حضرت سے محبت کرنے والے رضوی تحریک کے فروغ کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے والے مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد مظہری کی تربت پر اللہ تعالیٰ ہمہ وقت رحمت وانوار کی بارش برسائے اور نور ونکہت کی برکھا ہو (تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۱۲۶/ ۱۴۲)

''تاج الشریعہ لقب کس کا؟''

''تاج الشریعہ لقب سے متعلق ایک علمی فتویٰ (از: مفتی مقصود عالم صاحب قبلہ کرناٹک ہند)

السوال: قرآن شریف اور احادیث شریف اہل سنت وجماعت جامعہ نظامیہ آرگنائزیشن گروپ

www.muftiakhtarrazakhan.com

حیدرآباد کا نیٹ ورک ہے جو جامعہ نظامیہ کے تحت اور ان کے نام سے منسوب ہے اس کا بیان ہے کہ ''تاج الشریعہ کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جائز ہے اور وہی اس اصطلاح کے اطلاق کے مستحق ہیں اس کے علاوہ کسی کے لیئے اس کا استعمال جائز نہیں بلکہ حرام ہے یہ اعتراض اس نے نیٹ اور واٹس ایپ پر چھوڑا ہے۔ بلہاری ،کرناٹک کے حافظ احمد اشہر نظامی نے اس کا پمفلیٹ بنا کر اس کو واٹس ایپ پر شائع کیا ہے اور حضور تاج الشریعہ کو نشانۂ تنقید بنایا ہے از روئے شریعت بتایا جائے کہ قائل کا قول کس حد تک صحیح ہے! مدلل جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: غلامان تاج الشریعہ بلہاری، کرناٹک، الہند

الجواب: لغت میں تاج شاہی ٹوپی کو کہتے ہیں جیسا کہ لغات میں ہے: شاہی ٹوپی (کشوری)

تاج: ع۔ مذکر شاہی ٹوپی (فیروز الغات)

تاج: تاج (المنجد)

تاج: ج۔ تیجان۔ تاج۔ سہرا (القاموس الجدید)

شریعت کا معنیٔ لغوی ہے طریقہ راستہ جیسا کہ لغات میں ہے:

شریعت: قانون ضابطہ اسلامی احکام کا مجموعہ راہ خداوندی صاف وکشادہ راستہ (القاموس الجدید)

شریعت: دینی قانون (فیروز الغات)

الشرع: مذہبی قانون، شریعت

الشریعت: اسلامی قانون خدائی احکام (المنجد)

لفظی معنی ہوگا شریعت کی ٹوپی، قانون کی ٹوپی یا راستہ کی ٹوپی اور یہ معنی کرنا یا مراد لینا درست نہیں ۔ چونکہ شریعت ظرف ہے مظروف نہیں، صفت ہے موصوف نہیں، حال ہے محل نہیں، واضح ہوگیا کہ تاج کا حقیقی مراد لینا مہجور وناحق اور غلط ہے۔ جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں قائدہ یہ ہے کہ معنیٰ مجازی مراد لیا جائے۔ جیسا کہ اصول الشاشی میں ہے:

www.muftiakhtarrazakhan.com

''ہر وہ لفظ جس کو وضع لغت میں شئ معین کے لیئے وضع کیا ہو، اسی معنیٰ میں مستعمل ہے تو اس کو ''حقیقت'' کہتے ہیں اس کے علاوہ میں استعمال ہے تو وہ ''مجاز'' ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ حقیقی معنیٰ معتذر ہے تو وہاں مجاز ہوتا ہے۔معنیٰ حقیقی مہجور ہے تو مجاز کا معنیٰ ماخوذ ہوتا ہے۔مستعملہ میں کئی صورتیں ہیں مثلاً:اس کے لیئے مجاز متعارف ہے یا نہیں ہے۔اول صورت میں حقیقی معنیٰ پر عمل کرنا بھی ممکن ہے یا نہیں ہے۔اگر نہیں ہے تو کلام لغو ہوگا۔جہاں حقیقی معنیٰ مراد لینا ممکن ہے تو وہاں بھی مراد مجاز ہوتا ہے۔(اصول الشاشی فصل فی الحقیقت والمجاز)

جب اس سے واقفیت ہوگئی تو ''تاج الشریعہ'' کے لفظ پر غور کرلیا جائے۔حقیقی معنیٰ مراد لینا تاج کا اس مقام پر ناممکن ہے، چونکہ واضع نے لفظ تاج کو سر پر پہننے والے ایک مخصوص شکل وصورت کی چیز کے لئے مختص کیا ہے۔جس کا اطلاق یہاں محال ہے ضابطہ کے مطابق معنیٰ مجازی متعین ہوگا اس وقت تاج کا معنیٰ مجازی والتزامی ہوگا :صاحب ،محافظ، عامل،تو عبارت ہوگی :صاحب الشریعت محافظ الشریعت ،عامل با الشریعت ،مبلغ با الشریعت، ناشر باالشریعت، حامی الشریعت۔دوسری صورت یہ ہے کہ تاج کا معنیٰ مجازی والتزامی لیا جائے:امام ،مقتدا،قدوہ،امیر،مخدوم اور مضاف الیہ مضاف مخذوف مانا جائے۔قاعدہ یہ ہے کہ جب مضاف یا مضاف الیہ یا مضاف الیہ مضاف کے حذف پر قرائن موجود ہوں تو وہاں اس کا حذف کرنا جائز ہے

مثلاً جیسے یا اللہ: جو درحقیقت یا فضل اللہ یا رحمۃ اللہ ہے۔یہاں مضاف مخذوف ہے فی الصلوٰۃ یعنی فی الصلوٰۃ ہے

کتاب الطہارۃ دراصل ہذا الکتاب فی بیان مسئلہ الطہارۃ یہاں مضاف اور مضاف الیہ مضاف دونوں مخذوف ہیں۔

''تاج الشریعہ'' میں تاج کی اضافت شریعت کی جانب اس بات کی متقاضی ہے کہ یہاں مضاف الیہ مضاف مخذوف ہے اور اس وقت تقدیر عبارت ہوگی :امام لاہل الشریعت ،مقتدا لاہل الشریعت ،مخدوم لاہل الشریعت ،امیر لاہل الشریعت،قدوۃ لاہل الشریعت،قائد لاہل الشریعت وغیرہ وغیرہ اور دونوں معنیٰ کثرت سے مستعمل ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

''تاج الشریعہ'' کی اصطلاح اپنے دونوں معنیٰ کے اعتبار سے سرور کائنات ،فخر موجودات ،سید الکونین ،صاحب قاب قوسین ،شفیع المذنبین ،رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ صفات ستودہ کے لیئے خاص نہیں ہے ، نہ ہی عرفاً خاص ہے نہ اصطلاحاً خاص ہے اور جنہ ہی شرعاً خاص ہے اور لفظی واضافت حقیقی کے اعتبار سے حقیقی معنیٰ لینا ہے کہیں بھی درست نہیں ہے ۔نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کا اطلاق صحیح ہوگا ، نہ ہی نائبین مشائخین رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درست ہوگا ۔تو اس سے مجازی معنیٰ مراد لینا ہے متعین ہو جاتا ہے اور اسی سے ثابت ہوگیا کہ اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوگا جو اس کا متحمل ہے ،یعنی شریعت پر جس کا عمل کامل ہے ، جہاں طبیعت کا کوئی دخل نہیں ہوتا ہے ،شریعت کی اشاعت وترویج میں جو حیات کا پل گزار دے ،شریعت جس کی زندگی کا شناخت بن جائے اس پر اس کا اطلاق جائز ودرست ہے عام لوگوں پر اس کا حمل مبنی پر کذب ہونے کی بنیاد پر ناجائز وحرام ہوگا۔

اس تحقیق کی ضیابار کرنوں میں جامعہ نظامیہ آرکنائزیشن سے منسلک افراد واشخاص ودیگر معترضین زمانہ اپنا محاسبہ کرلیں جو یہ کہتے ہیں کہ اصطلاح ''تاج الشریعہ'' کا عمل آفتاب نبوت ،مہتاب رسالت ،مقصود کائنات ،اصل موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے خاص ہے اور خاتم پیغمبر سیاح لامکاں ،سیدانس وجاں ،بنیاد این وآں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماسوا پر اطلاق ناجائز وحرام ہے۔

انصاف پسند ارباب بصیرت ،اہل فکر ونظر ، مالک عقل وخرد ،اصحاب بینا ؤدانا اور آشنائے علم وفن کہنے پر مجبور ہونگے اس نظریات کے حامل اور اس اعتراض کے فاعل جاہل مطلق ، پاگل اعظم ،عقل وخرد سے نابلد ،یتیم العلم والادب معلوم ہوتے ہیں ۔اگر علم سے ذرا بھی واقفیت ہوتی تو اس طرح سے جہالت محضہ اور حماقت مطعلقہ کا ثبوت نہ دیتے عام کو خاص بتانا ہی ظلم اور شریعت پر زیادتی تھی ،حرام کہہ کر شرعی جائز کو ناجائز اور حرام کو حلال بتانے کا جرم عظیم کیا ہے اور فعل حرام کے مرتکبین میں داخل ہیں ۔ان تمام لوگوں پر ان افعال قبیحہ حرکت شنیعہ کے ارتکاب کے باعث توبہ لازم ہے۔

مبالغہ: مبالغہ کے طور پر بھی ایسے اصطلاحات کا عمل ہوتا ہے ۔عرف عام میں اس کے استعمال کی کثرت ہے ۔کہتے ہیں یہ عالم نہیں علم ہے ،عاشق نہیں عشق ہے ،عادل نہیں عدل ہے ، چائے نہیں آگ ہے ، کپڑا نہیں ملائی ہے ۔اسی طرح بلبل ،شیر ،تلوار ، ہرن ،کوئیل ، پپیہا وغیرہ وغیرہ عام بول چال میں مستعمل ہے ۔روزمرہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی گفتگو میں ایسے کلمات سننے کو ملتے ہیں جو بدی ہے اس کا استعمال وہاں کیا جاتا ہے جو اس کی مصداق ہوتے ہی ہر جگہ نہیں۔ ہر جگہ اطلاق کرنا عرف کے خلاف ہے جو درست وصحیح نہیں ہے جیسا کہ لوگ آج کر رہے ہیں۔عرف حجت شرعیہ ہے اس کا مقام وہی ہے جو نص کا ہے جس طرح نص سے وجوب وعدم وجوب کا حکم ثابت ہوتا ہے اسی طرح عرف سے بھی ثابت ہوتا ہے (المبسوط۔فقیہ الاسلامی وادلہ)

جب ثابت ہوگیا کہ باعتبار مبالغہ ان اصطلاحات کا عمل عام وتام ہے مثلاً خردنوش میں نمکینیت کی زیادتی کے باعث کہہ دیتے ہیں کہ یہ کھانا نہیں بلکہ ''نمک'' ہے، عدل وانصاف کا جو لوگ زیادہ خیال رکھتے ہیں اور کامل پاسداری کرتے ہیں ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یہ شخص ''عدل'' ہے۔اگر کسی میں نقابت وپاکیزگی اور چمک دمک دیکھتے ہیں تو انہیں ''بلبل'' سے تعبیر کردیتے ہیں ہمت وشجاعت کے ملکہ کا نظارہ کرتے ہیں تو اس کو ''شیر'' کہتے ہیں، چائے میں حرارت کا مقدار بہت پایا جاتا ہے تو اس کو ''آگ'' بول دیتے ہیں، معلوم ہوا کہ جس چیز کی کثرت ہوتی ہے اس کا ہی اطلاق کردیتے ہیں۔عرفاً، اصطلاحاً یہ عادت جاری وساری ہے کسی محقق ومفکر، نقادوتبصرہ نگارہ، علم وفن کے کوہ ہمالہ، اصحاب جرح وتعدیل اور اہل قیل وقال نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا، نہ اس کی نکیر کی جس سے بھی اس کے استعمال کا جواز اظہر من الشّمس ہے۔اسی طرح جو حضرات اشاعت دین کا حق ادا کرتے ہیں کامل طور پر تابع شریعت ہوتے ہیں۔علوم وفنون میں بھی ماہر ہوتے ہیں ،لسانیات، جمالیات، اصولیات، فروعیات، اعتقادات، معاملات کا ادراک تامہ رکھتے ہیں، فقہ وافتاء کے زلف برہم سنوارنے میں دسترس ہوتی ہے، بطور مبالغہ ان پر برہان الشریعت، نظام الدین، معین الدین، سلطان الشریعت، محی الدین، سیف اللہ، اسد اللہ، نور الہدیٰ، عماد الدین وغیرہ وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں، اور ایسا کرنا جائز ودرست ہے۔

خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دین است حسین (حسین دین ہے) دین پناہ است حسین (حسین دین کی پناہ گاہ ہے) خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شعر ہونے پر گرچہ اختلاف ہے، لیکن اس کی صحت پر کسی کا اختلاف نہیں، مقبولیت بھی کافی ہے، شہرت کی بنیاد پر، سلطان الہند کی طرح منسوب کرنا بھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

درست ہے۔ جامعہ نظامیہ آرگنائزیشن اس آئینہ میں بھی اپنا چہرہ دیکھ لیں صداقت کا گلاب کھل اٹھے گا اور انہیں اپنی جہالت کا پتہ چل جائے گا۔ جب یہ بات متحقق ہوگئی کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے ماسوا پر اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ مذکور ہوا تو حضور ازہری میاں قدسرہ پر اطلاق کیوں کرنا جائز وحرام ہوگا۔

جب عمل عام ہے تو جائز لیا جائے گا کہ اطلاق کا جو مصداق ہے وہ اس شان مالک ہے کہ نہیں اگر ہے تو صحیح ہے اس میں کسی کلام کی گنجائش نہیں اگر اس اصطلاح کا متحمل نہیں ہے تو تنقید واعتراضات کا سبب بنے گا ورنہ نہیں۔ اس اجالے میں فقیہ ہند شیخ اکبر، فخر اسلام، حکیم الامت، مسیح ملت، امام التقویٰ، قدوۃ النقوی، قطب العارفین، مدار السالکین، شمس المدرسین، قمر المحررین، نجم الادبا، نیر العقلاء، سراج المفکر، مصباح المدبر، سلطان اللوح والقلم، صاحب الجاہ والحشم، مالک تصنیف وتالیف، قابل تحسین وتعریف، نازش شعر وسخن، حسن وجمال کے منبع، زبان وبیان کے زہرا، قاضی القضاۃ فی الہند، وارث علوم امام احمد رضا، مظہر حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم عالم، تابش مفسر اعظم قرآن، امتیاز اہل سنت، سیرت وصورت کے پروت، بدطریقت تاج الشریعت، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت علامہ فہامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خان صاحب المعروف ازہری میاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہر اعتبار سے اصطلاح تاج الشریعہ کے اطلاق وحمل کے مصداق تھے۔ اس لئے تو اہل دانش، ارباب فکر ونظر، اصحاب بصیرت وبصارت، محققین زمن، ناقدین اہل سنن، مشائخین باریک بیں، علمائے نکتہ داں نے اصطلاح تاج الشریعہ وتاج الاسلام کے لقب سے مقلب کیا۔ ان علمائے کرام ومفتیان عظام اور مشائخین ذوی الاحترام نے حضرت والا کو کامل طور پر اس خطاب کے لائق اور اس کا مستحق پایا۔ یقیناً ''تاج الشریعہ'' کا خطاب انہیں کے سر زیب دیتا ہے، خوب جچتا اور سجتا ہے، خدا کی قسم! یہ حق اپنے حقدار تک پہنچا ہے اس طور میں آپ سے زیادہ بھاری بھرکم شخصیت دور دور تک دکھائی نہیں دیتی ہے، جو ہر زاویئے سے مخدام الکل کی حیثیت رکھتی ہو واضح رہے کہ حضور ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ پر تاج الشریعہ کا اطلاق عام ہونے کی صورت میں جائز ودرست نہ ہو تو دوسرا کون ہوگا جو اس کا مصداق بن سکے لامحالہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ عمومیت کے لحاظ سے موجودہ دور میں اس اصطلاح کے بہتر عمدہ اور صحیح مصداق یہی ہیں۔ اس الفاظ کا اطلاق اپنے معانی موضوع لہ میں باعتبار مجاز برمحل اور مبنی برصداقت ہے معترض کا کہنا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماسواء پر اس کا اطلاق حرام ہے، گویا وہ لفظ ''تاج

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشریعہ'' کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے خاص مان رہا ہے جس پر دلیل قائم کرنے کے لئے اس کے صفت خاصہ ممیزہ اور حد فاصل پر برہان پیش کرنے کی ضرورت تھی، جو معترض نے نہیں کیا۔اس کے دعویٰ کے بطلان کے لیئے اتنا ہی کافی ہے کہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔بکواس محض اور جہالت مطلقہ کے سوا ایسے دعویٰ کی حیثیت کچھ نہیں ہوتی ہے بلکہ سرے سے اس کی اہمیت ہی نہیں ہوتی ہے۔علمائے جامعہ نظامیہ کا اتنا بڑا دعویٰ کرنا اور دعویٰ کے اثبات میں حجت قائم نہ کرنا ان کی جہالت، حماقت، عصبیت، تنگ نظری، عقل وخرد سے عاری ہونے کی منھ بولتی تصویر ہے۔

بفرض محال نقاد زمن کی بات تسلیم کرلیا جائے کہ ''تاج الشریعہ'' کا حمل ماسوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرام ہے تو نور الدین، شمس الدین، برہان الدین، صدر الدین، نجم الدین، قمر الدین، سیف الدین، حسام الدین، فخر الدین، عظیم الدین، قطب الدین، محی الدین، رکن الدین، تاج الدین، شہاب الدین، نظام الدین، نعیم الدین، نقیم الدین، فرید الدین، وحی الدین، جیسے القابات خطابات کا حرام ہونا بدرجہ اتم لازم آئے گا اسی پر بس نہیں فخر ملت، قمر ملت، نجیب ملت، مقصود ملت، برہان ملت، امین ملت، عزیز ملت، قائد ملت، اس طرح کے اصطلاحات بھی حرام ہوں گے۔ بلکہ شیخ الاسلام، حجۃ الاسلام، فخر الاسلام، نور الاسلام، نجم الاسلام، فقیہ الاسلام، قوت الاسلام، تنویر الاسلام، خطیب الاسلام وغیرہ وغیرہ جتنے خطاب والقابات اس طرح کے ہیں سب کا استعمال حرام قرار پائے گا چونکہ معنیٰ ومفہوم کے اعتبار سے ایک ہیں بلکہ کچھ تو مزید عام ہیں حالانکہ ان اصطلاحات کا نام ولقب میں استعمال کثرت سے ہوا ہے۔

اول: جتنے لوگوں نے اطلاق کیا، جن جن لوگوں نے اس کی تائید کی، جو لوگ لکھتے پڑھتے بیان کرتے رہے، جن لوگوں نے اسے قرار رکھا ہے سب کے سب فعل حرام کے مجرم قرار پائیں گے۔ جب کہ اول سے آخر اتنے لوگوں کا تسلسل کے ساتھ استعمال کرتے رہنا اس کے جواز کو ثابت کرتا ہے۔جس سے مدعی کی حرمت کا دعویٰ باطل، لغو اور عبث قرار پاتا ہے، چونکہ بڑے بڑے اجلہ علماء، فقہا، مشائخ اور مدبرین ومحققین کا اطلاق کرنا اور فعل حرام کا مرتکب ہونا عند العقل محال ہے۔اس طرح بھی معترض کے قول کا صریح البطلان ہونا لازم ہوجاتا ہے اور اس کی جہالت، سفاہت، لغویات۔فضولیات کو آشکارہ کردیتا ہے۔جس سے معترض کی علمی حقیقت وقابلیت اور اہمیت وحیثیت کا انکشاف ہوجاتا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شریعت خاص اوردین عام ہے ۔شریعت ،ملت ،مذہب،اسلام ،مشرب فطرت اور ان جیسے اصطلاحات آپس میں ہم معنیٰ اور مترادف الفاظ ہیں ۔لغوی وشرعی ،عرفی واصطلاحی اعتبار سے اصلاًاس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔البتہ اعتباری تفریق کوملحوظ رکھا گیا ہے ۔(لو لاالا اعتبارات لبطل الحکمۃ کے تحت)اس اعتبار سے دین عام ہےاوراس کے مقابلے میں دیگر مفردات خاص ہیں ۔جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’عن قتادۃ شرعتہ ومنہا جا قال الدین واحد الشریعۃ مختلفۃ ‘‘(عمدۃ القادری رج :ا ص:۱۷)اس عبارت سے ثابت ہوا کہ دین عام اورشریعت خاص ہے۔

’’والدین ھو وضع الھی سائق لذوی العقول باختیار ھم المحمود الی الخیر بالذات ھو یشمل العقائد والاعمال ویطلق علی کل دین ‘‘

(نورالانوار رص:۳)اس عبارت سے بھی دین کا عام ہونا روشن ہے۔

’’اوصناك یا محمد ایاہ دینا واحدا‘‘(بخاری شریف رج:۲،ص:۶)اس سے بھی معلوم ہوا کہ دین عام ہے۔

’’قرطبی ‘‘میں ہے :’’الشریعۃ اوالمنہاج دین محمد ﷺ‘‘(القرطبی رج:۶،ص:۱۳)

’’والاسلام والدین المخصوص محمدٍ ﷺ‘‘(قوت الاخیارشرح نورالانوار رج:ا،ص:۳۶)

جب یہ ثاب ہوگیا کہ دین عام ہے،شریعت اوران جیسے اصطلاحات خاص ہیں ۔قاعدہ کلیہ یہ ہے :’’لاخاصتہ مایوجد فی شئی ولا یوجد فی غیرھا ‘‘(شرح جامی)جب خاص کا اطلاق ناجائز وحرام ہوگا تو عام کا اطلاق بدرجۂ اتم حرام ہوگا اوراس طرح ہوگا اوراس طرح کے نام ولقب رکھنے والے،اس کا استعمال کرنے والے،اس کو برقرار رکھنے والے،اس کی تائید کرنے والے سب کے سب اول تا آخرفعل حرام کے مرتکب ہوکر مجرم قرار پائیں گےاورثانی باطل ہےتواول بھی باطل ہی رہے گا۔ثانی کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہے چونکہ عرف میں اس کا استعمال کثرت سے ہوا ہےاورآج تک اس کے حمل واستعمال پر کسی نے نکیر نہیں کیا ہے،نہ ہی کسی نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کے اطلاق پر تنقید کی ہے۔کسی قسم کے کلام کا نہ ہونا عملی اعتبار سے اس کے اطلاق کے جواز کو ثابت کرتا ہے ۔جب عام کا حمل جائز ہے تو خاص کا حمل بھی جائز ہوگا۔

نجم ۔شمس، برہان، تاج، فخر، ان منفردات وغیرہ وغیرہ کی اضافت دین کی جانب کرنا اور اس کا اطلاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماسوا کی طرف ہونا جائز ہے تو بدرجۂ اتم ان مفردات کی اضافت شریعت اسلام، ملت ، مذہب، مسلک، مشرب، کی جانب کرنا اور ماسوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حمل کرنا بھی جائز وصحیح ہوگا اس اطلاق کو وہی حرام کہے گا جو عقل کا اندھا اور جاہل مطلق ہوگا بلکہ عصبیت وتنگ نظری کا شکار ہوکر حرام کہنے والوں کا دماغ سڑ، گل کر خراب ہو چکا ہے یہ اسی پاگل پن اور بینائی کی خرابی کا نتیجہ ہے کہ اس کو جائز ناجائز، صحیح غلط، حلال حرام، اور درست نادرست دکھائی دے رہا ہے اس کو چاہئے کہ اول اپنے دماغ اور اپنے اندھے پن کا علاج کرائے اور اپنی جہالت محضہ کو دور کرے۔ان لوگوں کی اسی جہالت اور کور چشمی کا شاخسانہ ہے کہ اپنے ممدوح کو ہی بھوتی چھری سے قتل کر دیا ہے اور ان کو اس کا احساس تک نہیں ہوا ہے۔

جب یہ بات پائے ثبوت کو پہونچ گئی کہ دین عام ہے، شریعت اور اس جیسے کلمات مفردہ خاص ہیں ۔تاج کی اضافت شریعت کی جانب کر کے اس کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ پر کرنا حرام ہوگا تو تاج اور ان جیسے الفاظ مفردہ مترادفہ کی اضافت شریعت اور اس کی طرح کے کلمات مفردہ مخصوصہ مترادفہ کی طرف کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماسوا پر حمل کرنا بھی حرام ہوگا جب شریعت کی جانب اضافت کر کے ماسوا رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اصطلاحات کا حمل کرنا حرام ہے تو دین کی جانب اضافت کر کے غیر انبیاء ان اصطلاحات مفردہ کا اطلاق کر کے استعمال کرنا بدرجۂ کمال واتم حرام ہوگا۔

اب معترضین علمائے جامعہ نظامیہ حیدرآباد کی حماقت، جہالت، خباثت اور بے وقوفی و بے علمی کا کھلی آنکھوں نظارہ کیجئے اور جتنا چاہیں ان کی قابلیت، جہالت پر ماتم کر لیجئے اور ان کی نمک حلالی کا تماشہ دیکھئے۔یہ حضرات بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد پر ''شیخ الاسلام'' کا اطلاق کرتے ہیں جیسا کہ مطلع الانوار میں ہے و دیگر کتب وتصانیف میں بھی ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

''شیخ الاسلام'' (مطلع الانوار ر ۱۵، مفتی رکن الدین صاحب) اسلام قانون کا نام ہے، قانون کا استاد ہونا حقیقۃً محال ہے۔ دوسرا معنیٰ ہوگا قانون کا بزرگ اور قانون کا اصلاً کوئی بزرگ نہیں ہوتا ہے یہ بھی محال ہے تو جس طرح تاج الشریعہ کا ماسوا پر اطلاق حرام ہوگا بعینہٖ ''شیخ الاسلام'' کا اطلاق بھی حرام ہوگا۔ اسی طرح تاج الاسلام، فخر الاسلام، حجۃ الاسلام، شمس الاسلام، قمر الاسلام، نور الاسلام اور نجم الاسلام وغیرہ وغیرہ کا اطلاق بھی حرام ہوگا۔ بانی جامعہ نظامیہ کی حیات میں استعمال کیا گیا مگر انہوں نے منع نہیں کیا بلکہ برقرار رکھا اور جتنے لوگ لکھتے چلے آرہے ہیں سب نے بقول معترضین علمائے نظامیہ فعل حرام کا ارتکاب کیا اور مجرم قرار پائے۔

۱۔ فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۲ھ

۲۔ شیخ الاسلام کا اطلاق صاحب ہدایہ پر بھی کیا گیا المتوفی ۵۹۳ھ

۳۔ ابن تیمیہ کو بھی اس کے حواریین نے شیخ الاسلام کہا اور آج بھی تہہ رہے ہیں

۴۔ امام غزالی پر بھی حمل ہوا ہے

بلکہ شیخ الاسلام کا اطلاق کثرت سے ہے۔ سب کو فعل حرام کا حامل کہئے، دم ہے تو اعلان کیجئے جن لوگوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کے سب فعل حرام کے مرتکب اور گنہگار ہیں۔ تھوڑی بھی غیرت اور حیا باقی ہے تو اس گناہ کے پاداش میں بانی جامعہ نظامیہ مفتی رکن الدین محدث دن و دیگر ان علماء جامعہ نظامیہ کی مداحی تک کر دیجئے۔ جنہوں نے ''شیخ الاسلام'' کا استعمال کیا اور آج تک کر رہے ہیں اور اس سے خود برات کا اظہار کیجئے

گروپ جامعہ اور مادر علمی جامعہ نظامیہ کی عظمت کے لیئے بنایا تھا مگر افسوس صد ان کو ہی ننگا کر گئے، ان کی عزت و آبرو کی گردن کاٹ کر بے گور و کفن لاش کو تڑپتا بلکتا چوچھوڑ کر چل دیئے، یہی ان کے احسانات کے شکر گزاری کا تمہارے یہاں طریقہ ہے۔ شاید بانی جامعہ نظامیہ کی روح کہہ رہی ہو کہ:

تم نے میر وفا کا کیا کہ اچھا صلہ دیا
زخم جگر کو دید کے قابل بنا دیا

اس بات سے واقفیت مل گئی کہ شریعت، اسلام، ملت، مذہب، مترادف، الفاظ ہیں اب ''تاج الشریعہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

’’ کہئے یا ’’شیخ الاسلام‘‘ یا ’’فخر ملت‘‘ بولیئے قریب قریب القابات کا معنی ایک ہی ہوگا، دونہیں۔ معترض کے اعتراض کی روشنی میں ہر ایک کا اطلاق حرام قرار پائے گا، مثلاً سراج ملت، تاج ملت، امیر ملت، فخرت ملت، قمر ملت، مجیب ملت، مقصود ملت، عطائے ملت، تاجدار ملت، امام ملت، شیر ملت، نجم ملت کا اطلاق بھی حرام ہوگا۔ جب یہ تمام القابات حرام ہونگے تو دین کی طرف منسوب کر کے استعمال بھی بکمال تمام حرام ہوگا۔ جب کہ عرف عام میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا رہتا ہے مگر آج تک حرمت کا قول کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔ جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ کہنے والا مطلق جاہل ہے ذرا بھی علم وشعور سے آشنائی نہیں ہے ورنہ اتنی فحش غلطی کا شکار نہیں ہوتا۔ اتنا بڑا نادان وبیوقوف ہے کہ اس کو اپنے مادر علمی کے بانی ومبانی کے شجرۂ نسب کی بھی خبر نہیں ہے۔ ایک ذرا بانی جامعہ نظامیہ کے شجرۂ نسب کو سرمہ نظر بنالیا جائے تا کہ معترض کی جہالت کا قاری کو، خود معترض کو بھی کامل ادراک حاصل ہوجائے اور دوبارہ کبھی بھی اس طرح کی نازیبا حرکت کی جسارت نہ ہوسکے۔

شجرۂ نسب بانی جامعہ نظامیہ پر ایک نظر:

محمد انوار اللہ بن ابوشجاع الدین بن قاضی سراج الدین بن بدرالدین بن برہان الدین بن سراج الدین بن تاج الدین بن قاضی عبدالملک بن تاج الدین بن قاضی محمد قمرالدین بن قاضی محمد کبیر الدین بن قاضی محمود بن قاضی کبیر بن قاضی محمود بن قاضی کبیر بن قاضی کبیر بن قاضی احمد بن قاضی محمد بن قاضی محمد بن یوسف بن زین العابدین بن نورالدین بن شمس الدین بن شریف جہاں بن صدر جہاں بن اسحاق بن مسعود بن بدرالدین بن سلیمان بن شعیب بن احمد بن محمد یوسف بن شہاب الدین۔

(مطلع الانوار رص: ۱۷ر مصنفہ مفتی رکن الدین)

’’تاج الشریعہ‘‘ کا اطلاق ماسوا حضور ﷺ کے کہنے والوں سے مطالبہ ہے یہاں بھی حرام ہونے کا اعلان کرو۔ اول ہی بتایا جاچکا ہے کہ شریعت خاص ہے دین عام ہے، یہاں تاج کی اضافت شریعت کی جانب ہے اور وہاں دین کی طرف ہے اور یہ فرق بھی اعتباری ہے۔ اس کا اطلاق ماسوا پر حرام ہے تو اس کا اطلاق بدرجۂ اتم حرام ہوگا۔ جب کہ اس کے حمل کا سلسلہ جاری ہے کسی نے انکار نہیں کیا بانیٔ جامعہ نے بھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں لائی بلکہ اپنی جگہ برقرار رکھا اس کو بیان کیا۔ جب عام کی جانب منسوب کر کے ماسوا پر اس کا حمل جائز ہے تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیا وجہ کہ شریعت کی جانب منسوب کر کے غیر اللہ پر اس کا حمل حرام ہوگا؟ یقینا کہنا پڑے گا کہ حرام نہیں ہے ورنہ بانیٔ جامعہ نظامیہ اور ان کے اہل خانہ وخاندان، اکابرین واصاغرین، احباب واقرباء، معاصرین ومحبین شاگرد ومریدین فعل حرام کے زمرے میں شامل ہوکر مجرم گردانے جائیں گے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ: ''نادان دوست سے عقلمند دشمن بہتر ہوتا ہے۔'' یہ نادان واحمق شاگردہی کا کام تو ہے کہ اپنی جہالت، حماقت، سفاہت کو رچشمی، کم عقلی، گھامڑ پن، بے شعوری کے باعث نہ آگے دیکھا نہ پیچھے دیکھا، نہ اپنی خبر نہ باہر کا پتہ، بالکل صم بکم عمی فھم لا یعقلون ولا یفقھون ولا یبصرون ولا یسمعون۔

اب عالم کیا ہوگا اس کے سوا جو کچھ چاہے گا کرے گا۔ ان تمام صفات سے متصف ہونے کے باجود جو جہالت مطلقہ کی پہچان ہوتی ہے علامہ، فہامہ، محقق، مدقق، رازی، غزالی سے کم تو سوچتے ہی نہیں۔ کیا تھا کہ آؤ نہ تاؤ دیکھا فٹافٹ حرمت کا حکم لگا دیا اور ''تاج الشریعہ'' کو نشانۂ تنقید بنا کر اتنے آپے سے باہر آ گئے کہ نیٹ فیس بک اور واٹس ایپ پر شائع کر دیا۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ اس کا کسی کے پاس جواب نہیں ہوگا لیکن اس کو کہاں پتہ تھا کہ جہاں سنگ باری کرنا چاہتا ہے وہ کوئی شیشے کا گھر نہیں بلکہ متزلزل نہ ہونے والے فولادی وآہنی، مظبوط ومستحکم اور مسخر نہ ہونے والے بے مثال وبے نظیر قلعہ کا نام ''تاج الشریعہ'' ہے۔ اس گروپ کے علمائے جامعہ نظامیہ سے سوال ہے کہ تم نے پتھر کہیں اور پھینکنے کی کوشش کی مگر زد پہ تمہارا ہی ممدوح آ گیا ہے دم ہے تو بچا کر دکھاؤ ہرگز ہرگز نہیں بچا سکتے ہو۔

ایک سوال ہے کہ کیا صرف حضور ازہری میاں کے لیئے استعمال کرنا حرام ہوگا یا سب کے لیئے ہوگا؟ اگر سب کے لیئے ہے تو ببانگ دہل کہو کہ بانیٔ جامعہ اور ان کے سارے احباب نے ان اصطلاحات کے ذریعہ جو نام رکھا ہے سب فعل حرام کا ارتکاب کیا ہے اور وہ لوگ عنداللہ مجرم ہیں، تو انصاف برابر ہوگا بلکہ اس سے قبل بھی نام وخطاب ہے۔ حضرت نظام الدین، بابا فخر الدین، بابا تاج الدین، شہاب الدین، رضی الدین، یہ سب نام اولیاء کاملین کے ہیں اس کو بھی حرام کہنا پڑے گا۔ اس کے بعد دنیاں کو پتہ چل جائے گا اور تجھے بھی احساس ہوجائے گا بریلی پر انگشت نمائی کا انجام کیا ہوتا ہے۔

تمہاری اس گھناؤنی حرکت سے بانیٔ جامعہ نظامیہ کو کتنا بڑا صدمہ پہونچا ہوگا، معلوم ہے ان کی روح

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہہ رہی ہوگی کہ کتنا بڑا پاگل ہے، ایک طرف تو میری تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور دوسری جانب فعل حرام کا مرتکب بتا کر میری اور میرے پورے خاندان کی مٹی پلید کردی ہے۔ اس کو وفاداری کا نام دیا جائے گا یا غداری سے تعبیر کی جائے؟

جس تھالی میں تم نے کھایا اس میں وزن کرنے میں بھی تم نے تامل نہیں کیا ایسے ہی بے بنیاد بچوں کو نمک چٹا کر مار دیا جاتا ہے۔ اگر شرم وحیا کا ذرہ برابر بھی حصہ باقی ہوگا تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرجاؤ گے، ایسے کتے میں بھی اتنا شعور ہوتا ہے جس کے باعث اپنے بیگانے کی تمیز کرلیتا ہے، غداروں پہ بھونکتا ہے اپنوں سے پیار کرتا ہے، مگر تم لوگ تو اس سے بھی گئے گزرے ہو کہ چلے تھے کسی کا دامن تار تار کرنے لیکن عقل وخرد سے ماورا ہو کر اپنے ممدوح کے دامن کا چاک کرڈالا اور انہیں برسر عام ننگا کردیا۔ ہائے رے ظالم! یہ تو نے کیا کردیا، چہرہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رکھا۔ یہ سب جو کچھ ہوا اس میں تیری ذات کا کوئی قصور نہیں بلکہ تیرے فہم فاسد وادراک ناقص اور جہالت محضہ کی غلطی ہے۔ جا! اول فرصت میں توبہ کر سچ بولنے کی تربیت لے زر کا غلام مت بن بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن تا کہ زماں تجھے امام بنانے، ماننے پر مجبور ہوجائے۔

حافظ جعفر صاحب گجراتی کا بیان ہے کہ ۱۸/اگست ۱۹۸۴ء میں گجرات کے علاقہ ضلع جونا گڑھ کے جامع مسجد میں ''بزم رضا کانفرنس'' کا انعقاد ہوا۔ جس میں بے شمار علمائے کرام ومفتیان ذوی الاحترام ومشائخین نے شرکت کی، اس اجلاس میں ہی تمام علماء ومفتیان ومشائخ نے اتفاقی طور پر ''تاج الاسلام'' کے لقب سے ملقب کیا اور ایک تاج زیب سر کیا۔ مزید خطاب کا بھی اعلان اس ممبر سے ہوا۔ مثلاً فقیہ الاسلام، معراج العلماء، تاج الاسلام وغیرہ وغیرہ۔

عالم اسلام کا جائزہ لینے کے بعد یہ کہنا حق بجانب ہے کہ اس وقت سب سے بڑا عالم، سب سے بڑا مفتی، محدث، مفسر، فقیہ، مفکر، مدبر، محقق، زہد وورع کا مالک، کوئی ہے تو وہ ذات جانشین مفتی اعظم ہے۔ بلا شبہ تاج شریعت کہنا ان ہی کو زیبا ہے۔ سارے موجود اکابرین، معاصرین اور اصاغرین نے اس کی تصدیق کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

۔اب معترضین اندر کے ہوں یا باہر کے،مفسد ہو یا حاسد،ان حوالجات سے اس کا مکروہ چہرہ سامنے آتا ہے اور اس کا باطل ہونا آشکار ہے۔اس کے باوجود بھی وہی کریں گے کیونکہ ''بے حیا باش ہر چہ خواہی کن''۔

کسی نے گروپ کے متعلق لکھا تھا کہ یہاں بھی باغی موجود ہے تو اس کو کھل کر سامنے آجانا چاہیئے انتظار ہے گا۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغا
احمد رضا کی شمع فروز اں ہے آج بھی

حضور تاج الشریعہ کے اساتذۂ کرام

۱۔حضور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں بریلوی (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء)

۲۔استاذ الاساتذہ علامہ رحم الٰہی منگلوری (۱۳۶۱ھ)

۳۔شیخ الاسلام علامہ شاہ بشیر احمد گڑھی

۴۔شمس العلماء ظہور الحسن رامپوری (۱۳۴۲ھ)

۵۔حضرت تاج الشریعہ کی حیات وخدمات پر اب تک جتنی کتابیں لکھی گئیں ہیں کہیں بھی نگاہ حضرت محدث بہار محبوب بریلی وکچھوچھہ حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد غلام مجتبیٰ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا نام حضور تاج الشریعہ کے اساتذۂ کرام کی فہرست میں نہیں پڑی جب کہ حقیقت یہی ہے کہ آپ ان کے چہیتے استاذ گرامی ہیں اسی طرح امام النحو حضرت مفتی محمد بلال رضوی پورنوی بھی آپ کے استاذ ہوتے ہیں ان کا بھی کہیں ذکر نہیں آیا اور یہ دونوں حضرات حضرت تاج الشریعہ کے استاذ ہیں جیسا کہ پورا ہندوستان جانتا ہے (راقم الحروف)

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کے مشہور تلامذۃ

مفتی سید شاہد علی رضوی	رامپوری
مولانا منان رضا خاں منانی میاں	بریلی شریف
مفتی ناظم علی بارہ بنکوی	بریلی شریف
مولانا عسجد رضا خاں	بریلی شریف
مولانا مظفر حسین کٹیہاری	بریلی شریف
مولانا وصی احمد رضوی	برمنگھم
مولانا شبیر الدین	بنگال
مولانا ایوب رضوی	بنگال
مولانا شاہ الحمید الباقوی	کیرالا
مفتی عبید الرحمن رضوی	بریلی شریف

(تجلیات تاج الشریعہ۔ص: ۱۱۴)

آپ کے ذریعہ دیے گئے اعزاز وانعامات: طلبہ میں مسابقاتی ومقابلہ جاتی جذبہ بیدار کرنے کے لیئے انہیں مختلف موقع پر توصیفی، ترغیبی اور توسیعی انعامات واعزازات بشکل ایوارڈ کتب اور وظائف دیے جاتے ہیں۔

☆ پیغمبر اسلام ایوارڈ ☆ غوث اعظم ایوارڈ ☆ غریب نواز ایوارڈ ☆ امام احمد رضا ایوارڈ ☆ حجۃ الاسلام ایوارڈ ☆ مفتی اعظم ایوارڈ ☆ مفسر اعظم تعلیمی وظیفہ ☆ تاج الشریعہ تعلیمی وظیفہ۔ (تجلیات تاج الشریعہ۔ص: ۵۳۲)

اداروں کی سرپرستی

مرکزی دارالافتاء سوداگر نگر بریلی شریف

www.muftiakhtarrazakhan.com

مرکز الدراسات الاسلامیہ رضا متھراپور بریلی شریف

ماہنامہ سنی دنیا ومکتبہ سنی دنیا بریلی شریف

آل انڈیا جماعت رضا مصطفی بریلی شریف

اختر رضا لائبریری صدر بازار چھاؤنی لاہور (پاکستان)

مرکزی دارالافتاء، ڈین ہاگ، ہالینڈ

رضا اکیڈمی، ڈونٹا اسٹریٹ کھرک ممبئ

جامعہ مدینۃ الاسلام ملکی پور بنارس

الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور

الجامعۃ النوریہ عینی قصیر گنج ضلع بہرائچ

الجامعۃ الرضویہ وماہنامہ نور مصطفے مغل پورہ پٹنہ بہار

مدرسہ عربیہ غوثیہ حبیبیہ برہان پور ایم۔پی

مدرسہ اہل سنت گلشن رضا بکارو اسٹیل دھنباد، جھارکھنڈ

مدرسہ غوثیہ جشن رضا پٹیالہ گجرات

دارالعلوم قریشیہ رضویہ گوہاٹی آسام

مدرسہ رضاء العلوم گھوگاری محلہ ممبئ

مدرسہ فیض رضا کلنگوسری لنکا

سنی رضوی جامع مسجد نیوجرسی امریکہ

النور سوسائیٹی ومسجد ہوسٹن امریکہ

جامعہ امجدیہ ناگپور

www.muftiakhtarrazakhan.com

دارالعلوم حنفیہ ضیاء القرآن لکھنو

امام احمد رضا سوسائیٹی کولکاتا

تجلیات تاج الشریہ (۱۱۵/۱۱۶)

کتابوں پر لکھے گئے تقاریظ وتاثرات

(۱) دعائیہ کلمات برسامان بخشش، ازحضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفی رضا نوری بریلوی قدسرہ

(۲) دعائیہ کلمات بر جمال مصطفی ہمارا میگزین، ازمنجانب طلبہ مجلس رضا الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم راپور

(۳) تقریظ برمجدد اسلام بریلوی، ازمولانا صابر القادری نسیم بستوی

(۴) تقریظ برشرح مثنوی وادا امثالیہ: ازقاری غلام محی الدین شیری خطیب ہلدوانی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) تقریظ مرشد برحق: ازحافظ افتخار ولی خاں رضوی پیلی بھیت

(۶) تقریظ برتجلیات امام احمد رضا: ازقاری الحاج محمد امانت رسول نوری پیلی بھیتی

(۷) تقریظ برتذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ: ازمولانا عبدالمجتبیٰ رضوی سندر پوری مرحوم، مدرس مدرسہ مسجدیہ بنارس

(۸) تقریظ براعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام: ازقاری محمد امانت رسول پیلی بھیتی

(۹) تقریظ بر پندرہویں صدی ہجری کے مجدد: ازقاری امانت رسول نوری

(۱۰) تقریظ برمکاشفۃ التجوید: ازقلم ابوالحماد حامد علی رضوی شاہپور شیخ التجوید القرأت منظر الاسلام بریلی

(۱۱) تقریظ برمفتی اعظم اوران کے خلفاء: ازمحمد شہاب الدین رضوی بہرائچی ثم بریلی

(۱۲) تقریظ برمولانا رضا علی خان بریلوی اور جنگ آزادی: ازمحمد شہاب الدین رضوی بہرائچی ثم بریلوی

(تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۱۱۴)

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کے چند مشہور خلفائے کرام

مولانا عسجد رضا خاں قادری رضوی

مولانا سید غلام محمد حبیبی اڑیسہ

مفتی اختر حسین رضوی خلیل آباد

مولانا انیس عالم سیوانی لکھنو

مولانا ابوالکلام احسن القادری ہوڑہ

صوفی عبدالرحمن رضوی ہوڑہ

علامہ قمرالحسن بستوی امریکہ

ڈاکٹر غلام زرقانی امریکہ

علامہ عبدالحکیم شاہ جہاں پوری پاکستان

مولانا حنیف القادری نیپال

مولانا جمال احمد خاں رضوی نوادہ

مفتی ولی محمد رضوی ناگور شریف

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۱۱/ ۱۱۲)

مرید وخلفاء کی اجمالی فہرست

☆محقق عصر حضرت مولانا مفتی سید شاہد علی رضوی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ رامپور (قاضی شرع ومفتی رامپور)

☆فضلیۃ الشیخ وسحضرت علامہ شیخ ابوبکر بن احمد ملبار، سربراہ اعلیٰ مرکز الثقافہ السنیہ، کالی کٹ (کیرالہ)

☆مفتی انور علی، صدر آل کرناٹکہ علماء بورڈ، بنگلور

☆مولانا اصغر علی رضوی، امام وخطیب جامع مسجد رام نگر، کرناٹک

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆مولانا صغیر احمد جوکھنپوری مہتمم الجامعۃ القادریہ رچھا ضلع بریلی

☆مولانا محمد حسین صدیقی ابوالحقانی شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام بریلی

☆قاری ابوالحامد حامد علی شاہ پوری شیخ التجوید دارالعلوم منظر اسلام بریلی

☆حضرت حافظ شاہ لئیق احمد خاں جمالی، سجادہ نشین آستانۂ جمالیہ، نقشبندیہ مجددیہ رامپور

☆مفتی عزیز احمد احسن رضوی، شیخ الحدیث دارالعلوم غوث اعظم پور بندر، گجرات

☆مولانا علی احمد سیوانی، حسن پورہ ضلع سیوان، بہار

☆صاحبزادہ مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری صدر آل انڈیا جماعت رضائے مصطفی، سکریٹری امام احمد رضا ٹرسٹ، بریلی

☆مولانا عبید المصطفیٰ رونق، امام وخطیب جامع مسجد امبرناتھ، مہاراشٹر

☆قاری علاؤالدین اجملی، ناظم اعلیٰ مدرسہ خلیل العلوم سنبھل ضلع مرادآباد

☆مولانا ڈاکٹر عبدالجبار رضوی، پلاموں بہار

☆مولانا محمود احمد بن محمد شفیع مہتمم دارالعلوم رضائے مصطفی دموہ ایم۔پی

☆مولانا محمد حنیف رضوی، شیرانی آباد ضلع ناگور، راجستھان

☆مولانا حاجی علی محمد کھتری، بانی دارالعلوم غوث اعظم میمن واڑہ پور بندر، گجرات

☆ادیب شہیر جناب ضیا جالوی، ایڈیٹر ماہنامہ پاسبان، الہ آباد

☆مولانا مسرور رحمن رضوی، پوکھریرا ضلع سیتامڑھی

☆مولانا صوفی محمد عمر بی بی، بہار پورہ دھوراجی، گجرات

☆ہمدرد قوم وملت مولانا الحاج محمد سعید نوری چیئرمین رضا اکیڈمی ممبئی

☆مولانا صوفی لعل محمد شہزادۂ نشیں خانقاہ قادریہ چمن شاہ کتھوری ضلع بارہ بنکی

☆مولانا غلام مصطفی حبیبی مدن پورہ بنارس

☆الحاج حافظ محمد شعیب رضوی کاشانۂ نوری، سدانند بازار بنارس

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆ مولانا سید افروز احمد نوری، نہاں باغ احمد نگر، ضلع گورکھپور

☆ علامہ مولانا صدیق حسن قادری مہتمم دار الفکر گاہ روڈ، بہرائچ شریف

☆ مولانا غلام حسین امام وخطیب جامع مسجد بکارو اسٹیل سیٹی

☆ مولانا مختار احمد قادری ناظم اعلیٰ بحر العلوم اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی

☆ قاری حافظ سید غلام سبحانی بن علامہ سید غلام جیلانی مرٹھی، سنبھل

☆ مولانا محمد رضا قادری، صدر، مدرسہ حامدیہ رحمانیہ، پوکھریرا ضلع سیتامڑھی

☆ مولانا جہانگیری خاں رضوی مہتمم مدرسہ گلشن رضا، بکارو ضلع دھنباد

☆ مولانا حافظ عبد القادر رضوی مہتمم دار العلوم حنفیہ رضویہ کلابہ بازار بمبئی

☆ مولانا عبد الستار رضوی امام وخطیب مسجد مئومنان تکیہ آدم شاہ جیپور

☆ مولانا حافظ تجمل حسین امام وخطیب سنی جامع مسجد بھساول مہاراشٹر

☆ مفتی زبیر عالم رضوی موضع للیا پوسٹ کروبار ضلع کٹیہار

☆ مولانا احترام علی رضوی جئے پور، راجستھان

☆ حضرت مولانا ظہیر خان موضع ترساپٹی شاہی ضلع بریلی (شہادت ۳؍اگست ۲۰۰۷ء

☆ مولانا غلام مصطفی برکاتی سلگرا مپورہ سورت، گجرات

☆ عالیجناب مولوی صابر رضا قادری چھاؤنی، کانپور

☆ مولانا سید رضوان الہدیٰ شہزادۂ نشین خانقاہ منعمیہ پنڈہ شریف، ضلع مونگیر بہار

☆ مولانا مفتی بشیر القادری مہتمم مدرسہ عالیہ قادریہ شمشیر نگر، ضلع دھنباد

☆ مولانا قادر ولی قادری کاروان پیٹ، ضلع کرنول آندھرا پردیش

☆ مولانا ظہور الاسلام راج بستی، گنجریہ بازار، ضلع اتر دیناجپور، بنگال

☆ مولانا محمد شاہ جہاں کمال پور کٹیہار، ضلع بیر بھوم، بنگال

☆ مولانا چراغ علی، پیٹر ضلع بلرام پور

☆ مولانا محمد غلام انور، رفیع گنج ضلع اونگ آباد

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆مولانا محمد احتشام الدین حسین چک، ضلع نوادہ

☆مولانا مختار احمد نرائن پور انل جھاری، ضلع اتر دیناجپور بنگال

☆مولانا غلام محمد رضوی تابر بالا پٹن، ضلع بارہ مولا، کشمیر

☆مولانا محمد خاتم رضا، موضع منڈہ، دودھاری، ضلع بانکا

☆مولانا محمد شاہ زماں موضع بتام دولہ، ضلع کشن گنج، بہار

☆مولانا نورالدین موضع ادیت ڈیہہ، پچھی ضلع مدھوبنی

☆مولانا منیر احمد قادری ہبلی، کرناٹک

☆مولانا رفیق احمد رضوی ہبلی، کرناٹک

☆مولانا مفتی یونس رضا اویسی وائس پرنسپل جامعۃ الرضا متھراپور، بریلی

☆مولانا مفتی قاضی شہید عالم رضوی دارالافتاء جامعہ نوریہ، بریلی

☆مولانا سید مسعود علی نوری، رام نگر ضلع نینی تال، اتراکھنڈ

☆علامہ مولانا محمد اشرف قادری ٹھاکر دوارا، ضلع مرادآباد

☆مولانا مفتی مظفر حسین رضوی نائب مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی

☆مولانا احمد حسین رضوی وان گاؤں گوہرا، ضلع اتر دیناجپور بنگال

☆مولانا محامد رضا بن مفتی محبوب رضا پوکھریرا، ضلع سیتامڑھی بہار

☆مولانا محمد جمال انور موضع کلپر، ضلع جہان آباد بہار

☆حافظ سید زاہد علی ہاشمی، موضع بانکا گاؤں، ضلع لکھیم پور کھیری

☆مولانا محمد شاہد رضا موضع مالینی کنور، ضلع دربھنگہ

☆مولانا محمد جمیل اختر موضع اکھلی بھالو باغ، ضلع اتر دیناپور، بنگال

☆مولانا شکیل احمد بن رشید الدین کٹیہار، بہار

☆مولانا محمد شمشاد عالم بن محمد تیمور حسین پورنیہ بہار

☆مولانا عرفان الحق بن محمد ظل الرحمن، کمنول، ضلع مدھوبنی

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆ مولانا کلیم الدین نوری بن ابراہیم کھسلوڈیہ، ضلع گریڈیہ، جھارکھنڈ

☆ مولانا منہاج الدین بن محمد فرید عالم موضع فردوس باغ، ضلع بانکا بہار

☆ مولانا نصیر الدین بن محمد صدیق موضع فتح، ضلع گریڈیہہ جھارکھنڈ

☆ مولانا نور عالم خان موضع پٹیاں ضلع دربھنگہ بہار

☆ حضرت علامہ مولانا انور علی رضوی شیخ الادب منظر اسلام بریلی

☆ مولانا حافظ زاہد رضا شاہباز پور، گجرولہ ضلع جے پی نگر یوپی

☆ مولانا قاری رئیس احمد خاں مہتمم دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور، ضلع فیض آباد

☆ مولانا کمال اختر مدرس دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور، ضلع فیض آباد

☆ مولانا عبد القدوس دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور، ضلع فیض آباد

☆ مولانا محمد یعقوب دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور، ضلع فیض آباد

☆ الحاج سید عابد حسین بن سید عبد اللہ قادری وکرولی، ٹائیگر نگر، ممبئی

☆ مولانا عبد الوکیل رضوی، نائب امام جامع مسجد میر ٹاسٹی راجستھان

☆ مولانا قاضی محمد اکرم عثمانی بن محمد قاسم عثمانی قاضی شہر میر ٹاسٹی

☆ حافظ محمد ابوبکر بن حسین باسنی ضلع ناگور راجستھان

☆ قاری فہیم احمد خان بن عزیز یار خاں ونے کھنڈ لکھنو

☆ مولانا قاضی خطیب عالمین قاضی عبد السبحان، موضع پنڈھال، کٹیہار

☆ مولانا نور الاسلام بن نصیر الدین موضع سیہجانا ضلع کٹیہار

☆ مولانا محمد اعظم علی بن محمد رفیق سیدھارتھ نگر ضلع کٹیہار

☆ مولانا غلام صادق خان حبیبی بن محمد ہاشم، سراواں ضلع آلہ آباد

☆ مولانا ناہد رضا مدرس برکات الاسلام تاج گنج آگرہ

☆ مولانا عزیز الرحمن رضوی امام وخطیب جامع مسجد بریلی شریف

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆مولانا معین الحق رضوی ضلع درنگ آسام

☆مولانا محی الدین احمد ضلع درنگ آسام

☆مولانا نظام الدین نوری امام وخطیب حبیبیہ مسجد سیلانی، بریلی شریف

☆مولانا قاری محمد افروز القادری، جامعہ قادریہ چریا کوٹ، ضلع مئو

☆مولانا افضال رضا نوری، موضع گوال، ضلع پورنیہ

☆مولانا الحاج محسن مکی بن حاجی والی احمد سیوگورہ، ضلع بھروچ، گجرات

☆مولانا محمد رفیق رضا قادری بن محبوب نگر، آندھرا پردیش

☆مولانا محمد زبیر عالم بن قاضی حسین، موضع برآنہ گنج، پورنیہ

☆مولانا محمد جمال انور رضوی بن محمد شیر علی خان، موضع کلیر جہان آباد

☆مفتی عبدالقدیر قادری امام وخطیب جامع مسجد وجے واڑہ آندھرا پردیش

☆مفتی ممتاز احمد نعیمی دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد

☆عالیجناب افروز رضا بن عبدالحسیب مرحوم بریلی

☆عالی جناب سراج علی خاں بن مولانا ادریس رضا خاں بریلی

☆مولانا احسان رضا خاں بن حضرت علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی

☆مولانا رضوان رضا خاں حضرت علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی

☆مولانا غلام علی حسین خاں بن محمد ابوصالح کھیراواں، ضلع مونگیر

☆مولانا علاؤالدین نوری بن محمد صدیق جملیہ بازار، ضلع مدھوبنی

☆مولانا اسلم القادری بن محمد یوسف مرغیا چک، ضلع سیتامڑھی

☆مولانا مفتی محمد شعیب رضا نعیمی صدر اسلامی مرکز دہلی

☆محمد شہاب الدین رضوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

پاکستان کے خلفاء

☆مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری، بانی مرکزی ،مجلس امام اعظم لاہور

☆الحاج محمد حنیف طیب رضوی سابق مرکزی وزیر تعمیرات ومشیر،صدر پاکستان

☆مولانا الحاج سید شاہد علی نورانی،ادارہ معارف رضا اکرم روڈ،لاہور

☆جناب الحاج عبدالحمید مکی رضوی،کراچی

☆جناب الحاج زبیر مکی قادری رضوی،کراچی

☆جناب الحاج حافظ محمد اسلم رضوی،کراچی

☆مولانا سید کلیم اللہ قادری،ناظم آباد،کراچی

☆مولانا پیر سید ضیاء الحسن جیلانی،امریکہ کوارٹر،حیدرآباد سندھ

☆ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری،ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

☆مولانا محمد اسلام رضا عطاری،خیرآباد،گلشن مصطفی کراچی

☆مولانا محمد ذاکر حسین صدیقی،مہتمم دارالعلوم مصطفی،جامع مسجد لطیف آباد حیدرآباد

☆مولانا عطاء المصطفیٰ بن ضیاء المصطفیٰ قادری،مدرس جامعہ امجدیہ کراچی

☆مولانا الحاج یونس کھتری،پی۔آئی۔بی کالونی،کراچی

☆جناب الحاج غلام اویس قرنی،صدر ادارہ معارف نعمانیہ،لاہور

☆مولانا اجمل رضا قادری یمن آباد موڑ،ضلع گوجرانوالہ

☆مولانا محمد فیصل قادری نقشبندی،جمشیر روڈ،کراچی

☆مولانا محمد ثاقب اختر القادری بن اشفاق احمد،نارتھ،کراچی

www.muftiakhtarrazakhan.com

بنگہ دیش کے خلفاء

☆مولانا ڈاکٹر سید ارشاد بخاری، ڈائریکٹر جامعہ اسلامیہ دینا جپور بنگلہ دیش

☆مولانا صوفی محمد عبد السلام رضوی، چمپک نگر پوسٹ علی نگر، ضلع کومیلا

☆مولانا سید ابراہیم قاسم القادری، کنچن پور دربار شریف، ضلع سیتار گورگنج

☆مولانا حافظ شاہ عالم نعیمی بن سلطان احمد، چاٹ گام

نیپال کے خلفاء

☆مولانا محمد حبیش برکاتی، شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ، جنکپور دھام

☆مولانا محمد نجم الدین قادری بن مولانا محمد حنیف قادری، بیدر، یکڈاراں، پوسٹ جلیشور، ضلع مہوتری نیپال

عرب ممالک کے خلفاء

☆فضیلۃ الشیخ حضرت العلام محمد عمر سلیم الحنفی المہندی امام جامع مسجد امام اعظم الاعظمیہ، بغداد شریف عراق

☆الحاج الشیخ محمد یوسف عبد العزیز سنی بوہرا، دبئی، متحدہ عرب امارت

☆فضیلۃ الشیخ علامہ کمال یوسف الحوت، ڈائریکٹر مخطوطات التراث الاسلامی، لبنان

☆مولانا عاقب فرید ابودہبی متحدہ عرب امارت

☆مولانا شیخ حسام الدین قراقیرہ، لبنان

☆مولانا شیخ نبیل الشریف، لبنان

☆مولانا شیخ قاری علم الدین، لبنان

☆مولانا شیخ جمال سفیر، لبنان

☆فضیلۃ الشیخ علامہ عبد القادر فاکہانی، سکریٹری الجمعیۃ المشارعۃ الخیریہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆الشیخ عبدالرحمن عماش،لبنان

☆الشیخ غانم حلول،لبنان

☆الشیخ اسامہ السید

☆الشیخ جمیل حلیم،لبنان

☆الشیخ خالد حنینہ،لبنان

☆الشیخ احمد الجلبی،لبنان

☆الشیخ بلال حلاق،لبنان

☆الشیخ یوسف داؤد،لبنان

☆الشیخ یوسف الملا،لبنان

☆الشیخ حسام رجبی لبنان

☆الاستاد الشیخ محمد السرخس،لبنان

☆الشیخ سید الطبتہ،لبنان

☆الشیخ عبدالرزاق الشریف،لبنان

☆الاستاذ الشیخ صلاح سعید،لبنان

☆الشیخ ابراہیم الشار،لبنان

☆الشیخ محمد الشافع،لبنان

☆الشیخ رویدعماش،لبنان

☆الشیخ سلیم علوان،لبنان

☆الشیخ ولید یونس،لبنان

☆الشیخ مجد القاضی،رمیکا،لبنان

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆الشیخ محمد ایوبی، الدروماد، لبنان

☆الشیخ الدکتور احمد تمیم، واکرانیا

☆الاستاذ الشیخ محمد سعید الحاج علی، لبنان

☆الاستاذ الشیخ ذہیر فیومی، لبنان

☆الاستاذ الشیخ احمد محمود، لبنان

☆الشیخ طارق نجام، لبنان

☆الاستاذ الشیخ طارق غنام، لبنان

☆الشیخ ولید الحسنبلی، لبنان

☆علامہ الشیخ محمد دائل الحسنبلی، شیخ الجامعۃ الفتح الاسلامی، جامعہ بلال مشق، شام

☆فضیلۃ الشیخ محمد عیسیٰ مانع الحمیر ی وزیز الاوقاف حکومت متحدہ عرب امارت

☆الحاج جاوید خالد الہندی، جدہ، سعودی عرب

☆الحاج محمد اشرف اوجی قادری رضوی، دبئی متحدہ عرب امارت

سری لنکا کے خلفاء

☆مولانا قاری نور الحسن، ناظم اعلیٰ مدرسہ فیض رضا، کولمبو

☆جناب الحاج محمد ادریس پاٹل رضوی، کولمبو

☆جناب الحاج عبد الغفار حاجی بابو رضوی کولمبو

☆الحاج حافظ محمد احسان پٹیل، کولمبو

ساؤتھ افریقہ کے خلفاء

☆مولانا محمد نسیم اشرف قادری امام وخطیب، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆جناب الحاج سید ابراہیم القادری ڈربن ساؤتھ افریقہ

امریکہ کے خلفاء

☆مولانا مفتی قمر الحسن قادری، صدر نارتھ امریکہ ہلال کمیٹی، النور مسجد، ہوسٹن

☆الحاج داکٹر محمد خالد رضوی، شکاگو

☆مولانا سید اولاد رسول قدسی بن مفتی عبد القدوس، کیلوفورنیا

☆مولانا ڈاکٹر غلام زرقانی بن علامہ ارشد القادری، امام وخطیب مکہ مسجد، ڈیلیکس

☆مولانا محمد عثمان قادری (سابق ممبر پارلیمنٹ پاکستان) ورجینیا

دیگر ممالک کے خلفاء

☆الحاج آصف محمد پٹیل رضوی، لیلانگ وے، ملاوی

☆مولانا محمد عارف برکاتی، امام وخطیب جامع مسجد، لیلانگ وے

☆مولانا الحاج قاری احمد رضا قادری، ہرارے، زمبابوے

☆الحاج حاجی لیاقت دل محمد رضوی۔ ڈین ہیگ، ہالینڈ

☆مفتی عبد المجید قادری، امام مسجد ماریشش

☆مولانا وصی احمد رضوی، امام وخطیب، مسجد برمنگھم وغیرہ وغیرہ

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۶۱۹/ ۶۲۳)

حضور تاج الشریعہ کا شجرۂ نسب

حضرت سعید اللہ خاں

حضرت سعادت یار خان

حضرت محمد اعظم خاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت حافظ کاظم علی خاں

امام العلماء حضرت مولانا رضا علی خاں

خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا قادری

مفسر اعظم حضرت مولانا ابراہیم رضا عرف جیلانی میاں

تاجالشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری میاں (جانشین حضور مفتی اعظم)

شجرۂ علمی اسناد فقہ وحدیث

حضرت تاج الشریعہ مختلف اصحاب علم وفضل اور باکمال ارباب علم وفن سے فیض یافتہ ہیں۔ سب کی تفصیل تو یہاں نہیں پیش کی جاسکتی۔ البتہ حضرت مفتی اعظم کے واسطے سے مختلف سلاسل علوم میں آپ کے شجرۂ علمی کی قدرے تفصیل ذیل میں درج کی جارہی ہے تاکہ برصغیر ہندو پاک میں رائج الوقت سلاسل علوم میں آپ کی عظمت کا ایک نقشہ سامنے آجائے۔

(۱) خیرآبادی سلسلہ تلمذ

(۲) امام الحکمۃ والکلام علامہ فضل حق خیرآبادی

(۳) امام احمد رضا فاضل بریلوی

(۴) مولانا عبدالحق خیرآبادی

(۵) مولانا ظہور الحسن رام پوری

(۶) مولانا سید عبدالعزیز انبیٹھی

(۷) مولانا رحم الٰہی مظفر نگری

مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا قادری (قدست اسرارہم)

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ) رحمۃ اللہ علیہ

(۲) سند حدیث وعلوم متفرقہ

ا۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۲۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

۳۔سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی

۴۔امام احمد رضا بریلوی

۵۔مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۶۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ)

ب ا۔ابوالعیاش محمد عبدالعلی لکھنوی

۲۔الشیخ محمد السندی

۳۔شیخ خلیل الرحمن محمد آبادی

۴۔مولانا رضا علی بریلوی

۵۔مولانا محمد نقی علی بریلوی

۶۔امام احمد رضا بریلوی

۷۔مفتی اعظم مولانا مفتی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۸۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ)

ج ا۔شیخ عثمان دمیاطی

۲۔شیخ احمد بن زین دحلان مکی

۳۔امام احمد رضا بریلوی

۴۔مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

www.muftiakhtarrazakhan.com

۵۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ)

ا۔جمال بن عبداللہ (مفتی مکی)

۲۔عبدالرحمن بن عبداللہ السراج مکی

۳۔امام احمد رضا بریلوی

۴۔مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۵۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری (دام ظلہ)

ا۔عابد السندی المدنی

۲۔حسین بن صالح جمل اللیل

۳۔امام احمد رضا بریلوی

۴۔مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۵۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری (دام ظلہ)

ا۔شاہ علی حسین مرادآبادی

۲۔سید ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی

۳۔امام احمد رضا بریلوی

۴۔مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۵۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری (دام ظلہ)

سند حدیث مسلسل بالاولیت

الف ا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔حضرت ابوقابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن عاص

۳۔حضرت سفیان بن عمر بن دینار

www.muftiakhtarrazakhan.com

۴۔حضرت عبدالرحمن بن بشر بن الحکم

۵۔حضرت ابوحامد احمد بن محمد بن یحیٰ بن بلا البزاز

۶۔حضرت ابوطاہر محمد بن محمش الزیادی

۷۔حضرت ابوصالح احمد بن عبدالملک المؤذن

۸۔حضرت ابوسعید اسماعیل بن ابوالصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری

۹۔حضرت حافظ ابوالفرح عبدالرحمن بن علی الجوزی

۱۰۔حضرت ابوالفرح عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی

۱۱۔حضرت ابوالفتح محمد ابراہیم الکبریٰ المیدومی

۱۲۔حضرت شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد التدمیری

۱۳۔شیخ ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی

۱۴۔شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی (ابن حجر)

۱۵۔شیخ شمس الدین سخاوی القاہری

۱۶۔شیخ وجیہ الدین عبدالرحمن بن ابراہیم علوی

۱۷۔شیخ محمد افلح الیمنی

۱۸۔شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی (یکے از فقرائے سید عبدالوہاب المتقی)

۱۹۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۲۰۔شیخ ابوالرضا بن بن اسماعیل دہلوی (نواسۂ شیخ عبدالحق)

۲۱۔سید مبارک فخر الدین بلگرام

۲۲۔سید طفیل محمد اترولوی

۲۳۔سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسنی الواسطی

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۴۔سید آل احمد اچھے میاں مارہروی

۲۵۔سید آل رسول احمدی مارہروی

۲۶۔امام احمد رضا بریلوی

۲۷۔مفتی اعظم مولانا مفتی مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۲۸۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ

ب حدیث مسلسل بالاولیت کی دوسری سند نمبر شمارہ (۱۱) یعنی حضرت ابو الفتح محمد بن ابراہیم الکبریٰ المیدومی تک وہی نام ہیں جو پہلی سند میں مذکور ہوئے۔ بقیہ نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۲۔شیخ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی

۱۳۔شیخ ابو محمد بن ابوبکر بن الحسین المراغی

۱۴۔شیخ ابراہیم التنازی

۱۵۔شیخ احمد حجّی الوہرانی

۱۶۔شیخ سعید بن محمد المقری

۱۷۔شیخ سعید بن ابراہیم الخزائری المعروف قدورہ

۱۸۔شیخ یحیٰ بن محمد شاوی

۱۹۔شیخ عبداللہ بن سالم البصری

۲۰۔شیخ سید عمر

۲۱۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۲۲۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

۲۳۔سید آل رسول احمدی مارہروی

۲۴۔امام احمد رضا بریلوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۵۔مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

۲۶۔تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ)

ج سند حدیث مسلسل بالاولیت (عالمی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر العسقلانی تک وہی سند ہے جو اوپر گزری۔اس کے بعد سند یوں ہے:

☆ شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد الانصاری

☆ شیخ ابوالخیر بن عموس الرشیدی

☆ شیخ محمد بن عبدالعزیز

☆ شیخ احمد بن محمد الدمیاطی المعروف بن عبدالغنی

☆ شیخ مولانا احمد حسن الصوفی مرادآبادی

☆ سید شاہ ابوالحسین احمد النوری مارہروی

☆امام احمد رضا بریلوی

☆مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

☆ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ)

(۴) سند فقہ حنفی: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود

حضرت علقمہ

حضرت الاسود

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابراہیم

حضرت حماد

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ

حضرت ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشہانی

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابوحفص الکبیر

شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری

امام بوعبداللہ السبندی مونی

شیخ ابوبکر محمد بن الفضل البخاری

شیخ القاضی ابوعلی النسفی

امام شمس الائمہ الحلوانی

امام شیخ الائمہ الحلوانی

امام فخر الاسلام البزودی

امام برہان الدین (صاحب الہدایہ)

امام عبدالستار بن محمد الکردری

شیخ جلال الدین الکبیر

شیخ عبدالعزیز البخاری

شیخ جلال الدین الخبازی

شیخ علاؤالدین السیرانی

شیخ الکمال بن الہمام (صاحب فتح القدیر)

شیخ سری الدین عبدالبر بن الشحنہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

شیخ احمد بن یونس الشلبی

شیخ محمد عبدالرحمن

شیخ عبداللہ الخریری

شیخ محمد بن احمد الحموی

شیخ احمد المحبّی

شیخ حسن الشرنبلالی (صاحب نورالایضاح وغیرہ

شیخ علی المقدسی

شیخ الشّمس الحانوتی

شیخ عمر بن نجیم

شیخ احمد شوبری

شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدورالغرر)

شیخ عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیۃ وغیرہ)

شیخ اسماعیل بن عبداللہ الشہیر علی زادہ البخاری

شیخ عبدالقادر بن خلیل

شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی

شیخ محمد عابد الانصاری المدنی

شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ

شیخ عبدالرحمن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ

امام احمد رضا بریلوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا بریلوی (قدست اسرارہم)

تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری بریلوی (دام ظلہ) (تفصیل کے لیئے دیکھئے: ''الاجازت المتنیہ'، وخلفائے مفتی اعظم)

حضرت ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ علمائے ملت اسلامیہ کی نظر میں

فخر سادات حضرت علامہ سید عرفان مشہدی: (بریڈفورڈ، انگلینڈ)

حدیثی فوائد، فقہی نتائج، تبلیغی مساعی، تربیتی اسلوب، قوت استدلال واستنباط، اہل اسلام کا عام رجوع اور محبت، صبر وتحمل، جرأت واظہار، بلاخوف لومتہ لائم اظہار حق، ایک طویل مدت تک اعلیٰ روایات کو بڑی متانت کے ساتھ نہ صرف سنبھال کر رکھنا بلکہ اس میں قابل ذکر اضافہ کرنا ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک متین تجزیہ یہ ہے کہ دور حاضر میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ۔ حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین، افکار رضا کے کھرے وارث وقائد حضور تاج الشریعہ مفتی اعظم علامہ الشاہ اختر رضا قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۴۶، مرتبہ، مولانا شاھد القادری، ناشر: رضا اکیڈمی ممبئی، سن اشاعت: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء)۔

محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی

(نائب قاضی القضاۃ فی الہند، شیخ الحدیث صدر مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی) تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری میاں صاحب زید مجدہ یگانہ روزگار محقق اور صاحب بصیرت عالم وفقیہ ہیں۔ علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں آپ اپنے جد امجد امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت کے وارث منفرد ہیں۔ احقاق وابطال باطل کا تحقیقی انداز آپ کو وراثت میں ملا ہے، آپ خداداد وجاہت سے متصف ہیں۔ اسی لیے عرب وعجم کے عوام وخواص آپ سے حصول فیض کے مشتاق رہتے ہیں، اور آپ کی زیارت کو تازگی ایمان کا ذریعہ مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی زبانوں پر ملکہ خاص عطا فرمایا ہے،۔ زبان اردو تو آپ کی گھریلو زبان ہے اور عربی آپ کی مذہبی زبان

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے۔ان دونوں زبانوں میں آپ کوخصوصی ملکہ حاصل ہے۔جس پر آپ کی اردواورعربی نعتیہ شاعری شاہد عادل ہیں۔آپ کے برجستہ اور فی البدایہہ نعتیہ اشعار فصاحت وبلاغت ،حسن ترتیب اورنعتیہ تخیل میں کسی کہنہ مشق استاد کے اشعار سے کم درجہ نہیں ہوتے۔عربی زبان کے قدیم وجدید اسلوب پر آپ کوملکۂ راسخ حاصل ہے، آپ کی خطابت وشاعری اور ترجمہ نگاری کسی پختہ کار عربی ادیب کے ادبی کارناموں پر بھاری نظر آتی ہے۔ جامعہ ازہر کے دور تحصل میں جب آپ کا عربی کلام ازہر کے شیوخ سنتے تو کلام کی سلامت ونزاکت اورحسن ترتیب پر جھوم اٹھتے اور کہتے تھے کہ یہ کلام کسی غیرعربی کا محسوس ہی نہیں ہوتا۔

(تقریظ المنتقد)(مترجم)وحشی : تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری ،ناشر: جامعۃ الرضا بریلی، یوپی، اشاعت باردوم:۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء)۔

حضور تاج الشریعہ کا تقویٰ اور تصلب فی الدین

حافظ محمد ہاشم قادری جمشید پور

رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان عالیشان ہے۔فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔(القرآن،سورہ آل عمران3،آیت 31) ترجمہ:تم میرے فرمابردار بن جاؤ اللہ تمھیں دوست رکھے گا۔اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ جوشخص اللہ سے محبت کا دعویٰ کرے تو رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے۔اس کے اعمال،افعال،عقائد، فرمان نبوی ﷺ کے مطابق نہ ہوں،طریقہ نبوی پر کاربند نہ ہوتو وہ جھوٹا ہے۔حدیث پاک میں ہے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:''جوشخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے''اسی لئے ارشاد نبوی ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھنے کے دعوے میں سچے ہوتو میری سنتوں پر عمل کرو،اس وقت تمھاری چاہت سے زیادہ اللہ تمھیں دے گا یعنی وہ خود تمھارا چاہنے والا ہو جائے گا۔صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ تیرا چاہنا کوئی چیز نہیں لطف (مزہ) اس وقت ہے کہ اللہ تجھے چاہنے لگ جائے۔عالم اسلام کی عبقری شخصیت قاضی القضاۃ فی الھند، شہزادہ حضور مفسر اعظم حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خان عرف جیلانی علیہ الرحمہ وجانشین حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خان عرف مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ،حضور علامہ مفتی ازہری میاں بمعروف تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی اللہ کی بارگاہ میں مقبولیت کی یہ دلیل ہے کہ آپ کی نماز جنازہ میں بے شمار لوگ حاضر ہوئے ،بیرون ملک وعالم اسلام کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

عبقری (کارہائے نمایہ سرانجام دینے والا) شخصیتیں تشریف لائیں اور ہندوستان کی ہر خانقاہ کے بزرگ، جید علماء، مبلغ، مفکر، سجادہ نشین حضرات بھی شریک ہوئے، مارہرہ مطہرہ شریف، کچھوچھہ شریف، بدایوں شریف، اجمیر شریف، بلگرام شریف کالپی شریف، خانقاہ عالیہ چشتیہ معینیہ، اجمیر معلیٰ شریف، وغیرہ وغیرہ صدق دل سے سوچیں تو یہ آپ کی کرامت بھی مانی جاسکتی ہے کہ آپ نے اپنے وصال پر سبھی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ اللہ والوں کو منجانب اللہ مقبولیت ملتی ہے، اور یہ مقبولیت ان کی ولایت ومحبوبیت کی دلیل ہے، حضور تاج الشریعہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (اور پیرومرشد) مفتی اعظم ہند سیدی مصطفےٰ رضا خاں کے علوم کے وارث وامین اور ان کے جانشین تھے۔ آپ صحیح معنوں میں نائب رسول اور وارث انبیاء تھے۔ علم قرآن، علم حدیث، علم فقہ، اور دیگر علوم وفنون میں تبحر اور کئی زبانوں کے ماہر تھے، عربی، فارسی، اور انگریزی زبان لکھنے اور بولنے میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ وہ علم شریعت اور علم طریقت کے سنگم تھے۔ اسی لئے شریعت پر چلنے والے بھی آپ کے شیدائی ہیں اور طریقت کو اپنانے والے بھی آپ کے فدائی ہیں اس کی واضح دلیل ہے کہ پوری دنیا میں آپ کے مریدین کی تعداد لگ بھگ کروڑوں تک ہے۔ 22 جولائی 2018 کو بریلی شریف میں آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے لاکھوں لاکھ مسلمانوں کا اکٹھا ہونا اور پوری دنیا میں آپ کے ایصال ثواب کے لیے، مجالسِ دعا منعقد ہونا، آپ کے پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی کامل اور قطب عالم ہونے کی دلیل ہے آپ کی رحلت بلا شبہ عالم اسلام کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے (بہر حال موت تو برحق ہے) آپ کی وفات سے (ناچیز راقم) اور پورا عالم اسلام سوگ وار ورنج وغم میں ہے ایسے ہی موقع کے لیے فرمایا گیا ہے۔ موت العالِمِ موت العالَم عالم کی موت ایک عالم (دنیا) کی موت ہے یہ زبردست خلا ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ خلا کیسے اور کب پر ہوگا۔ ''تفقہ فی الدین'' حضور تاج الشریعہ کی جولانیاں ونکات دیکھنا ہو تو آپ کے فتاویٰ کو ملاحظہ فرمائیں آپ کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں [1] ٹائی کا مسئلہ، [2] آثار قیامت [3] تین طلاقوں کا شرعی حکم وغیرہ وغیرہ بلا شبہ اللہ رب العزت کی عطا سے ہی یہ دولت آپ کو ملی تھی ''تفقہ فی الدین'' ایک ایسا اثاثہ ہے کہ اس جوہر کو ہر دل کی تجوری میں مقفل نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہی اس کا رشتہ کسب وحصول کے تانے بانے سے جڑا ہے۔ تفقہ فی الدین کا تعلق مشیت ایزدی سے وابستہ ہے۔ مَنْ یُّرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ: ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر احسان اور بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے'' تفقہ فی الدین'' کے گوہر سے مالا مال فرماتا ہے [بخاری شریف، حدیث 71، مسلم 1037] آپ کی کتاب حضرت ابراہیم کے والد'' تارخ یا آزر''۔ اور ٹائی کا مسئلہ اہل

www.muftiakhtarrazakhan.com

علم ضرور مطالعہ فرمائیں آپ کے فقہی اور علمی استدلال آپ کو عش عش کرنے پر مجبور کر دیں گے، مقالہ میں ساری باتیں لکھنا مشکل ہے اس کے لیے کتاب کی ضرورت ہے اہل علم اس پر توجہ دیں اور کاوش فرمائیں، اکابر کی بارگاہ میں خراج پیش فرمائیں۔ مورانواں، ضلع اناؤ، یوپی میں تاج الشریعہ کی آمد حضور تاج الشریعہ اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو سب سے پہلے 1979ء میں دیکھنے کا شرف حاصل ہوا اور وہیں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا اس کے بعد متعدد بار ملاقات کا شرف ملتا رہا اور تقریباً ہر جگہ حضور تاج الشریعہ سے بھی ملاقات ہوتی رہی، دوران طالب علمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں دو ملاقاتیں ہوئیں پھر بریلی شریف میں کئی بار اور پھر شہر آہن جمشید پور میں 3 ملاقاتیں تاریخی کانفرنس کنز الایمان کانفرنس میں ہوئیں کنز الایمان کانفرنس حضرت مولانا مبین الھدیٰ صاحب نے کرائی تھی ناچیز راقم بھی اس میں پیش پیش تھا حضور تاج الشریعہ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع میسر ہوا تین کرامتیں بھی میں نے دیکھیں (ان شاء اللہ بشرط حیات، صحت و عافیت کتاب لکھنے کا ارادہ ہے اللہ کامیاب فرمائے آمین) تقریباً ہر سال ایک یا دو بار بریلی شریف کی حاضری ہو رہی ہے اور ہمیشہ تاج الشریعہ کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل رہا کئی واقعات قلم بند کرنے سے تعلق رکھتے ہیں، تاج الشریعہ کے ''تفقہ فی الدین'' کا ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ راقم کا آبائی وطن قصبہ مورانواں، ضلع اناؤ، یوپی ہے جہاں قدیم تاریخی مدرسہ ضیاء الاسلام و یتیم خانہ قائم ہے جو کہ تقریباً 90 سالوں سے چل رہا ہے۔ واضح رہے! کہ مدرسہ و یتیم خانہ یہ ضلع اناؤ تو کیا یوپی کے نامی گرامی بلکہ ہندوستان کے پرانے مدرسوں و یتیم خانوں میں سے ایک ہے۔ الحمدللہ! آج بھی شان و شوکت سے چل رہا ہے۔ جس کی بنیاد حاجی عبد الوحید رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی، اور چلایا پھر آپ کے بعد ان کے قریبی رشتہ دار کوتوال صاحب نے چلایا ان کے بعد، آج ملک کے مشہور عالم دین و مفتی کانپور اور مدرس احسن المدارس کانپور محمد حنیف کے نانا حضرت مولوی دلاور حسین صاحب نے تقریباً 30 سال چلایا انتہائی نیک شریف پابند صوم و صلاۃ، بہت ایمان دار، چہرہ نورانی چمکتا دمکتا ہوا بہترین مشفق استاد پیار سے پڑھاتے ناچیز کا املا درست کرانے میں آپ کی محبت بھری کاوش شامل ہے 45 سال گزر جانے کے بعد بھی ان کے میٹھے بول، مشفقانہ تنبیہ اور پاکیزہ تعلیم و تربیت کی یادیں بالکل تازہ ہیں پابندی نماز کا اثر انھیں کی محبت بھری نصیحت و کاوش کا نتیجہ ہے اب ایسے نیک اور طالب علم کے خیر خواہ استاد کہاں دور دور تک دھندلا دیکھائی دیتا ہے۔ الا ماشاء اللہ، حضرت مولانا بدر عالم بدر القادری از حال مقیم ایمسٹرڈم ہالینڈ جو دار العلوم ضیاء الاسلام و یتیم خانہ میں مدرس رہ چکے ہیں آپ نے اشرفیہ کے شمارے میں لکھا ہے کی مولوی دلاور حسین کے جنازہ میں اتنی بھیڑ تھی، کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

بیان نہیں کیا جا سکتا اطراف کے سارے گاؤں کے لوگ جنازہ میں شامل ہوئے تھے (جبکہ وہ موبائل کا زمانہ نہیں تھا) یہ انکی مقبولیت کی دلیل تھی، قرآن کریم میں ہے۔ وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ ان کا باپ صالح نیک شخص تھا، جسکی نیکی کی برکت سے اللہ نے ان کی اولاد کی مدد فرمائی باپ کی نیکی کا بدلہ اولاد کو بھی دیا اللہ کا کرم ہی ہے کہ آج حضرت مولانا مفتی محمد حنیف القادری مفتی کانپور سلمہٗ کو اللہ نے نوازا ہے پورے ملک میں اہلسنت والجماعت ،دین حق کی اشاعت وتبلیغ میں لگے ہیں۔ بات کچھ آگے چلی گئی پر یہ بھی ضروری تھا۔حضور تاج الشریعہ کی مورانواں تشریف آوری: مدرسہ ضیاء لاسلام ویتیم خانہ کی جدید بلڈنگ ''دارالعلوم ضیاء الاسلام'' کی سنگ بنیاد رکھنے حضور شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمہ مورانواں تشریف لائے تو ایک عجیب واقعہ پیش آ گیا، ہوا یوں کہ حضرت کو لانے میں رئیس ہندوستان، ہندوستان ٹرانسپورٹ کے مالک جناب محمد رفیق خاں اور ان کے خسر محترم جناب حاجی معظم خاں، اور مولانا ڈاکٹر محمد قاسم خان۔ حضرت مولانا برکت اللہ نانپاروی اور حضور مفتی رجب علی نانپاروی کا ہاتھ تھا جمعہ کا دن تھا، حاجی معظم خاں حضور مفتی اعظم ہند کو اپنے گھر تحصیل پور لے جانا چاہ رہے تھے دیہات میں جمعہ کا مسئلہ چھیڑ کر فائدہ اٹھانا چاہ رہے تھے۔ سرکار حضور مفتی اعظم نے فرمایا میں جہاں جس کام کے لیے آیا ہوں وہیں لے چلو آپ مورانواں تشریف لائے، مورانواں میں جمعہ زمانہ قدیم سے قائم تھا جمعہ کی نماز ہوتی تھی آپ نے جمعہ پڑھا پھر آپ نے شریعت مطہرہ کا مسئلہ بتایا کہ یہاں جمعہ قائم ہے تو جمعہ کی نماز ہوتی رہے گی لیکن آپ حضرات ظہر کی نماز بھی باجماعت ادا کریں۔ چنانچہ ظہر کی نماز بھی باجماعت ادا کی گئی۔ اور یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک چلا، دیوبندیوں، جماعت اسلامی والوں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ بعد جمعہ'' دارالعلوم ضیاء الاسلام'' کی جدید بلڈنگ کی بنیاد 8 شوال المکرم 1394ھ بمطابق 25 اکتوبر دن جمعہ 1974 حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اور حضور تاج الشریعہ ودیگر علمائے کرام کے مقدس دست مبارک سے رکھی گئی۔ واضح رہے سنگ بنیاد رکھنے والے دن ہی، رات بعد نماز عشا جلسہ تھا پورے اطراف کے گاؤں کے لوگ حتیٰ کہ شہر سے بھی لوگ آئے تھے۔ ناچیز نے مورانواں میں اتنا مجمع کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد قاسم خان مصباحی نے تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا آغاز کیا، پھر حضرت مولانا برکت اللہ نانپاروی نے جمعہ کی جماعت کے مسائل بتائے (جو مدرسہ ضیاء الاسلام ویتیم خانہ کے مدرس تھے) پھر حضور مفتی رجب علی نانپاروی نے بیان فرمایا اس کے بعد بحکم حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حضور ازہری میاں قبلہ نے براہین ودلائل سے جمعہ قائم ہونے کے مسائل بیان فرمائے (کاش وہ تقریر ریکارڈ ہوتی تو کیا بات ہوتی)۔ پورا مجمع پرسکون انداز

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں حضور تاج الشریعہ کا بیان سن رہا تھا بیچ میں ناچیز اور مولوی محمد وارث عرف منیم مولی صاحب نعرہ تکبیر کی صدا لگاتے تو پورا مجمع بھی لگاتا اور پورا قصبہ دہل جاتا، صبح پورے اطراف کے برادران وطن (ہندو) آئے حضرت کی زیارت کی، مشہور کروڑ پتی ہندو ''چندن سنار'' بھی آیا اور حضور مفتی اعظم ہند کی زیارت کی۔ بعد میں معلوم ہوا حضرت جانے کے بعد اس نے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا تھا، کیوں نہ ہو معلوم نہ ہوا یہ بات ہمیں مراد علی صاحب عرف مرادی بڑے ابّا نے بتائی تھی۔ حضور تاج الشریعہ کے کیا کہنے میرے جیسا کم علم آدمی بھی لکھے تو کم از کم سو پیج کی کتاب لکھ دے ان شاء اللہ! افسوس وسائل کی کمی صحت کی گڑبڑی آڑے آتی ہے جو کچھ لکھا اللہ قبول کرلے بڑی سرکار کی بات ہی نرالی ہے۔ حضور تاج الشریعہ کا ''تصلب فی الدین'' اوصاف حمیدہ میں سے ہے، یہ وہ عظیم وصف ہے جو مرد مومن کو بہت سے درجات ومناصب جلیلہ سے معراج کمال اللہ ورسول ﷺ کی محبوبیت تک پہنچا دیتا ہے، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۔ [القرآن، سورہ حم سجدہ 41، آیت 30] ترجمہ: بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا،

[کنزالایمان]

حدیث پاک میں ہے من احب للہ وَ ابغض للہ وَاعطی لِلّٰہ ومنع للہ فقدستکمل الایمان۔

[مشکوٰۃ شریف، حدیث 30]

جس نے اللہ کے لیے بغض رکھا، اللہ کے لیے دیا، اللہ کے لیے روک رکھا، تو اس نے ایمان کامل کرلیا۔ تصلب عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں سخت، محکم اور مضبوط ہونا۔ یہ ''صُلب'' سے مشتق ہے۔ ''صُلب'' ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہیں قرآن مجید میں وہ مادہ اور نطفہ جس سے انسان کی تخلیق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ۔ [القرآن، سورہ طارق 86، آیت 7]

ترجمہ: وہ ریڑھ اور سینے کی پسلیوں کے بیچ سے نکلتا ہے۔ اور ہڈی چونکہ ایک سخت چیز ہے خاص کر ریڑھ کی ہڈی لہٰذا تصلب کے معنیٰ اسی مناسبت سے سختی، شدت، مضبوطی اور استحکام کے ہیں۔ ''تصلب فی الدین''

www.muftiakhtarrazakhan.com

کا مطلب: دین میں تصلب کا مفہوم ہے سختی، مضبوطی کے ساتھ تا عمر اپنے دین پر قائم رہنا، اپنے دین کے علاوہ تمام ادیان کو غلط اور باطل اور خلاف حق جاننا اور اپنے قول وفعل سے یہی ظاہر کرنا اور ہر وہ نظریہ وعقیدہ جو دین اسلام کے خلاف ہو اس سے کنارہ کشی اور دوری اختیار کرنا، دین اسلام کے احکام پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ دین اسلام کی ترقی اور خوش حالی دیکھ کر خوش ہونا اس کی تنزلی اور بربادی دیکھ کر غمگین اور رنجیدہ ہونا۔ دین یہی ہے، تصلب فی الدین یہی ہے، اسی کو حضور تاج الشریعہ کے دادا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ یوں فرماتے ہیں۔

دہن میں زباں تمہارے لیے
بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے
اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

اللہ کے جتنے بھی مقدس و برگزیدہ بندے ہیں خواہ خلفائے راشدین کی جماعت ہو یا صحابۂ کرام، تابعین کی جماعت ہو یا صالحین کی یا ربانیین علماء کی جماعت ہو یا اقطاب واغواث اور اولیائے عارفین کی سبھی ''تصلب فی الدین'' اور اعلان علی الحق کے وصف جمیل سے متصف اور آراستہ رہے ہیں، دین کے دشمنوں اور بدمذہبوں نے جب بھی دین اسلام میں قطع برید کرنے اور مسلمانوں کے عقیدے پر شب خون مارنے کی ناپاک کوشش کی تو مردان حق نے بغیر کسی پس وپیش کے مومنانہ فراست اور مجاہدانہ ہمت کے ساتھ خود میدان عمل میں کود کر دین اسلام کی حفاظت فرمائی ہے سرزمین بریلی شریف میں خانوادہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ حضور مفسر اعظم حضرت مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی میاں، حضور حجۃ الاسلام ہوں، حضور ریحان ملت ہوں، ایمرجنسی کے دور میں نس بندی کے خلاف فتویٰ دینا ''نس بندی حرام حرام حرام ہے۔ قانونِ الٰہی نہیں بدلتا حکومتیں بدل جاتی ہیں'' نوٹ۔ ناچیز کا مضمون '' قانون الٰہی نہیں بدلتا حکومتیں بدل جاتی ہیں'' نیٹ میں ہے سرچ کریں ضرور پڑھیں] یا حضور تاج الشریعہ ہوں، ہر زمانے میں نئے نئے فتنوں نے جنم لیا لیکن ان اللہ کے بندوں نے ان کا منھ توڑ جواب دیا اور اللہ کی مخلوق کی رہنمائی فرمائی سیکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق وتصلب فی الدین کا ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

1945ء کی بات ہے حضور مفتی اعظم ہند حج وزیارت کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے ادھر نجدی حکومت نے پوری دنیا سے آئے ہوئے لاکھوں حجاج کرام پر حج وزیارت کا ٹیکس (Tax) لگا دیا، زرخرید نجدی علماء نے جواز کا فتویٰ دے دیا۔ ظلم وجبر واستبداد کو مدنظر رکھتے ہوئے، علماے حرمین شریفین رخصت پر عمل کر کے خاموش رہے، لیکن مجدد اعظم امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضور مفتی اعظم ہند سے خاموش نہ رہا گیا، آپ کی غیرت ایمانی پھڑک اٹھی، اعلائے کلمۃ الحق کے لیے آپ نے فوراً قلم اٹھایا اور میدان عمل میں آ گئے اور آپ نے دارالافتاء کی چہار دیواری کے اندر نہیں بلکہ ظالموں کے ملک میں بیٹھ کر اس کے خلاف فتویٰ صادر فرمایا اور دنیا کو بتایا کہ ''تصلب فی الدین'' کیا ہے؟ نجدی حکومت لرز گئی اور ٹیکس کی واپسی کا اعلان کر دیا۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت کے فتویٰ کو علماے حرمین شریفین نے مطالعہ فرمایا اور متفقہ طور پر فرمایا: ان ھٰذا الالعام مفتی اعظم۔ ''تصلب فی الدین'' کو امام وقت، شیخ الہند والحرم تسلیم فرمایا اور بطور تبرک قرآن وحدیث وفقہ کی سلاسل کی اجازتیں لیں اور اپنے آپ کو مفتی اعظم کے زمرۂ تلامذہ میں داخل کرنے پر فخر فرمایا۔ کلمہ حق کے اظہار اور خلاف شرع باتوں کے ردّ بلیغ کرنے میں کسی سے ڈرنا اور دبنا یہ اعلیٰ حضرت کے خانوادے کی فطرت کے خلاف رہا ہے اور آگے بھی رہے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) اسی لیے حضور تاج الشریعہ نے بھی ہمیشہ اٹھنے والے نئے نئے فتنوں کا منھ توڑ جواب دیا تصویر کا مسئلہ ہو یا ٹی وی کا یا ٹائی کا وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے نہ صرف فتویٰ صادر فرمایا بلکہ کتابیں بھی تصنیف فرما کر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ بھی انجام دیا، ٹی وی کے جواز کے سلسلے میں حضور تاج الشریعہ کے پاس لوگ گئے اور بار بار تاویلیں پیش کیں کہ موجودہ زمانہ میں ٹی وی کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام ہوگا آپ نے کہا استغفر اللہ! استغفر اللہ! آپ نے فرمایا آج پوری دنیا میں مذہب اسلام کے ماننے والوں کی تعداد ہر مذہب کے پیروکاروں سے زیادہ ہے۔ یہ سب صرف چودہ سو سالوں میں ہوا ہے مذہب اسلام حق اور سچا ہے خود بخود پھلتا پھولتا رہے گا، ٹی وی کا محتاج رہا ہے نہ رہے گا۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ ''تصلب فی الدین'' کی تعلیم دی گئی ہے، صرف چند آیات کریمہ کے تراجم ملاحظہ فرمائیں: (۱) سورہ فاتحہ جو قرآن مجید کی سب سے معظم سورہ ہے پورے قرآن کا نچوڑ اور خلاصہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو دعا تعلیم فرمائی ہے ظاہر ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ وہ دعاؤں میں سب سے افضل دعا ہوگی۔اس میں فرمایا جاتا ہے: اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر تو نے غضب کیا۔ نہ بہکے ہوؤں کا (القرآن: سورہ فاتحہ، آیت 6,7) ان کلمات میں واضح طور پر مخصوص ومحبوب بندوں کے پیچھے چلنے کی تلقین کی گئی ہے، وہیں جن سے اللہ ناراض ہے اور جن پر اس کا غضب (عذاب) نازل ہوا ان سے نفرت و بیزاری و دوری اور علاحدگی کا سبق دیا گیا ہے اور یہ دونوں باتیں ہی دین میں تصلب کا دوسرا نام ہے۔جس میں یہ جتنی زیادہ ہوں گی اتنا ہی زیادہ متصلب ہوگا، جس کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں سے جتنی زیادہ محبت ہوگی اس کو اس کے دشمنوں سے اتنی ہی زیادہ نفرت ہوگی اور جس کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جتنی زیادہ نفرت ہوگی اس کو اتنی ہی زیادہ اللہ کے محبوب بندوں سے محبت ہوگی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جس کو اللہ ورسول کے دشمنوں سے نفرت نہ ہو اس کو اللہ اور اس کے دوستوں کی محبت نصیب ہو جائے۔ (۲) ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ: اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔ (۳) (القرآن: سورہ مائدہ، 5 آیت 81)۔(۴) (القرآن: سورہ مجادلہ، سورہ 58، آیت: 27) ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی ہے۔ اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا کنبے والے ہوں۔ اور مطالعہ فرمائیں سورہ ممتحنہ آیت: 1,2 اور 13 بھی۔سورہ نساء: آیت: 14۔سورہ مائدہ: آیت: 57۔سورہ بقرہ: آیت 208۔سورہ فتح: آیت: 29۔ قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں، احادیث طیبہ پڑھیں تصلب فی الدین ہی ایمان کی جڑ ہے، مسلمان ہو کر دوسرے مذاہب کے احکام اور ان کی شریعتوں کی پاسداری اور مراعات مسلمانوں کے لئے قطعاً روا نہیں ہے اور اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔صحابہ کرام، بزرگان دین کے دینی تصلب میں قائم رہنے کے بے شمار واقعات تاریخ میں موجود ہیں۔ام المومنین ام حبیبہ کا دینی تصلب: ہجرت نبوی کے ساتویں سال قریش مکہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کو توڑنے پر شرمندہ ہوئے نبی رحمت ﷺ نے مکہ معظّمہ پر حملے کی تیاری کا حکم دیا تو گھبرائے ہوئے قریش مکہ نے اپنے سرداروں میں سے ابوسفیان کو تجدید (نئے سرے سے معاہدہ کرنے کے لیے) Renewal of the Agreement کرنے کے لیے حضور ﷺ کے پاس بھیجا۔مسلمانوں کے خلاف بہت سی لڑایوں میں پیش پیش رہنے والے ابوسفیان مدینے آئے۔کاشانہ نبوت میں اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرے میں داخل ہو گئے۔ان کی بیٹی اسلام لے آئی تھیں اور رسول اللہ نے ان سے نکاح فرما لیا تھا جب

www.muftiakhtarrazakhan.com

رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر ابوسفیان نے بیٹھنے کا ارادہ کیا تو ام المومنین نے بستر کو سمیٹ دیا اور اپنے باپ ابوسفیان کو جو ابھی کافر ومشرک تھے بستر رسول پر بیٹھنے نہیں دیا، باپ نے بیٹی سے کہا اس بستر کو میرے شایان شان نہیں سمجھا؟ مجھ کو اس بستر کے قابل نہیں سمجھا تو ام المومنین ام حبیبہ کا ایمان بھرا عشق مصطفی اور دینی تصلب میں ڈوبا ہوا جواب ملاحظہ فرمائیں ''یہ رسول کریم ﷺ کا بستر ہے۔تم مشرک ہو۔نجس، ناپاک ہو میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تم رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھو''۔(تاریخ ابن جریر طبری مترجم جلد 1، صفحہ 404، سیرت النبی، مدارج النبوۃ وغیرہ وغیرہ)

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیار

اپدر مادر برادرجان ومال واولاد سے پیارا

مشرکین مکہ نے رسول کریم ﷺ کو اتحاد واتفاق کی دعوت (Offer) دی اور یہ کہا کہ ایک سال تم ہمارے معبودوں کو پوجو اور ایک سال ہم تمہارے معبود کو پوجیں گے۔اس پر اللہ رب العزت نے قرآن میں سورہ کافرون نازل فرمائی اور اس پیش کش کو سختی کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ہم مسلمان یہ سوچ کر نہیں ہیں کہ سب مذہب حق ہے۔اگر سب کو حق سمجھ لیں تو کیا ضروری ہے کہ پھر مسلمان رہیں؟ اور ہم سنی اس لیے نہیں ہیں کہ سب فرقے سچے اور ناجی ہیں اگر سب کو ناجی اور جنتی خیال کرتے تو سنی ہونے کو ضروری کیوں خیال کرتے؟ حضور تاج الشریعہ یا خانوادہ اعلیٰ حضرت کے بزرگوں کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں تو حق اور سچ کی پہچان ہوگی۔ہمارے آقاؤں نے مارہرہ مقدسہ، کچھوچھہ مقدسہ وغیرہ وغیرہ نے حق اور سچ کی تعلیم دی اسی میں فلاح وبھلائی ہے، کچھ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ عالم اسلام کی عظیم دینی متصلب شخصیت کا دینی کردار اور اسلامی انداز اور مذہبی طریقہ بتایا ہوں اسی پر عمل کریں اللہ نجات عطا فرمائے گا۔اللہ ہمیں سچا پکا مسلمان بنائے۔(آمین ثم آمین)

حافظ محمد ہاشم قادری صدیقی مصباحی، خطیب وامام مسجد ھاجرہ رضویہ اسلام نگر کپالی وایا مانگو جمشید پور جھارکھنڈ

حضور تاج الشریعہ تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ تھے

ڈاکٹر محمد سرور قادری میڈیکل آفیسر، کرتن پور، بہرائچ شریف

اِنَّہ مَنۡ یَّتَّقِ وَ یَصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ: سورہ یوسف آیت نمبر (90) یعنی جو شخص تقویٰ

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور صبر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔ قرآن مقدس نے اس جملے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کو نقل کیا ہے جسے انہوں نے اس وقت فرمایا جب وہ صبر وتقویٰ کی سنگلاخ وادیوں سے گزرنے کے بعد فرمانروائے مصر بنتے ہیں اور قوموں کی حاجت روائی میں مصروف ہوتے ہیں۔ آیتِ کریمہ کا پسِ منظر اور مفہوم دونوں اس امر کا واضح اعلان ہیں کہ جو بھی بندۂ مومن اپنی زندگی میں صبر وتقوی کے راستے پر مضبوطی سے قائم رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے کرم سے دارین کی سرخروئی وسربلندی سے سرفراز فرماتا ہے۔ وارثِ علومِ امام احمد رضا، جانشینِ مفتیِ اعظمِ ھند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان المعروف بہ ''حضور تاج الشریعۃ'' علیہ الرحمۃ والرضوان کی پوری زندگی اس جزءِ قرآن کا عظیم الشان مصداق نظر آتی ہے۔ یوں تو ان کی شخصیت انتہائی پرکشش، پرشکوہ اور عظیم الشان تھی۔ انہیں علومِ متداولہ میں کمال حاصل تھا۔ وہ جید عالمِ دین، محدث، مفتی، فقیہ، بے مثال خطیب، قادر الکلام شاعر، اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبان کے ماہر، عاشقِ رسول اور اس قدر اوصافِ حمیدہ کے جامع نظر آتے ہیں کہ ان کے کمالاتِ عالیہ کا احصاء مجھ جیسے کم علم کے لئے ممکن ہی نہیں۔ اس مختصر مضمون میں صرف ان کے صفتِ تقویٰ سے متعلق ایک اعلیٰ مثال اور اس کی روشنی میں چند گذارشات قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف 1963ء میں مولانا عبد التواب مصری استاد منظرِ اسلام بریلی شریف کے مشورے سے جب تاج الشریعۃ اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جامع ازھر مصر تشریف لے گئے تو مولانا شمیم نام کے ایک عالمِ دین تاج الشریعۃ کے ساتھ تھے۔ مصری حکومت کا یہ دستور تھا کہ وہاں ہر سال 23 / جولائی کو اس ملک کا یومِ جمہوریہ منایا جاتا ہے اور اس قومی دن میں مصری حکومت کا کوئی نمائندہ ''جامع ازھر (ازھر یونیورسٹی)'' آتا ہے۔ یونیورسٹی کے طلبہ حکومت کے اس نمائندے کے استقبال کیلئے صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ نمائندہ ہر طالبِ علم سے ہاتھ ملاتا ہے اور طلبہ اس نمائندے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ تاج الشریعۃ کے قیامِ مصر کے درمیان ایک سال یومِ جمہوریہ کے موقع پر حکومتِ مصر کا جو نمائندہ جامع ازھر آیا وہ ایک خاتون تھیں۔ طلبہ حکومتی نمائندے کے استقبال کیلئے قطار میں کھڑے تھے اور اسی قطار میں تاج الشریعۃ اور مولانا شمیم ازھری بھی کھڑے تھے۔ وہ نمائندہ خاتون یکے بعد دیگرے طلبہ سے ہاتھ ملا رہی تھی اور طلبہ اسے مبارکباد پیش کر رہے تھے۔ مولانا شمیم ازھری نے بھی خاتون نمائندے سے ہاتھ ملایا لیکن جب تاج الشریعۃ کا نمبر آیا تو آپ پیچھے ہٹ گئے اور آپ نے اس خاتون نمائندے سے ہاتھ نہیں ملایا۔ اس کے بعد کا واقعہ خود مولانا شمیم ازھری کی زبانی سنئے۔ (اس کے بعد) ''حضرت نے مجھ سے بات کرنا بند کر دی، یہاں تک کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

سلام کا جواب بھی نہیں دیتے اور ایسے ہی کئی دن گذر گئے، میں گھبرا گیا کہ امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ و الرضوان کی یادگار مجھ سے ناراض ہیں، لہذا میں حضرت کے قدموں میں گر کر رونے لگا، تو حضرت نے اپنا دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا۔ کہا کہ شمیم صاحب! میں تم سے اپنی ذات کیلئے ناراض نہیں ہوا۔ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کیلئے ناراض ہوا تھا، کیوں کہ وہ خاتون جس سے تم نے ہاتھ ملایا تھا وہ تمہاری محرم نہیں تھی بلکہ وہ تمہارے لئے غیر محرم تھی اور تم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدیا" اس طرح مولانا شمیم ازھری نے حضور تاج الشریعۃ کے سامنے توبہ کی۔ (بحوالہ تاج الشریعۃ) اس واقعے میں تقویٰ و پرہیز گاری اور "الحب للہ و البغض للہ کا جو اعلیٰ نمونہ جلوہ فرما ہے وہ آفتابِ نیم روز کی طرح روشن و عیاں ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے ملک اور بیرونِ ملک کروڑوں لوگوں کو داخلِ سلسلۂ رضویہ فرمایا جن میں لاکھوں خواتینِ اسلام شامل ہیں لیکن کبھی بھی انہیں سامنے بٹھا کر مرید نہیں فرمایا جو کہ ہر دور میں باعمل پیرانِ کرام کی شان رہی ہے۔ حضور تاج الشریعہ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں جس عزت و سرخروئی اور خلقِ خدا میں قبولیتِ عام سے نوازا وہ روزِ روشن کی طرح ظاہر و باطن ہے۔ اور وعدۂ الٰہی کے مطابق یہ عزت و سرفرازی انہیں یومِ جزاء میں مزید در مزید حاصل ہوگی۔ عصرِ حاضر کے اس پرفتن اور پرآشوب دور میں جبکہ دیگر شعائرِ اسلامی کی طرح پردے کے مقدس و پاکیزہ قانون زنگ آلود ہو گیا ہے۔ ہماری شادی اور دیگر تقریبات میں مسلم خاندانوں میں بے پردگی کا ماحول مائل بشباب ہے حتی کہ نام نہاد پیرانِ زمانہ نہ صرف خواتینِ اسلام کو سامنے بٹھا کر مرید کرنے سے گریز کر رہے ہیں بلکہ اپنی مریدات کو دست بوسی کا شرف بخشنے سے بھی اجتناب نہیں کرتے۔ دورِ حاضر میں مرشدِ گرامی حضور تاج الشریعۃ علیہ الرحمۃ والرضوان کا مذکورہ واقعہ اور ان کی پوری زندگی کا زرین عمل عوامِ اہلسنت، علماء اور پیرانِ زمانہ کیلئے مشعلِ راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو حضور تاج الشریعۃ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ آمین بطفیلِ حبیبہ الکریم۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خاں عزیزی

(سابق استاذ تفسیر: دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی، یوپی)

نجدی وہابیوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر جو یہ کیچڑ اچھالا تھا کہ وہ ایک نئے مذہب کے بانی ہیں ،جس کا تعلق دین اسلام سے یکسر نہیں ہے اور بڑی دریدہ دہنی کے ساتھ اس بارے میں کتابیں لکھی گئیں ۔اردو زبان میں تو بہت سارے وہابی دیوبندیوں نے امام احمد رضا کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھ مارے جن کے جوابات اپنی جماعت کے دنشوروں نے بڑے حسین انداز میں دیا۔لیکن عربی زبان میں عربوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لیے جو کتابیں لکھی گئیں ان کا جدید عربی میں اپنی جماعت کی اطرف سے کسی عالم وفاضل نے کوئی جواب نہیں لکھا مگر علامہ اختر رضا خاں ازہری نے (مراۃالنجدیہ) فصیح عربی زبان میں لکھ کر وہابیوں کو دندان شکن جواب دیا۔اسی ایک کتاب پر منحصر نہیں بلکہ مختلف موضوعات پر آپ کے قلم بند حقیقت رقم سے جو مقالات نکلے وہ بھی پایۂ تحقیق میں بلند وبالا ہیں ۔مثلاً قدیم وجدید مفسرین کرام کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔کچھ اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ ان کے والد کا نام آزر ہے جس کا تذکرہ قرآن میں ہوا ہے لیکن دوسرے مفسرین کرام اور اہل علم اس نظریہ کو قطعاً مسترد کرتے ہیں ۔جب ناپختہ ذہن کے لوگ اس اختلاف پر غور کرتے ہیں تو وہ ششدر وحیران رہ جاتے ہیں ۔حضرت علامہ ازہری نے اس سلسلے میں اپنے قلم کی روانی وجولانی دکھائی ہے۔انہوں نے دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ قرآن حکیم میں آزر کے لیئے جو لفظ بولا گیا ہے اس سے مراد باپ نہیں ہے بلکہ چچا ہے۔جو بھی مقالات ومضامین ان کے قلم سے نکلتے ہیں وہ اپنی نوعیت میں نہایت اونچا مقام رکھتے ہیں ۔اس لئے ہمارا یہ دعویٰ بالکل درست ہے کہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت نے اگر علامہ ازہری کے آباؤاجداد کو چھوڑ دیا جائے تو ان سے بڑا کوئی محقق پیدا نہیں ہوا۔

(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۴۸)۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی

صدر مفتی: دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور، راجستھان

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری ماشاء اللہ علم وفضل، زہد وتقویٰ وتدین میں یکتائے روزگار ہیں۔علم وفضل، فقہ وتفقہ، عربی زبان وادب کی مہارت وحذاقت، اور زہد وتقویٰ، تصوف وتصلب فی الدین اور استقامت علی الشریعہ الولد سر لابیہ کے تحت سیدنا اعلیٰ حضرت وحجۃ الاسلام وحضرت مفتی اعظم ہند کے عکس جمیل ہیں۔گلزار رضویت کے ایسے شگفتہ گل ہیں جن کے علم وفضل، اخلاص وللّٰہیت، خوف وخشیت، تدبر اور فقہ وبصیرت کی خوشبو سے پوری دنیائے سنیت معطر ومشکبار ہے۔دین وسنیت ومسلک اعلیٰ حضرت کے ایسے روشن مینار ہیں جس کی تابشوں اور ضیا پاشیوں سے پوری دنیائے سنیت روشن ہے۔زبان عربی میں ہمہ دانی کا یہ عالم ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری پر زبان عربی میں حاشیہ نگاری فرمارہے ہیں،۔ (یہ حاشیہ مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے طبع ہو چکا ہے۔محمد شمس الحق رضوی)۔

مزید برآں اسی طرح اور کئی دینی کتب پر ترجمہ وتحشیہ کا کام کررہے تھے۔عالم اسلام کو ایسی ذات پر ناز ہے۔اسلام وسنیت کی ترویج واشاعت اور اس کے تحفظ وبقاء کے لیئے ایک عظیم الشان دینی وعلمی ادارہ بنام ''مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ'' الرضا قائم کرکے دنیائے سنیت پر احسان فرمایا۔بیعت وارشاد اور اصلاح وتبلیغ کے ذریعہ ایک جہاں کو مستفیض ومستنیر کررہے ہیں (تجلیات تاج الشریعہ، ص:۴۹)

استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم رضوی بستوی

(سابق صدر مفتی: مرکزی دارالافتاء، بریلی شریف)

''نموذج حاشیہ الازہری علی صحیح البخاری'' کو بھی دیکھنے کا موقع ملا، دل باغ باغ ہوگیا، تاج الشریعہ نے بڑی عرق ریزی سے بخاری شریف پر حاشیہ لگایا ہے۔اس سے آپ کے مبلغ علم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔آپ کی تصنیفات میں دفاع کنز الایمان، الحق المبین، آثار قیامت، شرح حدیث نیت، ہجرت رسول، تصویروں کا حکم

www.muftiakhtarrazakhan.com

قابل ذکر ہے اور حضور اعلیٰ حضرت قدسرہ العزیز کی کئی اردو اور عربی کتابوں کا ترجمہ فرمایا ہے۔حضرت تاج الشریعہ کو عربی زبان وادب پر کس قدر دسترس ہے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کی سرپرستی اور فقہی مسائل کی جزویات پر عبور ہی کہا جاسکتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت اور سیدی مفتی اعظم ہند کے فیوض وبرکات ہیں۔(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۵۰)۔

ماہر ہفت اللسان علامہ محمد عاشق الرحمن قادری حبیبی

(شیخ الحدیث وصدر مفتی: جامعہ حبیبیہ،الہ آباد، یوپی)

مرکزی دارالافتا بریلی شریف، جامعۃ الرضا اور شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف ایسے علم دین کے جو چشمے ابل رہے ہیں، ان کا منبع حضرت شہزادۂ اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قاضئ القضاۃ الدیار الہندیہ،امین الفتویٰ دارالافتاء المرکزیہ ہیں۔ بندہ انہیں حسنۃ من حسناۃ امام احمد رضا مانتا ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ،ص:۵۲)

حضرت علامہ مفتی شیر محمد علی خاں رضوی

(نائب مفتی اعظم راجستھان وشیخ الحدیث دارالعلوم اسحاقیہ، جودھپور)

حضرت تاج الشریعہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علوم متداولہ پر کامل دسترس اور فقہی جزئیات پر عمیق نظر رکھنے والے فقید المثال مفتی اعظم ہند ہیں۔وسعت مطالعہ اور دقت نظر کے باعث تمام فنون مروجہ بالخصوص عربی ادب میں اپنا ممتاز مقام رکھتے تھے۔خداداد صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ علامہ اسلام کی نادرۂ روزگار یونیوسٹی جامعہ ازہر میں قابل رشک ازہری علماء کی فقہ توجہ خاص کے باعث فقہ وحدیث اور علمی لیاقت وقابلیت کے جذبہ دروں نے آپ کو عظمت ورفعت علم کی بلند تر چوٹی پر فائز کردیا۔۔۔۔۔۔باشعور عالم دین جب آپ کی تحقیقات وتصنیفات کا مطالعہ کرتا ہے تو آپ کی علمی گہرائی وگیرائی کے قلزم ذخار میں غرق ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے۔آپ کو فقہی جزئیات اور اختلاف ائمہ میں اتنی زبردست مہارت ہے کہ آپ کے فتاویٰ کا جب کوئی مطالعہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو علمی فقہی بحر کا غواص محسوس کرتا ہے۔انہیں کمالات خداداد کے باعث پوری جماعت نے آپ کو میر کاروان اہل سنت

www.muftiakhtarrazakhan.com

بالاتفاق تسلیم ہے(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۵۳)

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی ایوب نعیمی رضوی

(شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ نعیمیہ،دیوان بازار،مرادآباد،یوپی۔

ان(حضور تاج الشریعہ)کو زمانہ طالب علمی سے یہی دیکھنے کا اتفاق رہا۔درسی کتابوں کی گہرائی میں پہنچ کر خوبصورت موتیوں کا نکالنا ان کا مزاج ہے۔عربی ادب کی تشنگی کو دور کرنے کے لیئے جامع ازہر سے ادیب زماں حضرت علامہ جمال صاحب کو مصر سے بلایا جن سے کافی حد تک سیرابی ہوئی۔پھر انہیں کی ترغیب پر حضرت تاج الشریعہ جامع ازہر تشریف لے گئے اور گلستان ادب میں ایسے پھول بن کر نکلے کہ دنیا مشام جان کو ان سے معطر کر رہی ہے۔میرا وجدان کہتا ہے کہ یہ سب فیضان آقائے نعمت،مجدد دین وملت،اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خاں اور ان کے شہزادے حضور حجۃ الاسلام وحضور مفتی اعظم علیہم الرحمۃ والرضوان کا ہے جو حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں موجود تھی۔فقاہت،عربی ادب اور تقویٰ آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔کتب فقہ کا استحضار ایسا کہ نظر کے سامنے ہوں۔عربی منثورات ومنظومات سے فصحائے عرب کی یاد تازہ ہو، ملاقات پر کبھی اپنا کلام منظوم عربی سناتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ عربی شاعر فصیح موتیوں کے ہار پیش کر رہا ہے۔

(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۵۴)

شہزادہ صدر الشریعہ حضرت مفتی بہاء المصطفیٰ قادری امجدی

(شیخ الحدیث:جامعۃ الرضا،بریلی شریف)

حضور تاج الشریعہ،بدر الطریقہ،فقہ زماں الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ،النورانی کی ذات بابرکات عالم اسلام میں محتاج تعارف نہیں۔ان کی شخصیت ہمہ جہات ہے۔وہ شریعت وطریقت وعلوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع اور اپنے آبا واجداد علیہم الرحمہ والرضوان کے سچے وارث وجانشین ہیں۔مولیٰ تعالیٰ ان کے سایۂ کرم کو ہم اہل سنت والجماعت کے سروں پر دراز فرمائے اور تادیر خدمات دینیہ لیتا رہے۔۔۔۔اس گداء رضوی کی رب قدیر جل شانہ کی بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

علیہ کے سایہ عاطفت کو ہم جملہ اہل سنن پر دراز سے دراز تر فرمائے اور ان کے علمی روحانی فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادت مستفید فرمائے اور ترجمہ عالیہ مذکورہ (المعتقد) کو مقبول خواص وعوام وانام بنائے۔

(تقریظ المعتقد المنتقد مترجم، ص:۵۶)

حضرت علامہ محمد اشرف آصف جلالی

(پرنسپل: جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، پاکستان)

جامع معقول ومنقول، ماہر فروغ واصول، صاحب تحقیق وتدقیق، منبع رشد و ہدایت، امام العصر شیخ الاسلام حضرت مفتی اختر رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علوم معارف رضا کے لیے ایک آئینہ کی حیثیت رکھتی ہے اور علم وعمل کے لحاظ سے معیاری گردانی جاتی ہے اور آپ کو متعدد زبانوں پر دسترس حاصل ہے۔ اس لیئے آپ کی تبلیغی کاوشوں پر بڑے دوررس نتائج وفوائد مرتب ہوئے ہیں۔

آپ کا حلقۂ ارادت بھی بڑا وسیع ہے اور ارادت مندوں کی تربیت کا بھی آپ خصوصی اہتمام فرماتے ہیں۔ ایسی بہت سی اور متنوع مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف وتالیف کے میدان میں واضح کردار ادا کیا ہے۔ اس وقت متعدد تصانیف زیور طباعت سے آراستہ ہوکر جہان تحقیق میں اپنا لوہا منوا چکی ہیں۔

(تقریظ المعتقد المنتقد مترجم، ص:۵۳)

ڈاکٹر غلام زرقانی قادری: (ہیوسٹن، امریکہ)

اس میں شک نہیں کہ موصوف (حجۃ الخلف والسلف حضور اختر رضا قادری ازہری) کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک عظیم سرمایہ سے کم نہیں تھے۔ وہ ہر زاویہ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ ظاہری شکل وشباہت میں بھی اچھوتے اور علمی وجاہت میں بھی یکتائے روزگار چمکتی ہوئی پیشانی سے نور ونکہت کی پھوار پھوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، جھکی ہوئی باحیا آنکھیں تقویٰ وطہارت، شرافت ونجابت اور صبر وقناعت کی گواہی دیتی ہیں لب کشا ہوں تو حکمت ودانائی چہرے کی بلائیں لیتی محسوس ہوتی ہے اور خموش ہوں تو تھما ہوا سمندر ویرانے میں قدم رنجہ فرمائیں تو اطراف وجوانب لالہ زار بن جائیں اور آبادیوں میں تشریف لے آئیں تو جوق در جوق لوگوں کا گروہ ایک

www.muftiakhtarrazakhan.com

جھلک دیکھنے کے لیئے بے قرار ہوجائے اس میں شک نہیں کہ فقہ وافتا آپ کا خاص میدان ہے۔ بڑے سے بڑے گنجلک مسائل کی گتھی سلجھاتے ہوئے ذرا دیر نہیں لگتی اسلاف کے ذریعہ منصۂ شہود پر آنے والے فقہی جزئیات کا بہت بڑا ذخیرہ حاشیہ ذہن پر ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ تو طلبہ ہیں موجودہ دور کے علماء کا ایک بڑا طبقہ فقہی رہنمائی کے لیئے دستہ بستہ بارگاہ عالیہ میں اشارۂ ابرو کا منتظر رہتا ہے۔ اور یہاں پہنچ کر مجھے کہنے دیا جائے کہ موصوف میدان فقاہت کے شہہ نشیں بھی ہیں اور نکتہ رس خطیب بھی ایک شفیق استاذ بھی ہیں ایک بالغ نظر مفکر ایک متحرک وفعال قائد بھی ہیں اور نالہ نیم شبی سے ظلمت وتاریکی میں ڈوبے ہوئے ہزاروں قلوب میں ایمان ویقین کا اجالا بکھیرنے والے رقیق القلب پیر طریقت بھی۔ شخصیت ایک ہے لیکن جس زاویے سے دیکھیئے عبقری شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں اس طرح حضور تاج العلماء ہمہ جہت عظمتوں کے پیکر جمیل ہیں۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۷۷/۷۸)

مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی قادری، مصباحی

(المجمع الاسلامی، مبارک پور اعظم گڑھ)

حضور تاج الشریعہ اس وقت جماعت اہل سنت کے وہ قیمتی سرمایہ ہیں جن کی مثال ڈھونڈنے سے ملنا مشکل ہے۔ جو مرجعیت ومرکزیت آپ کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو ہرگز نہیں۔ پیروں میں آپ اس وقت سب سے بڑے پیر ہیں، مفتیوں کے بھی امام ہیں، اور ہر علماء کے بلاشبہ ملجا وماویٰ، فقہ میں آپ کا مقام بلند تو آپ کے فتاویٰ سے ظاہر ہے اور حدیث دانی میں کمال دیکھنا ہو تو آپ کی تعلیماتِ بخاری کو ملاحظہ کیا جائے، جو حواشی امام احمد رضا کے ساتھ مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے شائع ہوچکی ہیں۔ اور فن تصویر کی حیثیت کو جو درک حاصل ہے اس کے لیئے دفاع کنز الایمان، نامی کتاب منہ بولتی تصویر کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب متوسط سائز کے ۱۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص ۲۰۹)

ادیب اسلام حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی

(استاذ عربی ادب: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ)

انسانی سماج میں تین طرح کے افراد پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اپنے اندر ذاتی خوبیاں اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

کمالات رکھتے ہیں اور اپنی شخصی اور ذاتی خوبیوں کی بنیاد پر اپنی شہرت ومقبولیت کی فلک بوس عمارت قائم کرتے ہیں اور عوام وخواص سب کے دلوں میں محبوبیت کا مقام بناتے ہیں۔دوسرے وہ لوگ جو صرف آبا واجداد کی مقبولیت کے بل بوتے پر اپنی شہرت ومقبولیت کا سکہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ خود ان کی ذات علمی وروحانی کمالات سے عاری ہوتی ہے۔تیسرے وہ افراد جو ذاتی اور اضافی دونوں خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں کہ ایک طرف جہاں خود ان کی شخصیت علم وفضل سے آراستہ ہوتی ہے۔وہیں دوسری جانب ان کے آبا واجداد کی شہرت ومقبولیت بھی ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔میرے ممدوح موصوف حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت آخری قسم سے تعلق رکھتی ہے، جہاں آپ کے روشن خاندانی پس منظر نے آپ کو بام عروج تک پہنچایا ہے وہیں اس سے کہیں زیادہ آپ کے علمی وروحانی کمالات اور دینی وعلمی خدمات نے آپ کی شخصیت کو روشن اور تابناک بنایا ہے۔

(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۲۳۳)

شفیق ملت حضرت مولانا شفیق احمد شریفی

(صدر مفتی: دار العلوم غریب نواز، الہ آباد، یوپی)

امام الفقہاء، سید المتکلمین، سراج العلماء، مفتی اعظم، تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ علیہ، علوم شرعیہ میں فی زمانہ اعلم علمائے ہند ہیں یہی سبب ہے کہ دانشوران ملت، علمائے شریعت وماہرین فقہائے اسلام نے انہیں پورے ہندوستان کے لیئے قاضی القضاۃ منتخب فرمایا۔وہ فن تفسیر میں سید المفسرین ہیں تو حدیث میں ممتاز المحدثین، فقہ اسلامی میں فقیہ اعظم ہیں تو علم کلام میں امام المتکلمین، علوم ادبیہ میں ادیب اعظم ہیں تو علوم عقلیہ میں رازی وغزالی کی یادگار، سیرت وتاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں تو اسرار شریعت کے بہترین واقف کار۔

(تجلیات تاج الشریعہ،ص:۳۲۷)

www.muftiakhtarrazakhan.com

شرف ملت حضرت سید شاہ اشرف میاں قادری برکاتی

(خانقاہ عالیہ برکاتیہ: مارہرہ مطہرہ)

حضرت از ہری میاں صاحب (مدظلہ) رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت پر جو روحانی اور علمی روایت ہے وہ بہت درخشندہ، متصل اور مستحکم ہے۔ ان تینوں صفات کو مسلسل رکھنے کے لیے حضرت از ہری میاں کے پاس صبر واستقلال، علمی استحضار، خلوص اخلاق، تصلب ورواداری، جہاں گیری و جہاں بانی کے مضبوط اور لچک دار ہتھیار ہونا اور ان کا ہمہ وقت تیار رہنا بے حد ضروری ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ یہ صفات اگلی نسل کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتی رہیں، روایات کے یہ چراغ نسلاً بعد نسلٍ روشن رہے اور رفتار زمانہ پر گہری نظر رکھتے ہوئے مزید روشنی حاصل کر کے دوسروں کو بھی روشن کرتے رہیں، دینی افکار، دنیا کی رفتار، روایات کی پاسداری، علم سے حاصل شدہ تصلب اور روحانیات سے کشید کردہ رواداری، اپنی جڑوں سے وابستگی اور اپنے شجر کی استادگی یک در گیر ومحکم گیر پر عمل درآمد اور خود اپنے دریچوں کو وا رکھ کر تازہ ہوا کی آمد اسلاف کی دانش سے فیض اٹھانا اور اخلاف کی تربیت کرنا احباب کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ان میں جوش بھرنا اور خود ہر موقع پر باہوش رہنا، جو بظاہر دور رہتے ہیں ان میں خلوص وللّٰہیت تلاش کرنا اور جو ہمہ وقت قریب رہتے ہیں ان کے افعال کی نگرانی کرنا، جمعیت کو مربوط رکھنے کے لیے تصلب کا کام میں لانا اور فتنوں سے دور رہنے اور فتنوں کو دور رکھنے کے لئے ضروری لچک پیدا کرنا۔ یہ ان گونا گوں امیدوں میں سے چند ایسے ہیں جنہیں میں حضرت کی ذات سے وابستہ رکھتا ہوں اور دعا گو رہتا ہوں کہ کاش ایسا ہو کہ ہماری خانقاہ برکات کی اگلی پیڑھیاں اپنے زمانے کے پودے والے سے کہہ سکیں کہ سنو ماضی قریب میں ہماری خانقاہ کی تین کرامتیں ہیں۔ احمد رضا، مصطفی رضا اور ختر رضا۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۲۸۴/ ۲۸۵)

پروفیسر فاروق احمد صدیقی

(سابق صدر: شعبہ اردو فارسی، بہار یونیورسٹی، مظفر پور، بہار)

www.muftiakhtarrazakhan.com

سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے مقتدا دینی رہنما اور روحانی پیشوا کی حیثیت سے حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب ازہری میاں کی محمود الصفات شخصیت پورے برصغیر بلکہ عالم اسلام میں ممتاز و محترم ہے۔ان کے علم وفضل کا اعتراف علمائے کرام اور مشائخین عظام پورے شرح کے ساتھ کرتے ہیں ان کے قبول فی الخلق کا یہ حال ہے کہ وہ جہاں پہنچ جاتے ہیں خلق خدا کا انبوہ کثیر ان کی زیارت کے لیے اکٹھا ہوجاتا ہے۔خلاق کائنات نے صورت بھی ان کو ایسی پرنور عطا کی ہے کہ بس دیکھتے رہیئے۔یعنی

ہزار مجمع خوباں ماہرو ہوگا
نگاہ جس پہ ٹھہر جائے گی وہ تو ہوگا

کا علم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

حضرت ازہری میاں صاحب جیسی سنت وشریعت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی شخصیت نے اپنی تقریر تحریر، شاعری اور بافیض صحبت میں عشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قیام جن تسلسل اور تواتر کے ساتھ عام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد ومشن ہی عظمت رسول کا پرچم بلند کرنا ہے اور انہی مقاصد خاص کے تحت انہوں نے نعتیہ شاعری کو وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ چنانچہ اہل سنت و جماعت کے جملہ عقائد ونظریات یا بالفاظ دیگر مسلک اعلیٰ حضرت کی شاندار تبلیغ وترجمانی ان کے نعتیہ اشعار کے ذریعہ ہوتی ہے۔

(ایضاً،ص:۴۵۹/۴۶۰)

حضرت علامہ منشا تابش قصوری

(جامعہ نظامیہ لاہور، پاکستان)

تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا الحاج محمد اختر رضا خاں قادری رضوی خانوادۂ رضویہ میں علم وفضل کے بلند مقام پر فائز ہیں۔آپ کے خصائل وشمائل جمیلہ کا احاطہ کرنا ممکن نہیں مشکل ضرور ہے۔آپ کے تقویٰ وطہارت پر علم وعمل نازاں ہیں۔آپ نے نہ صرف بریلی اور فیصل آباد (لائل پور) سے اکتساب علم کیا آپ کا علمی ذوق آپ کو ایک ہزار سال قبل قائم ہونے والی بین الاقوامی طور پر شہرت یافتہ قدیمی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسلامی یونیورسٹی جامعۃ الازہر قاہرہ مصر میں لے گیا۔ وہاں آپ نے انتہائی عرق ریزی سے اکتساب علوم فرمایا ۔آپ نے پدرم سلطان بود پر بھروسہ کرنے کی بجائے از خود سلطان علم وعمل بننے کی سعی جمیل فرمائی اور اس مشن میں اس حد تک کامیابی وکامرانی سے سرفراز ہوئے کہ اکابر شریعت، مشائخ رشد وہدایت نے پیکر اختر معرفت پر تاج شریعت سجایا اور آج یہ لقب بطور علم مستعمل ہے۔

(ایضاً، ص:۵۴۹)

غیاث ملت حضرت مولانا سید غیاث الدین قادری ترمذی

(سجادہ نشیں: خانقاہ قادریہ محمدیہ، کالپی شریف)

فقیر قادری ترمذی احسان شناس ہے، احسان فراموش نہیں ۔کسی کو انکار ہو تو ہوا کرے میں تو فخریہ اقرار کرتا ہوں کہ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو زبان وقلم سے ''تحفظ دین وایمان'' کی خدمات انجام دی ہے یقینا ہندو پاک کی خانقاہوں اور سنی مسلمانوں پر احسان ہے۔ آپ کے شہزادگان حضور حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم ہند اہل سنت کے دلوں کی دھڑکن بنے اور آج بھی جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری (مدظلہ) رحمۃ اللہ علیہ قاضی القضاۃ فی الہند اور جملہ سنیوں کے مسلم الثبوت اور آئیڈیل ہیں ۔۔۔۔۔۔حضور تاج الشریعہ (مدظلہ) رحمۃ اللہ علیہ کی جامع تصوف شخصیت ظاہر وباطن ہے آپ کی علمی، فقہی، مسلکی، ملی، تصنیفی اور روحانی خدمات نے آپ کو عالم اسلام کی آفاقی شخصیت بنا دیا ہے اور جسے کوئی بھی انصاف پسند جھٹلا نہیں سکتا ہے۔ (ایضاً، ص:۳۳)

عطائے خواجۂ ہند حضرت سید شاہ فضل المتین چشتی

(گدی نشیں: آستانہ عالیہ چشتیہ، اجمیر معلیٰ)

صاحب شریعت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری کی ذات بابرکات علمی، دینی، روحانی اور سماجی خدمات کے اعتبار سے ایک مثال ہے۔ یہ اس وقت کی ایک اہم قابل ذکر اور قابل قدر شخصیت ہیں اور ایک ایسے حلقے کے سربراہ ہیں جس کے ذکر کے بغیر ہمارے عہد کی دینی، فقہی، مسلکی، اور تبلیغی تاریخ مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

بذات خود شخصی اعتبار سے بلند مرتبت ہیں اور ایک ایسے نامور خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں جو ہندوستان میں دین اسلام کی تاریخ کا روشن باب ہے اور پورے عالم اسلام میں قدر و منزلت رکھا ہے۔

(ایضاً ص ۳۵)

حضرت مفتی مکرم احمد نقشبندی (شاہی امام: فتح پور مسجد، دہلی)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ باطل کی سرکوبی میں امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان نے اور آپ کے تربیت یافتہ تلامذۂ کرام نے بے مثال خدمات انجام دیں۔ آپ کے بعد حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی سیادت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ الحمد للہ! ان کی علمی و فقہی خدمات کی آب و تاب سے آج بھی عالم اسلام منور اور روشن ہے۔ آپ کے بعد کچھ بدخواہوں کو یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت میں اب ایسا کوئی فاضل جانشین نہیں رہا جو باطل کو منہ توڑ جواب دے سکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت تاج الشریعہ مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب (دامت برکاتہم) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تدبر سے فاضلانہ و قائدانہ صلاحیتوں سے ایک مرتبہ پھر اس خدمت عظیم کو برقرار رکھا جس سے اعدا کی صفوں میں ماتم ہے۔ حضور تاج الشریعہ (مدظلہ العالی) کی فقہی بصیرت، علمی طنطنہ اور علوم اسلامیہ پر دسترس اپنی جگہ مسلم ہے۔ آپ نے بیعت و ارشاد کے ذریعہ ملک و بیرون ملک گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم پر گامزن کیا ہے اسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی ہے۔ اس پر سواد اعظم اہل سنت کو فخر ہونا چاہئے۔

(ایضاً، ص: ۳۶)

محقق رضویات حضرت علامہ ڈاکٹر حسن رضا خاں (پی ایچ ڈی، پٹنہ)

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری نابغۂ روزگار، علم و دانش کے پیکر جمال، عربی زبان کے بلند پایہ ادیب، اپنے دور کے ممتاز مصنف، دلکش اسلوب تحریر اور حسین انداز تعبیر کا نام ہے۔ آپ کے فکر و فن کو دیکھ کر وہ سنگ تراش نظر آتا ہے جو بے جان پتھروں کی فنکارانہ تراش و خراش اپنی فنی دیدہ وری سے اس طرح کرتا ہے کہ ان میں زندگی کی وہ دھڑکنیں سنائی دینے لگتی ہے۔ ان کے قصر شاعری میں الفاظ ہاتھ باندھے کھڑے رہتے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں جہاں سے چاہتے ہیں ان کو اٹھا کر اپنے اشعار میں چسپاں کر دیتے ہیں۔آپ کے علمی وادبی فن پارے فکر واحساس کی سطح پر قاری کے ذہن پر اثرات نہایت آسانی سے چھوڑ جاتے ہیں کیونکہ اس میں آپ کی بے پناہ ترسیلی ہنرمندی کارفرما رہتی ہے۔آپ کی تحریر ایک زبردست تخلیقی طنطنے کی کیفیت کے ساتھ ہر قدم پر ملتی ہیں ۔۔۔۔۔حضرت تاج الشریعہ کی ذات گرامی مسلک اعلیٰ حضرت کا معیار ہے جس پر چلنا ہی صراط مستقیم پر چلنا ہے آپ کی ذات آج ہمارے لیے مینارۂ نور ہے جس کے جلوے ازکراں نظر آتے ہیں۔

(تجلیات تاج الشریعہ۔ص:۳۷)

حضرت ازہری میاں کی
رحلت پر لکھے گئے علمی وتعزیتی پیغامات
ہمہ رنگ شخصیت کے حامل تھے حضرت ازہری میاں

ازقلم: محمد علاؤالدین قادری رضوی عفی عنہ

شہر قاضی وصدر مفتی محکمہ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء، میرا روڈ ممبئ

حضرت ازہری میاں زید مجدہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ہمہ رنگ شخصیت کے حامل تھے،علوم فنون کے ماہر تھے،اسلامیات کے حوالے سے درسی غیر درسی ہر فن پر آپ یکساں عبور رکھتے تھے،زبان وبیان پر گہری گرفت تھی،لسانیات میں عربی، فارسی، اردو، ہندی، انگریزی، سنسکیرت جیسے ان کی مادری زبان ہوں بے جھجک ان زبانوں میں آپ ہر کسی سے اپنا مدعا بڑی آسانی کی ساتھ رکھ دیا کرتے تھے،عربی زبان وادب پر قدرت اس طور پر تھی کہ آپ جہاں برجستہ عربی زبان بولتے تھے وہیں آپ فصیح وبلیغ عربی قوائد وضوابط کے اعتبار سے کسی بھی موضوع پر سیر حاصل تحریر فرمالیا کرتے تھے،جس کی مثال آپ کی وہ عربی کتابیں ہیں جسے آپ کی علمی یادگار کے طور پر زمانہ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے پاس محفوظ کر رکھا ہے،آپ نہایت متبع سنت اور متقی تھے،کثیر المطالعہ ہونے کے ساتھ قوی الحافظہ بھی تھے، بے شمار احادیث مبارکہ آپ کو زبانی یاد تھیں، یہ بات صادقین کی زبان سننے میں آتی رہتی تھی کہ آپ جب اپنی قیام گاہ پر کسی حدیث کو پڑھتے تو اس کی تفہیم اس

www.muftiakhtarrazakhan.com

قدر کرتے جیسے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باادب بیٹھے ہوں اور پھر حدیث سنا رہے ہوں، زبان لڑکھڑاتی پھر رونے لگتے، عشق رسول کا آپ کی طبیعت پر ایسا غلبہ ہوتا کہ قلب پر رقت طاری ہوجاتی آنکھیں ساون بھادوں کی طرح مشکبار ہوجاتیں، احادیث اور ان کے رجال پر اس قدر گرفت تھی کہ مشکل سے مشکل سند کو بھی بڑی آسانی کے ساتھ باحوالہ بیان فرمالیا کرتے تھے۔ جہاں رہے خوش اور مرجع خلائق رہے، فقر و درویشی وراثت میں ملی تھی کہ سب کچھ ہوتے ہوئے عجز وانکساری کا کوہ ہمالہ تھے کبھی کسی فقہی مسئلہ میں کوئی ایک مؤقف اختیار کر لیتے تو پھر اس سے رجوع ناممکن ہی رہا، چونکہ کسی مسئلہ کو لکھنے سے پہلے خوب غور وخوض کرتے، پھر قلمبند فرماتے، اس لیئے رجوع کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی، اس حوالے سے بہت ایسے فقہی مسئلے ہیں جیسے لاؤڈ اسپیکر پر عدم جواز سے متعلق تصویر کشی، ٹیلی ویژن کا گھر میں رکھنا، خواہ اس پر مذہبی پروگرام ہی کیوں نہ دیکھے جائیں آپ نے سختی سے منع فرمایا کہ یہ ایک بہانہ ہے اس پروگرام کی آڑ میں کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان اپنی طرف مائل کرلیں اور بجائے دینی مذہبی پروگرام دیکھنے کے گھر کے افراد فلم و دیگر خرافات دیکھنے کے عادی نہ ہوجائیں اسی نکتہ نظر کی بنیاد پر آپ نے مطلقاً ٹلی ویژن کا گھر میں رکھنا ہی ناجائز وحرام قرار دیا، اور اس پر آپ اپنی پوری زندگی سختی کے ساتھ قائم رہے زمانے کے جید سے جید علماء ماہرین علوم عقلیہ نقلیہ اپنی دلائل دیتے رہے، مگر آپ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا ۔آخری دم تک ایسے بہت سے مسئلے میں اپنے ہی جماعت کے علماء سے آپ کا فقہی، جزوی اختلاف رہا مگر کچھ ناعاقبت اندیشوں نے ان مسائل اور اختلاف کو لے کر تنازع کی صورت بھی پیدا کیں آپسی انتشار وافتراق میں مبتلا رہے، مگر حضرت ازہری میاں نے اپنی مؤقف کی تائد میں کسی فریق مخالف کے لیئے کبھی بھی کسی صورت میں نا زیبا کلمات کا استعمال نہیں کیا اور اسے اپنی ذاتی دشمنی کی بنیاد نہیں بننے دیا، آپ کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد حب رسول اور بغض رسول کے میزان پر قائم رہا جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی پر نازاں ہوئے وہ آپ کے حبیب ومحبوب اور جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت ونفرت ہوئی اس سے آپ نفرت وبیزاری کا اظہار فرمایا کرتے تھے، مذہب مخالف اور گستاخ رسول پر بہت خوبصورت طنز سے کام لیتے اور اصلاح کا پہلو بھی رکھتے تھے۔ جیسے ایک جگہ فرماتے ہیں۔

وہ جنون خلد میں کوؤں کودے بیٹھے دھرم
میں نہ کہتا تھا کہ صحبت دیو کی اچھی نہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ اپنے تلامذہ مریدین ومتوسلین سے مختلف المراتب کے لحاظ سے شفقت ومحبت کا یکساں سلوک فرماتے ،حسن اخلاق ،منکسر المزاجی سنت رسول کی پیروی ،مسلک و مذہب پر استقامت پزیری پابندیٔ وقت ،فرائض وواجبات کی وقت مقررہ پر ادائیگی ،عالمانہ ،محدثانہ ،فقیہانہ صفات آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری پڑیں تھیں ۔خودنمائی اور نمائش سے کوسوں دور رہتے ۔حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ۔ردعلم حدیث کا شیوہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ سنجیدہ ،بردبار ،خداترس اور متبع سنت ہو۔گواس قول کے آپ مظہراتم تھے علم تقویٰ اتباع سنت ،اخلاق وسیرت ،گفتاروکردار ،معاملات ومعمولات جس رخ سے انہیں دیکھیں ہر رخ اپنی مثال آپ ہے ۔ اس مردقلندر نے اپنی حیات مستعار کے آخری سانس تک دین وسنت کی خدمت کیں ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ ،درہم ودینار کا مطالبہ نہ نام ونمود کی خواہش محض رضائے الہیٰ اور رضائے محبوب کی تمنا لیئے دین متین کی خدمت میں اپنی پوری زندگی بسر کردی اور اسی خدمت دین متین کا نتیجہ تھا کہ پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ آپ کے جنازہ میں شرکت کے لئے پوری دنیا سے لوگ جوق درجوق حاضر آتے گئے اور واہ رے بریلی تمہارا بھی جواب نہیں تم نے سب کو اپنے قلب محبت میں ایسا رچا بسا لیا کہ ہر ایک کے لئے کھانے ،پینے اور رہنے کا انتظام بخوبی فضل الٰہی سے ہوتا چلا گیا اور لوگ بغیر کسی حیرانی پریشانی کے اپنے بریلی کے سرتاج حضرت تاج العلماء تاج الاسلام تاج الشریعہ کا فیضان لئے اپنے گھر بخیر وعافیت واپس لوٹ آئے ۔اے بریلی تیری عظمت کو سلام ،یہاں تک دیکھا گیا کے لوگ مندروں کے بیرونی حصوں میں بیٹھ کر وضو کرتے نظر آرہے ہیں ،اس دن بریلی نے اپنے اور غیر کی دیوار کو پاٹ دیا اور لوگوں کو جہاں موقع ملا قیام کیا کسی نے کسی کو اف تک نہیں کہا۔حضرت تاج الشریعہ کی یہ سب مقبولیت کی دلیل نہیں تو پھر کیا ہے !یہ بات یقنی ہے کہ آپ خاموش طبع اور کم گفتار تھے مگر ہزاروں نہیں لاکھوں کو بولنے کا سلیقہ سیکھا گئے خرمن علم سے خوشہ چینی کر کے کوئی مدرس ہوئے کوئی مصنف تو کوئی مناظر تو کوئی اپنے وقت کے جید عالم دین اور خطیب اعظم ہندو پاک کہلائے ۔راقم الحروف کو ایک مرتبہ ابراہیم بھائی جان ممبئی والے کے یہاں آپ کا قیام تھا میرے رفیق وہمدم حافظ شمس الحق رضوی میرے ساتھ تھے بعد نماز عشاء حضرت کھانا تناول فرما کر چہل قدمی کے لئے بالائی خانہ سے نیچے اترے تو بہت سارے علماء ملاقات کا شوق لئے کھڑے تھے جناب عبدالطیف صاحب نے حضرت سے کہا کہ حضور علماء ملاقات کے خواہاں ہیں بس کیا تھا فوراً آپ نے سلام میں سبقت کرتے ہوئے ہم سب سے خیریت معلوم کی اور چونکہ میں سب سے پہلے مصافحہ کے لئے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا آپ نے فوراًاپنے انگلیوں کی گھائیوں میں میری انگلیاں جکڑ لیں اور ساتھ لے کر چل پڑے میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابتک اس کفیت کونہیں بھلا پایا اور شاید پوری زندگی بھلا نہ پاؤں مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے میں نے گلاب کے پتیوں میں اپنا ہاتھ رکھ دیا ہو، یہ کوئی پورے پندرہ منٹ تک حضرت اسی طرح مجھے ہاتھ میں ہاتھ لیئے چلتے رہے اور باقی ساتھ کے علماء سے گفتگو فرمارہے تھے، مجھے بارہا حضرت سے ملنے کا موقع فراہم ہوا مگر اس ملاقات کی بات ہی کچھ اور تھی، اس قدر قربت، اس قدر پیار، لب ولہجہ میں اس قدر شائستگی میں نے کبھی کسی عالم دین میں نہ دیکھی تھی ،اللہ اکبر، اللہ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

صد حیف امیر کارواں جاتا رہا

حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی دام مدظلہ العالی

(ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور)

تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری کی رحلت کا غم صرف ایک خاندان، ایک شہر ایک ملک کا نہیں: بلکہ ان کی جدائی پر پوری ملت سوگوار ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک اور بے شمار خطوں میں ان کے وصال کے بعد ہی سے تعزیتی جلسوں اور فاتحہ وایصال ثواب کا سلسلہ جاری ہے۔ آج ۷ رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۱ رجولائی ۲۰۱۸ء سنیچر کی صبح کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں بھی تلاوت قرآن، ایصال ثواب اور تعزیت کی محفل دیر تک منعقد ہوئی پھر علماء طلبہ کی کثیر تعداد نماز جنازہ میں شرکت کے لیے بریلی شریف روانہ ہوگئی، اور جامعہ میں آج اور کل کی تعطیل کردی گئی میں اپنے متعلقہ تمام اداروں کی طرف سے حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے اہل خاندان کو خصوصاً اور پوری ملت کو عموماً تعزیت پیش کرتا ہوں۔ مولا تعالیٰ سب کو صبر جمیل واجر جزیل سے نوازے اور حضرت کے روحانی وعلمی فیضان سے سب کو مستفیض ومستنیر فرمائے۔

شریک غم: محمد احمد مصباحی (۱) ناظم تعلیمات لجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (۲) صدر مجلس شرعی، مبارک پور (۳) نگران مجلس برکات، مبارک پور (۴) المجمع الاسلامی، مبارک پور (۵) صدر انجمن امجدیہ ومدرسہ عزیزیہ خیر العلوم، بھیرہ ولید پور، ضلع منڈی (۶) سرپرست مرکزی دار القرأت، ذاکر نگر، جمشید پور۔

(بذریعہ واٹس ایپ)

www.muftiakhtarrazakhan.com

امیر دعوت اسلامی ابوالبلال حضرت مولانا الیاس عطار قادری دام ظلہ، پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ النبی الکریم

نہایت غم ناک خبر ملی ہے کہ حضور تاج الشریعہ، جانشین سرکار مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری کا انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون: یا اللہ! پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ حضرت کو غریق رحمت فرما، الٰہ العالمین حضرت کے درجات کو بلند فرما، پرودگار ان پر انوار وتجلیات کی بارشیں فرما، اے اللہ ان کی تربت کو نور مصطفی ﷺ کے صدقے روشن فرما، یا اللہ حضور تاج الشریعہ کو بے حساب مغرفت سے مشرف فرما کر جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کا پڑوس نصیب فرما، یا رب المصطفیٰ جل جلالہ حضرت کے مریدین، متوسلین اور تمام معتقدین اور خصوصاً آپ کی آل بالخصوص حضرت سیدنا مولانا منان رضا خاں صاحب المعروف بہ منانی میاں اور آپ کی اولاد، سب کو صبر جمیل اجرِ جزیل مرحمت فرما، آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

صلوعلی الحبیب ﷺ۔ اللہ کریم حضرت کی برکتیں ہم کو نصیب کرے اور حضرت کی اسلامی خدمات مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ صلوعلی الحبیب ﷺ۔

(ماخوذ از ویڈیو)

عزیز ملت شہزادۂ حضور حافظ ملت حضرت علامہ ومولانا عبدالعزیز مصباحی دام ظلہ

سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے روشن چراغ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی شخصیت انتہائی متاثر کن تھی، جو بھی آپ پر نظر ڈالتا وہ دیوانہ ہوجاتا؛ یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں ان کے لاکھوں عقیدت مند پھیلے ہوئے ہیں، حضرت کی شخصیت ہمارے لیئے مشعل راہ کا کام کرتی تھی، لیکن افسوس کہ آج وہ مشعل بجھ گئی جس سے یہاں تاریکی پھیل گئی۔ (ماخوذ از: رونامہ راشٹریہ سہارا، گورکھپور ۲۲/جولائی/۲۰۱۸ء

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفکر اسلام حضرت علامہ قمر الزماں خاں اعظمی مصباحی

[جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن لنڈن]

انا للہ وانا الیہ راجعون

جملہ مسلمانان عالم کے لیے یہ اطلاع انتہائی دردناک ہے کہ عالم اسلام کی عظیم عبقری شخصیت، فقیہ عصر تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا، ان کے وصال کی اطلاع پوری دنیا میں چند گھنٹوں کے اندر پھیل گئی اور پوری دنیائے سنیت، شدت غم واندوہ میں ڈوب گئی، میں ورلڈ اسلامک مشن کے جملہ شاخوں اور علماء کی طرف سے شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ عسجد رضا اور جملہ اہل خانہ کو اور پوری دنیائے سنیت کو بالعموم تعزیت پیش کرتا ہوں۔ حضور تاج الشریعہ کا وصال ایک ایسا المیہ ہے جسے ہمیشہ محسوس کیا جائے گا، اور دنیائے سنیت میں جو خلا ہوا ہے، وہ شاید کبھی پر نہ ہو سکے، خدائے قادر و جبار حضرت سیدنا تاج الشریعہ کو مقام بلند عطا فرمائے۔ آمین بجاہ وحبیبہ المرسلین ﷺ کل ہی سے جلسۂ تعزیت وایصال ثواب کا آغاز ہو رہا ہے۔ ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، ہالینڈ، امریکا، کنیڈا، بیلجیم اور ناروے کی جملہ مساجد میں جلسۂ تعزیت منعقد ہوں گے، اس وقت علامہ شہزاد نعیمی، علامہ فروغ القادری، علامہ شفیق الرحمن اور دیگر علمائے کرام تعزیت پیش کر رہے ہیں۔ (بذریعہ واٹس ایپ)

حضرت علامہ مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، سنیئر استاد جامعہ اشرفیہ مبارک پور

ازہری میاں کی رحلت ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے، جامعہ اشرفیہ اور خانوادۂ رضویہ کے روابط ایک زمانے سے قائم رہے ہیں۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا، گورکھپور ۲۲ جولائی/ ۲۰۱۸)

باباجی حضور شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی قادری رضوی: خلیفۂ حضور منانی میاں

حضور تاج الشریعہ، قدرۃ الصلحاء، رئیس الاتقیاء، حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

علیہ بلاشبہ اہل سنت و جماعت کے پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور خاص بندے تھے، اللہ تعالیٰ حضرت کی آخرت میں منازل بلند سے بلند فرمائے اور آپ کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور معتقدین ،متوسلین ، مریدین، ،اخلاف کو آپ کے روشن کیے ہوئے نقوش پا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مذہب حقہ اہل سنت و جماعت مطابق عقائد واعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے پورے خاندان کو اس جان کاہ صدمہ پر صبر، ہمت کو جماعت وحوصلے کی توفیق عطا فرمائے۔ بندۂ ناچیز کو ۱۹۸۵ء میں، جب آپ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور دار العلوم حفظ الاحناف، لاہور میں قیام فرمایا، حضرت کی خدمت کا موقع ملا اور آپ کے قریب میں ساعتیں گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی، اور وہ لمحات فقیر کے لیے سرمایۂ حیات ہے، حضرت کو قریب سے دیکھا تقویٰ وطہارت میں بہت بلند پایہ تھے، حضرت شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ حضرت سے جہاں عرض کیا جائے کہ ''حضور تشریف رکھیں!'' وہ وہیں بیٹھ جاتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ یہاں بیٹھنے کی جگہ ہے یا نہیں۔ تو یہ حضرت کی عاجزی وانکساری وتواضع تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے، اور کروٹ کروٹ انہیں جنت کی اعلیٰ نعمتیں نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان عظیم پر ہمیں اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ہم تمام سنیوں کو آپس میں متحد رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (بذریعہ واٹس ایپ)

عالم اسلام کا نا قابل تلافی نقصان

حضرت علامہ ومولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی

(صدر المدرسین دار العلوم علیمیہ، جمدا شاہی، بستی)

حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت عالم اسلام کا نا قابل تلافی نقصان ہے۔ آپ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی وروحانی وارث اور ان کی سچی نشان تھے۔ آپ کی وفات کے غم میں پورا دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی سوگ کے چادر اوڑھے ہوئے ہے، خبر

www.muftiakhtarrazakhan.com

ملتے ہی دارالعلوم علیمیہ کے اساتذہ اور طلبہ نے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کے ذریعے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے سینکڑوں کی تعداد میں اساتذہ، طلبہ، ارکان اور جمد شاہی کے حضرات رخت سفر باندھ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے، اور آپ کے درجات بلند فرمائے، پوری جماعت اہل سنت کو آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے، اور خانوادۂ رضویہ ہی میں کسی کو اعلیٰ حضرت اور آپ کا سچا علمی اور روحانی وارث و جانشیں ظاہر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

سوگوار: فروغ احمد اعظمی مصباحی (۷ رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ، ۲۱ رجولائی ۲۰۱۸ء (بذریعہ واٹس ایپ)

غلام مصطفی رضوی نوری (مشن مالیگاؤں)

مدینے سے رہیں خود دور اس کو روکنے والے
مدینے میں خود اختؔر ہے، مدینہ چشم اختؔر میں

ماہِ رمضان کی بہاریں تھیں۔ سن ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء۔ اللہ نے فضل فرمایا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا۔ مکۃ المکرمہ کی فضاؤں میں جا پہنچے۔ وادی مکۃ المکرمہ جہاں جلوؤں کا سماں ہے۔ ہر شے منور۔ ذرہ روشن۔ ہر شب تاباں۔ صبح درخشاں۔ جلال کا پہرہ ہے۔ کعبۂ مقدسہ کی بہاریں۔ دل و جاں وجد کناں جھک گئے بہر تعظیم۔ عمرہ کا شرف حاصل ہوا۔ یادوں کے نقوش تازہ ہوئے۔ وفا کی قندیلیں طاقِ دل پر روشن ہوگئیں۔ وفا شعاری نے اس وادی میں عقیدتوں کی فصلیں بوئی ہیں۔ شجر بھی وفادار، حجر بھی وفادار۔ پہاڑ بھی فرماں بردار۔ خلیل اللہ علیہ السلام و ذبیح اللہ علیہ السلام سے رشتۂ غلامی نبھانے والوں کی نسبتیں تازہ ہیں۔ حج و عمرہ کے ارکان کا حصہ بن گئیں۔ صفا و مروہ، مقام ابراہیم و حجر اسود۔ منیٰ و مزدلفہ و عرفات۔ سبھی محبتوں کی علامتیں ہیں۔ سبھی وفا کے نشاں ہیں۔ تسلیم کی خاموش زباں ہیں۔ ماہِ صیام کا پہلا عشرہ تھا۔ مناسکِ عمرہ سے فراغت پایا۔ اطلاع ملی کہ طیبہ کی بہاروں میں قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری تشریف فرما ہیں۔ طیبہ کی یادیں ذہن و دماغ میں نقش تھیں۔ درِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال بے چین کیے دیتا تھا۔ حضور تاج الشریعہ کا یہ شعر

www.muftiakhtarrazakhan.com

بار بار زباں پر مچل رہا تھا۔ لفظ لفظ کی لذت سرشار کیے دیتی تھی۔ قبولیت کے لمحے جواں تھے ؎

وہ بُلاتے ہیں کوئی یہ آواز دے
دم میں جا پہنچوں میں حاضری کے لیے

حرم کی فضاؤں میں افطار کی سعادت حاصل کی۔ ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے۔ کالطف لیا۔ تراویح ہوٹل پر ادا کی۔ شب کا کچھ لمحہ آرام کیا۔ سحری کی۔ فجر ادا کی۔ سلام پڑھا۔ تصور کی بزم میں سبز گنبد کا نور دلوں کے زنگ دور کر رہا تھا۔ آرزوئیں مچل رہی تھیں۔ محبوب کے درِ پاک کی حاضری۔ یومِ جمعہ۔ پھر مرشدِ گرامی کا دیدار۔ جن کی نعتوں نے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دیے فروزاں کیے۔ انھیں پانے کی دُھن؛ وہ بھی طیبہ کی بہاروں میں۔ فجر سے فارغ ہوئے۔ عزمِ طیبہ لیے بس میں سوار ہوئے۔ بس سوئے طیبہ چل دی۔ حرمین کے مناظر اور وادیاں۔ آرزوؤں کا سفر جاری تھا۔ ابھی حرم مکی سے کچھ مسافت طے ہوئی تھی۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی گئیں ؎

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں
جانبِ طیبہ سب کے سفینے چلیں

[تاج الشریعہ]

صبح کی تازہ ہوائیں جب سوئے طیبہ سے چلتیں تو صحرا میں عجب خوش بو پھیل جاتی۔ ابھی آفتاب کی تمازت شروع نہیں ہوئی تھی کہ صحرا میں کھجوروں کے باغات کا کیف نظارہ دکھائی دیا۔ ان راہوں نے کئی ادوار دیکھے۔ انھیں رہ گزر سے صدیوں سے عشاق کے قافلے گزرتے آئے ہیں۔ جن کی منزل طیبہ رہی ہے۔ یہ راہیں بڑی عظیم ہیں۔ ان کی مسافرت کی منزل طیبہ ہے۔ راہ بھر اعلیٰ حضرت کے اشعار ذوقِ محبت کو بڑھاتے رہے۔ طیبہ کی منزل قریں ہے۔ لمحوں کی بھی معراج ہو رہی ہے۔ ہر ساعت تجسس بڑھاتی ہے۔ سورج کی تمازت بڑھی تو صحرائے طیبہ کی گرم فضائیں ان قافلوں کی یاد دلانے لگیں جو ان وادیوں سے گزرے تھے۔ جن کی تلواریں کفر پر پڑی تھیں اور نفاق کی گردنیں جن سے کٹی تھیں۔ جن کے نغموں نے افریقہ کی وادیوں میں نغماتِ توحید و رسالت سے اندھیرے دور کیے تھے۔ جن کی تکبیروں نے وادیِ مغرب میں تمدنِ نصاریٰ کو سرنگوں کیا تھا۔ جن کے علم و

www.muftiakhtarrazakhan.com

فضل نے اندلس وطلیطلہ کی دانش گاہوں میں انسان بنائے تھے۔ان عاشقانِ رسول نے طیبہ سے فیض پا کر جہان میں دین کا رُخ اجلا کیا تھا۔ابھی تصورات کی بزم ختم نہ ہوئی تھی کہ طیبہ کی خوشبوئیں دلوں کو گدگدانے لگیں۔ ؎

خلد زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

[تاج الشریعہ]

دوپہر کا وقت تھا۔طیبہ امینہ کی بہاروں میں جا پہنچے۔ہاں! طیبہ ٹوٹے دلوں کا سہارا ہے۔جہاں سے الفت-مومن کی معراج ہے-ہاں! طیبہ زنگِ خیال دھو دیتا ہے اور مصفّٰی کر دیتا ہے۔ہاں! یہاں کی خاک کو سرمہ بنانے والوں کی نگاہیں دانشِ فرنگ سے مرعوب نہیں ہوتیں۔خاکِ حجاز نے شوکتِ دارا وسکندر کو دھندلا دیا۔وہ جو یہاں کے اسیر ہوئے تاج وتخت ان کے قدموں میں پڑے دیکھے۔فضائے طیبہ سے اٹھنے والے غبار دلوں کی کلیاں کھلاتے ہیں۔ابھی دل کو سنبھالنا تھا۔یہ روشنی سی کیا ہے خوشبو کہاں سے آئی۔گلیاں مہک رہی تھیں۔سامنے بہاروں کا سماں تھا۔وہ بہاریں جو خزاں سے دور ہیں۔ہر طرف نور ہی نور تھا۔نور کی خیرات بٹ رہی تھی۔آفتاب کی تمازت بھی رحمت کی شبنم محسوس ہو رہی تھی۔وارفتگی شوق میں سوئے گنبد خضرا چل دیے۔ابھی دوپہر کے ٹھیک دو بجے تھے۔مسجد نبوی میں ظہر ادا کی۔گناہوں سے آلود جسم،عصیاں سے بوجھل نگاہیں اور درِ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری بساط کیا ہے۔یہ تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہے۔فضل واحسان ہے کہ طیبہ بلا لیا۔باب السلام کے روبرو تھے۔تشکر کے موتی رخسار پر ڈھلک پڑے۔زباں گنگ ہوگئی۔مواجہ شریف روبرو۔یہاں صرف اشعارِ اعلیٰ حضرت جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے۔ ؎

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیا دیجیے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

[اعلیٰ حضرت]

سنہری جالیاں ہیں۔آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم کی حد نہیں۔درودوں کے نغمے ہیں۔ادب کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ساعتیں ہیں۔ یہاں دل کا حال بھی کھلا ہے۔ جذبات بھی عیاں۔ سلام پیش کیا۔ یارانِ پاک کی بارگاہ میں بھی توشہ دل نذر کیا۔ صدیق وعمر کی شان پر سلام۔ ان کی جاں نثاری پر سلام۔ ان کی قسمت پر سلام۔ باب البقیع سے باہر آئے۔ زیر لب۔ مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام۔ کی ڈالیاں پیش کیں۔ ایک ایک لفظ معنویت بکھیر رہا تھا۔ مفہوم دل پر کھل رہا تھا۔ درِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر آئے۔ عصر کی گھڑیاں قریب تھیں۔ خلیفۂ تاج الشریعہ مولانا عاقب فرید قادری [وصال ۱۹/ جولائی ۲۰۱۸ء۔ مترجم کنزالایمان انگلش] سے محبی شہباز رضوی نے رابطہ کیا۔ حضور تاج الشریعہ کی مدنی قیام گاہ کا پتہ معلوم کیا۔ پھر ہوٹل ایلافِ طیبہ چل دیے؛ جہاں اختر سنیت پوری تب وتاب سے جلوہ گر تھا۔ چند ساعتوں میں قیام گاہ پہنچ گئے۔ ہم ہال میں رک گئے۔ برابر کے کمرے میں حضور تاج الشریعہ جلوہ بار تھے۔ ہال میں مولانا عاقب فریدی محبت سے ملے۔ طیبہ کی بہاروں کا تذکرہ ہوا۔ کنزالایمان انگلش کی توسیع سے متعلق کچھ منصوبہ بندی رہی۔ علمی گفتگو جاری تھی۔ افریقہ ودیگر بلاد سے علما کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ نمازِ عصر مولانا عاقب کی اقتدا میں ادا کی۔ سامنے کھڑکی سے سبز گنبد کا جلوہ نگاہوں کی تازگی بڑھاتا تھا۔ نماز سے فارغ ہوئے۔ علمائے کرام سے ملاقاتیں رہیں۔ افطار کا وقت قریب ہوا۔ محفل سج گئی۔ ہال پُر ہوگیا۔ نعت ومناقب کے نذرانے۔ ہندو پاک کے نعت خواں سوز بڑھا رہے۔ اکابر کے کلام کی بات ہی نرالی ہے۔ ابھی بزم سجی تھی کہ روشنی بڑھی۔ حضور تاج الشریعہ بزم میں تشریف لے آئے۔ سب نگاہیں ادھر ہی تھیں جدھر شمعِ طیبہ سے نور پانے والا اختر جلوے بکھیر رہا تھا۔ ان کی توجہ خاص ہم غلاموں کی جانب مبذول تھی۔ سبحان اللہ! کیسا نور افزا سماں! ایمان کی فصل ہری بھری ہوگئی۔ طیبہ کی بہاروں میں نورانی وجود حرارتِ ایمانی بڑھا رہا تھا۔ بہت اطمینان سے آپ تشریف فرما تھے۔

اس درمیان ثنا خوانی جاری تھی۔ کلام الامام امام الکلام سے محبتوں کی سوغات بٹ رہی تھی۔ واقعی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کے اشعار کی معنویت اور روح۔ درِ طیبہ پر کھلتی ہے۔ ہر ہر شعر اپنے باطن کی خوشبو سے آشنائی بخشتا ہے۔ پھر حضور تاج الشریعہ نے سبز گنبد کی ان بہاروں میں داخلِ سلسلہ فرمایا اور افطار کو تشریف لے گئے۔ ہم نے موجود علما وخواص کے ساتھ افطار کیا۔ حضور تاج الشریعہ کے دستر خوان پر قسم قسم کی نعمتیں تھیں۔ نمازِ مغرب باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد نیاز کا اہتمام تھا۔ استفادہ کیا۔ پھر مرشد کی بارگاہ سے رخصت ہوئے۔ سبز

www.muftiakhtarrazakhan.com

گنبد کے جلوے نظارہ کیے۔ میقاتِ مدینہ ذوالحلیفہ پہنچے۔ احرام باندھا۔ عازم حرم ہوئے۔ راہ میں سحری کی۔ حرم پہنچ کر فجر ومناسکِ عمرہ ادا کیے۔

ابھی رمضان المبارک کے سترہ روزے ہوئے تھے کہ دوبارہ طیبہ کا عزم ہوا۔ سترہویں کی دوپہر عازم مدینہ ہوئے۔ طیبہ کی راہیں اشعارِ رضا کے نغموں سے گُل زار بنی ہوئی تھیں۔ شام ہوئی کہ زندگی کی صبح نمودار ہوگئی۔ جانبِ بطحا سے ہوائیں چلنے لگیں۔ گرمی کی حدت کا احساس رُخصت ہوا۔ دارالشفاء سے پیامِ تازہ آنے لگے۔ جذبات مچلنے لگے۔ ارمان جوش پانے لگے۔ خیالات کی وادیاں بہار بہار ہوگئیں۔ داخلِ شہر مقدس ہوئے۔ دور سے ہی مسجد نبوی کے مینار نظر آنے لگے۔ ہم قیام گاہ پہنچے؛ معلوم کیا کہ حضور تاج الشریعہ طیبہ میں موجود ہیں یا ہند رُخصت ہوئے۔ اِس اطلاع نے غنچۂ دل کھلا دیا کہ حضور تاج الشریعہ نے قیامِ طیبہ کی مدت طویل کی۔ قافلے نے اقامت بڑھادی۔ تشنہ لبی تھی۔ بلادِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے رُخصت گوارہ نہ تھی۔ ہوتی بھی کیسے۔ ؎

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ

رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک

موراجیر الرجے درک درک

طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

[اعلیٰ حضرت]

ہوٹل میں اسباب رکھے۔ پھر حضور تاج الشریعہ کے کاشانہ کو چل دیے۔ ابھی افطار کو کچھ وقت باقی تھا۔ ثنا خواں نغمے الاپ رہے تھے۔ ہوائیں چل رہی تھیں۔ سبز گنبد روبرو تھا۔ مسجد نبوی کی بہاریں۔ ذکرِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے تر زبانیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پھوہار پڑ رہی ہو۔ جیسے بادل گھر رہے ہوں۔ جیسے بارانِ رحمت برس رہی ہو۔ جیسے کلیاں چٹک رہی ہوں۔ جیسے پھول کھل رہے ہوں۔ جیسے گلشن مہک رہے ہوں ؎

انھیں کی بو مایۂ سمن ہے، انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے

انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

[اعلیٰ حضرت]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دست بوسی کا موقع ملا۔ جوق در جوق زائرین آتے رہے۔ دیدار کی لذت پاتے رہے۔ آج بوقت افطار حضور تاج الشریعہ نے شرکا کے لیے دعا کی۔ دَم فرمایا۔ چہرے پر نور کا پہرا تھا۔ نعت خوانی ہوئی۔ کلام الامام کی سوغاتیں، کلامِ مفتی اعظم کی عطر بیزی، کلامِ اختؔر کی نوا سنجی۔ سماں بندھ گیا۔ یوں لگا جیسے توشے بٹ رہے ہوں۔ جیسے مُرادوں سے دامن بھرے جا رہے ہوں۔ جیسے سبز گنبد سے مدد مل رہی ہو۔ جیسے فریاد رَسی ہو رہی ہو۔ جیسے حسرتیں پوری ہو رہی ہوں۔ جیسے جھولیاں بھری جا رہی ہوں۔ جیسے منھ مانگی مرادیں مل رہی ہوں ؎

ان کے در پہ اختؔر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

[تاج الشریعہ]

افطار کیا۔ نماز پڑھی۔ سوئے حرم نبوی چل دیے۔ اب روزانہ کا معمول بن گیا کہ سرِ شام حضور تاج الشریعہ کے دولت کدہ پہنچ جاتے۔ زیارت کرتے۔ نعت خوانی سے کشکولِ مراد بھرتے۔ طیبہ کی بہاروں میں ثنا خوانی کی لذت پاتے۔ تشنہ لبی دور کرتے۔ پھر پیاس بڑھاتے۔ دیدار کی تمنا کو فروزاں کرتے۔ پھر افطار کرتے۔ آتے جاتے۔ مراد پاتے۔ تمنا بڑھاتے۔ یوں ہی چار پانچ دن گزر گئے۔ پھر وہ ساعت آئی کہ قافلے حجاز سے ہند آنے کو تھے۔ حضور تاج الشریعہ کی ہند روانگی تھی۔ ۲۱/ رمضان کی سہ پہر تھی۔ ہم کاشانۂ حضور تاج الشریعہ پہنچے۔ آج بڑا کیف آور لمحہ تھا۔ نمازِ عصر حضور تاج الشریعہ نے خود پڑھائی۔ فراغت کے بعد نعت خواں محمد زبیر مکی و ڈاکٹر نثار احمد معرفانی کو آگے بُلوایا۔ مسند پر بٹھایا۔ حمد باری تعالیٰ پڑھی گئی۔ کلام الامام سے آغاز ہوا۔ آج یوم شہادتِ مولائے کائنات تھا۔ کئی نسبتیں جمع تھیں۔ صاحبِ نسبت جلوہ گر تھے۔ محفل اشک بار کیے دیتی تھی ؎

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا
تمہارے کوچے سے رخصت نے کیا نہال کیا

[اعلیٰ حضرت]

www.muftiakhtarrazakhan.com

کئی کلام کی حضور تاج الشریعہ نے خود فرمائش کی اور خود بھی پڑھ رہے تھے۔لہہائے مبارک ہل رہے تھے۔نعت خواں نے یہ کلام بھی پُرسوز پڑھا۔آنکھیں بھیگ گئیں ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

[اعلیٰ حضرت]

ابھی گلشن طیبہ کا ذکر چل رہا تھا۔دشتِ طیبہ کی یادیں تازہ تھیں۔محویت کا عالم طاری تھا۔نغمۂ دل چھڑ گیا ؎

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

[علامہ حسنؔ رضا بریلوی]

نعت خواں نے گرہ لگائی۔ایک ایک مصرعہ جذبات کی نمائندگی کر رہا تھا۔طیبہ سے واپسی کا پیام روح کو زخمی کیے دیتا ہے۔اس در کی حاضری حضوری کی لذت سے آشنا کرتی ہے۔جدائی جذبات کو مضمحل کر دیتی ہے۔درِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری عاشق کو کیسے گوارا ہو سکتی ہے!ابھی اس کلام کی تکرار جاری تھی کہ نعت خواں نے دوسرا کلام شروع کیا۔حضور تاج الشریعہ نے خود مقطع کی تکرار فرمائی۔کیف کے عالم میں ؎

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

محفل اختتام کو تھی۔قبولیت کی ساعتیں۔زبانِ اختؔر سے نغماتِ بخشش امڈ رہے تھے۔بخشش کے سفینے ترنے کو تھے۔سبز گنبد سے قبولیت کی سند گویا عطا ہو رہی تھی۔وہ ساعت سعید آئی جب سب حالت قیام میں آ گئے۔بصد ادب کھڑے ہو کر وہ عمل پیش کیا۔جو اسلاف سے متوارث چلا آ رہا ہے۔پھر ارض طیبہ۔سامنے جلوۂ محبوب۔قبولیت کے لمحے لفظ لفظ سے وضع ہونے لگے ؎

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کی زبان مبارک سے جب سلامِ رضا کے اشعار ادا ہوتے تو تپشِ محبت بڑھ جاتی۔ آنکھیں فرطِ عقیدت سے چھلک جاتیں۔ سراپائے مصطفی کا بڑا اچھوتا بیاں بریلی کے تاج دار نے نظم کیا۔ حضور تاج الشریعہ نے درجنوں اشعار زیرِ سایۂ گنبد خضرا پڑھے۔ پڑھوائے۔ سُنے اور سُنوائے۔ پھر دعا فرمائی۔ عقیدے کے تصلب کا بیاں۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر استقامت کی دعا۔ بے شک ایماں کے جوہر کی حفاظت کی دعا درِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر قبولیت کا تمغہ وصول کر رہی تھی ؎

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

[اعلیٰ حضرت]

بلبل باغ مدینہ کو سُنا دے اخترؔ
آج کی شب ہے فرشتوں سے مباہات کی رات

[حضور تاج الشریعہ]

اسی شب قافلہ سالارِ عشق-سوئے ہند روانہ ہوئے۔ یہ حیاتِ ظاہری کا آخری سفرِ حرمین تھا۔ پھر حضور تاج الشریعہ کے خلیفہ وعزیز داماد مفتی شعیب رضا نعیمی اگلے رمضان میں وصال فرما گئے۔ پھر حضور تاج الشریعہ کی علالت۔ اور ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء/۷/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ کو علم وفن کا یہ آفتاب وماہ تاب متاعِ عشقِ رسول جہان میں تقسیم کر کے عازمِ خلد بریں ہو گیا ؎

اخترؔ خستہ بھی خلد میں چل دیا
جب صدا دی اسے مرشدی نے چلیں
اخترؔ قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے

[تاج الشریعہ]

www.muftiakhtarrazakhan.com

دورانِ قیامِ طیبہ امینہ ہم نے قصد کیا تھا کہ مواجہ شریف میں حضور تاج الشریعہ کے ہم راہ حاضر ہوں گے۔ایک شب دیکھا کہ مواجہ شریف میں حضور تاج الشریعہ حاضر ہیں۔حاضر در ہوئے۔آپ کے ہم راہ چند محبین تھے۔لیکن! ابھی چند لمحے بھی نہیں گزرے تھے کہ اژدہام جمع ہو گیا۔ایک عاشق کے دیدار کو دل کھینچے چلے آئے۔ اپنے در پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عظمت دی کہ جس نے چہرہ دیکھا؛ فِدا ہو گئے۔زیارت کی؛ دل بچھ گئے۔کیا شامی، کیا ترکی، کیا یمنی، کیا عربی جسے دیکھو محویت سے عاشقِ مصطفی کی زیارت کیے جا رہا ہے۔

ابھی طیبہ کی یادوں کے کئی اوراق تشنہ ہیں۔پھر دیکھو شہر محبت سے کب بلاوا آتا ہے۔مردانِ حق دامن بھر چلے۔حضور تاج الشریعہ نوازے گئے۔ایسے کہ زمانے کو نوازا۔عطائے طیبہ ہوئی ایسی کہ لاکھوں دلوں میں بس گئے۔نگاہِ مفتی اعظم کی کیسی جلوہ گری تھی کہ- چمک رہا ہے اختر ہزار آنکھوں میں- بلکہ یہ تمثیل ہے۔بلاشبہ کروڑوں نگاہوں میں چمک گئے۔کیوں کہ انھیں موت نے حیات کا پروانہ دیا۔طیبہ کی بزم سے انھیں نوید کیسی ملی۔سُنیے دل کے کان سے سُنیے۔کیا کہتے ہیں تاج الشریعہ۔

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت ازہری میاں کا وصال پُر ملال

محمد علاؤالدین قادری رضوی

مرکز علم وعقیدت بریلی شریف سے موصولہ اطلاع کے مطابق آج ۲۰/جولائی، بروز جمعہ، ۲۰۱۸ء (مورخہ ۴/ذی القعدہ ۱۴۳۹ھ) بوقت شام، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم، تاج الشریعہ، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری رضوی ازہری میاں (قاضی القضاۃ فی الہند) کے انتقال کی خبر برقی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بجلی کی طرح پوری دنیا میں پھیل گئی، اور جہاں جہاں اہل سنت و جماعت کے افراد اپنے کاموں میں مگن تھے، خبر ملتے ہی جیسے ان کے اعضا شل ہو گئے ہوں، کچھ دیر کے لیے ہوش وحواس جیسے باختہ ہو گئے ہوں، میری

www.muftiakhtarrazakhan.com

حالت تو عجیب ہوگئی ، رات ہی حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا تھا اور آج ہی یہ دل دہلا دینے والی خبر موصول ہوئی ، گجرات ، بہار ، یوپی ، اترانچل ، اور دیگر تمام جگہوں سے تصدیق کے لیے کال آنے شروع ہوگئے ۔ میں کہتا بھی تو کیا کہتا ، صرف یہ کہہ کر فون رکھ دیتا کہ آپ نے صحیح سنا ہے ، مجھے بھی یہی خبر ملی ہے ۔ ایک صاحب تو فون پر ہی رونے لگے ، مجھے بھی ہلکا کر دیا ، بڑی مشکل سے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے انہیں سمجھایا ، پھر فون رکھ دیا یہ نقصان ایک شہر یا ایک ملک کا نہیں تھا ، بلکہ ایک عالَم کا نقصان ہے ۔ جس کی بھر پائی بڑی مشکل سے ہی ہوتی ہے ، حضرت کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ محض دس منٹ میں میرے واٹس ایپ پر ۵ سو سے زائد غم وآلام کے پیغامات موصول ہوئے ، آپ ملت اسلامیہ کے عظیم مینار تھے ، دارالافتاء والقضاء کے باصلاحیت مفتی ومنصف تھے ، ہمہ رنگ شخصیت کے حامل تھے ، بریلی کے عظیم اسلامی عربی یونیورسیٹی ''جامعۃ الرضا'' کے بانی تھے ، آپ شرعی کونسل آف انڈیا کے روح رواں تھے ، آپ عربی ، اردو ، فارسی ، انگریزی اور دیگر زبانوں پر مشتمل کتابوں کے مصنف تھے ، آپ نظم ونثر کے میر کارواں تھے ، آپ محبت وشفقت کے ایک حسین سنگم تھے ۔

حضرت تاج الشریعہ کی رحلت پر پوری دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی شقی سے شقی القلب کی آنکھیں بھی اشکبار ہوگئیں ۔ جنہیں رونا نہیں آتا وہ غم واندوہ معمور خبر سن کر رو دیئے ۔ علمی دنیا میں ایک عظیم خلا پیدا ہوگیا ۔ جسے دیکھو وہ ایک دوسرے کا منہ تکتا نظر آتا ۔ کہ آخر جماعت اہل سنت کا مستقبل کیا ہے دنیائے سنیت کے سب سے بڑے عالم ، مفتی ، محدث کا آخرت کی طرف عازم سفر ہو چکا ہے ۔ جہاں سے واپسی اس دار فانی کی طرف کسی بھی حالت میں ناگزیر ہے ۔ آپ صالحین کی جماعت سے تھے ، موت نے آپ کو دراصل حقیقی زندگی عطا کر دی ، جس محبوب کے فراق میں شب وروز آنسوؤں کا سمندر بہایا کرتے تھے اس سے ملنے کے دن آگئے ، آپ کے کفن میں سے خوشبوؤں کے تارے سجائے جارہے تھے ، اللہ عزوجل جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین ۔

شریک غم : محمد علاؤالدین قادری رضوی (قاضی شہر وصدر مفتی : محکمۂ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء میرا روڈ ، ممبئی)

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسلامی دنیا میں تاج الشریعہ سے بڑا کوئی راہ نما نہیں

فخر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا شیخ ابوبکر احمد ملباری

(سربراہا علیٰ مرکز الثقافۃ السنیۃ کیرلا)

اسلامی دنیا میں تاج الشریعہ سے بڑا کوئی مذہبی رہنما نہیں ہوسکتا، وہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے لیے پوری دنیا میں جانے جاتے تھے۔ان کے وصال سے دکھن بھارت کے لاکھوں مرید غمزدہ ہیں۔

(ماخوذ از ہندی اخبار)

واضح رہے کہ شیخ ابوبکر، تاج الشریعہ کے جنازے میں شرکت کرنے گئے تھے، آپنے بریلی کے نوری مہمان خانے میں رضا اکیڈمی ممبئ اور تنظیم علمائے اسلام کی طرف سے ہوئی محفل ایصال ثواب میں شرکت کی اور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے تاج الشریعہ کی زندگی پر روشنی ڈالی۔فاتحہ کے بعد آپ نے تاج الشریعہ کے مزار پر حاضری دی۔گل اور چادر پوشی کر کے خراج عقیدت پیش کی۔اس کے علاوہ انھوں نے درگاہ اعلیٰ حضرت پر بھی حاضری دی اور شہزادۂ تاج الشریعہ شہر قاضی مفتی عسجد رضا خاں سے ان کے گھر پر ملاقات کی۔تاج الشریعہ کی رحلت علمی ودعوتی خسارہ ہے، آپ کی شخصیت عالم اسلام کے علمائے کرام اور سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے اکابر میں سے تھی۔آپ زہد وتقویٰ، علم وعمل اچھے اخلاق اور دعوت وتبلیغ کے سچے علم بردار تھے۔آپ دنیاے سنیت کے عظیم راہ نما اور افکار رضا کے امین و پاسباں تھے۔ازہری میاں کی شخصیت ہمارے لیے مشعل راہ تھی

''واضح رہے کہ بریلی شریف کے خانوادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی کے انتقال پر ملال کی خبر ملتے ہی جہاں پوری دنیا رنج والم میں ڈوب گئی وہیں مرکز الثقافۃ السنیۃ میں خاموشی اور سکتہ طاری ہوگیا۔پوری ریاست میں رنج والم کی لہر دوڑ گئی، اور جامعہ کے ماتحت فاتحہ وایصال ثواب کی مجلس منقد ہونے لگیں، صحن جامعہ میں تعزیتی نشست کے ساتھ آج درس بخاری میں بڑے پیمانہ پر حضرت کی ذات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور مختلف دینی ودعوتی خدمات سمیت فقہی علمی پہلو پر روشنی ڈالی گئی۔اجلاس میں مولانا موسیٰ ثقافی، مفتی ابراہم علیمی سمیت اراکین جامعہ اور ہزاروں کی تعداد میں طلبہ شریک رہے۔اجتماعی دعا کے بعد شیخ ابوبکر احمد کی سربراہی

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں وفد مرکز تعزیت کے لیے بریلی شریف روانہ ہوگیا''۔

(راشٹریہ سہارا بنگلور، ۲۴، جولائی، ۲۰۱۸)

محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین مصباحی دام ظلہ

صدر المدرسین وصدر شعبۂ افتا جامعہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

آج عالم اسلام کے لیے بڑے ہی قلق اور قلبی اضطراب کی بات ہے کہ ہم سے علامہ اختر رضا ازہری رخصت ہوگئے۔ان کی علمی وروحانی شخصیت خانوادۂ امام احمد رضا کی انتہائی مصروف ذات تھی۔آپ نے مفتی افضل حسین مونگیر اور مفتی اعظم ہند سے باقاعدہ افتا کی تربیت لی۔ان کی عربی، اردو، انگریزی، تصانیف، عربی واردو تراجم، سمیناروں کے مقالات اور فقہی وعلمی شہہ پارے، ان کی عظیم یادگار ہیں۔جو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے مشعل راہ بنی رہیں گی۔ (ماخوذ از: روزنامہ راشٹریہ سہارا، گورکھ پور، ۲۲ جولائی ۲۰۱۸)

رئیس القلم حضرت علامہ ومولانا یٰسین اختر مصباحی

(بانی دارالقلم، نئی دہلی وبانی رکن المجمع الاسلامی، مبارک پور)

کبھی کبھی محاورے بھی بولنے لگتے ہیں، جیسے آج طویل علالت کی بعد خانودۂ رضا بریلی شریف کے دینی وعلمی چشم وچراغ اور عالم اسلام کے علمائے کرام، مشائخ طریقت اور سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے دینی پیشوا حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری بریلوی کے وصال پر سب کی زبان بے ساختہ یہی نکل رہا ہے کہ علم وعمل اور شہرت ومقبولیت کا جہان اٹھ گیا۔یہ حقیقت ہے کہ تاج الشریعہ خانودۂ رضا میں افکار رضا، علوم رضا اور کردار رضا کے امین وپاسبان تھے، اسی طرح حضرت تاج الشریعہ کا وصال ملک وملت اور سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے لیے ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے۔ (ماخوذ از روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲ جولائی ۲۰۱۸)

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا ڈاکٹر مفتی مکرم احمد شاہی امام شاہی مسجد فتح پوری، دہلی

حضرت تاج الشریعہ عظیم علمی وروحانی شخصیت کے حامل تھے۔وہ اعلیٰ حضرت کے علوم کے سچے وارث اور مفتی اعظم ہند کے باوقار جانشین تھے ۱۹۸۱ء میں مفتی اعظم ہند کے وصال کے بعد ملی قیادت کے خلا کو انھوں نے بخوبی پُر کیا۔ان کے انتقال سے ملت اسلامی عظیم عالم اور قائد سے محروم ہوگئی۔

حضرت ازہری سے میری جب بھی ملاقات ہوئی تو خصوصی محبت کا اظہار کیا اور دعائیں دیں۔خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے ہمارا تعلق قدیمی ہے اور اس میں اضافہ ہی ہوا ہے، اور بالواسطہ یا بلاواسطہ دعائیں ملتی رہی ہیں۔حضرت ازہری میاں کی دعائیں مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی کی معرفت بھی ملتی رہتی تھیں، حضرت کے داماد اور میرے مخلص دوست تھے۔اس موقع پر خانوادۂ اعلیٰ حضرت بالخصوص صاحبزادہ جانشین تاج الشریعہ مولانا عسجد رضا خاں قادری کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔(انقلاب دہلی ۲۴ جولائی ۲۰۱۸)

پروفیسر مولانا غلام یحیٰ انجم مصباحی : صدر شعبۂ علوم اسلامی ہمدرد یونیورسٹی دہلی

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ سبھی انسان مردہ ہیں علمائے دین کے سوا،لیکن علمائے دین خواب ونوم کے شکار ہیں علمائے باعمل کے سوا۔ٹھک ایسے علمائے باعمل خسران میں ہیں علمائے مخلصین کے سوا،لیکن باعمل علمائے دین مخلصین بھی گھاٹے میں ہیں خوف الٰہی اور خشیت خداوندی والے علمائے دین کے سوا۔اندرا گاندھی کے زمانے میں نس بندی کے حوالے سے حکومت ہند کی مرکزی پالیسی کے خلاف نس بندی حرام ہے،حرام،حرام ہے کا فتویٰ دینے والے عالم دین مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کے جانشین تھے تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں،اعلیٰ حضرت کی علمی وراثت،مفتی اعظم ہند کے فقہ وحق بیانی اور خانوادۂ رضا بریلی کی آخری مذہبی علمی یادگار تھے،حضرت علامہ ازہری میاں،جنھیں اسلامی حکم اور شرعی موقف بیان کرنے میں اپنے دونوں خداترس بزرگ علمائے دین مخلصین اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کی بے باک حق بیانی وراثت میں ملی تھی۔

علامہ ازہری میاں کی علمی شخصیت، پیری مریدی کی شہرت ومقبولیت میں گم ہوگئی،حالاں کہ ان کے علم

www.muftiakhtarrazakhan.com

وفضل اور فقہ وفتاویٰ کے علماے زمانہ معترف ہیں، اعلیٰ حضرت کی زبان کو سمجھنے والے ہی آج کل ناپید ہیں، جب کہ ازہری میاں نے فتاویٰ رضویہ جلد اول کا عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور کئی عربی کتابیں عربی زبان میں لکھی ہیں۔(انقلاب دہلی ۲۴ جولائی ۲۰۱۸)

معروف علمی وادبی شخصیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن شرر مصباحی

ہماری نظر میں موجودہ دور میں تاج الشریعہ ہی علوم اعلیٰ حضرت کے سچے اور حقیقی نمائندہ تھے، دین و شریعت اور علم وادب اور نعتیہ شاعری میں ان کے واقعی جانشین تھے۔

[روزنامہ انقلاب، نئی دہلی، ۲۲/جولائی ۲۰۱۸ء]

آہ، صد آہ! حضرت تاج الشریعہ

[فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمٰن صاحب پورنوی]

اس وقت جب حضرت تاج الشریعہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ان کی روح اعلی علیین میں امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم علیہم الرحمۃ کی روحوں سے ہمکنار ہوگئی اور ان کا جسد عنصری اپنے ان اجداد کے جوار میں مدفون ہو چکا۔قلم تو قلم، دل ودماغ بھی ساتھ نہیں دے رہے ہیں کہ ان کی یادوں کے بکھرے ہوئے جواہرات کو حافظے کے نہاں خانہ سے نکال کر کاغذ وقرطاس کے سپرد کروں۔اس لئے بظاہر کچھ غیر مربوط سے شذرات ہی املا کرانے پر مجبور ہوں۔ ویسے غائر نظر سے دیکھنے پر کچھ نہ کچھ ربط بھی ضرور نظر آئے گا۔

حضرت تاج الشریعہ کا یہ شعر ذہن کی اسکرین پر بار بار نمودار ہو رہا ہے:

دیکھنے والو جی بھر کے دیکھو ہمیں
کل نہ رونا کہ اختر میاں چل دئے

شعر کے پہلے مصرعے پر تو اوپر اوپر سب نے عمل کیا، ان کے ظاہر کو خوب دیکھا، مگر اندر جھانکنے کی کوشش بہت کم لوگوں نے کی۔وہ کیا تھے اور کیسے تھے؟ کاش ان پر حاشیہ نشینوں کے اپنے ذاتی مفادات کا حجاب

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہیں ہوتا تو لوگ بند آنکھوں سے ہی نہیں، کھلی آنکھوں سے بھی دیکھ پاتے کہ وہ امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم کی علمی و روحانی امانتوں کے کیسے عظیم وارث و امین تھے۔

(۱) اس وقت سال تو یاد نہیں آرہا ہے، مگر اچھی طرح یاد ہے کہ جب پہلی بار کیرالہ کے جامعہ ''الثقافۃ السنیۃ'' سے شیخ ابوبکر شافعی مدظلہ اور ''الجامعۃ السعدیہ'' سے شیخ عبدالقادر شافعی علیہ الرحمۃ بریلی شریف حاضر ہوئے اور رضا مسجد میں نماز ادا کی تو اپنے مذہب کے مطابق رفع یدین کیا۔ پھر باہر آکر لوگوں سے دریافت کیا: این الشیخ الازھری؟ [حضرت ازہری صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں؟] مگر لوگوں نے غیر مقلد سمجھ کر التفات ہی نہیں کیا۔ لیکن ایک بارہ تیرہ سالہ طالب علم حضرت ازہری صاحب علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ کی بالائی منزل پر قائم ''ازہری دارالافتا'' میں آیا، یہاں اس وقت حضرت علیہ الرحمہ، مولانا یٰسین اختر مصباحی اور یہ فقیر علمی مذاکرہ میں مشغول تھے۔ آتے ہی اس طالب علم نے کہا: حضرت! دو غیر مقلدین آپ سے ملنا چاہتے ہیں، منع کردوں؟ میں نے اسے ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا: تم اجازت لینے آئے ہو یا حکم سنانے؟ پھر حضرت علیہ الرحمۃ سے عرض کیا: حضور! وہ غیر مقلد نہیں، قادیانی ہوں، آپ تو ان سے ملنے نہیں جارہے ہیں، وہ ملنے آرہے ہیں، آنے دیں، ہوسکتا ہے خدا ان کو ہدایت دے دے! مصباحی صاحب نے بھی میری تائید کی اور حضرت علیہ الرحمۃ نے اس طالب علم سے فرمایا: اچھا، آنے دو! اس پر وہ لڑکا واپس گیا اور سفید جبے میں ملبوس، سر پر مخصوص انداز کے عمامے سجائے ہوئے دو اشخاص زینے سے برآمد ہوئے اور ایک ہی سانس میں کہا: السلام علیکم نحن معکم فی تکفیر الوھابیہ مأئہ فی مأئہ۔ یعنی ہم لوگ وہابیوں کے تکفیر کے سلسلے میں سو فیصد آپ حضرات کے ساتھ ہیں۔ اس سے ہم لوگ سمجھ گئے کہ یہ غیر مقلدین نہیں ہوسکتے ایسا لگتا ہے کہ سنی شافعی ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور ''اہلا وسہلا'' کہہ کر مصافحہ و معانقہ کئے۔ پھر حضرت علیہ الرحمۃ نے انٹر کام سے گھر میں اطلاع دے کر بہت ہی پرتکلف ناشتہ اور چائے منگوائی۔

اس وقت وہ حضرات اردو بالکل نہیں بول پاتے تھے بلکہ صحیح طور پر سمجھ بھی نہیں پارہے تھے اسی لئے عربی میں گفتگو شروع ہوئی۔ ہر چند کہ شافعی حضرات کو حدیث و تفسیر سے شغف زیادہ ہوتا ہے مگر ہم نے دیکھا کہ کسی بھی موضوع پر وہ حضرات اگر دو یا تین حدیثیں پیش کرتے تو حضرت علیہ الرحمۃ اسی عنوان پر پانچ چھ حدیثیں کتابوں کے حوالوں کے ساتھ پیش فرمادیتے۔ وہ حضرات اگر کوئی آیت تلاوت کرتے اور اس کی تفسیر میں ایک یا دو کتابوں

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی عبارتیں پڑھتے تو حضرت علیہ الرحمۃ چار پانچ تفسیروں کی عبارتیں سنا دیتے۔جس سے ان حضرات کے ساتھ میں اور مصباحی صاحب بھی استعجاب وحیرت کے ساتھ حضرت علیہ الرحمۃ کا منہ تکنے لگے اور دل اس اعتراف پر مجبور ہوا کہ یہ دراصل امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم علیہم الرحمۃ والرضوان کے فیضان علمی کا ثمرہ ہے۔

(۲) ۱۹۷۴ء کی بات ہے جب حضور مفتی اعظم نے بہار کے ضلع پورنیہ کا آخری سفر فرمایا۔اس سفر میں ہم خواجہ تاشان رضویت کی استدعا پر حضرت تاج الشریعہ کو بھی ہمراہ ہونا تھا۔پھر بھی خدمت کے لئے مولانا خواجہ مقبول احمد رضوی مرحوم ومغفور کو تاریخ مقررہ سے پانچ چھ دن پہلے ہی بریلی شریف بھیج دیا گیا۔مگر حضور مفتیٔ اعظم کا پروگرام کلکتہ ہوتے ہوئے کشن گنج (جو اس وقت پورنیہ ضلع کا سبڈیویزن تھا) پہنچنے کا ہو گیا۔مولانا مقبول صاحب تو حضور مفتی اعظم کے ہمراہ ہو گئے اور تاج الشریعہ نے طے کیا کہ وہ تاریخ مقررہ کی صبح براہ راست گوہاٹی میل سے کشن گنج پہنچیں گے۔جب مقررہ تاریخ آئی تو استقبال کے لئے سینکڑوں علما وعوام کشن گنج پہنچ گئے۔حضور مفتی اعظم کی تشریف آوری تو کلکتہ سے صبح پہنچنے والی ٹرین سے ہوگئی،مگر گوہاٹی میل سے تاج الشریعہ نہیں پہنچے۔ ٹرین کے کچھ مسافروں نے استقبال کے لئے پہنچنے والوں کا ہجوم دیکھ کر وجہ دریافت کی تو ان کو بتایا گیا کہ اسی ٹرین سے ہمارے ایک بزرگ تشریف لانے والے تھے مگر وہ نظر نہیں آرہے ہیں۔تو انہوں نے بتایا کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو رہا تھا کہ ٹرین مظفر پور پہنچی تھی اور حلیہ بتا کر کہا کہ اس شکل وصورت کے ایک صاحب بڑی بے تابی سے اتر کر نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔ٹرین روانہ ہونے لگی تو بھی وہ صاحب نماز ہی پڑھتے رہے۔بالآخر ٹرین روانہ ہوگئی اور وہ وہیں رہ گئے۔اگر آپ لوگ ان ہی کو لینے آئے ہیں تو یہ ہے ان کا سامان، اتار لیجئے! ہم لوگوں نے سامان اتار لیا اور حضرت تاج الشریعہ کئی ٹرینیں بدلتے ہوئے شام کو پہنچ سکے۔

(۳) حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال سے چار دن قبل محرم کے پہلے عشرہ کی بات ہے۔رحمان پور ضلع کٹیہار کے مسلمانوں کا ایک گروہ اجمیر شریف سے واپسی پر بریلی شریف حاضر ہوا تو حضور مفتیٔ اعظم حد درجہ علیل و صاحب فراش تھے۔عام زیارت کا وقت ہوتا تو حضرت کی چارپائی آنگن میں لگا دی جاتی،لوگ جوق در جوق آتے اور فیضیاب ہوتے۔یہ دیکھ کر ان میں سے بھی بہت سے حضرات کے دل میں بیعت ہونے کی خواہش پیدا ہوئی تو آپس میں مشورہ کیا۔اس وقت کے زیر تعلیم ایک احسان نامی نوجوان (جو آج کٹیہار کے سینئیر وکلا میں شمار ہوتے ہیں) نے کہا:" یہاں مرید ہونے سے قوالی چھوڑنی پڑے گی اسی لئے میں تو مرید نہیں ہوں گا"۔بہر کیف! جب لوگ اندر جانے لگے تو یہ حضرات بھی ساتھ ہو لئے اور سلام ودست بوسی کے بعد غلامی میں داخل ہوئے مگر احسان صاحب

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنی سوچ پر قائم رہے۔واپسی کے مصافحے پر کچھ لوگوں نے نذریں پیش کیں،اور قبول ہوئیں مگر جب احسان صاحب کا نمبر آیا تو حضور مفتی اعظم نے منع فرما دیا۔قدرت کو منظور تھا، وہ لوگ جس دن واپس رحمان پور پہنچے اسی دن رات کو حضور والا نے جام وصال نوش فرمالیا۔ چھ، سات مہینوں کے بعد فقیر کی دعوت پر حضرت تاج الشریعہ پورنیہ بہار پہنچے،تو موضع شیتل پور جاتے ہوئے راستے میں رحمان پور آیا۔سورج غروب ہوئے کوئی پندرہ بیس منٹ ہو چکے تھے،اس لئے نماز وہیں خانقاہ لطیفیہ کی مسجد میں ادا کی گئی۔علم ہوتے ہی پورا گاؤں جمع ہو گیا اور مصافحہ و دست بوسی ہونے لگی۔کئی لوگوں نے جن میں احسان صاحب بھی شامل تھے کچھ نذریں پیش کیں۔عجب اتفاق کہ سب کی نذریں قبول ہوئیں مگر احسان صاحب کو منع فرما دیا گیا۔حالاں کہ ان سے تاج الشریعہ کی نہ کبھی ملاقات تھی نہ تاج الشریعہ کو پتہ تھا کہ حضور مفتی اعظم نے ان کی نذر قبول نہیں فرمائی تھی۔جب کہ تاج الشریعہ کی بینائی کمزور تھی اس پر مستزاد یہ کہ شام کا ملگجا تھا؛ کیوں کہ ابھی بجلی اس گاؤں تک پہنچی نہیں تھی۔اس وقت احسان صاحب نے تعجب کے ساتھ حضور مفتی اعظم کے نذر قبول نہ فرمانے کی بات سب کے سامنے بیان کی۔جب ہم لوگ وہاں سے اپنی منزل کے لئے روانہ ہوئے تو فقیر نے حضرت تاج الشریعہ سے احسان صاحب کی نذر قبول نہ ہونے کا سبب جاننا چاہا تو یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ:"حضور مفتی اعظم کی کرامت تھی"۔

(۴) بریلی شریف میں ایک صاحب تھے ملّا لیاقت علی خان مرحوم، وہ حضور مفتی اعظم کے دست گرفتہ اور عاشق و شیدا تھے۔موصوف کے بقول انہوں نے پیر و مرشد کے وصال کے کچھ دنوں بعد آپ کو خواب میں دیکھا تو زار و قطار رونے لگے۔پیر و مرشد نے تسلی کے کلمات کہہ کر چپ کرایا اور استفسار فرمایا کہ آخر اتنا رو کیوں رہے ہو؟ ملا عرض گزار ہوا: حضور! میری دنیا و دین سب کچھ تو آپ تھے، میں اپنی ہر حاجت میں آپ سے رجوع کرتا تھا اور حاجت سے سوا پاتا تھا۔آپ تو پردہ فرما گئے اب میں کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ مفتی اعظم نے ارشاد فرمایا کہ"اختر میاں ہیں نا، انہی کے پاس" اور میری آنکھ کھل گئی۔ حضور مفتی اعظم حضرت تاج الشریعہ کو اختر میاں کہتے تھے۔

(۵) بخاری شریف میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذا أحب الله العبد نادى جبرئيل:إن الله يحب فلانا فاحببه. فيحبه جبرئيل. فينادى جبرئيل فى اهل السماء: إن الله يحب فلانا فاحبوه. فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول فى الأرض۔[اللہ تعالی جب کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو! تو جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اہل آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ فلاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

آدمی سے اللہ تعالی محبت فرماتا ہے تم سب بھی ان سے محبت کرو! تو اہل آسمان بھی ان سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر تو زمین پر بھی اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے] اس آئینہ میں بھی دیکھئے تو حضرت تاج الشریعہ کی ذات اپنے زمانے میں بے نظیر رہی اور وصال کے بعد تو پوری دنیا نے دیکھا کہ اپنے تو اپنے ہی تھے، بے گانوں کو بھی ماننا اور کہنا پڑا کہ اس کی مثال کم سے کم برصغیر کی تاریخ میں تو نہیں ملتی۔

اس لئے ہم حدیث پاک: یقبض العلم بقبض العلماء [اللہ تعالی کو جب منظور ہوگا کہ دنیا سے علم اٹھا لے تو علما کو اٹھالے گا] کی روشنی میں امام احمد رضا، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم کے اس علم وعمل اور روحانیت کے وارث وامین کے اٹھ کر چل دینے پر روئیں نہیں تو کیا کریں؟

اللہ تعالی تمام اہل سنت کو بالعموم اور ان کے جانشین حضرت عسجد میاں مدظلہ کو بالخصوص صبر وشکیب عطا فرمائے، اپنے محبوبوں کے صدقے اس محبوب بندے حضرت تاج الشریعہ کے مرقد انور پر زیادہ سے زیادہ رحمت وانوار کی برکھا برسائے اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے نوازے۔ آمین!

سوگوار: فقیر محمد مطیع الرحمن رضوی غفرلہ: بانی وسربراہ: جامعہ نوریہ شام پور، رائے گنج، بنگال

(وصدر شعبہ تحقیق جامعہ فیض الرحمن، جونا گڑھ، گجرات)

حضرت قمر الحسن بستوی، مسجد النور، ہیوسٹن، امریکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج کا حادثہ جاں کا جس نے پوری دنیائے سنیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، عالم ربانی، تاج الشریعہ، امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت کے سچے جانشین ووارث، حضور حجۃ الاسلام کے علم وعمل کے پیکر، حضور سیدی محمد مفتی مصطفیٰ اعظم ہند کے فقہ وزہد کے تقویٰ کے امین، اور حضور جیلانی میاں مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علمی جانشین، تاج الشریعہ علامۃ الدہر قاضی القضاۃ فی الہند، العلامہ الشاہ الشیخ محمد اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال ناقابل برداشت ہے۔ اس خبر نے پوری دنیائے اسلام کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ مسجد النور مرکز ہیوسٹن،

www.muftiakhtarrazakhan.com

امریکہ کے اراکین اور یہ فقیر محمد قمر الحسن قادری تعزیت پیش کرتے ہیں۔اور حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل خانہ سے اظہار غم کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔جنت الفردوس میں ان کی شان اے اللہ تعالیٰ تیری شان کے مطابق ان کا رتبہ عطا فرمائے۔

انہوں نے ہمیشہ عظیمت پر عمل فرمایا۔رخصت پر عمل نہیں کیا، وہ ایک عالم ربانی تھے، اللہ کے ولی تھے ،زندگی ان کی دینی خدمات میں گزری۔

میرے مولیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول فرما، ان کے درجات کو بلند فرما، تقاضائے بشری سے اگر ان کی زندگی میں کوئی بھی لغزش ہوئی ہو یا اللہ اسے معاف فرمادے اور قبر کی منزل ، برزخ کی منزل سے لے کر قیامت کے نفخ صور تک ان مرتبے کو بڑھاتا رہ۔اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما، ان کے متوسلین، منتسبین، مریدین۔جو یہاں بھی موجود ہیں۔اللہ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین، برحمتک یا ارحم الراحمین لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از ماخوذ ویوڈیو)

نبیرۂ حضرت علامہ ارشد القادری مولانا خوشتر نورانی، امریکا

[یڈیٹر ماہ نامہ جام نور]

جانشین مفتی اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری صاحب کے وصال کی خبر سے بہت افسوس ہوا، اللہ کریم ان کو غریق رحمت فرمائے۔ (خوشتر نورانی)

مشہور شاعر اسلام جناب اویس رضا قادری صاحب پاکستان

انا للہ وانا الیہ راجعون

ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ قبلہ تاج الشریعہ حضور مفتی اختر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ وصال

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے گھر والے، لواحقین کو، مریدین، معتقدین، محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے، اوران پر اجر عظیم عطا فرمائے۔

بے شک عالم کی موت عالم کی موت ہوا کرتی ہے، قبلہ تاج الشریعہ نہ صرف یہ کہ عظیم علمی ہستی وشخصیت بلکہ ایک عظیم روحانی شخصیت بھی تھی، اوران کا خلا پر ہونا یہ بظاہر آسان نظر نہیں آ رہا ہے۔

میں اپنے تمام چاہنے والوں سے گزارش کروں گا کہ حضرت کے درجات بلندی کے لیے خوب خوب محافل کا اہتمام کریں، قرآن شریف کے ختم کا اہتمام کریں، اوردرود شریف پڑھیں اوران کا ثواب حضور تاج الشریعہ کو پیش فرمائیں، اور نہ صرف آج 'کل' پرسوں' بلکہ ہمیشہ ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے

اللہ تعالیٰ ان کے تمام لواحقین اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت مولانا افروز قادری مصباحی چریاکوٹی [کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ]

موت العالم موت العالم

اللھم اجعل قبر سیدی اختر رضا خاں روضة من ریاض الجنان بجاہ سید الامین والجان

تاج الشریعہ قبلہ حضور ازہری میاں کے چلے جانے سے علم وفقہ، تقویٰ وطہارت، اور فیض وکرامت کے میدان میں جو حقیقی خلا واقع ہوا ہے اور جماعت اپنے جس عظیم وجلیل محسن ومشفق کے وجود باوجود سے محروم ہوگئی ہے اوراس کی تعبیر بلا مبالغہ حرف وصوت کے ذریعے ممکن نہیں۔اللہ سرکار ازہری میاں کو غریق رحمت فرمائے اور پزماندگان پر جو کوہ گراں ٹوٹا ہے اس پر انہیں صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

یکے از سوگواران (محمد افروز قادری چریاکوٹی واسترتہ)

علامہ الشاہ سید محمد انور میاں سربراہ اعلیٰ جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

حضور تاج الشریعہ کا وصال عالم اسلام کا ایک عظیم خسارہ اور نا قابل تلافی نقصان ہے، مصیبت کی اس

www.muftiakhtarrazakhan.com

گھری میں ہم خانوادۂ رضویہ کے جملہ افراد خصوصاً ازہری میاں قبلہ پسماندگان اور مریدین ومتوسلین محبین ومتعلقین کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ سب کو صبر واجر سے نوازے اور ازہری میاں کے مراتب ودرجات کو بلند سے بلند فرمائے فرمائے۔

علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی شیخ الحدیث جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

علامہ ازہری میاں قبلہ کا وصال ملک وملت اور جماعت اہل سنت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور ان کے وصال سے اہل سنت کے درمیان جو خلا پیدا ہوا ہے بظاہر اس کی تلافی کی صورت نظر نہیں آتی ، وہ اپنے وقت کے ایک عظیم محقق مفتی اور افکار رضا کے بے باک ترجمان تھے ؛ بلکہ آپ کی علمی شخصیت مرجع الفتاویٰ اور مرجع العلماء تھی ،اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مفتی اعظم ہند کے علمی اور روحانی وارثتوں کے سچے وارث وجانشین تھے ،علم وفضل ،زہد وتقویٰ ،توکل وبے نیازی ،سادگی وسادہ مزاجی ،تصوف ورحانیت میں ممتاز ونمایاں نظر آتے ہیں ، جب کے دینی ، مذہبی ،قومی ،ملی ،علمی وفکری خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے ،عربی اردو زبان میں جہاں آپ کی مختلف اور متعدد علمی وقلمی شاہ کار موجود ہیں ، وہیں جامعۃ الرضا آپ کی عظیم الشان علمی یادگار ہے۔

مولانا قمر عارف اشرفی ازہری ، استاد جامع اشرف ، کچھوچھہ شریف

علامہ اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کے وصال سے یقیناً اہل سنت کا عظیم خسارہ ہے لیکن ماضی مولانا ازہمہ اولیٰ ۔ہم تمام اساتذہ وطلبہ دعا گو ہیں کہ مولا تعالیٰ علامہ موصوف کی علمی ودینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے پسماندگان مع اہل سنت کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین صلوۃ وسلام کے بعد قل فاتحہ ہوا۔ (ماخوذ از اردو اخبار)

حضرت مولانا عبد الخیر اشرفی مصباحی

صدر المدرسین دار العلوم اہل سنت منظر اسلام ، التفات گنج ، امبیڈکر نگر

کس سے اس دور مصیبت کا بیاں ہوتا ہے
آنکھیں روتی ہیں ،قلم روتا ہے ،دل روتا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

افسوس صد افسوس کہ آج مؤرخہ ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب ہمارے درمیان سے وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ سیدی مولانا الشاہ الحاج مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں رضوی علیہ الرحمہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور ہم سب کو روتا بلکتا اور سسکتا چھوڑ کر راہی جنت ہوئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ موت برحق ہے، اس سے کسی کو راہ فرار نہیں ہیں۔ جس نے کبھی اس دنیائے ہست و بود میں قدم رکھا ہے اسے ایک نہ ایک دن گوشۂ قبر کی تنہائی کا سامنا یقینا کرنا پڑے گا۔ اس دنیا کا دستور ہی ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی بچھڑتا ہے اور اپنے خویش و اقارب کو داغ مفارقت دے جاتا ہے۔

سیدی تاج الشریعہ کی وفات حسرت آیات ایسی عظیم سانحہ ہے جس کی بھرپائی اس قحط الرجال دور میں ناممکن ہے، علم وحیت سے لبریز رہنے کے باوجود آپ نے ملک و بیرونی ملک اتنے تبلیغ اسفار کئے ہیں اور دین وسنیت کا وہ کام کیا ہے کہ یقینا علم وحکمت خود آپ پر نازاں ہے۔ لہٰذا ہم لوگ انتہائی غم اندوہ کے ساتھ اولاد کو باپ کی، بھائی کو بھائی کی، دوست کو دوست کی عزیز کو ایک عزیز تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب قدیر حضرت کو اپنے جوار عزت وجلال میں جگہ دے، جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے ورثہ خصوصاً حضرت مولانا عسجد رضا خاں صاحب کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عبدالخبیر اشرفی مصباحی صدر المدرسین (دار العلوم اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر)

مفتی محمد اسرائیل رضوی مصباحی المعروف بہ حضور فخر نیپال دامت برکاتہم العالیہ

قاضی القضاۃ فی النیپال امین شریعت

ایسی عظیم اور جامع الصفات شخصیت کا جانا اہل سنت و جماعت کے لیے ناقابل تلافی نقصان اور عظیم خسارہ ہے۔ اللہ رب العزت ان کی قبر کو منور فرمائے اور جملہ مریدین ومتوسلین اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اہل سنت و جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(واضح رہے کہ حضور تاج الشریعہ کے وصال کی خبر موصول ہوتے ہی قاضی القضاہ فی النیپال امین

www.muftiakhtarrazakhan.com

شریعت دام ظلہ نے اسی رات یعنی ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء کو تعزیتی محفل کا انعقاد کیا تھا اس محفل میں بشمول امین شریعت ونائب امین شریعت نیپال کے سینکڑوں علمائے کرام نے شرکت کی تھی سبھی کے چہرے پر اس صدمہ جان کاہ کی سوگواری کے آثار صاف نظر آرہے تھے، سبھی نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا تھا، ان میں سے چند خاص نام یہ ہیں: قاضی ضلع مہوتری حضرت علامہ داؤد حسین صاحب مصباحی بھرپور، مفتی عبدالعزیز صاحب بیلا، مفتی حبیب اللہ صاحب بیلا، مفتی شمس الدین صاحب، مفتی محبوب رضا مصباحی جنک پور، حضرت مولانا مستقیم صاحب جنکپور، حضرت مولانا اسلم القادری صاحب جنک پور، حضرت مولانا سعادت حسین اشرفی صاحب علی پٹی، حضرت مولانا علیم الدین نوری صاحب، حضرت مولانا منظور صاحب، مولانا الیاس منظری مہدیا، مولانا شفیق اللہ صاحب برداہا، مولانا عبدالطیف صاحب بھمر پورہ، مولانا رحمت اللہ صاحب بھگوتی پور، مولانا عظمت علی مصباحی ادھیان پور، مولانا ایوب پرڑیا، مولانا منظور احمد رام گوپال پور، مولانا حسین نوری بھمر پورہ اور راقم الحروف عبد الرحیم ثمر مصباحی پرڑیا۔ [ماخوذ از رپورٹ: عبدالرحیم ثمر مصباحی پرڑیا، مہوتری نیپال]

حضرت علامہ مفتی محمد عثمان رضوی صدر ادارہ شرعیہ جنک پور نیپال

نائب امین شریعت فقیہ النفس

بے شک شیخ الاسلام والمسلمین حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان سرکار اعلیٰ حضرت کے ظاہری وباطنی علوم کے سچے وارث اور اہل سنت وجماعت کے عظیم مقتدا وپیشوا تھے، ان کا یوں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمانا افسوس ناک اور عالم اسلام کے لیے نقصان عظیم ہے، رب قدیر ان کے درجات بلند فرمائے۔

آہ حضور تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا محمد رحمت علی رضوی صاحب

(وجملہ اراکین فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال)

مؤرخہ ۷ رذی القعدہ ۱۴۳۹ھ - ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ وارث علوم اعلیٰ حضرت، عکس

www.muftiakhtarrazakhan.com

جمیل حضور حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، شہزادۂ مفسر اعظم ہند، فقیہ اعظم تاج الشریعہ بدر الطریقہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی قدسرہ قریب ساتھ بجے قبل مغرب اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرما گئے۔

حضور تاج الشریعہ کا وصال اہل سنت کے لیے عظیم نقصان ہے، ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے، حضرت عالم اہل سنت میں ایک ممتاز ونمایاں شخصیت کے حامل تھے، سرکار اعلیٰ حضرت کی یادگار تھے، آپ ہم اہل سنت کے لیئے بے مثال تصنیفی خدمات چھوڑ گئے جو تا قیامت دفاعی فراہم کرے گا۔ آپ کی ذات مرجع علماء وفقہا تھی ،مشن اعلیٰ حضرت کی خوب خوب تبلیغ فرمائی، آپ کی ذات ایک تحریک تھی، مریدین ومتوسلین معتقدین کی تعداد کروڑوں میں تھی۔ فقہ، حدیث، تفسیر، سائنس، منطق، فلسفہ، ہیئت، نجوم، جفر، تکسیر اور بہت سے علوم میں کامل دسترس رکھتے تھے۔

ہم تمام اراکین فخر ملت فاؤنڈیشن بالعموم جملہ خاندان اعلیٰ حضرت وبالخصوص مخدومی علامہ عسجد رضا خاں کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت حضرت کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے، دینی خدمات کو قبول فرمائے اور جملہ مریدین متوسلین وپسماندگان کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کے فیضان سے ہم سب کو فیضاب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

محمد رحمت علی رضوی وجملہ اراکین فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال۔

حضرت مفتی شریف الرحمن رضوی جنرل سیکریٹری

آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ (رجسٹرڈ) بنگلور

افسوس صد افسوس کہ آج مؤرخہ بروز جمعہ بعد نماز مغرب ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء کو وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، فخر ازہر قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں

www.muftiakhtarrazakhan.com

از ہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کی خبر ایک غیر متوقع عظیم حادثے کی طرح ریاست کرناٹک تک پہنچی ، ہر چہار سمت غم وآلام کے بادل چھا گئے ۔ شدت کرب قومی مستقبل کی فکر اور متعدد امور ہمارے ذہن وفکر میں گردش کرنے لگے ۔ جب ہم لوگ اپنے آپ میں آئے تو بہت سے احباب جنازے میں شرکت کے لیے مرکز اہل سنت بریلی شریف کے لیے روانہ ہو چکے تھے اور بہت سے لوگ جانے کی تیاری کر رہے تھے ۔

ریاست کرناٹک سے کثیر تعداد میں احباب اہل سنت و جماعت اور رضوی برادران بریلی شریف نماز جنازہ میں حاضر ہوئے ۔ وصال کی خبر ملتے ہی ریاست بھر کے سنی مدارس ومساجد میں قرآن خوانی وایصال ثواب کی مجلسیں منعقد کی گئیں ۔ جا بجا تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے ۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی وعلمی ،قومی وسماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ۔ اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ آمین ۔

آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ اپنے تمام ارکان ممبران ، ریاست کرناٹک اور تمام علمائے اہل سنت و جماعت ، ریاست بھر کی سنی مساجد و مدارس سنی تنظیموں وتحریکوں اور ریاست کرناٹک کی تمام عوام اہل سنت و جماعت کی طرف سے خانوادۂ رضویہ خاص کر جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا قادری دام ظلہ الاقدس کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے تمام اہل خانہ واہل قرابت کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے درجات ومراتب میں ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

شریک غم : مفتی شریف الرحمن رضوی جنرل سکریٹری :

www.muftiakhtarrazakhan.com

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

حضور امین ملت ڈاکٹر پروفیسر سید امین میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم العالیہ:

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وارث علوم اعلیٰ حضرت، قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں کل وصال فرما گئے۔

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

ازہری میاں کا وصال دنیائے سنیت کا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ حضرت والا کا خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے پانچ پشتوں کا تعلق تھا۔ والد ماجد حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ نے ازہری میاں کو جملہ سلاسل طریقت کی خلافت واجازت سے نوازا تھا۔ میں دل کی گہرائیوں سے مولوی عسجد رضا خاں صاحب، ان کے اہل بیت، اہل خاندان اور جملہ احباب اہل سنت کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ رب ذوالجلال ان کا بدل عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین بجاہ الحبیب الامین الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پروفیسر سید امین: خادم سجادہ درگاہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف، ضلع ایٹہ (۷/ذی قعدہ/۱۴۳۹ھ۔ ۲۱/جولائی ۲۰۱۸ء

www.muftiakhtarrazakhan.com

فخر المشائخ حضرت مولانا سید فخر الدین اشرفی جیلانی

[سجادہ نشیں آستانۂ اشرفیہ، کچھوچھہ شریف]

دنیائے سنیت کا عظیم خسارہ

مؤرخہ ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء کو آبروئے سنیت وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری علیہ الرحمہ کا وصال عالم سنیت کا ایسا عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی مستقبل قریب میں ناممکن نظر آرہی ہے، میری نظر میں ایسی شخصیتیں خال خال نظر آتی ہیں، حضرت علامہ ازہری میاں بہت سے علمی اور اخلاقی خوبیوں کے حامل تھے، بالخصوص تفقہ فی الدین پر عبور حاصل تھا اور آپ کے تبلیغی اسفار سے جو سنیت کو فروغ ملا اس کو جملوں میں قلم بند نہیں کیا جاسکتا، متعدد مواقع پر میری ان سے ملاقات ہوئی تفصیلی ملاقات میری مصروفیت کے باعث ممکن نہ ہوسکی جس کا مجھے افسوس رہے گا۔

اللہ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ساتھ ہی ساتھ دین وسنیت کی حفاظت فرمائے اور عالم اسلام میں امن وسکون پیدا فرمائے آمین۔ اور ان کے جانشیں حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ کو اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور ازہری میاں کے مشن کو اسی طرح رواں دواں رکھے آمین۔

سید فخر الدین اشرفی جیلانی [سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ، کچھوچھہ شریف]

فقیر احقر سراپا تقصیر غلام غلامان خانوادۂ رضا عبد المصطفیٰ نوری

آج مورخہ ۶ رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ عیسوی، بروز جمعہ مبارک بوقت درمیان عصر ومغرب، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، وارث علوم امام احمد رضا، نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند، شہزادۂ حضور جیلانی میاں، سیدنا وسندنا حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، فاضل مصر۔۔سودا گر انگر بریلی شریف، مدظلہ العالی النورانی کا انتقال ہوگیا ''علیہ الرحمۃ والرضوان'' اللہ جل مجدہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنے محبوب پاک علیہ التحیۃ ،والثنا کے صدقہ وطفیل ان کوغریق رحمت فرمائے اور بے شمار درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اوران کے طفیل جماعت اہل سنت کی حفاظت فرمائے ،مسلمانان اہل سنت عالم اسلام کی بخشش ومغفرت فرمائے ،عالم سنیت کے اس عظیم حادثہ کی خلا کوغیب سے ایسا پیشوااور رہنما ان کے بدل میں عالم اسلام کے سنیوں کوعطا فرمائے ،آمین بجاہ سید النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

شریک غم: فقیر احقر سراپا تقصیر غلام غلامان خانوادۂ رضاعبد المصطفےٰ نوری قاضی ومفتی الحق ،سنی دارالقضاء،دارالافتاء، ضلع دھولے مہاراشٹر۔

شہزادۂ مثنیٰ میاں حضرت مولانا سید معین الدین اشرف جیلانی کچھوچھوی

سربراہ اعلیٰ جامعہ قادریہ اشرفیہ،چھوٹا سوناپور

علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ ایک پرہیز گار عالم دین اور مقبول تھے،آپ کی دینی کارناموں کوفراموش نہیں کیا جاسکتا ،آپ عوام الناس میں کافی مقبول تھے،خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے تھے،عربی دانی میں آپ کوکافی عبور حاصل تھا،ادارہ (جامعہ قادریہ اشرفیہ)ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

[ماخوذ از: ممبئی اردو نیوز۔ ۲۲ جولائی ۲۰۱۸ء]

حضور تاج العلماء شہزادۂ غازی ملت

حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد نورانی اشرفی جیلانی قبلہ

اہل خانوادہ اور کچھ خیر خواہ احباب سے یہ افسوس ناک خبر موصول ہوئی کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت حضرت مفتی اختر رضا خان قادری عرف ازہری میاں صاحب اس دارفانی سے ملک جاودانی کی جانب کوچ فرما چکے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ سانحہ یقینا نہ صرف خانوادۂ رضویہ کے لیے دھچکا ہے بلکہ برصغیر کے جملہ اہل سنت کے لیے شدید غم کا سبب ہے،علامہ موصوف کا وصال بلا شبہ ایک بڑا علمی وروحانی خسارہ ہے جس کا ازالہ اس دور قحط الرجال

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں ناممکن سا نظر آتا ہے۔رب تعالیٰ کی رحمت سے امید قوی ہے کہ آپ کی علمی وملی خدمات کے سبب آپ کو تادیر یادرکھا جائے گا۔بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ کریم اپنے محبوب ﷺ کے صدقہ وطفیل آپ کے اہل خانہ نیز مریدین ومتعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔اور آپ کے جانشین کو خانوادۂ اعلیٰ حضرت کی مکمل علمی ترجمان کا متحمل بنائے۔آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

شریک غم:ابوالفیض سید محمد نورانی اشرفی جیلانی بن سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف مقدسہ

[بروز سنیچر۔۲۱/جولائی/۲۰۱۸ء]

نبیرۂ محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا محمد مکی ارشد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

۷۸۶/۹۲

افسوس صد افسوس!!!حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری میاں صاحب داغ مفارقت دے گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہزاروں سال نرگس اپنے بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدور پیدا

حضرت ازہری میاں صاحب کے سانحہ ارتحال کی خبر اہل سنت کے قلب وضمیر کو ہلا دینے والی خبر ہے، بلا شبہ حضرت قبلہ گاہی کی ذات مجمع البحرین تھی۔ان کے وصال سے نہ صرف خانوادۂ رضویہ کا خسارہ ہوا؛ بلکہ پوری جماعت اہل سنت کا خسارہ ہوا۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علوم کا وارث وامین اب ہمارے درمیاں نہ رہا!!!!علم وفضل کا آفتاب بحکم الٰہی غروب ہوا ہے لیکن اس کی نورانی کرنیں ہمیشہ اہل سنت وجماعت پر پھیلی رہیں گی۔

مولا کریم بطفیل نبی اکرم ﷺ حضرت والا کی مغفرت فرمائے۔اوران کے درجات کو بلند فرمائے

www.muftiakhtarrazakhan.com

، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ یا مجیب السائلین بجاہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

شریک غم: فقیر اشرفی وگدائے جیلانی محمد مکی ارشد اشرفی جیلانی [نبیرۂ محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف]

شہزادہ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا سید خالد اشرفی جیلانی

سربراہ اعلیٰ دار العلوم محمدیہ، ممبئی

مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں عالم و باعمل تھے، ان کا انتقال دنیائے سنیت کا عظیم خسارہ ہے۔ اللہ رب العالمین حضرت کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

[انقلاب ممبئی، ۲۲/جولائی/۲۰۱۸ء]

نبیرۂ شیخ الکبیر شہزادۂ سلطان الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید محمد فاروق میاں چشتی دام ظلہ العالی

[خانقاہ چشتیہ سلطانیہ، چشتی نگر مالیگاؤں]

حضور تاج الشریعہ کا وصال پورے عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان ہے، اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور دنیائے اہل سنت کو ان کا نعم البدل بخشے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے انتقال کی خبر سے دلی صدمہ ہوا، وہ ہمارے لیے سایہ دار درخت تھے ، اب ہم دھوپ میں آ گئے ، اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے ، آپ کی شخصیت یقیناً مسلمانوں کے لیے انعام خداوندی تھی، آپ کے وصال سے ہم بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے۔ تاج الشریعہ کے آخری دیدار کی خواہش اور نماز جنازہ میں شرکت کی تمنا لے کر ریاست مہاراشٹر کے ہزاروں مسلمان بریلی شریف کے لیے نکل چکے ہیں۔

[ممبئی اردو نیوز: ۲۲/جولائی/۲۰۱۸ء]

حضرت انجینئر سید فضل اللہ چشتی بانی فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن

تاج الشریعہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ آپ کا نعتیہ دیوان سفینۂ بخشش آپ کی شاعرانہ عظمت پر منہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

بولتا ثبوت ہے۔آپ ایک عالم باعمل تھے۔اپنے بزرگوں کی یادگار تھے۔خانوادۂ رضویہ بریلی شریف کی آبرواور جماعت اہل سنت کا وقار تھے۔ [انقلاب دہلی: ۲۴/جولائی/۲۰۱۸ء]

ابوحسام حضرت مولانا قمرالاسلام علیمی علیگ صاحب زادہ اور حضرت سید غلام قادری چشتی

[سجادہ نشین آستانۂ بے کس پناہ قادریہ ولیہ جہانگیر نگر فتح پور]

متعدد احباب کے ذریعہ یہ خبر مل رہی ہے کہ حضرت تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کا انتقال پر ملال ہوگیا ہے۔

آپ کی وفات ملت اسلامیہ ہند یہ کے لیے نا قابل تلافی خسارہ ہے،مولا کریم حضرت کی مغفرت فرمائے اوران کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین۔

انتخاب المشائخ حضرت مولانا سید محمد انتخاب عالم شہبازی معروف بہ حضور میاں صاحب

[سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملا چک شریف، بھاگلپور]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے
اک شمع تھی دلیل سحر سو نموش ہے

عزیزم احرار عالم شہبازی برادر خرد۔جو اس وقت الجامعۃ الاشرفیہ،مبارک پور میں زیر تعلیم ہیں۔ان کے ذریعہ یہ خبر پرغم پہنچی کہ جانشین مفتی اعظم ہند،فقیہ عصر حضرت علامہ اختر رضا خاں المعروف ازہری میاں کا وصال پر ملال ہوگیا ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بلاشبہ آپ عظیم خانوادے کے چشم و چراغ تھے اوراپنی علمی وجاہت میں بے نظیر وممتاز۔آپ کے چلے جانے سے دنیائے سنیت میں ایک خلا ہوگیا ہے۔جس کا پر ہونا مشکل ہے۔اس غم وآلام کی گھڑی میں فقیر شہبازی خانوادۂ رضویہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔مولا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جانشین مفتی اعظم علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کے حسنات کو قبول فرمائے،ان کے درجات کو بلند فرمائے،ان کے جملہ محبین ومتوسلین

www.muftiakhtarrazakhan.com

کوصبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم: فقیر سید شاہ انتخاب عالم شہبازی غفرلہ: سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ مالا چک، بھاگل پور، بہار

حضرت سید قیام الدین حسینی عظمتی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ چشتیہ عظمتیہ درگاہ شریف، بازبیریا، ضلع پورنیہ

وارث علوم فاضل بریلوی، سچے جانشین حضور مفتی اعظم ہند، علامہ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں کا وصال پورے اہل سنت میں غم کا ماحول کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ غم کے ساتھ ساتھ اس خوشی کا بھی احساس ہے کہ ہر خانقاہ اور مدارس سے اظہار افسوس کیا جارہا ہے۔ تمام تر پیغامات سے اتحاد واتفاق کا اندازہ لگ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں قوم وملت کے درمیان محبت وانسیت، اتفاق واتحاد قائم فرمائے۔ تمام بزرگوں کے ساتھ ساتھ اس مرد خدا مفتی اختر رضا خان معروف بہ تاج الشریعہ کو بھی دنیائے اسلام فراموش کرنہیں پائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اوران کے سلاسل کے فیوض وبرکات سے سنیت کا مالا مال فرمائے، ان کے اقارب ومحبین معتقدین کوصبر جمیل عطا فرمائے۔ (فاروقی تنظیم رانچی، ۲۳/جولائی/۲۰۱۸ء)

حضرت سید شاہ محمد صباح الدین چشتی منعمی ابوالعلائی

سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ منعمیہ ابوالعلائیہ رام ساگر، گیا

حضور تاج الشریعہ کی موت کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا ہے۔ یہ اہل سنت وجماعت کے لیے عظیم نقصان ہے۔ ان کی موت یک عہد زریں کا خاتمہ ہے۔ ہم اخوان واہالیان خانقاہ عالیہ چشتیہ منعمیہ ابوالعلائیہ دعا گو ہیں اللہ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ [فاروقی تنظیم رانچی، ۲۳/جولائی/۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت الحاج شاہ احمد علی القادری

مرکزی خانقاہ آبادانیہ وادارۂ تیغیہ ماڑی پور

کارزار دنیا میں یوں تو موت وزیست کا بازار ہر دم گرم ہے؛لیکن اسی آنے جانے میں بعض ذاتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے آنے سے لے کر رہنے تک اور اجانے سے لے کر جانے کے بعد تک چمک ،دمک،اور دھمک بہت زیادہ محسوس کی جاتی رہی ہے۔خانوادۂ رضویہ کی ایسی ہی ذاتوں میں حضور اختر رضا خاں ازہری کی ذات گرامی بھی بلاشبہ ایک ایسی ذات تھی جسے دور حاضر میں شرق وغرب،شمال وجنوب گویا پوری دنیائے سنیت کی تنہا محور تھی،آپ کی علمی،تصنیفی،تدریسی،تنظیمی،تحریکی،تبلیغی خدمات نیز سیرت وکردار،اخلاق وعادات،ملفوظات ومعمولات سے قطع نظر صرف شکل وشباہت،نوری صورت اور شخصیت کی مقناطیسیت پر ہی نگاہ مرکوز کی جائے تو بلا شبہ ہر خاص وعام یہ پکار اٹھے گا کہ عرب وعجم میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً حضور ازہری میاں کی شخصیت وہ شمع فروزاں تھی جس کے چہار جانب دیوانہ وار پروانوں کا ہجوم رقصاں دیکھا گیا۔

حضرت غم والم کا اظہار کرتے ہوئے آگے فرمایا کہ حضرت کا قائم کردہ عظیم اسلامی درسگاہ الجامعۃ الرضا سے جوں ہی آپ کے سانحۂ ارتحال کی خبر مرکزی خانقاہ آبادانیہ وارادۂ تیغیہ ماڑی پور میں پہنچی حاضرین خانقاہ وادارہ نیز اساتذہ وطلبہ مرکزی مدرسہ تیغیہ انوار العلوم ، ماڑی پور دم بخود اس لیے رہ گئے کہ اگر چہ حضرت نے ۷۵/سالہ زندگی پوری کر لی تھی مگر اچانک داغ مفارقت دے کر اہل سنت وجماعت کو کرب یتیمی دے جائیں گے اور ان کے انتقال کی خبر سننی پڑی گے،یہ دنیائے سنیت کے شان وگمان میں نہیں تھا

[فاروقی تنظیم رانچی، ۲۳/جولائی/۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، نواسۂ حضور مفتی اعظم، خواہرزادہ خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا نوید رضا خاں قادری ازہری [خانقاہ قادریہ رضویہ، ممبئی]

اپیل: وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال پر ملال نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے؛ کیوں کہ فرمایا گیا عالِم کی موت، عالَم کی موت ہے؛ کہ ان کے وجود سے ایک عالم سیراب ہوتا ہے، اور یہ کہ عالِم کی تعریف اور اس کی فضیلت میں حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم بنو یا متعلم یا اس سے استفادہ کرنے والا یا محبت کرنے والا پانچواں نہ بنو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس فرمان کی روشنی میں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ عالم اسلام کی تمام سنی مساجد میں ائمہ حضرت ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے اس جمعہ کو ان کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالیں ان کی تعلیمات اور استقامت فی الدین سے عوام اہل سنت کو روشناس کرائیں اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کریں اور کم از کم ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی روح مبارک کو نذر کریں، عالم اسلام کے تمام ائمہ وٹرسٹیان مساجد سے التماس ہے کہ اس گزارش کو عملی جامہ پہنا کر اپنا دینی، ملی اور اخلاقی فریضہ ادا کریں۔

اپیل کنندہ: حضرت علامہ مولانا نوید رضا خاں قادری رضوی ازہری

[خانقاہ قادریہ رضویہ، ممبئی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت سید سعید الرحمن افسر بیگ قادری:

جملہ عہدے داران وارا کین میلاد، سیرت کمیٹی سنی

جمعیت آل کرناٹک، مرکزی جلوس محمدی کمیٹی کاٹن پیٹ بنگلور

وارث علوم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، شیخ الاسلام والمسلمین، جانشین مفتی اعظم ہند ،فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی الحاج اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمہ فخر جامعہ ازہر، مصر، بریلی شریف اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔ از ابتدا تا انتہا حضرت اپنی ساری زندگی خدمت دین وسنیت اور تحفظ ناموس رسالت، عقائد اہل سنت کی بقا کے لیے صرف کردی۔ حضرت کی رخصتی دنیاے سنیت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ علمی، عملی، تقریری، تحریری، تحریکی، ہر محاذ پر ہر شعبے میں حضرت کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ حضرت سے فیض یاب مریدین، معتقدین، متوسلین کا حلقۂ ارادت ہندوستان ہی میں نہیں بیرون ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں پھیلا ہوا ہے۔ حضرت کا ورود مسعود صوبۂ کرناٹک کے اضلاع میں ہوتا رہا۔ بشمول شہر بنگلور مسلمانان اہل سنت وجماعت نے استفادہ کیا۔ دنیا بھر سے حضرت کی نماز جنازہ اور تدفین کے لیے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا جم غفیر شریک رہا۔ ہم بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ پروردگار عالم اپنے محبوب بندوں کے صدقے وطفیل حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کا نعم البدل عطا فرمائے، ان کے اہل خانہ کو، خاندان کے افراد اور ان کے چاہنے والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت کی روحانی فیوض وبرکات ہم سب پر جاری رہے۔

سعید الرحمن افسر بیگ قادری [عالمی سہارا بنگلور ۲۳ر جولائی ر۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا دانش رضا مصباحی، پیلی بھیت

بخدمت اقدس شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج عسجد رضا صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فقیہ اسلام، وارث علوم اعلیٰ حضرت، قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کے دردناک واندوہ ناک خبر سن کر بے حد رنج وملال ہوا، دارالعلوم کی پوری فضا غم واندوہ میں ڈوب گئی۔

انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ رب العزت اپنے محبوب برحق کے صدقے میں حضرت کے درجات بلند فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور حضرت کی عمر بھر کی فقید المثال دینی، علمی اور تبلیغی ومسلکی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر اپنی کریمی سے اجر عظیم مرحمت فرمائے اور جماعت اہل سنت وجماعت کو آپ کا نعم البدل فرمائے۔

حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی تعزیت صرف ان کے پسماندگان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو پیش کی جاتی ہے، آپ کے وصال پر ملال سے جملہ عوام وخواص خود کو یتیم محسوس کر رہے ہیں۔ دارالعلوم سلطان الہند ورضا بھلواڑہ، راجستھان آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے، تمام اساتذہ واراکین دارالعلوم کی جانب سے تعزیت قبول فرمائیں

[بشکریہ حضرت مولانا دانش رضا مصباحی، پیلی بھیت]

www.muftiakhtarrazakhan.com

جامعۃ المؤمنات، حیدرآباد کا تعزیتی پیغام

ممتاز عالم دین تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی ازہری میاں جانشین حضور مفتی اعظم ہند بریلوی شریف کے سانحہ ارتحال ملت اسلامیہ کے لیے عظیم نقصان ہے، دنیا میں سنیت کا ناقابل تلافی نقصان ہے، مناظر اہل سنت کی حیثیت سے آپ کو جانا جاتا تھا، ایک عالم دین کی موت عالَم کی موت ہے، ایک عالم دین میں جو خوبیاں پائی جاتی ہیں وہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بدرجۂ اتم موجود تھی، حضرت کی زندگی میں سرکار مدینہ ﷺ کی سنت کی عملی جھلکیاں نظر آتی تھیں، عشق رسول آپ کا سرمایہ تھا۔ عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش آنا آپ کی فطرت تھی، ہم تمام معلمات جامعۃ المؤمنات آپ کی اس سانحۂ ارتحال پر اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت میں نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ [راشٹریہ سہارا حیدرآباد، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸]

جملہ اساتذہ واراکین: سلطان الہند ورضا دارالعلوم، آستانہ گل علی بابا، بھلواڑہ، راجستھان

حضرت مولانا محمد احمد وارثی صدر المدرسین جامعہ عربیہ، خیرآباد، سلطان پور

دین ودانش کی شہرہ آفاق شخصیت حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی رحلت کا غم پوری امت کے لیے خسارہ ہے۔

حضرت کے وصال کے خبر ملتے ہی مدارس اہل سنت میں قرآن خوانی دعا کا سلسلہ جاری ہے، اودھ کی مشہور دینی درس گاہ الجامعۃ العربیہ، خیرآباد، سلطان پور، میں بھی قرآن خوانی وتعزیتی جلسہ بتاریخ ۲۱؍جولائی ۲۰۱۸ء ۷؍ذی القعدہ ۱۴۳۹ھ منعقد ہوا۔ جس کی میں حضرت علامہ کی علمی کارناموں، نیز اہل سنت کے لیے بیش بہا خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز حضور بلندی درجات کے لیے دعا کی گئی، جامعہ سے علماء کا قافلہ حضرت کے جنازے میں شرکت کے لیے بریلی شریف روانہ ہوا۔ جس میں جامعہ کی طرف سے نیز اہل سنت کے اکناف

www.muftiakhtarrazakhan.com

واطراف کے اداروں کی جانب سے حضور تاج الشریعہ کے اہل خاندان کو خصوصاً اور جملہ اہل سنت (کو عموما) تعزیت پیش کرتا ہوں۔ مولا تعالیٰ سب کو صبر جمیل واجر جزیل سے نوازے اور حضرت کے روحانی علمی فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے، آمین

شریک غم: محمد احمد وارثی صدر المدرسین و جملہ اساتذہ وطلبہ جامعہ عربیہ، خیر آباد، سلطان پور

حضرت مولانا ذوالفقار علی رشیدی، جامعۃ الزہراء للبنات، اترد یناج پور

۷۸۶/۹۲

آج مؤرخہ ۶/ذی القعدہ/۱۴۳۹ھ، ۲۰/جولائی/۲۰۱۸ء رات آٹھ بجے بذریعہ فون یہ جاں گداز خبر ملی کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ الشاہ حضور اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال پر ملال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خبر سنتے ہی پورا ماحول سوگوار ہو گیا اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی کہ مولا تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما کر ہم اہل سنت و جماعت کو نعم البدل نصیب فرمائے۔

بعد نماز فجر جامعۃ الزہراء للبنات ومعلمات کی طرف سے قرآن خوانی کی گئی اور حضور تاج الشریعہ کے بلندی درجات کے لیے دعا خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

خاکپائے اولیا محمد ذوالفقار علی رشیدی اور جامعۃ الزہراء للبنات کے اساتذہ واراکین حضور تاج الشریعہ کے اہل خانہ ومریدین ومتوسلین کے ساتھ اس غم واندوہ میں برابر کے شریک ہیں اور صبر جمیل کے لیے دعا گو ہیں۔

فقط: خاکپائے اولیا محمد ذوالفقار علی رشیدی (جامعۃ الزہراء للبنات، اترد یناج پور، ۷/ذی قعدہ/۱۴۳۹ھ)

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا ذوالفقار علی برکاتی نظامی استاد دارالعلوم محبوب سبحانی

زبان گنگ ہے، کیا کہنا ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے، قاضی القضاۃ فی الہند علیہ الرحمہ ہمارے درمیان نہ رہے۔ ابھی تک یقین نہیں ہورہا، دارالعلوم محبوب سبحانی سے حضور تاج الشریعہ کا قلبی تعلق تھا، آپ یہاں کے اساتذہ وطلبہ پر بہت شفقت فرماتے تھے، ایک مرتبہ آپ کا کسی سلسلے سے ممبئی آنا ہوا تو آپ نے طلبہ دارالعلوم محبوب سبحانی کو درس حدیث سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جملہ اہل سنت وجماعت کو صبر کی توفیق سے نوازے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حضرت مولانا ذوالفقار علی برکاتی نظامی استاد دارالعلوم محبوب سبحانی مذکورہ تعزیتی کلمات موصوف نے دارالعلوم محبوب سبحانی میں محفل ایصال ثواب کے موقع پر بیان کئے تھے)

شیخ الاسلام حضور محمد مدنی میاں: مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب کی رحلت بلاشبہ علمی وروحانی دنیا میں عظیم خلا ہے جس کا پر ہونا مستقبل قریب میں نظر نہیں آتا، ازہری صاحب نے دین وسنیت اور رشد وہدایت کی جو خدمات انجام دی ہیں یقیناً وہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ (بذریعہ واٹس ایپ ۲۰۱۸ء)

حضرت مولانا قاری محمد یوسف عزیزی لکھنؤ، سکریٹری مسلم پرنسل لا آف انڈیا

ڈاکٹر معین صاحب، لکھنؤ وجنرل سکریٹری مسلم پرنسل لا آف انڈیا

شہزادۂ تاج الشریعہ وقاضی شہر بریلی حضرت علامہ ومولانا عسجد رضا صاحب قبلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان سواد اعظم اور جماعت اہل سنت کے روح رواں تھے، حضرت کے غم ارتحال میں مسلم پرسنل لا آف انڈیا سوگوار ہے، حضرت کے چراغ وجود مسعود سے پوری امت روشن اور منور حق تھی، چمک دمک رہی تھی، اب ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے کسی نے گلستان

www.muftiakhtarrazakhan.com

اہل سنت کو اجاڑ دیا ہو۔ پوری امت پر حضرت کے بہت احسانات ہیں، جن کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے، ان کی تحریریں، تقریریں اور ان کے فتاویٰ پورے عالم کے لیے مشعل راہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے خاندان کو خصوصاً اور امت مسلمہ کو عموماً صبر جمیل عطا فرمائے اور تادم حیات ان کے فیوض و برکات سے پوری امت کو مستفیض فرمائے۔

شریک غم: حضرت مولانا قاری محمد یوسف عزیزی لکھنؤ، سکریٹری مسلم پرنسل لا آف انڈیا

ڈاکٹر معین صاحب، لکھنؤ و جنرل سکریٹری مسلم پرنسل لا آف انڈیا

حضرت مولانا مفتی عبدالستار مصباحی عزیزی

صدالمدرسین و شیخ الحدیث جامعہ قادریہ، چھوٹا سوناپور

دنیائے سنیت میں علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کی کمی محسوس کی جائے گی کہ۔ آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے مصر کا سفر کیا، جامعہ ازہر میں کئی سال قیام کیے اور اول پوزیشن میں کامیابی حاصل کی، آپ نے ایک وسیع ادارہ جامعۃ الرضا کی بنیاد ڈالی، جس میں سینکڑوں طالب علم علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے تحریری اور تقریری خدمات بھی نمایاں طور پر انجام دی ہیں جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ دور حاضر میں آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ جہاں جاتے عوام کا جم غفیر ہوتا تھا، یہ آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ ہمارا ادارہ اساتذہ اور طلبہ آپ کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور آپ کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

حضرت مفتی اشفاق حسین قادری

قومی صدر آل انڈیا تنظیم علمائے اسلام

مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں علوم وفنون کے بحر ذخار تھے اور آپ کی پوری زندگی عشق رسول سے عبارت تھی، یہی وجہ ہے کہ آپ نے اخیر وقت تک مذہب کے معاملے میں کس طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا

(ماخوذ از: روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲ر جولائی ۲۰۱۸)

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا سید قیصر رضا فردوسی

آپ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے پاسبان تھے۔ (ماخوذ از: روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء)

حضرت مفتی مجاہد حسین رضوی [صدر المدرسین دار العلوم غریب نواز الٰہ آباد]

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور ازہری میاں کی وفات ایک زریں علمی عہد کا خاتمہ، عالم سنیت کا ناقابل تلافی خسارہ ہے۔ (ماخوذ از: روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء)

حافظ محمد قمر الدین رضوی صاحب رضوئی کتاب گھر دہلی

حضرت تاج الشریعہ ہمارے پیر و مرشد حضرت مفتی اعظم ہند کے نائب و علمی جانشین تھے اور آپ نے ہی ہمارے کتب خانہ ''رضوی کتاب گھر'' کا ٹیا محل میں افتتاح فرمایا تھا۔

[ماخوذ از: روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا ظفر الدین برکاتی مصباحی مدیر اعلیٰ ماہنامہ کنز الایمان، دہلی

ماہ نامہ کنز الایمان کا اگلا شمارہ حضرت تاج الشریعہ کی حیات و خدمات پر قلمی خراج عقیدت ہوگا۔

[ماخوذ از: روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

مولانا محمد ارشاد نعمانی، نئی دہلی: ایک عالم دین کی موت، عالم کی موت ہوتی ہے یہ محاورہ آج اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ [ماخوذ از: روزنامہ انقلاب نئی دہلی، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا ارشد مصباحی صاحب

چیئر مین اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن یو کے و خطیب و امام نارتھ مانچسٹر جامع مسجد

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کو عالمی سطح پر بہت عزت واحترام حاصل تھا، آپ کے علم وفضل اور زہد وتقویٰ کا ایک زمانہ معترف ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے علمی اور روحانی فیوض وبرکات کو عام فرمائے۔

(ممبئی اردو نیوز ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء)

حضرت مولانا عبدالحی نسیم القادری ڈربن، ساوتھ افریقہ: بریلی شریف میں مرکز الدراسات الاسلامیہ جیسا عظیم ادارہ قائم کرکے آپ نے وہ خدمت انجام دی ہے، جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

(ممبئی اردو نیوز ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء)

حضرت مولانا احسان اقبال رضوی، کولمبو، سری لنکا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور تاج الشریعہ کو جو مقبولیت اور محبوبیت عطا فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہیں ،آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں کی تعداد کروڑوں میں ہے، آپ نے اس پرفتن دور میں مسلمانوں کو اسلام اور شریعت پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہنے کی تلقین اور تاکید فرمائی۔ [ممبئی اردو نیوز ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا ابصار رضا قادری: صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ برکاتیہ مسجد گھوبیر نگر

حضور تاج الشریعہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے علوم کے سچے وارث وپاسبان تھے، اب ان کے بعد کوئی ایسا نظر نہیں آرہا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے نعم البدل عطا فرمائے (انقلاب دہلی ۲۲؍جولائی، ۲۰۱۸ء)

حضرت سید قمر الدین صدر مدینہ مسجد کاداس گارڈن

یوں تو دنیا سے ہر ایک کو جانا ہے، لیکن کچھ ایسے شخصیات ہوتی ہیں جن کے جانے کے بعد پورا عالم سوگوار ہوجاتا ہے، اور اس کی کمی سالوں سال محسوس کی جاتی ہے، انہی میں حضور تاج الشریعہ کی بھی ذات ہے جن کے وصال سے صرف بریلی ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے سنیت سوگوار ہے۔

[انقلاب دہلی ۲۲؍جولائی، ۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا شمشاد رضا نظامی صدر ایجوکیشنل رضا فاؤنڈیشن

موت العالم موت العالم، ہندوستان کے معروف عالم دین تقویٰ و پرہیز گاری کی مثالی شخصیت خانوادۂ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کے چشم و چراغ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری میاں کا انتقال امت مسلمہ کا عظیم خسارہ ہے، موصوف بیک وقت عالم مفتی وفقیہ ہونے کے ساتھ سلسلۂ قادریہ کے عظیم صوفی ہندوستان کی با اثر عالمی علمی شخصیت تھے، دور حاضر میں موصوف ہی کی شخصیت تھی جن کی پوری دنیا میں مریدین کی تعداد سب سے زیادہ ہے، جن میں علما کی اکثریت ہے موصوف علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ کے ساتھ اور بھی علوم وفنون میں ماہر تھے اور امام زماں کی حیثیت رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کے درجات کو بلندی عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین [انقلاب دہلی ۲۲/جولائی، ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا خورشید احمد خاں برکاتی خطیب وامام بیسل پور جامع مسجد

ملت اسلامیۂ ہند ایک قدیم ترین مرکزی شخصیت کے وجود ظاہری سے محروم ہوگئی۔ یہ ایک ایسی محرومی ہے جس کی تلافی قیامت تک ممکن نہیں ہوسکتی۔ [انقلاب دہلی ۲۲/جولائی، ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا عامر رضا خاں

[صدر المدرسین دار العلوم عربیہ قادریہ کریم گنج، پورن پور]

علم کا گواہ گراں، راز دار تصوف وطریقت، شریعت اسلامی کا تاج زریں اسلاف اہل سنت کی روحانیت کا وارث حقیقی ہمارے درمیان سے چلا گیا ہے جس کی عدم موجودگی تادم آخر ہمیں بے تاب و بے قرار کرتی رہے گی۔ [انقلاب دہلی ۲۲/جولائی، ۲۰۱۸ء]

حضرت علامہ مولانا سید احمد رضا صاحب مہتمم مرکزی ادارۂ شرعیہ، پٹنہ

یقیناً حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال عالم اسلام کا وہ عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی ممکن نہیں، آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، بزم علم وعرفان میں آپ کی ذات ایک ایسی روشن شمع کی مانند تھی جس سے ایک عالم مستفید ہوتا رہا اور اپنا قبلہ وکعبہ درست کرتا رہا، آپ کی موت ایک عالم کی موت ہے، آپ ایک زندہ ولی تھے،

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور ہوا، خدا نے آپ کو علم کی ایسی دولت عطا فرمائی تھی کہ آپ علمی صلاحیت کی بنیاد پر آپ کو مصر میں فخر ازہر کا عظیم ایوارڈ دیا گیا تھا۔ [فاروقی تنظیم رانچی، ۲۲/جولائی، ۲۰۱۸ء]

مفتی عرفان رضا مصباحی: استاد جامعہ حنفیہ مالیگاؤں

حضور تاج الشریعہ اسوۂ حسنہ کے پیکر اور پوری سنیت کے وقار کی علامت تھے علمی بلندی یہ کہ لاینحل مسائل میں اکابر مفتیان کرام آپ کی بارگاہ میں رجوع اور تشفی بخش حل پاتے۔

[صحافت ممبئی: ۲۵/جولائی ۲۰۱۸ء]

قاضی اہل سنت مفتی واجد علی یار علوی: شیخ الجامعہ جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں

تاج الشریعہ کی رحلت سے دنیائے اہل سنت کا جو علمی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی ناممکن ہے۔ اللہ حضرت کے جملہ پسماندگان، محبین اور مریدین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (صحافت ممبئی: ۲۵/جولائی ۲۰۱۸ء)

مولانا منصور عالم تیغی اشرفی: مہتمم: مدرسہ اسلامیہ غوثیہ تیغیہ تجوید القرآن

تاج الشریعہ بلند پایہ کے عالم دین تھے، ان کی رحلت سے ملت اسلامی کو عظیم خسارہ ہوا ہے جس کا نعم البدل عصر حاضر میں ممکن نہیں ہے۔ تاج الشریعہ ملک کے نامور مذہبی پیشوا تھے، ان کی راہ نمائی قابل ستائش تھی، پوری زندگی علمی وفکری خدمات میں گزاری، ملک وبیرون ملک کے فرزندان توحید کو ان کی سرپرستی حاصل تھی۔

حضرت مولانا انوار احمد نظامی: سرپرست اعلیٰ دار العلوم عزیزیہ میسور

ملت اسلامی آج ملت کے ایک درخشاں ستارے سے محروم ہو چکی ہے مرحوم کی اعلیٰ صفات ان کی دینی خدمات کا خاکہ لفظوں میں بیان کرنا محال ہے، جنہوں نے اپنی ساری زندگی مذہب اسلام کی اشاعت کے لیے صرف کر دیں۔ اللہ سے ہم تمام دعا گو ہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور ان کے فیضان روحانی سے ساری سنیت کو مستفیض فرمائے اور ہم تمام کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ [عالمی سہارا بنگلور، ۲۳/جولائی، ۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا محمد یعقوب علی خاں قادری

[بانی ومہتمم مدرسہ ابراہیمیہ جامعۃ القرآن، وخطیب وامام مسجد خلیل اللہ]:

حضرت مولانا محمد اسماعیل رضا خاں معروف بہ تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری میاں قادری بریلوی اعلیٰ حضرت کے علوم وافکار کے نقیب ونگاہ بان اور عاشقانہ اردو نعتیہ شاعری کے نمائندہ تھے، یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے لیکن ہمارے نزدیک ان کی خوبی زیادہ قابل ذکر ہے کہ جب تک ان کی آنکھوں کی بینائی کام کرتی رہی تب تک وہ بڑی پابندی سے مزار اعلیٰ حضرت سے متصل اپنے محلہ کی مسجد رضا میں باجماعت نماز ادا کرتے اور نماز کی پابندی کرنے والے علماے کرام ہمیں دل سے پسند ہیں اور انہی کو علمائے دین ہونے، کہنے اور کہلانے کا حق بھی حاصل ہے، اسی طرح اب اس بات کو سمجھنے میں دقت نہیں ہوگی کہ ایک عالم دین کی موت دنیا کی موت ہوا کرتی ہے، اس لیے ہمیں بہت دکھ ہے کہ آج سواد اعظم اہل سنت وجماعت کا معروف ومقبول نمائندہ دنیا سے چلا گیا، لیکن یہ قانون قدرت کے تحت ہوا ہے، اس لیے ہم صبر وشکر کے ساتھ اپنے قادر مطلق کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

تاج الشریعہ ذاتی طور پر شریعت کے پابند تھے اور اپنے اکابر اعلیٰ حضرت ومفتی اعظم ہند کی طرح اسلام وسنیت کا موقف اور حکم بیان کرنے میں بے باک تھے اور یہی ان کی شخصی انفرادیت ہے۔

[عالمی سہارا، بنگلور، ۲۳؍جولائی، ۲۰۱۸ء]

حضرت علامہ الحاج قاضی محمد ظہیر الدین صاحب

[قاضی شہر وصدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، ہبلی]

علامہ موصوف ایک عظیم گھرانے کے فرزند تھے، ان کا حلقۂ اثر انتہائی وسیع اور ملک وبیرون ملک کے لاکھوں لوگ ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے، ان کی خدمات کا دائرہ بڑا مضبوط تھا ان کی وفات حسرت آیات یقیناً جماعت اہل سنت کے لیے عظیم خسارہ ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت تاج الشریعہ کی موت ایک شخصیت کی موت نہیں بلکہ ایک عالم کی موت ہے، ان کی وفات کا غم ان کے اہل خانہ اور صرف ان کے ارادت مندوں کا غم نہیں بلکہ پوری جماعت سنیت کا غم ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت علامہ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے، ان کے تمام حسنات کو صدقۂ جاریہ بنائے، ان کے اہل خانہ، تمام محبین ومعتقدین اور جملہ جماعت اہل سنت کو قلوب کو صبر جمیل سے بھر دے اور ان کا بہترین خلف عطا کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

[عالمی سہارا بنگلور، ۲۳؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت قاری نیاز احمد: نائب ناظم: جامعہ حنفیہ رضویہ، قلابہ

تاج الشریعہ کا وصال دنیاے سنیت کا ایسا خسارہ ہے جس کی بھر پائی بظاہر مشکل نظر آرہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سنیوں کو آپ کا بدل عطا فرمائے۔ [انقلاب ممبئی: ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا سید سراج اظہر: سربراہ: دار العلوم فیضان مفتی اعظم ممبئی

ادارۂ ہذا میں تین دن کے لیے تعلیمی سلسلہ موقوف رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ ان ایام میں حضرت کے لیے زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کیا جائے حضور تاج الشریعہ کے جانے سے ایک علمی اور تحقیقی عہد کا خاتمہ ہوگیا۔ [انقلاب ممبئی، ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا سید جاوید نقشبندی: دربار اہل سنت، میر درد روڈ، نئی دہلی

حضور تاج الشریعہ کے انتقال سے علم وادب اور اہل سنت کا جو خسارہ واقع ہوا ہے، اس کا پر ہونا بہت ہی مشکل نظر آرہا ہے، ہر دوشنبہ کے روز ہونے والی محفل اس بار حضور تاج الشریعہ کے نام منسوب ہوگی، جس میں حضرت کے لیے خصوصی دعا کرائی جائے گی۔ [انقلاب دہلی: ۲۲؍جولائی، ۲۰۱۸ء]

مفتی اعظم علی ازہر: خطیب وامام جامع مسجد کردم پور

www.muftiakhtarrazakhan.com

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور ازہری میاں کی وفات ایک زریں علمی عہد کا خاتمہ، عالم سنیت کا ناقابل تلافی خسارہ ہے، جامعہ ازہر مصر سے نہ جانے کتنے علماء وفضلا فارغ ہوکر خود پر ناز کررہے ہیں، لیکن تاج الشریعہ کی وہ ذات ہے جس پر جامعہ ازہر ناز کررہی ہے۔ [انقلاب دہلی: ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا سلیم رضا خاں نوری صاحب

[خطیب وامام جامع مسجد بیگم صاحب، رسیا خان پور]

حضور تاج الشریعہ کو ایک عہد ساز شخصیت بتاتے ہوئے کہا کہ برصغیر کے مسلمان امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کے نائب عصر کے علمی وجود سے محروم ہوگئے، ان کی رحلت صرف ان کے مریدین ومتوسلین کے لیے ہی باعث غم نہیں، بلکہ عالم اہل سنت کے لئے بیش بہا خسارے کا باعث ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے بیرون ممالک بالخصوص اسلامی ممالک میں ایمان وعقیدے کی (حفاظت کا اور) اہل بیت کے نظریات کو فروغ دینے کا جو کارہائے نمایاں انجام دیا، اس کی دوسری مثال اس دور میں نہیں ملتی۔

[انقلاب دہلی: ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]۔

حضرت قاری مطیع الرحمن اشرفی مصباحی: ناظم اعلیٰ

[جامعہ مخدومیہ تیغیہ معین العلوم، مخدوم نگر، نام نگر، سمستی پور]

مفتی اختر رضا خاں کا انتقال ملت اسلامیہ کے لیے عظیم خسارہ ہے۔ انہوں نے جس طرح پیغام اعلیٰ حضرت کو فروغ دیا وہ قابل رشک ہے۔ آپ دنیائے سنیت میں امیر کارواں کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ افسوس صد افسوس پیغام اعلیٰ حضرت سے عوام وخواص کو روشناس کرانے والی اعلیٰ مرتبت شخصیت چل بسی۔ ان کے انتقال کی خبر جامعہ میں آتے ہی پورا ماحول افسردہ ہوگیا۔ [فاروقی تنظیم رانچی: ۲۲؍جولائی ۲۰۱۸ء]

حضرت مفتی اختر حسین شارق مصباحی: ادارۂ شرعیہ، پٹنہ

بلاشبہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال سے آج ہر آنکھ نم، ہر دل مضطرب اور ہر روح بے

www.muftiakhtarrazakhan.com

چین نظر آرہی ہے۔آج دنیائے سنیت اپنے اس عظیم محسن سے محروم ہوگئی جو تقویٰ میں اگر مفتی اعظم ہند کا پرتو تھا تو علم وعرفان میں اپنے دادا حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عکس۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

[فاروقی تنظیم رانچی: ۲۲/جولائی/۲۰۱۸ء]

حضرت تاج الدین رضوی اسلمی [جامعہ ومہتمم: الجامعۃ القادریہ گلشن رضا جالے، تھانہ روڈ]

ملک وملت کا نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے نس کی تلافی برسوں ممکن نہیں، دور حاضر میں حضور تاج الشریعہ ہی علوم اعلیٰ حضرت کے سچے نمائندے تھے انہوں نے اخیر وقت تک مذہب کے معاملہ میں کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا، اللہ تعالی حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

[ممبئی اردو نیوز، ۲۴/جولائی/۲۰۱۸ء]

مولانا حافظ وقاری افروز عالم رضوی امجدی

[نائب مہتمم: الجامعۃ القادریہ گلشن رضا جالے، تھانہ روڈ]

حضور تاج الشریعہ کے وصال سے ملک وملت کا نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے، آج پوری دنیائے سنیت مایوس اور غم زدہ ہے، ہر آنکھیں نم ہیں، ماحول نم دیدہ ہے، جس طرف نظر ڈالیں چہرے کا رنگ افسوس وغم میں مبتلا ہے۔حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں قادری کی رحلت ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے۔ادارہ غموں کے سمندر میں ڈوب گیا، ایسا لگا کہ جیسے پاؤں تلے زمین کھسک گئی ہو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ حضور تاج الشریعہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔دور حاضر میں ایسی محتاط شخصیت جو تقویٰ وشرع کی خوگر تھی، چراغ لے کر ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملتی، آپ فقیہ، بے مثال شیخ، بے نظیر مفتی ہندوستان کے ساتھ ساتھ قاضی القضاۃ جیسے اعلیٰ وارفع عہدے پر متمکن تھے۔

[ممبئی اردو نیوز: ۲۴/جولائی/۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا غلام مصطفی قادری: بانی ومہتمم: جامعہ کنزالایمان، بنگلور

عالم اسلام کے عظیم عالم ومفتی، رضویوں کی جان، اہل سنت کی پہچان، حضور تاج الشریعہ کا وصال پوری دنیائے سنیت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت کے علمی کمالات تو اپنی جگہ۔ ان کا چہرہ ہی مبلغ تھا۔ کہیں جانے پر تعارف کرنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ فی زمانہ علم وتقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں کا مالک بنایا تھا۔ دنیا کے ہر میدان میں اپنی قابلیت اور خداداد صلاحیت سے لوگوں کو مسحور فرمایا۔

[راشٹریہ سہارا بنگلور ۲۴ رجولائی، ۲۰۱۸ء]

حضرت مولانا مقبول احمد نظامی آمری: ٹرسٹی تنظیم اہل سنت وجماعت میسور

عالم اسلام کے ممتاز مفکر شخصیات میں حضرت مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کا شمار ہوتا ہے ،مرحوم نے اپنی ساری زندگی دینی کاموں میں صرف کردی۔ [روزنامہ سالار بنگلور، ۲۴ رجولائی، ۲۰۱۸ء]

مولانا اقلیم رضا مصباحی، نئی دہلی

حضور تاج الشریعہ عربی زبان وادب پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ کی عربی دانی اور علوم میں مہارت کا اعتراف ،دنیا کے بڑے بڑے اہل علم نے کیا ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی کتابوں کے جو عربی زبان میں ترجمے کئے ہیں وہ آپ کی عربی زبان وادب میں مہارت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

[انقلاب دہلی: ۲۴ رجولائی، ۲۰۱۸ء]

حضرت قاری نظر عالم رضوی

ناظم اعلیٰ مدرسہ تبغیہ فیضان اعلیٰ حضرت بھٹنڈی شریف، ڈھولی، مظفر پور، بہار

وارث علوم فاضل بریلوی سچے جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں کا وصال پورے اہل سنت میں غم کا ماحول کا باعث بنا، آپ کو اسلامی دنیا فراموش نہیں کر پائے گی، اللہ تعالیٰ مرحوم

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔

لیکن غم کے ساتھ ساتھ خوشی کا بھی احساس ہے کہ ہر خانقاہ اور مدارس سے اظہار افسوس کیا جارہا ہے ۔تمام تر پیغامات سے اتحاد واتفاق کا اندازہ لگ رہا ہے ۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے قوم وملت کے درمیان محبت انسیت ،اتفاق واتحاد قائم فرمائے تمام بزرگوں کے ساتھ ساتھ اس مرد خدا مفتی اختر رخاں ازہری میاں معروف بہ تاج الشریعہ کو دنیائے اسلام فراموش نہیں کر پائے گی ۔اللہ تعالیٰ ان کے اوران کے سلاسل کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے ان کے اقارب ،محبین ،معتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ماخوذ از :اردو اخبار،۲۰۱۸ء)

حضرت مولانا غلام جیلانی: بانی وسربراہ اعلیٰ جامعہ نوریہ للبنات ،مظفر پور

تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال سے پوری جماعت اہل سنت میں اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑ گئی ،پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں تعزیتی مجلسیں منعقد ہورہی ہیں ،اللہ نے حضرت ازہری میاں صاحب کو بے مثال شہرت ومقبولیت سے نوازا ہے ،حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال ملک وملت اور جماعت اہل سنت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے ،اوران کے وصال سے اہل سنت کے درمیان ناقابل تلافی نقصان مقتدا اور پیشوا اور توصیف وروحانیت کے تاج دار تھے ،ان کی رحلت در حقیقت علم وفضل کے ایک درخشاں باب کا خاتمہ ہے ،اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مفتی اعظم ہند کے علمی اور روحانی وارثتوں کے سچے وارث وجانشیں تھے ،علم وفضل ،زہد وتقویٰ ،توکل وبے نیازی ،سادگی وسادہ مزاجی ،تصوف وروحانیت میں اقران ومعاصرین میں ممتاز ونمایاں نظر آتے ہیں ،جن کے دینی ،مذہبی ،قومی ،ملی ،اور علمی فکری خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے ،متعدد تر ہے ،متعدد کتابیں آپ کی یادگار ہیں ،اس کے علاوہ ان کی نعتیہ شاعری میں عشق وعرفان کا بہترین عنصر نظر آتا ہے ،مصیبت کی اس گھڑی میں ہم خانوادۂ رضویہ جملہ افراد خصوصاً شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت عسجد میاں صاحب قبلہ اور حضرت کے دیگر پسماندگان اور مریدین ومتوسلین محبین ومتعلقین کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر واجر سے نوازے اور حضور ازہری میاں صاحب علیہ الرحمہ کے مراتب ودرجات کو بلند تر فرمائے اور اہل سنت کو ان کا بدل عطا فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا انظار احمد خاں رضوی شبنم بلواوی

سنی سینٹر امام احمد رضا عربک کالج، چترادرگہ، کرناٹک، انڈیا

بریلی سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۲۰ رجولائی بروز جمعہ بوقت شام وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری میاں (قاضی القضاۃ فی الہند) وصال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اطلاع کے مطابق حضور تاج الشریعہ علیل تھے۔ آپ کا وصال اہل سنت وجماعت کا عظیم نقصان ہے۔ آپ عالمی سطح پر قائد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ آپ کا وصال اسلامی دنیا کا بہت بڑا نقصان ہے۔ بریلی شریف میں ہی تدفین ہوگی۔ جب کہ تادم تحریر تدفین سے متعلق تفصیلات مہیا نہ ہوسکیں۔ آپ اعلیٰ حضرت کے نبیرہ اور حضور مفتی اعظم کے جانشین تھے، قاضی القضاۃ فی الہند کے منصب پر فائز تھے۔ آپ نے دارالافتاء بریلی شریف کی مسند سے کثیر فتاویٰ جاری فرمائے۔ بریلی میں عظیم اسلامی یونیورسٹی قائم کی۔ آپ کی نگرانی میں شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف ایک عرصے سے اسلامیان ہند کی شرعی رہنمائی کے لیے متحرک ہے۔ عربی، اردو، انگریزی، میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ درجنوں کتب اعلیٰ حضرت کو عربی میں ترجمہ کیا، نیز متعدد کتب کو عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ آپ عرب وعجم میں یکساں مقبول تھے۔ سلسلۂ قادریہ کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ کڑوروں مریدین پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ تقویٰ واستقامت میں بے نظیر اور اپنی مثال آپ تھے۔

خاک پائے تاج الشریعہ نظار احمد خان رضوی شبنم بلواوی سنی (سینٹر امام احمد رضا عربک کالج چترادرگہ کرناٹک۔ انڈیا)

ڈاکٹر محمد ظفر صادق [صدر مدرسہ نورالہدیٰ، سیتامڑھی، بہار]

مدرسہ نورالہدیٰ کا خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے گہرا تاریخی تعلق رہا ہے، حضور حجۃ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند، حضور مفسر اعظم ہند اور خود حضرت ازہری میاں نے پوکھریرا کی سرزمین کو قدوم میمنٹ لزوم سے شرف بخشا، اور ان کی نوازشوں پر اس گاؤں اور مدرسہ کو فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ [ماخوذ از: روزنامہ انقلاب، ۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا اکمل حسین رضوی مصباحی

استاد جامعہ فاروق اعظم مالیگاؤں، ناسک، مہاراشٹرا

۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء۔۷/ذی قعدہ/۱۴۳۹ھ بعد نماز مغرب چند احباب کے ذریعہ یہ المناک خبر موصول ہوئی کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند، علم وادب کا کوہ ہمالہ، فخر ازہر، تاج شریعت، رہبر قوم وملت، الشاہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ امر واقعی ہے کہ ہر مخلوق کو موت آنی ہے، اس سے کسی کو رستگاری نہیں تاہم کچھ نفوس قدسیہ ایسی ہوتی ہیں جن کے جانے سے امت کا بڑا نقصان ہوتا ہے، بلاشبہ تاج الشریعہ کی ذات انہیں میں سے ایک تھی جن کے وصال سے علمی، ادبی اور روحانی حلقے میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کی بھر پائی مستقبل قریب میں نظر نہیں آتی۔ آپ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث اور مفتی اعظم ہند کے لائق جانشین تھے، آپ کے فتوے سے جس قدر اعلیٰ حضرت کا تفقہ ٹپکتا تھا اسی قدر آپ کے تقوے میں مفتی اعظم ہند کے تقوے کا رنگ نمایاں نظر آتا تھا، آپ اپنے مریدین، محبین، متوسلین اور عوام الناس میں کس قدر مقبول تھے، اس کا اندازہ آپ کی نماز جنازہ میں عاشقوں کے سیلابی ہجوم سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے خوب ہی فرمایا:

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

واقعی لاکھوں انسانوں کے دل میں اس قدر محبت پیدا کردینا کسی انسان کے بس میں نہیں، یہ تو من جانب اللہ ہوتا ہے، یہ ایک خاص نعمت ہے جو اللہ رب العزت اپنے محبوب بندوں کو عطا کرتا ہے اور بلا شبہ حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ کے محبوب بندے اور ولی تھے۔ قوم وملت کی اصلاح وبہبود کی خاطر جو خدمات آپ نے پیش کیں، ناقابل فراموش ہیں، علم وادب کا یہ روشن وتابناک صورت اگرچہ روپوش ہوگیا۔: مگر امت مسلمہ رہتی دنیا تک روحانی فیض حاصل کرتی رہے گی، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں رب تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے جملہ مریدین، متوسلین، محبین اور اہل خانہ اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

خصوصاً علامہ عسجد رضا صاحب قبلہ کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے آمین۔

گدائے رضا: اکمل حسین رضوی مصباحی [جامعہ فاروق اعظم مالیگاؤں، ناسک، مہاراشٹر]

مولانا مبشر رضا مصباحی: حضور تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی علیہ الرحمہ کی رحلت ملت کے لیے ایک صدمۂ جان کاہ ہے [ماخوذ از: روزنامہ انقلاب، ۲۰۱۸ء]

پدم شری پروفیسر اختر الواسع

وائس چانسلر مولانا آزاد یونیورسٹی جودھ پور راجستھان

(پروفیسر ایمرٹس، ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز جامعہ اسلامیہ، نئی دہلی)

حضرت ازہری میاں صاحب خاندان اعلیٰ حضرت کی علمی روایت ووراثت کے امین وفضل وزہد وورع کے پیکر تھے۔ آپ کا ہم لوگوں کے درمیان سے اٹھ جانا عظیم علمی وروحانی پیشوا کا اٹھ جانا ہے۔ قحط الرجال کے اس عہد میں ملت اسلامیہ آبروئے خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے محروم ہوگئی۔ یہ ایک ایسا خسارہ ہے جسے صرف وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے ان کے علم وفضل اور تقویٰ کو قریب سے دیکھا، سمجھا اور جانا وپہچانا ہوگا۔

(فاروقی تنظیم رانچی ۲۳/جولائی ۲۰۱۸ء)

مولانا عبد المبین نعمانی قادری چریاکوٹ: بانی رکن المجمع الاسلامی

مؤرخہ ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ، شب ۷/ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ بعد نماز مغرب خانوادۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ (متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء کی عظیم شخصیت، جانشین مفتی اعظم ہند، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ.

وہ کیا گئے کہ سارا زمانہ خموش ہے

آپ اس وقت فقہ وفتویٰ میں یادگار اعلیٰ حضرت اور زہد وتقویٰ میں پرتو سرکار مفتی اعظم ہند تھے

www.muftiakhtarrazakhan.com

،تنہا پوری جماعت اہل سنت کے مرجع تھے، پیر طریقت ایسے تھے کہ ہندوستان میں جن کی مثال نہیں، جزئیات فقہ پر کامل عبور حاصل تھا، بیشمار جزئیات نوک زبان پر تھے، آپ کے اٹھ جانے سے صرف بریلی نہیں، صرف ہندو پاک نہیں، بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار اور غم زدہ ہے، مریدین ومعتقدین اور خلفاء مسترشدین، عاشقان اعلیٰ حضرت اور احباب اہل سنت غم واندوہ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، سب فکرمند ہیں کہ اب ہمارے دکھوں کا مداوا کون بنے گا، شریعت وطریقت کی راہ میں ہماری پیشوائی کون کرے گا، خدائے قادر وہاب ہی اپنے فضل عظیم سے ہمیں نعم البدل عطا فرمائے، آمین۔ یوں تو سارے سنی مسلمان سوگوار ہیں، لیکن آپ کے نجل وخلف حضرت مولانا عسجد رضا قادری اور خانوادے کے دیگر افراد کے اوپر جو کوہ غم گرا ہے، اسے کچھ ہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں، مولائے کریم سب کو صبر عطا فرمائے اور ان کے روحانی فیوض وبرکات سے ہمیں مالا مال کرے آمین

حضور تاج الشریعہ کی ولادت ۲۶ رجولائی رمحرم الحرام ر۱۳۹۲ھ۔ ۲ رفروری ر۱۹۴۳ء بروز سہ شنبہ (منگل) کو ہوئی، اس طرح آپ کی عمر شریف نے سنہ ہجری کے اعتبار سے ستہتر (۷۷) بہاریں دیکھیں، اور سنہ عیسوی سے پچہتر (۷۵) آپ نے ابتدائی تعلیم والد گرامی حضرت علامہ شاہ ابراہیم رضا جیلانی میاں (ابن حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا) حاصل کی پھر دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کے اساتذہ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد جامعۃ الازہر قاہرہ مصر گئے، اور وہاں کے اساتذہ سے علمی استفادہ کیا اور ۱۹۶۶ء میں سند سے سرفراز ہو کر واپس لوٹے۔ آپ کے اساتذہ میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں:

[۱] سرکار مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفی رضا خاں نوری [شہزادۂ اعلیٰ حضرت]

[۲] والد گرامی مفسر اعظم حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں

[۳] بحر العلوم مفتی محمد افضل حسین مونگیری (استاذ دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف)

[۴] ریحان ملت مولانا ریحان رضا خان (برادر اکبر)

[۵] مولانا مفتی حافظ جہانگیر احمد خاں صاحب، فتح پوری، علیہم الرحمۃ والرضوان۔

میں اپنے اداروں، دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، رکن المجمع الاسلامی مبارک پور اور مرکز

www.muftiakhtarrazakhan.com

اشاعت کنزالایمان نشان اختر ممبئی اوراس کے بانی الحاج عمران دادانی رضوی کی طرف سے جملہ پسماندگان کو تعزیت وتسلی کے کلمات پیش کرتا ہوں، جب کہ میں خود ہی ہجوم غم میں گرفتار ہوں

مولانا عبدالمبین نعمانی قادری۔حضرت مولانا سعد پٹھان مہائمی از ہری رحمانی

خطیب وامام جامع مسجد ماہم درگاہ شریف سربراہ اعلیٰ دارالعلوم مخدوم فقیہ علی مہائمی

رفت سوے عرش اعلیٰ روح او

کل شئی مالک الا وجہہ

موت العالم موت العالم: ذوالمجد والکرم والاحترام شریعت پناہ حضرت علامہ عسجد رضا خاں صاحب قادری زادمجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بتاریخ ۲۰؍جولائی ۲۰۱۸ء کو یہ خبر ملی کہ آپ کے والد محترم مرحوم ومغفور جنت آشیاں حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کا وصال ہوگیا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ،علیہ ورحمۃ اللہ وطاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مرگ مفاجاۃ سے جس قدر عالم سنیت متأثر ہے وہ احوال احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ بے شک حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا ہم سے رخصت ہوجانا دنیائے سنیت کا عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی ناممکن ہے، لامحالہ مشیت ایزد ہے، یقینا والد کا ظل عاطفت سر سے اٹھ جانا ناقابل تلافی ہے، آپ کے رنج اندرونی نہاخانہ کا اس شعر سے ظاہر ومتشرح ہے: شعر

حال تو زاں پسر کنعان خستہ

او پسر گم کردہ بود تو پدرگم کردہ

ہم سب دست بدعا ولب کشا ہیں کہ خداوند کعبہ بحرمۃ شاہ مدینہ حضور مرحوم کو نعم المرتفق اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

دار الخلود عطا فرمائے اور صبح وشام ان کی مرقد وخواب گاہ میں انوار رحمت جاوداں کی تنویر ضیا پاش ہو۔

آپ کو اور جملہ متعلقین وپسماندگان کو اس نا قابل برداشت صدمۂ جان کاہ ومفاجات صبر وتحمل کی انتہائی قوت وطاقت عطا فرمائے۔آمین

الفاتحہ:اللھم لاتحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفرلنا ولھم

جمیع برادران واصدقا کی طرف سے آپ کو اور آپ کے اخوان اعمام کو سلام ودعا ومعہ تلقین صبر وتحمل معروض ہے، بناءً علیہ جملہ افراد ومستورات کے واسطے از روے عزاداری یہ چند سطور پیش خدمت ہے

فقط: والسلام خیر ختام: الفقیر الی اللہ الغنی محمد سعد محمد خلیل پٹھان ازہری (خطیب وامام جامع مسجد ماہم درگاہ شریف حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ)

فقیر نوری سید شاہد علی حسنی رضوی جمالی کریمی غفرلہ ولوالدیہ واحبابہ

آہ! صد آہ! وہ محدث، وہ محقق، وہ فقیہ، عالم علم ھدیٰ جاتا رہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم: نحمدہ ونصلی علی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین

خانقاہ نوریہ لال مسجد، دار السلام مصطفی آباد عرف رامپور، یو۔پی میں جمعہ کے دن ہفتہ واری بعد نماز عصر ختم قادری شریف کی نوری محفل منعقد ہوتی ہے۔بعد ختم محفل نماز مغرب پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ اچانک بریلی شریف سے مولانا شہاب الدین رضوی سلمہ نے بذریعہ فون یہ دل خراش خبر سنائی کہ جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری میاں نے طویل علالت کے بعد ۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۰/جولائی بروز جمعہ نماز مغرب سے پہلے تازہ وضو کر کے ۷/بجکر ۱۸/منٹ پر کلمات اذان سن کر اس کو ادا کرتے ہوئے اپنے مکان بریلی شریف میں داعی اجل کو لبیک کہدیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ما اعطیٰ ولہ ما اخذ ولکل اجل مسمی اللہ ہی وہ ہے جو اس نے دیا اور اللہ ہی وہ ہے جو اس نے لیا اور ہر ایک کا وقت مقرر ہے۔آہ صد آہ!

www.muftiakhtarrazakhan.com

قوت دل، طاقت دل، زور دل　　اس کے جانے سے مزہ جاتا رہا

سنیوں کا دل نہ بیٹھے کس طرح　　زوران کے قلب کا جاتا رہا

جیسے ہی یہ خبر وصال خانقاہ نوریہ میں پہنچی غم والم کا ماحول پیدا ہوگیا اور سب حاضرین پر حالت سکتہ طاری ہوگئی، دل ودماغ نے ساتھ چھوڑ دیا اور یہ یقین ہی نہیں ہورہا تھا کہ حضرت تاج الشریعہ ہم سے رخصت ہوگئے کیوں کہ میں ایک ہفتہ قبل ہی حضرت کے دولت کدہ پر دست بوسی اور تقریباً دو گھنٹے زیارت اور شہزادۂ تاج الشریعہ مدظلہ العالی سے ملاقات کر کے رامپور واپس ہوا تھا اور اس وقت حضرت کی طبیعت ٹھیک تھی۔ فوراً ہی خانقاہ نوریہ میں دعائیہ محفل منعقد کی گئی۔ جیسے ہی یہ خبر جانکاہ واٹس ایپ اور فیس بک پر ڈالی گئی تو اس کے بعد قرب وجوار اور ملک کے مختلف صوبہ جات سے اس کی تصدیق کے لیے احباب اہل سنت وجماعت اور وابستگان سلسلہ کے فون آنے شروع ہوگئے۔ جس کی اسی وقت تصدیق کردی گئی۔

دوسرے دن ۷/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۱/جولائی ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز فجر مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور یو۔پی میں جمالی دارالاقامہ کے تقریباً ۲۰۰ طلبہ نے اجتماعی قرآن خوانی کی۔ پھر جامعہ کا تعلیمی وقت شروع ہوتے ہی تعلیم روک کر اراکین واساتذہ کرام اور جملہ شعبہ جات تخصص ودرس نظامی، حفظ وقرأت اور ناظرہ وبیسک کے طلبہ نے ختم قرآن کریم اور کلمہ طیبہ کا ورد کر کے اپنے مرشد ومخدوم گرامی کی روح کو ایصال ثواب کی اور دو دن جامعہ کی چھٹی کر کے ۸/ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۲ جولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار، اراکین واساتذہ اور طلبہ جامعہ نے کثیر تعداد میں حضرت تاج الشریعہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ یاد رہے کہ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ روز اول سے الجامعۃ الاسلامیہ رامپور کے رجسٹرڈ سرپرست اعلیٰ ہیں اور افتتاح بخاری وختم بخاری اور جلسہ دستار فضیلت میں عموماً شرکت فرماتے اور محفلوں کو رونق وزینت بخشتے اور فیوض وبرکات سے نوازتے رہے ہیں۔

۱۰/ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۷/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ خانقاہ نوریہ لال مسجد رامپور میں حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز جمعہ ۳/بجے دن قرآن خوانی اور ختم قادری

www.muftiakhtarrazakhan.com

شریف کبیر پڑھا گیا۔ پھر بعد نماز عصر قل شریف ہوا جس میں شہر وضلع رامپور سے کثیر تعداد میں عقیدت منداور وابستگان سلسلہ نے شرکت کی اور شرکاء محفل کی نوری لنگر سے تواضع بھی کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللّٰہ کتٰبا مؤجلا ،ومن یرد اللّٰہ ثواب الدنیا نؤتہ منہا ،ومن یرد ثواب الآخرۃ نؤتہ منہا ،وسنجر الشٰکرین ،

(پ ۴،آل عمران ،ایت ۱۴۵)

اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھا رکھا ہے اور جو دنیا کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں۔ [کنزالایمان]

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں جانے کے لئے

تمام خوبیاں رب کائنات کے لئے جو تنہا باقی رہنے والا ہے، جس نے اپنی تمام مخلوقات پر دار فانی سے انتقال کو لازم کیا، حمد وثنا، شکر کے سجدے خوشی وغم اسی مالک حقیقی کے لئے ہیں۔ نمازیں، قربانیاں، جینا، مرنا اور سب کچھ اسی کے لیے ہے جو سارے عالم کا رب ہے، موت سے کس کو رستگاری ہے۔ ہر ایک جانے کے لیے ہی آیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عالم رنگ وبو میں جس شئی کو بھی زندگی بخشی ہے اور اسے اس عالم میں حیات عطا فرمائی ہے وہ چاہے انسان ہو، جن ہو، جانور ہو یا اور کوئی جاندار اس کے لئے موت لازمی ویقینی ہے۔

مخبر صادق حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا کہ: بے شک اللہ علم کو (اس طرح) نہیں اٹھائے گا کہ علم کو بندوں (کے سینوں) سے نکال لے، لیکن علماء کے اٹھانے سے علم اٹھالے گا، حتی کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے ،پس خود بھی گمراہ ہونگے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

[صحیح مسلم: ۲۶۷۳، سنن ترمذی ۲۶۵۳، سنن ابن ماجہ ۵۲]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا: علم کے ختم ہونے سے پہلے اس کو حاصل کرلو، مسلمانوں نے کہا: یارسول اللہ: علم کیسے ختم ہوگا؟ حالانکہ ہم میں اللہ کی کتاب موجود ہے، پھر آپ غضب ناک ہوئے، اللہ آپ کو غضب میں نہ لائے، آپ نے فرمایا: تم کو تمہاری مائیں روئیں، کیا بنی اسرائیل میں تورات اور انجیل موجود نہیں تھیں پھر کوئی چیز ان سے کفایت نہیں کرسکی پھر آپ نے تین بار فرمایا: بے شک حاملین علم کے اٹھ جانے سے علم اٹھا جاتا ہے۔

[المعجم الکبیر: ۷۹۰۶، ج: ۸، ص: ۲۳۲، داراحیاء التراث العربی، بیروت]۔

بخاری وترمذی نے بسند صحیح روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقہ فی الدین یعنی خدائے لم یزل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فہم عطا فرمادیتا ہے۔

اس حدیث کے حوالے سے امام المتکلمین حضرت مولانا مفتی محمد نقی علی خاں قادری قدس سرہ اپنی کتاب فضائل علم وعلماء کے صفحہ ۱۶ پر ''الاشباہ والنظائر'' کی عبارت نقل فرماتے ہیں کہ: ''کوئی آدمی اپنے انجام سے واقف نہیں سوائے فقیہ کے (کیوں کہ وہ) باخبار مخبر صادق جانتا ہے کہ اس کے ساتھ خدا نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے''۔ حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ: ''سبھی انسان مردہ ہیں علمائے دین کے سوا لیکن علمائے دین خواب ونوم کے شکار ہیں علمائے باعمل کے سوا، ٹھیک ایسے علمائے باعمل خسران میں ہیں علمائے مخلصین کے سوا لیکن باعمل علمائے دین مخلصین بھی گھاٹے میں ہیں خوف الٰہی اور خشیت خداوندی والے علمائے دین کے سوا'' مذکورہ روایتیں اس بات کی خوب وضاحت کررہی ہے کہ آخر زمانہ میں علماء کثرت سے موت کا جام شیریں نوش کریں گے اور زمانہ میں جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ اس طرح علماء حق کی وفات کے ساتھ لوگوں کے درمیان سے علم اٹھتا چلا جائے گا حتی کہ کوئی عالم برحق نہ بچے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار پیشوا بنالیں گے۔ ان ہی سے مسائل دریافت کریں گے اور وہ (اپنے فتووں کے ذریعہ) خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اور آج ہم یہ احوال وکوائف اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کہ علمائے حق کا قافلہ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کس تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ فقیہ اسلام حضرت تاج الشریعہ کا اس پر ایمان وایقان

www.muftiakhtarrazakhan.com

واثق تھا کہ جب بھی تو آپ نے وقت وصال باطمینان خاطر اذان مغرب سے قبل تازہ وضو فرمایا اور کلمات اذان کو دہراتے ہوئے دار فانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ اپنی نسبت قادری پر فخر کرتے ہوئے فرمایا:

اختر قادری خلد میں چل دیا

خلد واہے ہر اک قادری کے لئے

دور حاضر میں اس قافلۂ حق کے میر کارواں، مخدوم منا الاعظم، مکرمنا الاقدم، شیخ الاسلام، مفتی الانام، حامی دین متین، ناصر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین، وکیل دفاع ائمہ دین، نہ صرف فخر از ہر بلکہ فخر اسلام و مسلمین، سراج السالکین، بدر الکاملین، اعلم العلماے المتجرین، شمس العلماء، افقہ الفقہاء، افضل الفضلاء، افصح الصفا، اکمل الکملاء، مرجع العلماء والفقہا والصوفیاء، عمدۃ الاصفیاء، سید السند، جامع الفضائل، معن الفواضل، جامع معقول ومنقول، حاوی فروع واصول، جامع شریعت، محافظ راہ طریقت، راز دار معرفت، واقف اسرار حقیقت، مخزن علم وحکمت، قامع وہابیت، وندویت، قاطع اسماعیلیت ورشدیت وصلح کلیت، معدن سلوک وحقیقت، زبدۂ ارباب بلاغت، نیر برج تحقیق، گوہر دریائے تصدیق، فقیہ یکتا، صوفی بے ہمتا، جامع جمیع انواع العلوم الشریعہ، منبع جود وسخا، عارف باللہ، چشم وچراغ خاندان امام العلماء وارث علوم رضا، پیکر حسن وجمال حامد رضا، جانشین مصطفی رضا خاں نور نگاہ ابراہیم رضا تاج المحدثین، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ، استاذی الکریم ومرشد مجاز حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد اسماعیل رضا خاں عرف محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات ستودہ صفات تھی۔ آپ اہل سنت کا وہ سرمایہ افتخار تھے جس کا فقدان خسارۂ عظیم کے مترادف ہے۔ آپ کی رحلت طبعاً علمی ودعوتی خسارہ ہے جو یقینا فرمان رسول کے مطابق جہالت کے دور دورہ کا پیش خیمہ ہے۔ آپ کا اہل سنن کے درمیان سے کوچ فرمالینا ایک ایسا المیہ ہے جس کا احساس ہمیشہ قلب وجگر کو مضمحل وآنکھوں کو نمناک کرتا رہے گا۔ آپ کا نظروں سے اوجھل ہوجانا اہل سنن واہل محبت کے دلوں میں یقینا آپ کی محبت کے اضافہ کا باعث ہے۔ جس طرح سورج کا غائب ہوجانا اس کے لیے شوق دیدار کو بڑھاتا ہے۔ آپ کا روان اہل سنن وسنیت کے لئے وہ عظیم ستارہ تھے جس کی روشنی گمگشتگان منزل کے لیے مینارۂ کوہ نور تھی، آپ آسمان علم وحکمت کے زحل تھے اور سب ستارے آپ کے خوشہ چیں۔ آپ کی ذات والا صفات فقہ وفقاہت اور رشد وہدایت کی نیر تاباں تھی، آپ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی نورانی صورت و پاکیزہ سیرت عالم کو ہمیشہ دعوت حق کا نظارہ دیتی رہے گی۔ بعد وصال آپ کے آج تک ہم یہ نہ جان پائے کہ آپ ہمارے دل میں ہیں یا ہمارا دل آپ میں ہے۔ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد زندہ رہنے کی کوئی خواہش باقی نہ ہوتی اگر یہ فرمان رسول پیش نظر نہ ہوتا کہ خیر امت محمد یہ میں قیامت تک باقی رہے گی۔ شاید ہی ماضی قریب میں ایسی کوئی خبر کسی کان نے سنی کہ عالم اسلام بیک زبان پکار اٹھا کہ آج جہان سنیت کا وہ نیر تاباں سرزمین ہند سے روپوش ہوگیا جس کی ضیاباریوں سے علمی محافل منور تھیں، جو دور حاضر میں درس رضا، فکر رضا، علم رضا، عشق رضا، گفتار رضا، کردار رضا، کا پاسبان وامین تھا چلا گیا، ہاں آج وہ چلا گیا جو فقہ وفقاہت میں یادگار رضا حسن و جمال میں مظہر حامد رضا، زہد وتقویٰ، استقامت وکرامت میں پرتو مصطفی رضا، اپنے اسلاف واجداد کی پاکیزہ مسند کا وارث تھا جو دین وشریعت، علم وادب، عربی وفارسی اور ہندی اردو اور انگریزی وسنسکرت کے نظم ونثر میں حامل لواء رضا تھا۔ یہ تنہا میرے دل کی صدا نہیں بلکہ آج ہر منصف کے دل کی پکار یہی ہے کہ:

موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں
روح عالم چل دیئے عالم کو مردہ چھوڑ کر
عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب طاہر ملا

اور وہ خود بزبان حال یہ کہتا ہوا گیا کہ:

دیکھنے والو جی بھر کے دیکھ ہمیں
کل نہ رونا کہ اختر میاں چل دئے

کاش! آپ کی حیات ظاہری میں چند حریفوں کی آنکھوں پر ان کے ذاتی مفادات کا حجاب وپہرہ نہ ہوتا تو وہ بھی اپنے ماتھے کی کھلی آنکھوں سے دیکھ پاتے کہ آپ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام، مفتی اعظم اور مفسر اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظیم امانتوں کے کیسے عظیم امین تھے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کی ذات بابرکت سنیت کے قلعہ میں فتنوں کے سامنے سد سکندری کے مانند تھی۔ بلکہ یوں کہیں کہ آپ اس قلعہ کا فاروقی دروازہ تھے جس کی علمی ہیبت وجلالت سے فتنہ گر ہمیشہ سرنگوں رہے۔آب جب کہ یہ دروازہ گر گیا تو فتنوں کا ظہور بھی ہونے لگا۔اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے تصدق وطفیل اہل سنت کے شیرازہ بکھرنے سے محفوظ ومامون رکھے آمین۔

بعض ناقدین اور حاسدین حضرت تاج الشریعہ کے جنازے میں تعداد کو موضوع بحث بنائے ہوئے ہیں کہ اتنی تھی اتنی نہیں تھی لاکھوں نہیں تھی، لاکھوں تھی کروڑوں نہیں۔ یہ خیالی دنیا میں فتنہ لے کر ہاتھوں میں جگہ ناپتے پھر رہے ہیں اور ڈنڈی مار رہے ہیں۔ ہمارا ان سے کہنا ہے کہ برصغیر میں ماضی قریب میں ایسا کوئی جنازہ آپ بتا سکتے ہیں جس میں اتنی بڑی تعداد ہو جو بے حد وحساب شمار ہو، ایسے ہی موقع کے لیے تو حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا فرمان ہے کہ: ہمارے اور تمہارے درمیان جنازے فیصلہ کریں گے۔

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی رحلت وہ عظیم سانحہ ہے جس کی بھرپائی اس دور قحط الرجال میں سخت ناگزیر نظر آتی ہے۔حالانکہ سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب جب چراغ سنیت کے لو مدھم پڑی ہے تب اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو ایک روشن چراغ ضرور دیا ہے۔ ماضی بعید میں جس کی مثال سرکار مفتی اعظم کی ذات مقدسہ تھی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے وصال کے بعد خاندان رضا کے بدخواہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اب بریلی خالی ہوگیا اور علیٰ حضرت کا کوئی وارث وجانشین نہیں رہا اس شورش کا آغاز گجرات سے ہوا تھا۔انہی دنوں تاجدار اشرفیت، محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد صاحب اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ وہاں بغرض تبلیغ پہنچے ہوئے تھے۔آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''کون کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنا کوئی وارث وجانشین نہیں چھوڑا۔ارے! اعلیٰ حضرت نے اپنے دو سچے وارث وجانشین چھوڑے ہیں۔ایک حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری اور دوسرے مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا خاں قادری۔ پھر جو مسئلہ وہاں زیر بحث تھا اس کا استفتاء اور جناب نور محمد صاحب گونڈل والا کا خط اور اپنے ہمراہ نور محمد صاحب کے وکیل مولانا عارف اللہ میرٹھی کو لیکر حضرت محدث اعظم ہند قدس سرہ حضرت مفتی اعظم کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوئے۔حضرت مفتی اعظم نے اسی

www.muftiakhtarrazakhan.com

وقت اس استفتاء کا نہایت مختصر وجامع اور مدلل جواب تحریر فرمایا۔اس کے بعد ۲۱,مارچ ۱۹۴۰ء کو نور محمد صاحب گونڈل والا کے خط کا جواب لکھا جو الفقیہ امرتسر، ج ۲۳ر ش ۱۷، مجریہ ۲۸ر ربیع الاول ۱۳۵۹ھ/ ۷ر مئی ۱۹۴۰ء یوم سہ شنبہ چھپا ہے۔

حضرت مفتی اعظم کے جنازے میں جو مجمع تھا اس نے بھی تاریخ عالم میں اپنا ریکارڈ درج کرایا کہ اسلامیہ انٹر کالج بریلی کے میدان میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی لوگ چھتوں، پیڑوں اور دیواروں پر دیوانہ وار فتگی کے عالم میں اپنے مخدوم ومرشد گرامی کی نماز جنازہ میں شرکت اور آخری دیدار کے لیے جمع تھے۔اس خبر کو BBC نے نشر کیا تھا اور جنازہ مبارکہ پر ہیلی کاپٹر سے پھول برسائے گئے تھے۔اس سے پہلے کبھی ایسا نظارہ چشم فلک نے نہ دیکھا ہوگا۔

پھر حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت مفتی اعظم قدس سرہ کے وصال کے بعد کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ: ''اب بریلی خالی ہوگیا'' جب کہ حضرت مفتی اعظم کی حیات ظاہری ہی میں حضرت تاج الشریعہ نے قبول عام وخاص حاصل کر لیا تھا اور مفتی اعظم کی نگاہ فیض اور کیمیا اثر تربیت نے آپ کو مرجع مفسرین ومحدثین ،علماء وفقہا مفتیین اور مؤلفین ومصنفین بنا دیا تھا۔مفتی اعظم کے وصال کے بعد تو قبول فی الارض کا نظارہ ہر خاص وعام نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔غسل کعبہ میں شرکت اور کعبۃ اللہ میں اپنے شہزادہ وجانشین کے ساتھ نماز کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی۔آج بر بان قال وحال ہر ایک یہ کہتا نظر آتا ہے کہ: آپ اعلیٰ حضرت حضرت امام اہل سنت، حجۃ الاسلام ومفتی اعظم اور مفسر عظم کے علوم وفنون، فقہ وافتا، علم وعمل، اخلاص وللّٰہیت، توکل وقناعت، زہد وتقویٰ، صبر وشکر، عفو درگزر اور استقامت وارث وجانشین تھے۔

حضرت تاج الشریعہ نہ صرف مفسر ومحدث، فقیہ مفتی، عالم ومدرس، مصنف ومؤلف، محقق ومدقق، مفکر ومدبر، عبرت کی نگاہ رکھنے والے جامع وکامل شیخ طریقت اور صوفی باصفا تھے بلکہ آپ دوسروں کو مذکورہ اوصاف وکمالات کا جامہ پہنانے والے تھے۔حضرت تاج الشریعہ کی مساعی جلیلہ کا ہی فیضان ہے کہ آج ان صفات عالیہ کے حاملین آپ کے تلامذہ وخلفاء درس وتدریس، فقہ وافتا اور رشد وہدایت کی مسندوں کی زینت بنے ہوئے ہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

جن سے ایک جہاں سیراب ہورہا ہے اور یہ سب اپنی نسبت پر ازخود فخر بھی کرتے ہیں۔

بات فخر کی آ گئی ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ: دنیا میں کون سی ماں اور کون سا مادر علمی ہے جو اپنے لائق وفائق فرزند پر فخر نہ کرے؟ عالم اسلام کی قدیم وعظیم دانشگاہ جامعہ ازہر مصر تو اپنے ہر اس فرزند پر فخر کرتا ہے جو کسی قابل ہو بھلا اس پر کیوں نہ فخر کرے جو سراپا قابل ہے۔ اب یہ الگ بات ہے کہ کسی پر زبان قال سے تو کسی پر زبان حال سے فخر کرتا ہے۔ جامعہ ازہر اپنی ہزار سال زرین تاریخ میں اپنے جن عظیم فرزندوں پر فخر کرتا چلا آیا ہے انہیں کی صف اول میں حضرت تاج الشریعہ کی ذات گرامی بھی ہے۔ جنہیں کبھی کسی ایوارڈ یا سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں رہی۔ چونکہ قبول فی الارض کا تمغہ تو منجانب اللہ آپ کو پہلے ہی مل چکا تھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے جس بندے سے راضی ہوجاتا ہے تو اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر کائنات عالم میں ندا کرادی جاتی ہے کہ میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ الغرض جس کا چرچا زبان خاص وعام پہلے ہی کردیا گیا ہو۔ بھلا ایسی شخصیت کو جامعہ ازہر کیوں کر نہ بزبان حال وقال اعزاز واکرام سے نوازے۔

میری علم ومعلومات کے مطابق جامعہ ازہر ہر سال جانے کتنے ایسے افراد کو ایوارڈ عطا کرتا ہے جو صرف کسی خاص فن میں تخصص کرتے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ کی شخصیت کا موازنہ ان حضرات سے کیوں کر ہوسکتا ہے کیوں کہ آپ کی ذات شریعت اسلامیہ کا ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔ آپ کو حضرت مفتی اعظم نے علوم رضا کا جام اپنے دست کرم سے گھٹی میں پلا دیا تھا جس کی وجہ سے آپ جامعہ ازہر مصر کے کلیہ شریعہ، کلیہ اصول الدین اور کلیہ لغہ عربیہ کے تمام تخصصات کی جامع شخصیت بنے، میرے اس دعویٰ پر تاج الشریعہ کی تصنیفات وتالیفات اور تراجم ومقالات کی کثیر نگارشات شاہد عدل ہیں۔ کوئی بھی صاحب فکر ونظر یاتی حقائق کا متلاشی تعصب وتنگ نظری سے منزہ وانصاف کے دامن کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ان معرکۃ الآرا تصنیفات وتالیفات نیز اردو انگریزی فتاویٰ اور تراجم کا مطالعہ کرے گا تو وہ بھی بے ساختہ پکار اٹھے گا۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

www.muftiakhtarrazakhan.com

جبکہ بد باطن حاسدوں کی فتنہ پروری پر ان کے جدامجد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے پہلے ہی اپنے آقا ومولیٰ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بطور استغاثہ عرض کر دیا تھا کہ۔

ایک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا ظاہری طور پر ہمارے درمیان سے پردہ فرمالینا یقیناً ناقابل برداشت صدمۂ جانکاہ اور ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے مگر آپ ہم سے روٹھے نہیں بس پردہ کرلیا ہے جیسے وہ کل ہمارے درمیان حیات ظاہری میں رہ کر فیض بار تھے ویسے ہی آج بھی ہیں اور قیامت تک فیض بار رہیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔گلستان رضا ابھی سونا نہیں ہوا ہے کہ ابھی اس گلستان میں نئے نئے گل سرسبد کی کلیاں پھوٹ رہی ہیں بس کھلے ہوئے پھول اپنی مشک باریوں سے عشق وایمان کے مشام جاں کو معطر کر کے گلستان سے رخصت ہوئے ہیں لیکن ان کی رونقیں اور نکہت ورعنائیاں تا حال باقی ہیں۔اوران شاء اللہ العزیز ابدآباد باقی رہیں گی۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

انہیں گل سرسبد میں تاج الشریعہ نے اپنے سچے وارث وجانشیں کی حیثیت سے ہم غرباء اہل سنت کے قلب وجگر کو معطر رکھنے کے لیے اپنے لائق وفائق فرزند جلیل، عالم نبیل، فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتہم القدسیہ متع اللّٰہ المسلمین بطول بقائہ ،قاضی شرع بریلی وسربراہ اعلیٰ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا ،متھراپور بریلی شریف کی حسین وجمیل صورت میں عموماًاور وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے لیے خصوصاً ہمارے درمیان چھوڑا ہے۔

راقم الحروف فقیر نوری سید شاہد علی حسنی رضوی جمالی کریمی غفرلہ وجملہ اراکین واساتذہ کرام ،طلبہ اور ان کے سرپرست سب خانوادۂ رضا کے بالعموم اور شہزادہ وجانشین تاج الشریعہ کے بالخصوص اس غم والم میں برابر کے شریک وسہیم ہیں۔ہم سب جانشین تاج الشریعہ سے اپنی کامل وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنی دو عظیم یادگاریں چھوڑی ہیں:

[۱] مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، سی۔بی۔گنج متھراپور، بریلی شریف۔

[۲] شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف کا سالانہ فقہی سمینار۔

ان دونوں یادگاروں کو علیٰ حالہ باقی رکھتے ہوئے مزید آگے بڑھانا، انہیں فروغ وترقی دینا۔ان کی عالمی شہرت ومقبولیت ومرکزیت کو قائم رکھنا خانوادۂ تاج الشریعہ اور ہم سب وابستگان تاج الشریعہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی اور مذہبی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اپنے جوار رحمت میں خاص جگہ نصیب فرمائے۔آمین۔شہزادہ وجانشین تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد منور رضا حامد عرف محمد عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی کو اپنے والد ماجد اور اسلاف کے عظیم امانتوں کا سچا وارث وجانشین اور امین بنادے۔اہل سنت وجماعت کا عظیم قائد اور رہبر ورہنما بنائے۔علم نافع، عمل صالح، رزق حسن اور ایمان کامل کی برکتوں دولتوں سے مالا مال کرے۔مخدومہ محترمہ پیرانی ماں صاحبہ دام ظلہا علینا کے سایہ عاطفت میں پروان چڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔نیز پیرانی ماں صاحبہ کو صحت وعافیت اور سلامتی کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے، ان کا سایہ کرم ہم غربائے اہل سنت کے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔تاج الشریعہ کی جملہ صاحبزادیوں، دامادوں، پوتیاں وپوتوں اور نواسیاں کو خیر وعافیت اور عمر بالخیر کے ساتھ پورے خانوادے کو آپس میں خلوص وللّٰہیت، مودت ومحبت اور عدل وانصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔جملہ مدارس اہل سنت وجماعت کے عموماً اور جامعۃ الرضا کے خصوصاً جملہ اراکین واساتذہ کرام، طلبہ وسرپرست، ہمدرد وبہی خواہ، مخلصین ومعاونین کو شاد آباد رکھے اور دارین کی سعادتوں وبرکتوں سے مالا مال فرمائے۔آمین۔

بجاہ حبیبہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونورہ وعرشہ وقاسم رزقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

(فقیر نوری سید شاہد علی حسنی رضوی جمالی کریمی غفرلہ ولوالدیہ واحبابہ)

قاضی شرع ومفتی ضلع رامپور۔ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث وصدر المدرسین، پرانا گنج رامپور۔یو۔پی، انڈیا

www.muftiakhtarrazakhan.com

مرسلہ: سید محمد ذبیح اللہ نوری شاہدی بنگلوری، خادم قاضی شرع ومفتی اعظم ضلع رامپور

محقق مسائل جدیدہ

عالمی شہرت یافتہ حضرت مفتی اکمل صاحب، پاکستان

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ازلی فیصلے کے تحت جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال پر ملال ہوا۔ یقیناً یہ اہل سنت کا ایک عظیم نقصان ہے، مشہور مقولہ ہے: ''موت العالم موت العالم'' ایک عالم کی موت ایک عالم کی موت ہوتی ہے، کیوں کہ اگر اس کا فیض زیادہ ہے، جس کا علم وسیع پیمانہ پا کہ حاصل کیا جارہا ہے تو پھر اتنے ہی بڑے پیمانہ پر نقصان ہوتا ہے، اگر لوگ اس کے فیض سے محروم ہوجاتے ہیں، ایسی شخصیات بہت مشکل سے تیار ہوتی ہیں، کہ جو عالم بھی ہو مفتی بھی ہوں، پھر ان میں اللہ تعالیٰ نے وصف اجتہاد بھی رکھا ہو اور جدید مسائل وقدیم مسائل پر گہری نظر ہو، اور پھر ضروریات زمانہ کے اعتبار سے، تغیر زمانہ کے اعتبار سے مسائل کی تبدیلی پر گہری نظر رکھتے ہوں۔

ایسے افراد بہت مشکل سے تیار ہوتے ہیں، اور پھر ایسے افراد جو اس طرح کے افراد کو تیار کرنے والے ہوں وہ دنیا سے رخصت ہوجائے، تو یقینا بہت بڑا نقصان ہے۔ میں اپنے تمام متبعین، معتقدین اور جتنے بھی محبت کرنے والے ہیں سب سے گزارش کرتا ہوں کہ حضرت کہ ایصال ثواب کی لیے کثرت سے اہتمام کریں اور کوشش کریں کہ کوئی ایسا عمل کریں جس سے حضرت کو ثواب ملتا رہے، اور اپنی دعاؤں میں ہمیشہ ان کو یاد رکھیں۔ ہم بھی آپ کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش ومغفرت فرمائے، اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں ایک باغ بنائے، تاحدّ نگاہ وسیع فرمائے، منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں ثابت قدمی عطا فرمائے اور انہیں بھی اور ہمیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار اور خوشبو دار بار بار نصیب فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کے جو متعلقین ہیں ان سے بھی ہم تعزیت کے الفاظ ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی صبر جمیل عطا فرمائے اور صرف انہیں نہیں بلکہ ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ جب ایسے اکابر دنیا سے پردہ فرمائیں تو ان کے متبادل تیار کرنے کے لیے ہمہ وقت و ہر وقت کوشاں رہیں۔کوشش کریں کہ ان کی جگہ ہم لینے والے افراد پیدا ہوں جو اگر بہت مشکل ہوتا ہے کہ ان جیسے ہوں؛لیکن اگر ہم اپنی مخلصانہ کوششوں سے ایسے افراد تیار نہیں کریں گے،تو بزرگوں کی جگہ خالی ہوجاتی ہے،اور اسے پر کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کا فیض حاصل کرتے ہوئے اس فیض کو عام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین۔

عالمی شہرت یافتہ خطیب حضرت علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ قادری پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور شیخ الاسلام والمسلمین،تاج الشریعہ،وارث علوم اعلیٰ حضرت،محافظ نظریات اہل سنت، یادگار اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر ہم پر ایسے گری جیسے کوئی پہاڑ ہمارے سر پر گرا ہو،جیسے کوئی آسمان ہمارے سر پر گرا ہو،اس قسم کی کیفیت ہے۔

حضرت کی مثال ایک قلعہ اور ایک حصاری کی تھی،ظاہری و باطنی فتنوں کو اسلام اور عقائد اہل سنت میں داخل ہونے سے روکا ہوا تھا۔

حضرت کا وصال اس دروازے کے مانند ہے،جسے سرکار فاروق اعظم کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:فاروق اعظم اس قلعہ کا دروازہ ہے جس نے فتنوں کو روکا ہوا ہے،اور وہ دروازہ جب گر جائے گا تو فتنے نفوذ کر جائیں گے،اسی تتبع میں اپنے زمانے میں شان،جلالت اور تحفظ واخلاص کا یہ مقام حضور تاج الشریعہ کو اللہ رب العالمین جل وعلا نے صحابۂ کرام واہل بیت عظام کے فیضان سے عطا فرمایا تھا۔

اب ضرورت تمام اہل سنت کے لیے ہے کہ وہ بہت زیادہ مخلص ہو کر قرآن وسنت کے ساتھ مکمل

www.muftiakhtarrazakhan.com

متمسک ہوکر اور اکابر اہل سنت کی تعلیمات ان کی تشریحات، ان کی عطا کردہ تعبیرات بالخصوص اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی تعبیرات پر مخلص ہوکر عمل پیرا ہوں، اور لوگوں تک اس سچے پیغام کو پہنچائیں؛ تاکہ فتنے وفسادات جو اہل سنت پر بارش کی طرح برس رہے ہیں جس کو حضور تاج الشریعہ کی شخصیت نے روک کر رکھا تھا، اس سے ہم محفوظ ہوسکیں۔

ہم تمام سنیوں کو حضور تاج الشریعہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، سرکار مفتی اعظم ہند کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، سرکار اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، جو دراصل قرآن وسنت اور صحابہ کرام اہل بیت عظام کی تعلیمات ہی کی نظیر اور اس کا مظہر اتم ہے، عمل پیرا ہونا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت کو آباد رکھے، ہر فتنے انتشار اور ہر قسم کی غلیظ نظریات کی آمیزش سے اللہ رب العلمین مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کو محفوظ رکھے، تمام عالم اسلام پر اللہ رب العالمین اپنا فضل وکرم فرمائے۔

غبار راہ طیبہ کس قدر پر نور ہے اخترؔ
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

(ماخوذ از ویڈیو)

خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا صدر الوریٰ قادری مصباحی

[نائب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور]

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی۔

بے شک اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لے اور اللہ ہی کا ہے جو وہ عطا کرے اور اللہ کے علم میں ہر شئے کا ایک مقررہ وقت ہے۔

دنیا میں جو بھی آیا ہے وہ جانے ہی کے لیے آیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بے شک ہم

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔

انا صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔ مگر کچھ شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے جانے سے صرف ان کی اولاد اور اہل خانہ ہی نہیں بلکہ پوری جماعت آنسو بہاتی ہے۔

انہی باکمال شخصیات میں ایک نام وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ سیدی ومرشدی علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا سانحۂ ارتحال پوری جماعت اہل سنت کا ایک بڑا خسارہ صف علما میں ایک عظیم خلا ہے یہی وجہ ہے آج ملت کا ہر فرد غم زدہ ہے اور انتقال کی خبر سنتے ہی مدارس اہل سنت میں ایصال ثواب اور تعزیتی محفلیں منعقد ہو رہی ہے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں بھی قرآن خوانی، تعزیت اور ایصال ثواب کی محفل منعقد ہو رہی ہیں دو دن کے لئے جامعہ میں تعلیم موقف کر دی گئی۔ علماء طلبہ اہل سنت لاکھوں کی تعداد میں بریلی شریف پہنچے ہوئے ہیں اور تاج الشریعہ کے آخری دیدار کے لیے محلہ سوداگران کی گلیاں تنگ پڑ گئیں اور نماز جنازہ میں شرکت کے لیے شہر بریلی مریدین ومعتقدین سے بھرا پڑا ہے۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر ملا

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث وامین، حجۃ الاسلام کے حسن وجمال کے مظہر اتم اور حضور مفتی اعظم ہند کے زہد وتقویٰ کے پیکر جمیل تھے۔ ہندو بیرون ہند میں سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان اور عظیم علم بردار تھے۔ دنیا کے بیش بہا تر ممالک میں آپ نے دعوت وارشاد کے نمایاں کار نامے انجام دیئے۔ لاکھوں افراد آپ کے دامن سے وابستہ ہیں، جو قبول عام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اس کی مثال دیکھنے میں نہیں آتی۔ دعوت وارشاد کے علاوہ آپ کی درجنوں تصانیف ہیں۔ بہت ساری کتابوں کے عربی اور اردو زبان میں ترجمے بھی کیے۔ آپ کی تحقیقات اور فتاویٰ امتیازی شان کے حامل ہیں، جن پر علماء اعتماد کرتے ہیں۔ کسی بھی محفل میں تشریف فرما ہوتے تو میر محفل ہوتے اور طلعت زیبا کی زیارت کے لیے لوگوں کی نگاہیں ان

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی طرف مرکوز ہوتیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اہل خانہ اور جملہ پس ماندگان کو صبر وشکر کی توفیق اور جماعت اہل سنت کو تاج الشریعہ کا بدل عطا فرمائے، حضرت کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

شریک غم: صدر الوریٰ قادری، خادم الحدیث الشریف جامعہ اشرفیہ مبارک پور، یوپی

از قلم: محمد نور الہدی خان رضوی مصباحی

خادم دار الافتاء والقضاء امام احمد رضا جامع مسجد مہسول چوک سیتامڑھی بہار

خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ پیکر تقویٰ وطہارت، قاضی القضاۃ فی الہند، اعلم العلماء، مرجع خاص وعام، جانشین سرکار مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ پر مسلم شریف کی وہ حدیث ہزار فیصد صادق آتی تھی جس میں کہا گیا ہے۔ان اللہ اذا احب عبدًا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہٗ فیحبہٗ ، جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلا نا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض۔ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے۔میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر آسمانوں پر ندا کرادی جاتی ہے کہ اے آسمان والوں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔بلاشبہ افراد اہل سنت آئے دن اس کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے کہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ جدھر تشریف لے جاتے تھے مخلوق کا ازدہام ہو جاتا تھا، جس گاؤں یا شہر میں جلوہ فرما ہوتے تھے لاکھوں کا مجمع اکٹھا ہو جاتا تھا گویا کسی منادی نے اس شہر یا گاؤں کے اطراف وجوانب میں اعلان کر دیا کہ اللہ کے ایک محبوب بندہ تاج الشریعہ کی آمد ہو چکی ہے آپ حضرات اُن کی زیارت

www.muftiakhtarrazakhan.com

کریں اور اُن کے فیوض سے مستفیض ہوں۔حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اللہ کے ایسے ولی ہیں جن سے بہت سی کرامتوں کا ظہور ہوا ہے۔ یہاں میں حضرت کی دو تین کرامتیں تحریر کر رہا ہوں۔پہلی کرامت: ۱۹۸۳ء میں پہلی مرتبہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ الجامعۃ الاسلامیہ رضاء العلوم کنہواں ضلع سیتامڑھی بہار کے جلسہ میں تشریف لائے۔حضرت کو مظفر پور سے لانے کی ذمہ داری حضرت مولانا غلام جیلانی خان رضا نگر ڈومرا کو دی گئی، مولانا، حضرت کو لے کر کنھواں پہونچے وقت مقررہ پر پروگرام شروع ہوا۔مجمع لاکھوں کا تھا۔ ہر طرف انسان ہی انسان نظر آرہے تھے کہ یکا یک موسم خراب ہوا۔آسمان پر گھٹا ٹوپ بادل چھا گئے اور ہوائیں تیز چلنے لگیں۔لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے کہ مولانا غلام جیلانی صاحب اور مولانا حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوڑ کر حضرت کی بارگاہ میں پہنچے اور عرض کیا حضور! مجمع لاکھوں کا ہے اور طوفان آنے والا ہے دعا فرمائیں کہ طوفان نہ آئے اور جلسہ کامیاب ہو۔حضرت نے فرمایا جاؤ پروگرام جاری رکھو ان شاء اللہ طوفان نہیں آئے گا۔اب مولانا غلام جیلانی صاحب دوڑ کر اسٹیج پر پہنچے اور اناؤنسر سے کہا اعلان کیجئے کہ طوفان نہیں آئے گا کیونکہ حضور تاج الشریعہ نے فرمایا ہے کہ پروگرام جاری رکھو ان شاء اللہ طوفان نہیں آئے گا۔بس اناؤنسر نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔آپ حضرات اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں ان شاء اللہ طوفان نہیں آئیگا اور پروگرام بحسن وخوبی چلے گا۔کرشمۂ قدرت دیکھئے طوفان رک گیا اور پروگرام پوری رات اطمینان وسکون کے ساتھ چلتا رہا اس کے راوی حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب رضا نگری ہیں۔دوسری وتیسری کرامت: اس کے روای جناب بھائی لڈو کمپاؤنڈر صاحب مرحوم تھے۔وہ بتاتے ہیں کہ ۱۹۹۳ء میں رضا نگر ڈومرا میں سرکار مفتی اعظم کانفرنس میں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی آمد ہوئی۔شام کے وقت میں حضرت کے قیام گاہ پر تھا کہ حضرت نے فرمایا بیت الخلا میں پانی رکھو میں نے بیت الخلا میں بالٹی میں پانی اور لوٹا اور لالٹین رکھ دیا۔حضرت جب بیت الخلا جانے لگے تو مجھ سے فرمایا کہ تم یہیں کھڑے رہو۔میں باہر کھڑا رہا جب بہت دیر ہوگئی اور حضرت نہیں نکلے تو مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ آخر کیا ہوا کہ حضرت ابھی تک نہیں نکلے کہ یکا یک تیز ہوا چلی اور بیت الخلاء کا دروازہ کھل گیا ۔تو میں نے دیکھا کہ لوٹا بالٹی اور لالٹین موجود ہے مگر حضرت موجود نہیں ہیں۔یہ دیکھ کر میرا سر چکرانے لگا اور میں سر پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا کہ بیت الخلا سے پانی گرنے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی آواز آنے لگی۔اس کے بعد حضرت نکلے اور میرے سر پر ہاتھ رکھا۔اب جو میں نے حضرت کو دیکھا تو دیکھا کہ حضرت پسینہ سے تر بتر ہیں مگر میری ہمت نہ ہوئی کہ حضرت سے پوچھوں کہ کیا معاملہ ہے۔مگر حضرت نے خود ہی فرمایا کہ یہ بات کسی سے مت کہنا۔اس کے بعد حضرت نے وضو کے لیے پانی منگوایا وضو کیا اور جس حجرہ میں قیام تھا اس کو سارے موجود لوگوں سے خالی کرا کر اندر سے بند کر لیا۔سب لوگ تو چلے گئے مگر میں کھڑکی کے قریب کان لگا کر کھڑا ہو گیا کہ دیکھوں اب کیا ہوتا ہے۔تو میں نے سنا کہ حضرت کسی کو مرید فرما رہے ہیں کہ اسی درمیان میں نے اتنی سخت چیخ سنی کہ ڈر کر وہاں سے بھاگا اور گھر جا کر سو گیا۔تھوڑی دیر بعد حضرت نے مجھے بلا کر ڈانٹا اور فرمایا کہ جب میں نے تجھے جانے کے لیے کہہ دیا تھا تو چلا جانا چاہیے تھا۔تجھے دیکھ کر ایک جن چلایا تھا۔اگر وہ کچھ کر دیتا تو کیا ہوتا۔تو میں نے عرض کیا حضور! میں آپ کے نانا جان کا مرید ہوں اور آپ کے سایہ میں ہوں تو پھر جن میرا نقصان کیسے کرتا۔مذکورہ بالا تینوں واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اللہ ولی تھے اور آپ جنوں کے بھی پیر تھے اور آپ کی حکومت ہوا اور پانی پر تھی۔الحمد للہ ہم ایسے پیر کے مرید ہیں۔

قاضی ممبئ حضرت مفتی محمود اختر القادری مفتی امجدی رضوی دار القضاء ممبئ

شہزادۂ ذی وقار جانشین حضور تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتہم القدسیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا سانحۂ ارتحال دنیائے اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔اس عظیم سانحہ پر صرف آپ اور خانوادے کے محترم ومؤقر حضرات ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار ہے۔حضرت کی ذات گرامی خواص وعوام میں یکساں مقبول ومحبوب تھی۔ان کی گرآں قدر خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، ان کے فیضان کرم سے ایک عالم مستفیض ومستنیر تھا۔آپ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدسرہ العزیز کے علوم کے سچے وارث اور سیدی آقائی مرشدی سرکار مفتی اعظم

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے جانشین تھے۔سینکڑوں تقریر وخطابت پر آپ کی ایک خاموشی بھاری تھی، اللہ جل شانہ نے آپ کے چہرۂ مبارکہ کو ہی مبلغ بنادیا تھا، نہ جانے کتنے کفار ومشرکین صرف چہرہ دیکھ کر داخل اسلام ہوگئے اوران گنت بدمذہب وبدعقیدہ افراد ان کے دیدار کی وجہ سے تائب ہوکر سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوئے اور نہ جانے کتنے فاسق وفاجر محض ان کی ایک جھلک دیکھ کر فسق وفجور سے تائب ہوگئے۔

ان کی ذات مرجع خلائق تھی، بغیر کسی اعلان واشتہار کے صرف نام سن کر لاکھوں افراد دور دراز علاقوں سے سفر کر کے صرف ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع ہوجاتے۔وہ ایسے علم وعمل، زہد وتقویٰ کے پیکر تھے کہ اپنے دور کے بڑے بڑے علما وصوفیا ان کے سامنے زانوے ادب طے کرتے اوران کے فیضان علم وتقویٰ کے خوشہ چیں ہوتے، علمائے کرام ومفتیان عظام کی مجلس علم ومباحثہ میں آپ بلاتکلف فوری طور پر راہ نمائی فرماتے کہ علماء دنگ رہ جاتے۔ایسے علم کا کوہ گراں جاتا رہا، واقعی یہ موت العالم موت العالم ہے، خود حضرت کا یہ شعر اس کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ع

موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں
روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

زہد وتقویٰ، حزم واحتیاط، احکام شرعیہ پر استقامت میں آپ حضور مفتی اعظم ہند کے سچے نائب وپرتو تھے، اس دور میں زہد اتقیا کا ایسا پیکر نظر نہیں آتا واقعی آپ اس شعر کا مصداق تھے۔ع

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

اگر چہ یہ شعر آپ نے سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں عرض کیا تھا لیکن حقیقتاً آپ کی ذات پر بھی صادق آتا ہے۔ہائے افسوس کہ ایسا علم وعمل، زہد وورع، تقویٰ وطہارت کا پیکر علمائے کرام ومفتیان عظام کا راہ نما وہ رہبر ہم سے رخصت ہوگیا، پورا عالم سوگوار ہے، اور آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے، رب قدیر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اوران کی قبر انور پر ابر رحمت کی گہر باری فرمائے، آپ کو اور امی حضور کو اور آپ کی تمام بہنوں ودیگر تمام پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسلیم۔فقط والسلام: ناچیز فقیر قادری محمود اختر القادری

(رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی ۔ ۱۱/ذوالقعدہ / ۱۴۳۹ھ)

حضرت علامہ ومولانا محمد قلندر رضوی صاحب

صدر المدرسین گلشن رضا رائچور، نزیلی، حیدرآباد

وصال مقبول حق تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ۱۴۳۹ھ

جمیع احباب اہل سنت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ حضرات کو یہ معلوم ہے کہ چشم وچراغ خانوادۂ اعلیٰ حضرت، رہبر شریعت، شیخ طریقت، صاحب استقامت، تاج الشریعہ حضور علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا انتقال پر ملال ہو چکا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور آج (۸/ذی قعدہ/ ۱۴۳۹ھ۔ ۲۲/جولائی ۲۰۱۸ء یک شنبہ) بریلی شریف میں تدفین ہے۔

جامعہ رضائے مصطفی گلشن رضوی رائچور، کرناٹک میں کل حسب اعلان، تقریباً ۹/بجے صبح نماز ظہر تک ''محفل تعزیت'' منعقد ہوئی۔جس میں قرآن خوانی، کلمۂ طیبہ، کا ورد اور حمد ونعت خوانی کے بعد اساتذہ جامعہ نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالی، اس طرح فاتحہ خوانی پر یہ تعزیتی محفل اختتام کو پہنچی۔

جہاں آج لاکھوں کی تعداد میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے لیے اہل سنت، بریلی شریف پہنچ رہے ہیں، وہیں یہ افسوس ناک خبر وصال سنتے ہی سورت، گجرات سے، اشرف الفقہاء حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ مدظلہ (بانی ومہتمم: جامعہ امجدیہ ناگپور وصدر متولی گلشن رضا رائچور) اور یہاں رائچور، کرناٹک سے بھی محبان رضا کا ایک قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔

کم وبیش ایک سو پندرہ سال قبل، سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا:

عرش پر دھومیں مچی ، وہ مومن صالح ملا

فرش سے ماتم اٹھے ، وہ طیب و طاہر گیا

www.muftiakhtarrazakhan.com

آج! بریلی شریف میں حاضرین، اپنے سر کی آنکھوں اور دنیا، میڈیا کی آنکھوں سے مذکورہ شعر کی عملی تشریح کا نظارہ کر رہی ہے اور بے ساختہ زباں پر یہ مفہوم آرہا ہے۔

جہاں میں اہل حق ، خورشد بن کر زندہ رہتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے ، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

ہم جملہ اساتذہ وارکان وطلبہ گلشن رضوی رائچور، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے اہل خانہ کو تعزیت پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ ہمارے موصوف وممدوح کی مغفرت فرما کر آپ کی قبر کو رحمت ونور سے بھر دے اور آپ کے علمی روحانی فیضان سے ہم سب کو فیض یاب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ التحیات والتسلیم۔

ہدایت: گلشن رضا رائچور سے متعلقہ اداروں اور جملہ فارغین ومستفدین کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے طور پر، محافل ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ والسلام

المعلن: شریک غم احقر محمد قلندر رضوی غفرلہ (خادم گلشن رضا رائچور، نزیلی، حیدرآباد

فخر المشائخ حضرت علامہ مولانا الحاج سید فخر الدین اشرف

سجادہ نشیں آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف

دنیائے سنیت کا عظیم خسارہ

مورخہ ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ عیسوی کو آبروئے سنیت وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ کے وصال پر پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ حضرت علامہ الحاج الشاہ سید فخر الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ حضور تارک السلطنت محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی درگاہ رسول پور کچھوچھہ شریف نے غم واندوہ کا اظہار فرمایا اور آپ کے وصال کو عالم سنیت کا عظیم خسارہ بتایا جس کی تلافی مستقبل قریب میں ناممکن نظر آرہی ہے اور فرمایا کہ میری نظر

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں ایسی شخصیتیں خال خال نظر آتی ہیں حضور فخر المشائخ کا یہ بھی کہنا ہے کہ حضرت علامہ ازہری میاں بہت سے علمی اور اخلاقی خوبیوں کے حامل تھے بالخصوص تفقہ فی الدین پر عبور حاصل تھا اور آپ کے تبلیغی اسفار سے جو سنیت کو فروغ ملا اس کو جملوں میں قلم بند نہیں کیا جا سکتا متعدد مواقع پر میری ان سے ملاقات ہوئی لیکن تفصیلی ملاقات میری مصروفیت کے باعث ممکن نہ ہو سکی جس کا مجھے افسوس رہے گا۔ اللہ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ساتھ ہی ساتھ دین وسنیت کی حفاظت فرمائے اور عالم اسلام میں امن وسکون پیدا فرمائے آمین اور ان کے جانشین حضرت علامہ عسجد رضا خاں صاحب قبلہ کو اعلیٰ مراتب عطا فرمائے اور ازہری میاں کے مشن کو اسی طرح رواں دواں رکھے آمین اس موقع پر حضور فخر المشائخ کے برادران اور جانشین حضور فخر المشائخ حضرت علامہ سید محامد اشرف اشرفی جیلانی نے بھی آپ کے سانحہ ارتحال پر اپنے رنج وغم کا اظہار فرمایا اور ان کی بلندی درجات کے لیئے دعا فرمائی۔ (بذریعہ واٹس ایپ)

نیپال میں حضور تاج الشریعہ قدس سرہ کا فیضان

خانوادۂ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت قدس سرہ کا نیپال سے اتنا گہرا تعلق تھا کہ اسے بیان کرنے کے لیے مستقل تصنیف درکار ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند سے لے کر حضور ریحان رضا خاں تک یوں تو ہر بزرگ نے اپنا فیض نیپال کو بخشا لیکن موجودہ عہد میں اپنے کثیر دوروں سے نیپال کو زیادہ فیضیاب کرنے والی رضوی شخصیت حضور تاج الشریعہ ہیں نیپال میں نصف صدی سے آپ کے دورہ کی تاریخ ملتی ہے۔

تاج الشریعہ کا دورۂ نیپال: حضور تاج الشریعہ کا نیپال میں سب سے پہلا دورہ ۱۹۶۷ء عیسوی میں ہوا۔ جامعہ ازہر، مصر سے فراغت کے بعد جلد ہی آپ نے نیپال کا دورہ فرمایا تھا۔ یہ دورہ نیپال کے بھانٹر سر، ضلع سرلاہی میں ہوا اور اس دورہ کے محرک حضرت مفتی اعظم ہالینڈ مفتی عبد الواجد صاحب قبلہ تھے۔ مفتی صاحب ان دنوں ضلع سرلاہی میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ اس موقع پر بھی اس انتہائی نوجوان شیخ سے کثیر تعداد میں لوگ بیعت ہوئے نیپال کے معروف شاعر ڈاکٹر وصی احمد مکرانی صاحب بھی اسی موقع پر سلسلۂ رضویہ میں داخل ہوئے، پھر بھانٹر سر سے آپ کو ملنگ واں تشریف فرما ہوئے اور تقریباً ایک ہفتہ آپ نے ملنگواں میں قیام فرمایا۔ اس کے بعد تاج الشریعہ اس علاقہ میں ۵۳ رسال قبل عرس سلامی کے موقع پر حضرت

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا مفتی عین الحق شاہد نوری ملنگ واں کی کوششوں سے دوبارہ تشریف لائے۔ مولانا شاہد نوری صاحب منظر اسلام میں حضور تاج الشریعہ کے ہم سبق تھے۔ تیسری بار سندر پور سرلاہی کے ایک اجلاس میں شرکت کے لیے آپ کی آمد ہوئی۔ [بروایت ڈاکٹر وصی مکرانی، سرلاہی]

اس کے بعد ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۸۷ عیسوی میں مدرسہ مظہر اسلام کٹیہار ضلع مہوتری، نیپال کے زیر اہتمام عظیم الشان ''رسول اعظم کانفرنس'' کے تیسرے اجلاس میں آپ نے شرکت فرمائی۔ آپ کے ساتھ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت قمر العلما مولانا قمر رضا خاں بریلوی قدس سرہ بھی شریک اجلاس تھے۔ دونوں بزرگوں نے مل کر ہزاروں کے مجمع میں حضرت حنیف ملت مولانا شاہ محمد حنیف القادری کے سر پر دستار اجازت وخلافت باندھی۔ ۱/ ۲/ اپریل ۱۹۹۵ عیسوی مطابق ۱۸/ ۱۹ گئے چیت ۲۰۱۵ مکرمی کو دار العلوم حنفیہ اشرفیہ، لہان ضلع سرلاہی کے زیر اہتمام تاریخ ساز ''سرکار مدینہ کانفرنس'' بموقع دستار فضیلت اراکین مدرسہ ہذا کی دعوت پر سرپرست اجلاس کی حیثیت سے تشریف لائے۔ اس موقع پر ہزاروں افراد آپ کے ہاتھ پر سلسلہ رضویہ میں داخل ہوئے اسی سفر میں آپ نے جنک پور نیپال کا بھی دورہ کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے دست حق پر ست پر علما اور عوام نے بیعت کی۔ آج بڑی تعداد میں نیپال کے اندر آپ کے مریدین پائے جاتے ہیں۔ نیپال کے علماء میں حضرت حنیف ملت، حضرت شیر نیپال، مفتی جیش محمد برکاتی اور مولانا مفتی محمد نجم الدین قادری صاحبزادۂ حنیف ملت کو آپ نے خلافت واجازت عطا فرمائی۔

(۱) تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۶۰۴، خلفائے تاج الشریعہ، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی ۲۰۰۹ء]

[تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۶۲۲، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی ۲۰۰۹ء]

محمد رضا قادری مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

۲۲/ جولائی ۲۰۱۸ عیسوی ذیقعدہ، بروز اتوار۔

[ماخوذ: نیپال میں اسلام کی تاریخ، ص: ۶۸/ ۷۲]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ کا پیغام ہم مریدوں کے نام

آج کل حضور تاج الشریعہ کی تصویر شوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر خوب پھیلا یا جارہا ہے۔خاص کر ان لوگوں کے لیے حضور تاج الشریعہ کا اہم پیغام ان لوگوں کے نام۔حضور تاج الشریعہ کی زبانی میں ان لوگوں سے جنہوں نے کسی طور پر میری تصویر کھینچی اور اس کی نمائش کرتے ہیں اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں ان سے بھی کہتا ہوں اور جن لوگوں نے میری تصویر انٹرنیٹ پر ڈالی ہے میں ان سے بھی برہمی کا اور ناراضگی کا اظہار کرتا ہوں اور سب سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ میری تصویر ایک دم ڈلیٹ کردیں ورنہ مواخذہ ان کے اوپر ہوگا

[احقر:محمد شمیم احمد مرکزی]

برکاتی مشن نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امام بعد

گزشتہ کل شام بعد نماز مغرب واٹس ایپ پر جیسے ہی تاجدار سنیت وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں المعروف بہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کی خبر پڑھا دل رنج وغم میں ڈوب گیا بدن پر لرزہ طاری ہوگیا آہ آج ہم یتیم ہوگئے تاج الشریعہ اس جہاں کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون ہم برکاتی مشن نیپال کی جانب سے تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو جنت میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ نصیب فرمائے اور حضرت کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور لواحقین متوسلین مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ تاج الشریعہ کا بدل عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العلمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین [طالب دعا:محمد بلال برکاتی نیپالی]

www.muftiakhtarrazakhan.com

فقیر سید شاہ انتخاب عالم شہبازی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امام بعد

ظلمت کدے میں میرے شب وغم کا جوش ہے
اک شمع تھی دلیل سحر سو خموش ہے

عزیزم احرار عالم شہبازی برادر خرد جو اس وقت الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں زیر تعلیم ہیں ان کے ذریعہ یہ خبر پرغم پہنچی کہ جانشین مفتی اعظم ہند فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا اختر رضا المعروف ازہری میاں کا وصال پر ملال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلاشبہ آپ عظیم خانوادہ کے چشم و چراغ تھے اور اپنی علمی وجاہت میں بے نظیر وممتاز۔ آپ کے چلے جانے سے دنیائے سنیت میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کا پر ہونا مشکل ہے۔ اس غم وآلام کی گھڑی میں فقیر شہبازی خانوادہ رضویہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ مولیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جانشین مفتی اعظم ہند علامہ ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے حسنات کو قبول فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے جملہ محبین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم: فقیر سید شاہ انتخاب عالم شہبازی غفرلہ (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملا چک بھاگلپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد فیروز القادری مصباحی (الجامعۃ الدراسات النبویہ)

پیر طریقت، مرشد حق، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین سرکار مفتی اعظم ہند، شہزادۂ مفسر اعظم سلطان المشائخ تاج الاسلام والمسلمین، تاج الشریعہ، فخر ازہر، مہمان کعبہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ، محقق، مفسر، محدث، مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال پورے عالم اسلام کو غموں سے نڈھال کر دیا۔

آپ کی ہمہ گیر شخصیت پورے عالم کے لیے نعمت عظمیٰ تھی، آپ کے علمی عملی اور روحانی تبلیغی، دعوتی فیضان کرم سے ایک عالم فیضاب ہوا، تصلب فی الدین استقامت علی الحق آپ کی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کا وصال دنیائے سنیت میں عظیم خلا پیدا کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے اور مرشد گرامی کے جملہ مریدین معتقدین، متوسلین خصوصاً اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر تا حشر رحمت وانوار کی بارشیں برسائے اور آپ پر فیوض وبرکات کو عام سے عام فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسیران غم: محمد فیروز القادری مصباحی، خادم ادارہ ہٰذا، عبد الوکیل: ناظم تعلیمات ادارہ، نوشاد احمد رضوی: صدر شعبہ نشر واشاعت، محمد نشاط اختر محبوبی: ناظم شعبہ نشر واشاعت، جملہ مدرسین الجامعۃ النبویہ رامپور

11 ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ

مفتی عابد حسین، قادری، نوری

حضور تاج الشریعہ کے وصال سے عالم اسلام سوگوار

اللہ والوں کو منجانب اللہ مقبولیت ملتی ہے، اور یہ مقبولیت ان کی ولایت ومحبوبیت کی دلیل ہے، حضرت تاج الشریعہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور مفتی اعظم سید مصطفیٰ رضا خاں کے علوم کے وارث وامین اور ان کے جانشین تھے۔ وہ صحیح معنوں میں نائب رسول اور وارث انبیاء تھے۔ وہ حسن صوری کے ساتھ حسن معنوی رکھتے تھے۔ علم قرآن، علم حدیث، علم فقہ اور دیگر علوم وفنون میں متبحر اور کئی زبانوں کے ماہر تھے، عربی، فارسی اور انگریزی زبان لکھنے اور بولنے پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ وہ علم شریعت اور علم طریقت کے سنگم تھے۔ وہ ایسے مجمع بحرین تھے کہ دونوں طرح کے پیاسے آپ کے جام سے سیراب ہوتے تھے۔ اسی لیئے شریعت پر چلنے والے بھی آپ کے شیدائی ہیں اور طریقت کو اپنانے والے بھی آپ کے فدائی ہیں اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایک کروڑ سے زائد آپ کے مرید ہیں، تو کئی کروڑ آپ کے عقیدت مند ومتوسلین ہیں۔ ۲۲/جولائی ۲۰۱۸ء کو بریلی شریف میں آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیئے تقریباً ایک کروڑ انسان کا اکٹھا ہونا اور پوری دنیا میں آپ کے ایصال ثواب کے لیئے، مجالس دعا منعقد ہونا۔ آپ کے پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی کامل، اور قطب عالم ہونے کی دلیل ہے بلاشبہ آپ قادری فیضان سے سرشار قادری دولہا تھے۔ آپ کی وفات سے پورا عالم اسلام سوگ وار ہے۔ ایسے ہی موقع کے لیے فرمایا گیا ہے۔ (موت العالم موت العالم) یہ زبردست خلا ہے، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے یہ خلا کیسا اور کب پر ہوگا۔

مدرسہ فیض العلوم، مکہ مسجد اور جمشید پور کی بے شمار مساجد میں، مجالس تعزیت ودعا منعقد ہوئیں۔ ہم

www.muftiakhtarrazakhan.com

تمام مسلمان حضرت کے جانشین اور دیگر پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔

ازقلم :مفتی عابد حسین ، قادری ،نوری ،مصباحی ، شیخ الحدیث مدرسہ فیض العلوم جمشید پور، جھارکھنڈ

(۲۳/جولائی ۲۰۱۸ء)

مولانا مبارک علی قادری رضوی

تاج الشریعہ: کچھ یادیں، کچھ باتیں

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فضل وکرم سے ہم ہندوستانیوں کو ایک ایسا عظیم خاندان عطا فرمایا کہ پوری دنیا کے بڑے دانشوران، محققین اور ارباب حل وعقد اس خاندان کے علمی فیضان سے مالا مال ہو رہے ہیں، جس خاندان کو دنیا اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے نام سے جانتی ہے اس خاندان کے ایک عظیم چراغ تھے۔

نبیرہ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا محمد کمال الدین اشرفی مصباحی:

خادم التدریس والافتاء ادارۂ شرعیہ اتر پردیش، رائے بریلی، یو۔پی

اظہار تعزیت: تاج الشریعہ جماعت کے پاسبان اور اہل سنت کی جان تھے۔ عالم اسلام کی نہایت ہی معروف ومقبول ترین اور عبقری شخصیت تاج الشریعہ بدر الطریقہ قاضی القضاۃ فی الہند علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا سانحۂ ارتحال پوری دنیائے سنیت کے لیے ایک عظیم خسارہ ہے اور سواد اعظم اہل سنت وجماعت کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، آپ کے وصال سے جماعت اہل سنت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بظاہر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر پھیلتے ہی پورے عالم اسلام میں غم والم کی لہر دوڑ گئی ہے اور میڈیا پر تعزیتی پیغامات کا انبار ہے عالم اسلام کے کونے کونے تک ہر خاص وعام کی زبان پر آپ کا ذکر جمیل اور گونا گوں خوبیوں کا چرچا ہے اور عقیدت مند امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے چلے آرہے ہیں، بھلا ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ کی شخصیت کوئی معمولی نہیں تھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

، بلکہ آپ مظہر اعلیٰ حضرت تھے، جانشین مفتی اعظم ہند تھے، بریلی کی شان تھے، اہل سنت کی جان تھے، حق وباطل کی پہچان تھے، بدمذہبوں کے لیے شمشیر بے نیام تھے، ہندوستانی قاضیوں کے امیر تھے، مفتیان کرام کے سربراہ اعلیٰ تھے، علماے اسلام کے راہ نما تھے، مدارس اسلامیہ کے سرپرست اعلیٰ تھے، علما اہل سنت کے لیے مرکز علم وادب اور مرکز عقیدت تھے۔ عالمی سطح پر آپ قائد کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، مسائل شرعیہ میں عوام اہل سنت کا آپ پر کافی اعتماد تھا، آپ کا قول قول فیصل کی حیثیت سے جانا جاتا، آپ کے موقف پر سختی اور مضبوطی کے ساتھ عمل بھی ہوتا۔ آپ کی دینی وملی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے، ہمہ جہت شخصیت کی وجہ سے زیادہ تر سفر وحضر میں رشد وہدایت، تبلیغ واشاعت اور خدمت خلق میں مصروف ہوتے، دینی علوم وفنون میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی، آپ نے نوک قلم سے ہزاروں فتاویٰ لکھے، مختلف اہم موضوعات پر درجنوں کتابیں تحریر کیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی متعدد کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا اور اردو کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا، شعروسخن کی دنیا میں بھی اپنی یادگاریں چھوڑیں۔

راقم الحروف محمد کمال الدین اشرفی مصباحی اتر دیناجپوری نے ۱۹۹۶ء میں باغ فردوس جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے فقہی سمینار میں پہلی بار آپ کا دلکش اور نورانی رخ زیبا کی زیارت کی، اس کے بعد متعدد ملاقاتیں اور دست بوسی کا شرف ملا، لیکن افسوس! کہ اب اور زیارت نصیب نہ ہوگی، صرف یادوں کے نقوش زندہ تابندہ رہ جائیں گے۔ راقم الحروف اپنی طرف سے نیز ادارہ شرعیہ اتر پردیش رائے بریلی کے تمام اساتذہ کی طرف سے اور ناظم اعلیٰ علامہ عربی الاشرف اور بالخصوص امیر شریعت اتر پردیش حضرت علامہ پیر عبدالودود فقیہ تلمیذ شارح بخاری وخلیفہ اول جانشین مخدوم ثانی کچھوچھہ شریف کی جانب سے تمام محبین، مریدین، معتقدین تاج الشریعہ اور وابستگان خانوادۂ رضویہ کو بالعموم اور شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ عسجد رضا خاں کی بارگاہ میں بالخصوص تعزیت پیش کرتا ہے

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں حضور تاج الشریعہ کی دینی ومذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

محمد کمال الدین اشرفی مصباحی خادم التدریس والافتاء [ادارہ شرعیہ اتر پردیش، رائے بریلی، یو۔پی]

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

[آستانہ عالیہ محدث ہند، کچھوچھہ، مقدسہ، ہند]

حضرت مولانا سید محمد حمزہ اشرف اشرفی کچھوچھوی

معتمد ذرائع سے افسردہ خبر ملی کہ امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے، عالم اسلام کے مشہور ومعروف عالم دین مفتی اختر رضا خاں ازہری صاحب نور اللہ تعالیٰ مرقدہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اس دنیائے فانی میں نہ رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مفتی اختر رضا خاں ازہری صاحب کی رحلت بلا شبہ علمی وروحانی دنیا میں عظیم خلا ہے جس کا پر ہونا مستقبل قریب میں نظر نہیں آتا۔ ازہری صاحب نے دین وسنیت اور رشد وہدایت کی جو خدمات انجام دی ہیں یقیناوہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ازہری میاں صاحب کے ذریعہ دین وسنیت کی راہ میں کئی ہر چھوٹی بڑی خدمات قبول فرمائے، آمین! اوران کے شہزادے عزیزم مکرم مولانا عسجد رضا خاں صاحب اور دیگر پسماندگان مریدین، معتقدین اور خلفا، تمام کو اللہ رب العزت صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اہل سنت کو بدل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شریک غم: فقیر اشرفی گدائے جیلانی [ابو الحمزہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی وگدائے اشرفی سید محمد حمزہ اشرف اشرفی کچھوچھوی] بروز ہفتہ، مؤرخہ ۷/ذیقعدہ/۱۴۳۹ھ۔ ۲۱/جولائی ۲۰۱۸ء

جانشین حضور اشرف الاولیاء حضرت علامہ ومولانا سید جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی

سربراہ اعلیٰ: مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، قطب شہر مالدہ، بنگال

یہ قانون قدرت ہے کہ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور غیر دائمی دنیا میں چند دن عارضی زندگی گزارنے کے بعد توشۂ آخرت کے ساتھ ابدی دنیا کی طرف رخت سفر باندھنا ہے: لیکن اس دنیا میں کچھ شخصیات

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی حیات طیبہ قوم وملت کی امانت ہوجاتی ہیں۔ان کی رحلت سے ایسا خلا ہوجاتا ہے جس کی کمی مدتوں تک محسوس کی جاتی ہے۔ایسی ہی انتہائی معتبر علمی عملی اور عبقری شخصیت تاج الشریعہ کی تھی،جن کی رحلت پر حسرت سے صف اہل سنت و جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا جس کی بھر پائی مشکل نہیں ناممکن ہے۔

علوم دینیہ کے اس آفتاب عالمتاب نے ملک و بیرون ملک کو اپنی ضیا پاشیوں سے بقعۂ نور کرنے میں اپنی حیات مستعار کا کوئی لمحہ فروگزاشت نہیں کیا،مگر آخر کار اس مسیحائے وقت نے بھی جان جاں آفریں کو سپرد کرکے ہمیشہ کے لیے اپنے مالک حقیقی کا قرب حاصل کرلیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ..ے

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

خدائے غفور ورحیم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے درجات میں رفعت وبلندی عطا فرمائے،جنت الفردوس کو ان کا مستقر بنائے،اہل سنت و جماعت کو بالعموم واہل خاندان کو بالخصوص صبر جمیل عطا فرمائے اور تا قیامت ان کا فیضان اہل سنت و جماعت پر جاری وساری فرمائے۔

آمین بطفیل حبیب الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فقط

شریک غم: سید جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی جانشین حضور اشرف الاولیاء وسربراہ اعلیٰ مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف،قطب شہر مالدہ،بنگال

قائد ملت حضرت علامہ سید محمود اشرف جیلانی مدظلہ العالی

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذی القعدہ،۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۴؍جولائی ۲۰۱۸ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

۷ ؍ذوالقعدہ ؍۱۴۳۹ھ ۔ ۲۰ ؍جولائی ۲۰۱۸ء کی شام نہ صرف خانوادۂ رضویہ کے لیے شام غم بن کر آئی بلکہ پوری جماعت اہل سنت کے لیے رنج والم کا پیغام لے کر آئی، کہ آپ کے والد گرامی عالمی شہرت یافتہ عبقری شخصیت امین علوم اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں رحمۃ اللہ علیہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔موت برحق ہے اور ہر نفس کو اس کا مزہ چکھنا ہے، موت ایک ایسا پل ہے جس کو عبور کر کے ہی مومن وصال حبیب کی لذتوں سے شاد کام ہوسکتا ہے ۔لکن امۃ اجل اذا جاء اجلہ فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ ہمارے رب کا اٹل فیصلہ ہے، جس کے سامنے ہم سب کے سر تسلیم خم ہے۔ صبر وشکر بندۂ مومن کا ہتھیار رہے۔ آپ کے والد ماجد کے وصال پُر ملال پر ہم آپ کے رنج وغم میں شریک ہیں ۔ پورے خانوادۂ رضویہ اور خصوصا آپ کو تعزیت پیش کرتے ہیں اللہ غفور ورحیم سے دست بدعا ہیں کہ اپنے حبیب پاک ﷺ اور ان کی آل اظہار کے وسیلے سے حضرت ازہری میاں کی جملہ دینی علمی خدمات وحسنات کو قبول فرمائے ان کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے ۔ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔آمین یا مجیب دعوۃ الدین بوسیلۃ نبیک ورسولک سید المرسلین والصلوٰۃ والسلام علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین قرابۃ اجمعین ۔

شریک غم: فقیر اشرفی وگدائے جیلانی [خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف، ابوالمختار سید محمود اشرف سجادہ نشین خانقاہ عالیہ اشرفیہ درگاہ کچھوچھہ شریف]

حضرت علامہ مولانا سید اویس مصطفی قادری واسطی

[خادم سجادہ آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بلگرام شریف

حضرت سید بادشاہ حسین واسطی خادم خادم سجادہ آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بلگرام شریف

بخدمت عزیز القدر شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا عسجد رجا قادری زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نحمدہ ونصلی علیٰ رسول الکریم

www.muftiakhtarrazakhan.com

موت عالم سے بندھی ہے ، موت عالم بے گماں
روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر
عالم بالا میں ہرسو مرحبا کی گونج تھی
چل دیے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر

دنیا فانی ہے اور ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے، قال اللہ تعالیٰ :کل نفس ذائقة الموت، آبروے اہل سنت، وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری صاحب قبلہ کی رحلت کا غم صرف ایک خاندان ،ایک ملک کا غم نہیں بلکہ ان کی جدائی سے پورا عالم اسلام سوگوار ہے۔

جس وقت مجھے رحلت کی خبر دی گئی اولاً یقین نہ آیا پھر میں نے عزیز سعید مفتی محمد یونس رضا سلمہ کو فون لگوایا تو معلوم ہوا کہ وہ رو رہے ہیں۔ یہ سن کر میری بھی حالت غیر ہوگئی اور بمشکل استرجاع پڑھا۔

حضرت علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ صاحب علم وبصیرت اور زہد وورع میں اپنی مثال آپ تھے بلا شبہ آپ عالم ربانی تھے۔ مجھ فقیر کو حضرت سے اور حضرت تاج الشریعہ کو مجھ سے غایت درجہ عقیدت ومحبت تھی۔ جب آپ بلگرام تشریف لاتے یا فقیر بریلی حاضر ہوتا یا کسی پروگرام یا کسی مقام پر ملاقات ہوتی تو دینی وعلمی مسائل کے علاوہ خصوصی معاملات پر بھی گفتگو ہوتی تھی، ناگہاں یہ سارا ربط ٹوٹ گیا۔ آپ خانوادۂ سادات بلگرام کا حد درجہ احترام فرماتے تھے اور ہم سب بھی حضرت کو اعلیٰ حضرت کی جگہ اور مفتی اعظم حضرت علامہ مصطفی رضا خاں قادری نوری قدس سرہ کی جگہ سمجھنے اور حد درجہ احترام کرتے تھے اور میرے گھر کا ہر فرد ان کو بہت چاہتا ہے، ہم بلگرامی سادات اکابر خانوادۂ رضویہ کو اپنے بزرگوں کی امانت وکرامت اور اپنے گھر کا بزرگ فرد مانتے اور سمجھتے ہیں۔ علامہ ازہری میاں کو اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ عطا فرمایا تھا وہ جگ ظاہر ہے۔ وہ ہر میدان کے میر کارواں تھے، آپ کی رحلت ایک حسین عہد کا خاتمہ ہے اور آپ کی تلافی بہت مشکل ہے۔ آپ اہل سنت کے اہم ستون تھے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور اشداء علی الکفار رحماء بینہم کے مظہر تھے۔آپ نے تبلیغ وارشاد کی دشوار گزار شاہراہ پر قدم رکھا اور کامیاب رہے۔آپ کے وصال پر عزیز القدر مولانا عسجد رضا قادری زید مجدہ، ان کی والدہ ماجدہ، بہنوں اور پورے خاندان واعزا نیز جملہ پسماندگان اور آپ کے خلفاء وتلامذہ، مریدین ومتوسلین بلکہ جملہ اہل سنت کے لیے تعزیتی کلمات علی حسب مراتب پیش ہیں۔

ان اللہ اخذا ما اعطیٰ کل شئی عندہ بأجل مسمیٰ ،انما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب ، وانا المحروم من حرم الثواب غفر اللہ لشیخ الکل تاج الشریعۃ بدر الطریقۃ حضرت العلام المفتی محمد اختر رضا القادری الازھری علیہ الرحمۃ ورفع کتابۃ فی علین وبیض وجھہ فی یوم الدین والحقۃ بنبیہ ورسولہ سید المرسلین ، شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وبارك وسلم اجمعین واجمل صبرکم واجزل اجرکم وجبرکسرکم ورفع قدرکم ،آمین یارب العلمین ۔

حضرت کے جنازے میں لوگوں کی بالخصوص علماء ومشائخ ،حفاظ وقرأ،معززین کی کثرت نے حضرت کی ولایت ومقبولیت کا اعلان کردیا۔فقیر واسطی اور میرے بڑے بھائی الحاج سید بادشاہ حسین واسطی اور چھوٹے بھائی سید فیضان واسطی میرا بھتیجا سید انس واسطی اور میرا بیٹا سید سالار واسطی جنازے میں حاضر رہے، بلکہ دارالعلوم دعوت الصغریٰ کے اساتذہ وطلبہ میرے مریدین ومتوسلین اور متعلقین میں اکثر نے شرکت کی سعادت پائی۔لکھنے کو بہت کچھ ہے کیا لکھیں اور کیا نہ لکھیں،مختصر یہ کہ اس جہاں میں کوئی بقائے دوام کی سند لے کر نہ آیا، ہر آنے والے کو ایک دن جانا ہے۔ ؎

موت سے کسی کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

آپ حضرت کے جانشین ہیں ان کے نقش قدم کو حرز جان بنائیں اور اخلاص کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت میں مصروف ہوجائیں ، والدہ ماجدہ کی دعائیں لیں ،عزیز واقارب ،حضرت کے مریدین

www.muftiakhtarrazakhan.com

محبین سے حسن سلوک فرمائیں، ہر حال میں اپنی ذمہ داری پیش نظر رکھیں مخلصین بالخصوص دیانت دار علماے دینی وشرعی معاملات میں مشورہ کریں۔فقیر اور میرا پورا خاندان ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔

حضرت کے مریدین مبین سے گزارش ہے کہ صبر کریں اور حضرت کے مشن کو جاری رکھیں، ابھی حضرت کے فضل وکمال پر مشتمل رسائل وجرائد میں مضامین اور کتابیں منظر عام پر آئیں گی ان سے گزارش ہے کہ آپ حضرت کی تصانیف کو بالخصوص عربی تصانیف کو شائع کریں اور اسے یونیورسٹی کے اسکالر اور عرب ممالک میں پھیلائیں، کوئی ایسی ایسی باتیں جس سے حضرت کی ذات پاک کو منسوب نہ کریں۔ان کے نام سے دینی مستحکم کام کریں۔مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کی توفیق دے اور اسی پر استقامت بخشے۔

آمین خانوادے کے اکابر شہزادگان، جملہ پسماندگان کو سلام وتحیات وسلام تعزیت۔فقط

شریک غم: حضرت علامہ مولانا سید اویس مصطفی قادری واسطی

خادم سجادہ آستانۂ عالیہ بڑی سرکار بلگرام شریف (۸/ذی قعدہ/۱۴۳۹ھ)

علامہ ازہری میاں ایک پرہیزگار عالم دین اور مقبول عام شخص تھے

پیر طریقت حضرت علامہ مولانا معین الدین اشرف جیلانی عرف معین میاں

سربراہ اعلیٰ: جامعہ قادریہ اشرفیہ، چھوٹا سوناپور، ممبئ

ممبئ ۲۱/جولائی :[پریس ریلز] تاج الشریعہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال پر پوری دنیائے سنیت سوگوار ہے، جامعہ قادریہ اشرفیہ چھوٹا سوناپور میں بزم فیضان انوار اشرف کے زیر اہتمام طلبہ اور اساتذہ نے قرآن خوانی اور تعزیتی پروگرام کا اہتمام کیا جس کی سرپرستی پیر طریقت حضرت علامہ مولانا معین الدین اشرف اشرفی جیلانی عرف معین میاں سربراہ اعلیٰ جامعہ قادریہ اشرفیہ نے فرمائی آپ نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ ایک پرہزگار عالم دین اور مقبول عام شخص تھے آپ کی دینی کارناموں کو فراموش نہیں کیا جاسکتا، آپ عوام الناس میں کافی مقبول تھے، خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے تھے عربی دانی میں آپ کافی عبور حاصل تھا ادارہ ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔پروگرام کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بارگاہ رسالت مآب میں علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئی نعت رسول پیش کی گئی۔ جامعہ قادریہ اشرفیہ کے صدر المدرسین وشیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالستار مصباحی عزیزی نے علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی زندگی کے مختصر حالات بیان کئے اور کہا کہ دنیائے سنیت میں ان کی کمی محسوس کی جائے گی انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے مصر کا سفر کیا جامعہ ازہر میں کئی سال قیام کئے اور اول پوزیشن میں کامیابی حاصل کی آپ نے ایک وسیع ادارہ جامعۃ الرضا کی بنیاد ڈالی جس میں سینکڑوں طلبہ علم دین حاصل کررہے ہیں۔ آپ نے تحریری اور تقریری خدمات بھی نمایاں طور پر انجام دی ہے جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا، دور حاضر میں آپ کی مقبولیت بلاشبہ مسلم ہے آپ جہاں جاتے عوام کا جم غفیر ہوتا تھا یہ آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ ہمارا ادارہ اساتذہ اور طلبہ ان کے اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کی بلند درجات دعاء گو ہیں فاتحہ خوانی کی بعد صلاہ وسلام پر پروگرام کا اختتام ہوا کافی علماء اور عوام شامل تھے بالخصوص مولانا محمد عمر صوفی، مولانا حافظ وقاری مشتاق احمد تیغی، مولانا ابرار احمد، حضرت حافظ وقاری الیاس، مولانا شاہنواز، مولانا محمد احمد، حافظ وقاری خورشید احمد، حافظ وقاری عبدالعزیز، حافظ وقاری فاروق اور مولانا آسی بھی موجود تھے وغیرہ [ممبئی اردو نیوز، ص: ۲، اتوار ۲۲ر جولائی ۲۰۱۸ء]

سجادہ نشین حضرت محبوب میناشاہ، گونڈہ، یو۔پی

دنیائے سنیت کی عظیم ترین شخصیت

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں کے انتقال کے بعد ان کی جنازے میں جس طرح پوری دنیا سے لوگوں کا سیلاب امنڈا اسے دیکھ کر لوگ حیران ہیں اور سوچنے پر مجبور ہیں کہ تاج الشریعہ کوئی معمولی شخصیت کا نام نہیں بلکہ وقت کے سب سے معتبر علمی وروحانی پیشوا تھے، ازہری میاں کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اور آل حبیب کے صدقے میں بلند در بلند فرمائے۔

حضور تاج الشریعہ جب گونڈہ واطراف میں کہیں بھی تشریف لاتے تھے تو خدمت کا موقع ضرور عنایت فرماتے تھے، ان کا تعلق والہانہ اور روحانی تھا وہ اکثر موقعوں پر اس والہانہ تعلق کا اظہار خیال بھی فرماتے

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھے۔ایک موقع پر ممبئی میں حضرت کے مریدین نے بات کی تو حضور والا نے ان مریدین سے کہا کہ جس طرح سرزمین گونڈہ میں خانقاہ دربار عالیہ مینائیہ سے دین وشریعت کے تحفظ کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت کا کام کیا جارہا ہے وہ لائق تحسین ہے۔

حضور تاج الشریعہ گزشتہ کئی سالوں سے سخت علیل ہونے کے باوجود اپنا علمی وتبلیغی سفر جاری رکھا، دنیا کے کونے کونے میں پھیلے مریدین اور عاشقان رسول کی تشنگی کو بجھاتے رہے۔آپ جہاں بھی پہنچ جاتے وہاں کی پوری کائنات آپ کی طرف متوجہ ہوجاتی تھی۔

سب سے آخری وقت میں جب حضرت کی گونڈہ آمد ہوئی تھی اور جگرا اسکول کے میدان میں پروگرام ہوا تھا تو دیکھا گیا کہ کس طرح بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں نے حضور تاج الشریعہ کے پروگرام میں شرکت کی اور کس طرح لوگ رومال کے ذریعہ حضور کی بیعت کو قبول کرتے گئے، ہر کسی کو حضرت والا کی تھوڑی سی نسبت حاصل کرنے کی کتنی حسرت تھی، وہ سارے مناظر کبھی بھلائے نہیں جاسکتے۔

ایک طرف عالمی شہرت یافتہ اسلامی یونیورسٹی جامعۃ الازہر مصر ''فخر ازہر'' کے خطاب سے نوازنے پر مجبور ہے، تو ساری دنیا کا مرکز کعبۃ اللہ شریف کے غسل شریف میں آپ کو شامل کرنے کے لیے آپ کو مدعو کیا جاتا ہے اور ''غسال بیت اللہ شریف'' کہلائے جاتے ہیں، اس طرح آپ کی خوبیوں کی ترجمانی ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں، کیوں کہ آپ کے بلند مراتب کا اظہار فرمانے کے لیے ہی رب العالمین نے خود حضرت کے جنازے میں پوری دنیا سے فرزندان توحید کا سیلاب بھیج دیا تھا جن کی صحیح تعداد کا تخمینہ میڈیا پیش کرنے سے قاصر ہے اور مختلف ذرائع مختلف تعداد بیان کررہے ہیں۔

ابوالفضل حضرت مولانا شایان رضا مصباحی قادری برکاتی رضوی

خانقاہ مشہودیہ جلالیہ ڈوکم امیا شریف، سدھارتھ نگر (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

www.muftiakhtarrazakhan.com

وارث علوم امام احمد رضا، جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ حضرۃ العلام ومولانا مفتی اختر رضا خاں قادری برکاتی رضوی کا بروز جمعہ مبارکہ مغرب کے قریب انتقال پر ملال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت تاج الشریعہ کا انتقال اہل سنت وجماعت کے لیے خصوصاً اور تمام عالم اسلام کے لیے عموماً دردناک حادثہ ہے، رب کریم ہم سب کو صبر عطا فرمائے اور خصوصاً شہزادۂ مخدوم گرامی علامہ عسجد رضا صاحب کو اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ ہمارے بریلی شریف کو آپ علیہ لرحمۃ والرضوان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ فقیر سنیچر کے روز صبح کو ہی بریلی شریف کو روانہ ہوگیا، پیلی بھیت شریف دادا جان حضور شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پاک پر حاضری دیتے ہوئے رات گیارہ بجے بریلی شریف حاضر ہوا، مولانا فیض میاں دام ظلہ کی وساطت سے تاج الشریعہ کے سرہانے حاضر ہوا اور اوراد ووظائف پڑھتا رہا، پھر واپس آیا اور نماز جنازہ میں شمولیت کی تیاری کرنے لگا دس بجے کے بعد آس پاس نماز جنازہ سے فارغ ہوا، پھر حضور تاج الشریعہ کی مرقد پاک پر واپس آیا اور شہزادۂ مخدوم گرامی عسجد رضا خاں کے ہمراہ ازہری گیسٹ ہاؤس میں داخل ہوا، اور تدفین کے امور میں شامل ہوا۔

فقیر محمد شایان رضا قادری برکاتی رضوی حشمتی اپنے دادا جان حضور شیر بیشۂ اہل سنت اور ان کی خانقاہ شریف اپنے والد مشہود ملت اور ان کی خانقاہ دونوں کی جانب سے مخدوم گرامی عسجد میاں کو تعزیت پیش کرتا ہے، اور ان کے غم میں مکمل شریک ہے۔ رب کریم حضور تاج الشریعہ کے پسماندگان کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ابوالفضل محمد شایان رضا قادری برکاتی رضوی حشمتی غفرلہ القوی ۲۴/جولائی ۲۰۱۸ء/حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی خانقاہ مشہودیہ جلالیہ (خانقاہ رضویہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف ڈوکم امیاں شریف سدھارتھ نگر۔)

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیام تعزیت صاحب زادہ و جملہ پسماندگان! حضرت سید غلام غوث قادری چشتی

سجادہ نشین آستانۂ بے کس پناہ قادریہ ولیہ جہانگیر نگر، فتح پور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل مؤرخہ ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب عزیزم صاحب زادہ شیخ ابوحسام سید قمر الاسلام سلمہ ربہ نے بذریعہ فون یہ روح فرسا خبر دی کہ خانوادۂ بریلی شریف کے عالمی شہرت یافتہ، ممتاز عالم دین، جانشین مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک لمحے کے لیے تو جیسے سکتہ کی کیفیت طاری ہوگئی، خبر پر یقین نہیں آیا، لیکن بالآخر چاروں طرف سوگوار ماحول کو دیکھ کر مشیت کے فیصلے کے سامنے زبان پر بے ساختہ کلمۂ استرجاع جاری ہوگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، عظم اللہ اجرکم واجزل لکم الاجر والمثوبۃ، والھمکم الصبر والسلوان واسالہ ان یتقبلہ بالرحمۃ والغفران، وجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنان۔

حضرت علامہ ازہری میاں اپنے اجداد کی علمی وراثت اور دینی استقامت کے سچے وارث تھے، ان کا شمار چند سعادت آثار بندگان خدا میں ہوتا تھا جس کی ذت میں خاندانی مجد و شرافت اور ذاتی فضل وکمال کا خوبصورت امتزاج تھا۔ لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے جو محبت وعقیدت پائی جاتی تھی، اسے بھی خاص فضل خداوندی ہی کہا جاسکتا ہے۔ ان کی وفات سے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ جیسے جماعت اہل سنت کا مرکز ثقل گم ہوگیا ہو۔ ان کی رحلت سے فقہ وافتا اور علم حکمت کی بزم میں جو خلا پیدا ہوا ہے، بظاہر اس کے پر ہونے کا دور دور تک امکان نہیں نظر آتا۔ علما وصالحین اس دنیا سے جس تیزی کے ساتھ رخصت ہورہے ہیں، وہ جماعت کے حق میں نیک شگون نہیں ہے اللہ خیر فرمائے، آمین میں اس عظیم حادثے پر آپ کی خدمت میں اپنی جانب سے، نیز جملہ متوسلین اور خانوادۂ جھونسی کے تمام خورد و بزرگ کی جانب سے تعزیت پیش کرتا ہوں۔ ہم سب آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامت رکھے، صبر جمیل عطا کرے اور حضرت قبلہ کے درجات بلند

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمائے۔آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر سید غلام غوث قادری چشتی (سجادہ نشین آستانۂ بے کس پناہ قادریہ ولیہ جہانگیر نگر، فتح پور)

جلسہ برائے ایصال ثواب

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ وحج کا تربیتی پروگرام

گرامی قدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ ۱۳؍ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷؍جولائی ۲۰۱۸ء عیسوی بروز بعد نماز عشاء فوراً بمقام نوری مسجد پلاٹ نمبر ۹ گیٹ نمبر ۵ مالونی میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا شان تاج الشریعہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیئے خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا قاری محمد ایوب رضا صاحب قبلہ خطیب امام نورانی مسجد جوگیشوری وحج کے مسائل وفضیلت بیان کریں گے حضرت الحاج قاری شوکت علی خاں صاحب رضوی خطیب امام مسجد ہٰذا: لہٰذا آپ حضرات سے التماس ہے کہ اس نورانی پروگرام میں کثیر تعداد میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔فقط والسلام (منجانب نوری مسجد ٹرسٹ گیٹ نمبر ۵ مالونی ملاڈ)

سید احمد غفرہ الحمید

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حامل وارث علوم رضا شبیہ عکس فنون رضا، حضرت مفتی اختر رضا، رب اکبر کی رضا سے تلافی ہو کر کثیر یارب چھوڑ گئے، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی جانشینی کا حق ادا کر گئے۔ ذہن کے کئی گوشوں میں برکاتیت ورضویت کی کرنیں پھیلا گئے۔ حضرت کے وصال باکمال سے فقہ وعلم کا ایک اور پابند ہوگا۔ حضرت اسلاف کی یادگار اور مارہرہ برکاتیہ اور خانقاہ رضویہ کا منتظر پر بپا تھے۔

یہ علمی خلا پر ہونا ممکن نظر نہیں آتا ساٹھ سے زیادہ کتب ورسائل میں زبان نوک قلم کریں۔ اور حضرت کی تقاریر، ایک علمی فن اور روحانی سرمایہ ہیں۔ حضرت بذات خود، اکابر مسانید برکاتیہ اور مشائخ کے خلیفہ تھے اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

خلیفہ کے خلفا میں بھی کثیر تعداد علما کی رہی ہے۔فقیر قادری صمیم قلب سے حضرت کے صاحبزادہ مکرمی محترمی عسجد رضا خان صاحب دامت فیوضہم۔ان کے جملہ اہل خانہ اور تمام اہل سنت کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ رب کریم اعلیٰ درجات عطا فرمائے آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

العاجز: سید احمد غفرہ الحمید [احمد میاں برکاتی]

[خادم دار الحدیث والافتا دار العلوم احسن البرکات] شاہراہ مفتی محمد خلیل حیدر آباد، پاکستان

۷ر ذیقعدہ ۱۴۳۹ ہجری ۲۱ر جولائی ۲۰۱۸ عیسوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

علمائے دیوبند کی طرف سے تعزیتی پیغامات

مولانا مزمل علی قاسمی، مہتمم جامعۃ الشیخ حسین احمد المدنی، ممتاز قلم کار مولانا نسیم اختر شاہ قیصر

مفتی اختر رضا خاں عالمی سطح کی علمی وروحانی شخصیت تھی۔ دنیا کی ۵۰۰/ با اثر شخصیات میں ان کا ۲۲/واں مقام تھا، اس قحط الرجال کے دور میں ایسی شخصیات ناپید ہیں، آپ کی وفات پوری امت مسلمہ کے لیے سانحہ اور نہ پر ہونے والا خلا ہے (ممبئی اردو نیوز ۲۳/جولائی، ۲۰۱۸ء)

صبا حبیب صدیقی، پرنسپل پبلک گرلز انٹر کالج، دیوبند

حضرت تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں عالمی سطح کے علمی وروحانی شخصیت تھے۔ دنیا کے ۵۰۰/ با اثر شخصیات میں ان کا ۲۲/واں مقام تھا۔ اس قحط الرجال کے دور میں ایسی شخصیات ناپید ہیں۔ آپ کی وفات پوری امت مسلمہ کے لیے سانحہ اور نہ پر ہونے والا خلا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ خانوادۂ رضویہ میں علم وعرفان کا سرچشمہ تھے، احقاق حق وابطال باطل کا تحقیقی فن آپ کو اپنے جد امجد سے ورثہ میں ملا تھا، آپ کی تصنیف وتالیف کی طویل فہرست ہے۔ آپ کی مادری زبان تو اردو تھی، لیکن عربی انگریزی زبانوں پر آپ کو کمال کا عبور حاصل تھا، آپ کے مواعظ حسنہ کا سننے والے پوری دنیا میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ملک وبیرون ملک میں لاتعداد تبلیغی وتعلیمی اداروں کے سرپرست تھے، لیکن آپ کی وفات کے بعد یہ سب ادارے ایک شفیق سرپرست اور عالمی سطح کی علمی شخصیت سے محروم ہوگئے، حضرت تاج الشریعہ کی وفات سے دینی وعلمی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔

[ماخوذ از: روزنامہ انقلاب ۲۰۱۸ء]

حضور تاج الشریعہ کے وصال غم [دار العلوم دیوبند]

www.muftiakhtarrazakhan.com

دیوبند میں حضور تاج الشریعہ کے وصال کے غم میں دیوبند میں کئی جگہ تعزیتی مجلس منعقد ہوئی اور شرکاء نے حضرت تاج الشریعہ کے سانحۂ ارتحال پر صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے، دینی وعلمی دنیا کے ناقابل تلافی نقصان سے تعبیر کیا۔ جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کی اور مولانا مرحوم (تاج الشریعہ) کے لیے دعائے مغفرت کی۔ جن میں مندرجہ ذیل کے نام قابل ذکر ہیں۔

(۱) مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی، مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۲) مولانا سفیان قاسمی، مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

(۳) مولانا سید خضر شاہ مسعودی، شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند

(۴) مولانا مفتی شریف خاں، دارالعلوم زکریا، دیوبند

(۵) مولانا مزمل حسین قاسمی، مہتمم جامعۃ الشیخ حسین احمد المدنی

(۶) مولانا نورالہدیٰ قاسمی، مہتمم دارالعلوم فاروقیہ

(۷) مولانا محمد اشرف قاسمی، مہتمم جامعہ اشرفیہ دارالعلوم

(۸) شمیم مرتضیٰ فاروقی، پرنسپل اسلامی انٹر کالج، دیوبند

(۹) ڈاکٹر نواز دیوبندی، سرپرست نواب گرلز پبلک اسکول

(۱۰) فائز سلیم صدیقی، نئی روشنی پبلک اسکول

(۱۱) حافظ عاصم قاسمی، ڈائریکٹر طیب ٹرسٹ

(۱۲) سہیل صدیقی، اسٹنٹ مینیجر مسلم فنڈ دیوبند (ماخوذ از: روزنامہ انقلاب، جولائی ۲۰۱۸ء)

مولانا اسرارالحق صاحب ممبر آف پارلیمنٹ

تاج الشریعہ کی رحلت: ملت علمی ومذہبی راہ نما سے محروم ہوگئی

ہندوستان کے معروف علمی خانوادے کے چشم وچراغ اور بین الاقوامی شہرت یافتہ عالم دین تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں کی رحلت پر ممبر پارلیمنٹ مولانا اسرارالحق صاحب نے قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوئے ان کے اہل خانہ متوسلین متعلقین سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔مفتی (اختر رضا خاں)صاحب کا تعلق ہندوستان کے ایک مؤقر علمی خانوادے سے تھا اور وہ مسلمانوں میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے انہوں نے تا حیات بے شمار علمی وفکری خدمات انجام دیں، ملک وبیرون ملک کے کئی بڑے علمی اداروں کو ان کی سرپرستی حاصل تھی اور ان کے زہد وتقویٰ کا اعتراف کیا جاتا تھا۔

مفتی اختر رضا خاں نے پوری زندگی اپنے آپ کو دینی علوم کی اشاعت اور معاشرے کی اصلاح میں مصروف رکھا اور وہ حقیقی معنوں میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور امت کی فکر کرنے والے خاصانِ خدا کی قلت ہے ایسے میں مفتی اختر رضا خاں کی رحلت نے مسلمانوں میں ایک اور خلا پیدا کر دیا ہے، جس کا پر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔رنج وغم کی اس گھڑی میں ہم مفتی صاحب مرحوم کے اہل خانہ اور دنیا بھر میں پائے جانے والے ان کے متوسلین متعلقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے تمام حسنات کو قبولیت سے نوازے۔

[ماخوذ از: روزنامہ صحافت، ۲۴؍جولائی؍۲۰۱۸ء]

مولانا ولی رحمانی [بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ]

علامہ اختر رضا خاں ازہری کا انتقال ملت اسلامیہ کا بڑا نقصان ہے۔مولانا اختر رضا خاں ازہری میاں بریلوی حلقے میں تاج الشریعہ کے نام سے معروف اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کے حلقے سے سربراہ شمار ہوتے تھے، ان کا انتقال امت کے لیے ایک سانحۂ عظیم ہے۔

مولانا اختر رضا خاں کی شخصیت نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک میں بھی باوقار، مقبول اور معتبر تھی۔آپ نے تقریباً نصف صدی قوم وملت اور دین مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا خدمات انجام دیں، آپ سے فیض یافتگان اور مریدین ومتوسلین کا ایک وسیع حلقہ ہے، یقیناً ان کا انتقال ان تمام متوسلین ومریدین کے لیے سانحۂ عظیم ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کے علاوہ تمام مریدین ومتوسلین اور معتقدین کو صبر جمیل عطا کرے نیز امت کو ان کا نعم البدل دے آمین

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا حسیب صدیقی

خازن جمعیت علمائے ہند و چیئرمین آل انڈیا اقتصادی کونسل

مفتی اختر رضا خاں کا انتقال دینی و علمی حلقوں کا عظیم خسارہ ہے، جس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ تاج الشریعہ کا سانحۂ ارتحال امت مسلمہ کا ناقابل تلافی نقصان ہے، وہ ہندوستان ہی کی نہیں بلکہ عالمی سطح کی علمی شخصیت تھے۔ آپ کی تصانیف وتحقیقات مختلف علوم وفنون پر مشتمل ہے۔ تقریر وخطاب کا فن آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین اور متعلقین پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ [ماخوذ از: اردو اخبار ۲۰۱۸ء]

ڈاکٹر عبید اقبال عاصم

[رکن شعبہ دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، سکریٹری یو۔پی

رابطہ مشہور عالم دین مولانا توقیر رضا خاں کے چچا تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں کے وصال پر دیوبند کے دینی و علمی حلقوں کی فضا مغموم ہے، حضرت تاج الشریعہ کی وفات ملت کا عظیم خسارہ ہے۔ مولانا مرحوم نے علم دین کو فروغ دینے کے لیے جو مساعی کی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں، ان کے شرعی وفقہی دلائل کے سب معترف تھے۔ آپ کے بہت سے فتاویٰ نے بڑی شہرت حاصل کی۔ سلمان رشدی کے خلاف بھی سب سے پہلا فتویٰ آپ ہی نے صادر کیا تھا۔ حضرت تاج الشریعہ اپنے زمانے کے بے مثال محقق اور صاحب بصیرت عالم وفقیہ تھے اور اکثر فقہی علمی سیمناروں کی صدارت ورثہ میں ملا تھا۔ آپ کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ مولانا مرحوم کے لیے سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ مفتی اعظم ہند کے جانشین تھے۔ حضرت تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں عالمی سطح کی علمی وروحانی شخصیت تھے، دنیا کی ۵۰۰/ بااثر شخصیات میں ان کا ۲۲/واں مقام تھا اس قحط الرجال کے دور میں ایسی شخصیات ناپید ہیں۔

آپ کی وفات پوری امت مسلمہ کے لیے سانحہ اور نہ پر ہونے والا خلا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

خانوادۂ رضویہ میں علم وعرفان کا سرچشمہ تھے۔احقاق حق وابطال باطل کا تحقیقی فن آپ کو اپنے جدامجد سے ورثہ میں ملا تھا۔آپ کی تصنیف وتالیف کی طویل فہرست ہے،آپ کی مادری زبان تو اردو تھی۔لیکن عربی اور انگریزی زبانوں پر آپ کو کمال کا عبور حاصل تھا،آپ کے مواعظ حسنہ کو سننے والے پوری دنیا میں موجود ہیں اس کے علاوہ آپ ملک وبیرون ملک میں لاتعداد تبلیغی اور تعلیمی اداروں کے سرپرست تھے؛لیکن آپ کی وفات کے بعد یہ سب ادارے ایک مشفق سرپرست اور عالمی سطح کی شخصیت سے محروم ہوگئے۔حضرت تاج الشریعہ کی وفات سے دینی وعلمی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔

[روزنامہ صحافت دہلی،۲۳/جولائی/۲۰۱۸ء]

سیاسی حلقہ کی طرف سے تعزیتی پیغامات

قائد ملت جناب رجب طیب اردغان،صدر جمہوریہ ترکی

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں کو اللہ اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اوران کے درجات کو بلند فرمائے،بلاشبہ ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں انہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے اخلاف محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے،نہیں ہے کوئی کسی نیکی کو انجام دینے کی طاقت مگر اللہ کی مدد سے اور نہ ہی کسی برائی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی مدد سے،ہم لوگوں کے لیے ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ومددگار ہے۔ [ماخوذ از:روزنامہ انقلاب،نئی دہلی،۲۰۱۸ء]

راہل گاندھی صدر نیشنل کانگریس

درگاہ اعلیٰ حضرت وجماعت رضائے مصطفی کے نائب صدر سلمان میاں نے بتایا کہ گزشتہ شام راہل گاندھی کا فون آیا تھا،انہوں نے تاج الشریعہ کے وصال پر افسوس کا اظہار کیا،اور پسماندگان اوران کے عقیدت مندوں کو تسلی دی۔ (روزنامہ انقلاب،۲۴/جولائی،۲۰۱۸ء)

نتیش کمار وزیر اعلیٰ صوبۂ بہار

www.muftiakhtarrazakhan.com

علامہ ازہری میاں کے انتقال سے بین الاقوامی سطح پر تعلیمی اور سماجی دنیا کو نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے۔مولانا اختر رضا خاں کے انتقال سے ہم نے امن وشانتی کے ایک بڑے علم بردار کو کھو دیا ہے۔ازہری میاں اقلیتوں کی فلاح کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ازہری میاں خانۂ کعبہ کے غسل کے موقع پر ہندوستان سے مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا جانا اور جامعہ ازہر مصر کی جانب سے انہیں فخر ازہر ایوارڈ دیا جانا ہمارے ملک کے لیے فخر کی بات تھی۔خدا تاج الشریعہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے مریدین اور اہل خانہ کو نا قابل تلافی نقصان برداشت کرنے کی قوت دے۔

بریلی حلقہ سے ایم پی اور مرکزی وزیر سنتوش گنگوار

ان (تاج الشریعہ) کی موت سے سماجی نقصان ہوا ہے [روزنامہ سالار بنگلور ۲۳/جولائی، ۲۰۱۸ء]

شیو پال سنگھ یادو سابق کابینی وزیر اتر پردیش

''علم کے عظیم چراغ تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خان ازہری میاں صاحب نہیں رہے۔ایشوَر انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے [ماخوذ از: ٹوئٹر، زرقی برائے ابلاغ]

اکھلیش یادو سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش

''مفتی محمد اختر رضا خاں قادری۔جو بہت سے لوگوں میں ازہری میاں کے نام سے معروف ہیں۔ان کے وفات پر میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔''

اکھلیش یادو سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش [ماخوذ از: ٹوئٹر، زرقی برائے ابلاغ]

ایم حسنین قومی صدر برائے قومی پارٹی آف انڈیا

علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری میاں کی وفات صرف خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے لیے خسارہ نہیں، بلکہ پوری سنی دنیا کے لیے عظیم خسارہ ہے۔ [بذریعہ واٹس ایپ ۲۰۱۸ء]

www.muftiakhtarrazakhan.com

عربی زبان میں موصول تعزیتی پیغامات

فضيلة الشيخ محمد باد نجكى من العلماء الشام

اخوانی واحبتی الکرام یحزنی ان اخیرکم ان فضیلة الشیخ العالم الکبیر القاضی مفتی الدیار الهندیة اختر رضا خاں قدانتقل الیٰ رحمة الله مساء الیوم الجمعة حوالی الساعة السابعة والنصف مساء ۔نام منکم الدعاء له بان یکون مع الانبیاء والصحابة والصدیقین والشهداء ۔

محمد حسين هاشم من السعودية العربية

رحم الله الشیخ اختررضا واسکنه الفردوس الاعلی وجعل فی طلابه الخلف الصالح وانا لله وانا الیه راجعون ۔

الشيخ ابو يعرب قحطان من بغداد عراق

یرفع العلم من الارض یموت العلماء صدق رسول الله سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم رحمه الله تعالیٰ برحمته الواسعة واسکنه فسیح جناتة وانزل منازل الصالحین وجمعه مع الحبیب المصطفی سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فی الفردوس الاعلی من الجنة والهکم واهله وذویه احبابه الصبر والسلوان وانا لله وانا الیه راجعون وصلی الله علی سیدنا محمد وعلیه آله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا ۔

شيخ نضال بن ابراهيم آله رشى من تركى

رحم الله الشیخ محمد اختر رضا کان قد جاء الی دمشق منذ ما یقارب عشر

www.muftiakhtarrazakhan.com

سنوات وكنت ينئذ فى الشام الحبيبة المباركة ،فاتصل بى دعا نى فى جمع من مشائخ دمشق، وقال لى، نقلتُ من كتابک "رفع الغاشية" ثمانى صحيفات۔

عسى الله ان يقبلنا جميعا ويرحمنا وان يقبل دعاء نالامام رحمه الله

والدعوة عامة للجميع من اخواننا طلاب العلم والسعادة اهل الطريق وغيرهم من الحبين ۔رحم الله فقيد الامة وادخله مدخل صدق مع النبين والصديقين والشهداء والصالحين ۔

الشيخ عبد العزيز الخطيب الحسنى من دمشق

ينبغى الى العالم الاسلامى شيخنا المجير العلامة محمد اختر رضا خاں الازهرى البريلوى لملقب ب [تاج الشريعه]المفتى بلاد الهندية وشيخ الطريقة القادرية عن عمر ناهزالمئة عاما مليئة بالفضل والخير والعطاء والعلم والتعليم والثناء العاطر التربية القويمة والذكر النقى والصيت الذائع فى الفضيلة وحسن السمت،

ولد سنة ۱۳۱۱ه وتخرج من جامعة الازهر سنة ۱۹۴۴ء يتحدث العربية بطلاقة وهو حنفى ماتريدى قادرى بريلوى ، يقوم بترجمة مؤلفات جده العلامة الشيخ احمد رضا خاں الى العربية ۔له ديوان شعر وقصائد وكتب فى نقد الوهابية وتبيان حقيقة البريلوية ۔ وله عدة تاليف فى العقيدة والفقه ۔

تغمده الله بواسع رحمته وعوضه رضوانه والجنة والحقه بخيار الصالحين من احبابه وعوض المسلمين خير۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

فضیلة الشیخ رامی العبادی من العراق

بسم اللہ الرحمن الرحیم [کل نفس ذائقة الموت]

ببالغ الحزن والاسی تلیقنا خبر وفاة تاج الشریعة امام اهل السنة والجماعة فی بلاد الهند والسند والباکستان وسائر القارة الهندیة فضیلة العلامة الشیخ الولی اختر رضا خاں القادری الحنفی الماتریدی الازهری شیخ الطریقة القادریة راجعین من العلی القدیر ان یتغمده برحمته الواسعة ، وان یسکنه فسیح جناته ، وان یلهم اهله وذویة ومحبیه جمیل الصبر والسلون ۔

انا للہ وانا الیه راجعون ۔

احباب الشیخ احمد الحبال الرفاعی رحمه اللہ

انتقل الیوم الیٰ رحمة اللہ تعالیٰ شیخی تاج الشریعه والحقیقة فی الهند ، ومفتی الهند سابقا الوارث الحمدی الشیخ اختر رضا خاں القادری الازهری الذی کان من اصدقاء شیخنا احمد الحبال الرفاعی اللهم جدد علیهما رحماتك ۔

وکان یزوره فی مجالس الصلاة علی النبی علی اللہ علیه وسلم فی الشام کلما زار سوریا ۔ نسال اللہ ان یرحمه برحمته التی وسعت کل شئی ویجمعنا بهما مع الحبیب المصطفی صلی اللہ علیه فی الجنة ۔

الصلاة علی سیدی الشیخ اختر رضا خاں اللهم جدد علیه رحماتك ستکون یوم الاحد القادم بعد صلاة الظهر فی الهند فی مدینة بریلی الشریفة

فضیلة الشیخ احمد ضبغ من الشام

ان تشییع جنازة الشیخ العلامة الفقیه المفتی اختر رضا خان الهندی الحنفی

www.muftiakhtarrazakhan.com

البریلوی، حفید الامام الشیخ احمد رضا خاں الحنفی البریلوی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ ورفع درجاتہ

الفاتحہ :نادرۃ الازمان سیدنا محمد النبہان احباب الدکتور الشیخ محمود الحوت نعزی انفسنا والمسلمین جمیعا، واھل السنۃ والجماعۃ بالقارۃ الھندیۃ وسائر الامصار ، فی وفاۃ امام اھل السنۃ والجماعۃ بالھند ، العلامۃ ، المفتی الاعظم للھند ، القاضی :اختر رضا خاں الحنفی الازھری البریلوی القادری، رحمہ اللہ واسعۃ والحقہ باالصالحین ۔

فضیلۃ الشیخ عبد القادر الحسین

الدکتور فی جامعۃ دمشق

نعزی انفسنا والمسلمین جمیعا بوفاۃ شیخنا باالاجازۃ امام اھل السنۃ والجماعۃ فی بلاد الھند والسند والباکستان وسائر القارۃ الھندیۃ فضیلۃ العلامۃ الشیخ الولی اختر رضا خاں القادری الحنفی الماتریدی ونسال اللہ تعالیٰ لہ المزید من لنعیم وان یجمعنا معہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الاظلہ مع العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

فضیلۃ الشیخ الحبیب علی الجعفری

انا للہ وانا الیہ راجعون

فقدت الامۃ علما من اعلام الھدی وھو مفتی الھند الاعظم الفقیہ المحدث شیخنا تاج الشریعۃ محمد اختر رضا خان الحنفی القادری الازھری۔

ولد رحمہ اللہ یوم الا ثنین السادس والعشرین من شھر محرم لعام ۱۳۶۲ھ الموافق من شھر فبر ایر لعام بمد۱۹۴۳ء بمدینۃ بریلی فی شمال الھند۔

وھو من بیت علم عریق فھوابن الشیخ المفسر الاعظم بالھند مولانا ابراھیم رضا [المکنی جیلانی میاں] اب حجۃ الاسلام الشیخ محمد حامد رضا ابن ابن الامام الکبیر احمد رضا الحنفی البریلوی ، ومن جھۃ والدتہ فان جدہ من والدتہ ھو المفتی الاعظم بالھند

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشیخ محمد مصطفی رضا خان القادری الحنفی البرکاتی ، ابن الشیخ احمد رضا خان الحنفی البریلوی ۔

اخذ الشیخ رحمہ اللہ الدروس الاولیۃ ولعلوم الا بتدائیۃ العقلیۃ والدینیۃ عن العلماء الاکابر المعروفین وقتہ ، وعن والدہ وجدہ من والدتہ الشیخ محمد مصطفی رضا ، وحصل علی شہادۃ خریج العلوم الدینیۃ من دارالعلوم منظر الاسلام بمسقط راسہ مدینۃ بریلی ، ثم اکمل رحمہ اللہ تعلیمہ فی جامعۃ الازہر الشریف بالقاہرۃ وتخرج من کلیۃ اصول الدین بارعا فی الاحادیث وعلومھا ومتضلعا بھا ۔

وقد استخلفہ المفتی العظم بالھند الشیخ محمد مصطفی رضا خاں قبل وفاتہ ، فبرع الشیخ فی الافتاء وفی حل المسائل المعقدۃ المتعلقۃ بالفقہ ۔

وکان الشیخ یفتی ویعظ ویولف باللغات العربیۃ والاردیۃ والانجلیزیۃ ۔

للشیخ رحمہ اللہ العدید من المولفات منھا فتاواء المعروفۃ بازھر الفتاوی فی خمس مجلدات وفتاواہ باللغۃ الانجلیزیۃ ایضاًوله حاشیۃ علی صحیح البخاری کما ان لہ شرحا علی بردۃ المدیح اسمہ: الفردۃ فی شرح قصیدۃ البردۃ ۔

وللشیخ رحمہ اللہ دیوانان دیوانہ لاول المسمی :نغمات اختر الثانی سفینۃ بخشش "بمعنی"سفینۃ العفو،"تضمنا قصائد باللغتین العربیۃ الاردیۃ ۔

[منقول بتصرف]

وقد شرف الفقیر بزیارۃ کریمۃ من الشیخ فی المنزل عقد فیھا مجلس عظیم فی روحانیۃ وحضور ، وتکرم علی الفقیر فیھا یاا جازۃ فی مروایاتہ واسانیدہ عن اشیاخہ وکذالك فی مصنفاتہ ، کما عطّر المجلس بانشاد عذب لقصیدۃ من نظمہ ، وحصل بین الارواح انسجام والفۃ وجمعیۃ قدسیۃ ذوقیہ ۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

رحمه الله رحمة الابرار واسكنه الفردوس الاعلیٰ من الجنة والحقه باسلافه الصالحين ، واخلفه فی الاود وطلبته ومريديده وذوی فينا وفی الامر يخلف صالح ، ولا حرمنا اجره والافتننا بعده انه نعم المولی ونعم النصير۔

فضيلة الشيخ مولانا نثار مصباحی من خليل آباد الهند

البقاء لله وحده ،انا لله وانا اليه راجعون

قدتوفی قبل قيل مفتی الديار الهندية تاج الشريعة ، سيدنا الشيخ العلامة اختر رضا القادری الازهری ،حفيد الامام احمد رضا الحنفی الهندی۔

رحمه الله تعالیٰ رحمة الابرار وادخله فی جنات الفردوس مع النبين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا۔

فضيلة الشيخ مولانا محمد راحت خان القادری من

دار العلوم فيضان تاج الشريعة بريلی المباركة

فضيلة الشيخ العالم الكبير مفتی الديار الهندية العلامة محمد اختر رضا خان القادری الحنفی قد انتقل الی جوار الله تعالیٰ مساء اليوم الجمعة حوالی الساعة السابعة والصف مساء انا لله وانا اليه راجعون

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه ووسع مدخله واكرم نزله بجاه سيد المرسلين سيدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعين ۔

ماجد حامد الشيحاوی من العراق

انتقل الی رحمة الله تعالیٰ شيخی فضيلة الشيخ العالم الكبير القاضی المفتی اختر رضا خان البريلوی الهندی[حفيد الامام احمد رضا خان البريلوی رحمة الله عليه]قد انتقل

www.muftiakhtarrazakhan.com

الیٰ رحمۃ اللہ الیوم الجمعۃ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

فضیلۃ الشیخ حازم محفوظ

عزاء واجب رحل عن عالمنا فی مسام یوم الجمعۃ ۲۰من شھر یولیو ۲۰۱۸ م شیخنا الامام مولانا محمد اختر رضا الھندی الازھری اکبر شیوخ التصوف الاسلامی المستنیر فی الھند ۔

شرفت باللقاء بہ الاول مرۃ فی مدینۃ کراتشی الباکستانیۃ اثنا انعقاد الموتمر الدولی للاحتفاء بعید میلاد النبی الاکرم فی شھر ینایر من عام ۲۰۰۱○م قدمنی لہ استاذی الشیخ المحدث ، "عبد الحکیم شرف القادری"وبعد ان تصافحنا، قال لی"لقد سمعنا عنك فی الھند ، وقرانا ماکتبت عن جدنا امام الصوفیۃ فی الھند"مولانا احمد رضا خاں "ثم دعا بالخیر ۔

ھذا وحرصت علی اللقاء بہ عدۃ مرات فی ایام الموتمر الدولی ۔

ثم تفضل بمنحی سند الاجازۃ العلمیۃ العامۃ فی العلوم الاسلامیۃ المؤ رخ فی ۲۹من شھر شوال من عام ۱۴۲۱○ھجری ، الموافق ۲۵من شھر ینایر من عام ۲۰۰۱○ میلادی ۔وفی عام ۲۰۰۹○ما قدم شیخنا الامام محمد اختر رضا الھندی الازھری فی القاھرۃ، واقیمت علی شرفہ احتفالیۃ عظیمۃ فی مرکز الشیخ صالح کامل فی جامعۃ الازھر ۔ھٰذا وقبیل مقدم شیخنا فی القاھرۃ، اتصل بی بعض الاخوۃ الھنود ممن یتلقون العلم فی جامعۃ الازھر ، وطلبو امنی الموافقۃ علی اصدار الطبعۃ الثنایۃ من کتابی المتواضع :"مولانا احمد رضا البریلوی الھندی عند صفوۃ من مفکری العرب المعاصرین "[یقع فی ۳۷۵ صحیفۃ]۔ وذالك ترحیبا بمقدم شیخنا ، وعلی ان یوزع ھدیۃ مجانیۃ فی الاحتفالیۃ الکبری فی مرکز الشیخ صالح کامل

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرحيبت بهذا المبادرة ۔ فتم بالفعل اصدار الطبعة الثانية من الكتاب المذكور ۔

وفی الاحتفالية الكبرى، شرفت بلقاء شيخنا الامام ، وكان لقاء علم وخير ۔

رحم الله، شيخنا الامام محمد اختر رضا الهندی الازهری وادخله فسيح جناته ۔ آمين

فضيلة الشيخ جميل مصری نابلسی

انتقل الی رحمة الله تعالیٰ شيخنا وسندنا العلامة الكبير مفتی الهند فقيه السادة الحنفية وشيخ الطريقة القادرية الرضوية تاج الشريعة ۔

انا لله وانا اليه راجعون اليوم سيصلی علی شيخنا تاج الشريعة محمد اختر رضا خان فی مدينة بريلی، فقدت الامة الاسلامية علما من اعلامها فقيها وشيخنا حنفيا ما تريد يا قدر يا، فالمصاب جلل والعوض من الله ۔

شيخ عبد العزيز الخطيب الحسنی من دمشق

شيخ الطريقة القادرية الامام الشيخ محمد اختر رضا خان سيدنا وامامنا واستاذنا الجليل وشيخنا المجيز مرجع الفواضل منبع الفضائل قاضی الديار الهندية بركة الزمان بحر العلوم و كنز العرفان ناصر السنة قامع الدبدعة تاج الشريعة المفتی محمد اختر رضا خان بن حجة الاسلام حامد رضا ابن الاامام الاكبر العلامة الجليل سيدی احمد رضا خان بن خاتمة المحققين فی الهند المفتی نقی علی خان ابن العارف باٰ لله مفتی الديار الهندية رضا علی خان عليهم الرحمة والرضوان ۔

كان آية من السلف فی التقوی ولاستقامة والعلم اتباع السنة ۔

ان العين التدمع وان القلب ليحزن وانا علی فراقك يا كاشف العضلات لمحزونون ۔

جمنا الله وايا كم تحت لواء الحبيب الافخم والنبی الاعظم صلی الله عليه وسلم يوم القيامة

www.muftiakhtarrazakhan.com

۔اتحادطلبة الهند بمصر

رئيس الاتحاد محمد مبارك حسين

فرع المنظمة العالمية لخريج الازهر الشريف بالهند

ينعى فرع المنظمة العالمية لخريجي الازهر الشريف بالهند بمزى من الرضا بقضاء الله وقدره العالم الكبير الجليل القاضى والمعروف بتاج الشريعة الشيخ اختر رضا خان القادرى الازهرى الذى توفى اليوم فى الساعة السابعة والنصف مساء فى مسقط راسه بريلى، بأترابراديش، الهند۔

وقال مسئول الاعلام بفرع المنظمة بالهند ونائب الامين العام الاستاذ فضل الرحمن الازهرى فى بيان له اثر التاريخ سيذكر عالم الهند الربانى الجليل بكل اعتزاز وتقدير لا ثراثه الحياة العلمية فى الهند وشبه القارة الاسوية بمنجزاته العلمية والدعوية الروحية وبما قدمه للعلوم الدينية من روائع الخدمات۔

وقال رئس فرع المنظمة العالمية الخريجى الازهر الشريف بالهند الاستاذ الكتور محمد مبين سليم الازهرى استاذ بجامعة على جراه خلال تقديمة العزاء الواجب الى جميع الازهر بين خاصة فى انحاء الهند اصالة عنه ونيابة عن الفرع ان وفاة العلامة الشيخ اختر رضا خان القادرى الازهرى تعد خسارة كبيرة فى المجال الدينى والعلمى والروحى وفى الهند خاصة فى فترة عصبية تمر بها الامة الاسلامية الهندية، من الجدير بالذكر ان الراحل كان من الازهريين القدامى فى الهند وممن كان له صيت حسن فى العالم الاسلامى والعربى۔

وفرغ المنظمة العالمية لخريجى الازهر الشريف بالهند، اذ ينعى العالم الجليل، فانه يتقدم بخالص العزاء الاسرة الراحل سائلا الله تعالىٰ ان يتغمده بواسع رحمته، وان يسكنه فسيح جناته، وان يلهم اهله وذويه الصبر والسلوان انا لله وانا اليه راجعون،

www.muftiakhtarrazakhan.com

اد محمد شهاب الدين الازهرى ،آمين عام لفرع المنظمة بالهند ، مكتب الفرع بالهند نيو دلهى۔

المفتى الرضا العليمى مؤظف العلاقه العامة المركز فضل الحق اكادمى

الحاج حسين الامين العام للمركز فضل الحق اكادمى الهندس فيروز الثقاق الازهرى مدير للمركز فضل الحق اكادمى

انا لله وانا اليه راجعون

هذا فقدان عظيم لامة الاسلامية انتقال شيخنا الحبر العلامة البحر الفهامة مظهر الحقائق وموضح الدقائق مفتى الهند المحدث مولانا تاج الشريعة محمد اختر رضا خان الازهرى تغمده الله برحمته ورفع الله درجته فى فسيح جناته ۔

كان الشيخ شخصية يتيمة وما بارعا عاش قدوة للبشرية وكافة الجالات ومن الجلى كل الجلاء ان الشيخ ابقى آثارا خالدة ورموزا بارزة بالخطابة

ولكتابة التى تفوق الكلمات بالصر احة الحق الشيخ رحمة الله ريشة ذهبية فى احقول الروحية وكان نشاطات المدينية ۔ جذب كثير من الجماهير اليه فى مناحى شتى الحياة

نحن احتفلنا حفلة مباركة لتذكار الشيخ رحمه الله تحت مظلة مجع مركز علامة فضل حق اكادمى ، والله نسال ان يرفع درجته فى عليين وان يصب علينا من بركاته وان ينفعنا بعلومه آمين يارب العلمين۔

اتحاد طلبة الهند بمصر

وفاة الامام الربانى ، المفتى الاعظم بالهند ،الشيخ تاج الشريعة الازهرى

اتحاد طلبة الهند بمصر يخبركم بغاية الحزن والالم بان فضيلة الشيخ الامام العلامة المفتى محمد اختر رضا خان القادرى الحنفى الازهرى الهندى المعروف ب "تاج

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشريعة "حفيد الامام احمد رضا خان القادری الحنفی ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔ انتقل الی جوار رحمة اللہ سبحانه وتعالیٰ ، باریخ ۲۰/۷/۲۰۱۸م علی الساعة السابعة والنصف مساء یوم الجمعة المبارکة [بتوفیت الهند [فی مسقط راسه بریلی الهند، انا للہ وانا الیه راجعون ۔

توفی الامام ۲۰/۷/۲۰۱۸م [وکان ابن اربع وسبعون سنة وسبعة اشهر ، عشرین یوما وجدیر بالذکر بان الراحل کان امن الازهرین القدامی ، تعلم فی جامعة الازهر الشریف بالقاهرة فی الفترة مابین ۱۹۶۳م الی ۱۹۶۶م، وتخصص فی الحدیث والتفسیر ، وتخرج من کلیة اصول الدین بارعا فی الاحادیث والتفاسیر وعلومهما ، وکان من عاقرة اهل السنة والجماعة فی الدیار الهندیة سعی سعیا حدیثاً فی نشر الاسلام والدین فی انحاء العالم ، وان وفاة الشیخ تعد خسارة کبیرة فی المجال العلمی والروحی فی الهند خاصة وفی خارجها عامة

فیتقدم الاتحاد الطلبة الهند بمصر بخالص العزا الا سرة هذا الراحل الربانی سائلا المولی ۔ عزوجل ۔ ان یرفع درجاته ، ویتغمده بواسع رحمته وان یسکنه فسیح جناته مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا ۔

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم نزله ووسع مدخله واغسله بالما والثلج ابرد ، نقه من الخطایا کما ینقی الثواب الابیض من الدنسی وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله ، وادخله جنة الفردوس لاعلی واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار بالمصطفی الکریم ۔ صلی اللہ علیه وسلم ۔

اللهم احفظ اولاده ، واهل بیته، وجمیع احبابه ، ومریدیه، وتلامیذه، اقاربه من کل سوء ومن حسد الحاسدین من الانس والجن ، اللهم تقبل دعائنا بالمصطفی الکریم ۔ صله اللہ علیه وسلم ۔ آمین یاارحم الاکرمین ۔

شان حضور تاج الشریعہ: معروف مصری مبلغ ومصنف، بانی دار القلم قاہرہ مصر اپنی کتاب"

www.muftiakhtarrazakhan.com

انصاف الامام‘‘میں رقم طراز ہیں:۔نظرت الی وجه الشیخ الکبیر محمد اختر والبهاء یکسوه، والسکینة والوقار یجللانه، واسمعت الی کلماته ۔ بلغة عربیة صحیحة ۔ تخرج من فمه فی قوة وثقة تصدح بالحق المبین ۔فوجدتنی اقوال :سبحان الله ۔۔۔ذریة بعضها من بعض

میں نے شیخ کبیر اختر[رضا ازہری دام ظلہ] کے چہرے کی طرف دیکھا اس حال میں کہ حسن و جمال ان کو گھیرے ہوئے ہے اور سکینہ و وقار ان پر غالب ہے، اور میں نے صحیح عربی زبان میں ان کے کلمات سنے جو حق مبین کو بلند کرتے ہوئے ان کے منہ سے قوت و ثقافت کے ساتھ نکل رہے ہیں۔تو میں نے خود کو پایا کہ میں کہہ رہا ہوں:۔سبحان اللہ!‘‘ذریة بعضها من بعض ’’۔

ایسی ذریت جس کا بعض بعض سے ہے۔یہ ایک عربی محاورہ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضور تاج الشریعہ اپنے اجداد کے فضل و کمال کے وارث اور مظہر ہیں۔

[انصاف الامام،صفحہ:۱۴۷،ناشر:دار القلم للنشر والتوزیع،قاہرہ]

فرع النظمة العالية نخريجي الازهر الشريف بألهند

ينعى تاج الشريعة الشيخ اختر رضا خان القادرى الازهرى احد ابناء الازهر القدامى :ينعى فرع المنظمة العالية لخريجي الازهر الشريف بألهند بمزيد من الرضا بقضاء الله وقدره العالم الكبير الجليل القاضى والمعروف بتاج الشريعة الشيخ اختر رضا خان القادرى الازهرى الذى توفى اليوم فى الساعة السابعة والنصف مساء فى مسقط راسه بريلى بأترا براديش الهند

وقال مسؤل الاعلام بفرع المنظمة بألهند ونائب الامين العالم الاستاذ فضل الرحمن الازهرى فى بيان له ان لتاريخ سيذكر عالم الهند الربانى الجليل بكل اعتزار وتقدير الائرانه الحياة العلمية فى الهند وشبه القارة الاسيوية بمنجزاته العلمية والدعوية والروحية وبما قدمه للعلوم الدينية من روائع الخدمات :

www.muftiakhtarrazakhan.com

وقال رئيس فرع المنظمة العالمية لخريجى الازهر الشريف بألهند الاستاذ الدكتور محمد مبين سليم الازهرى استاذ بجامعة على جراه خلال تقديمه العزاء الواجب الى جميع الازهرين خاصمة فى انحاء الهند اصالة عنه ونيابة عن الفرع ان وفاة العلامة الشيخ اختر رضا خان القادرى الازهرى تعد خسارة كبيرة فى المجال الدينيى والعلمى والروحى وفى الهند خاصة فى فترة عصيبة تمربها الامة الاسلامية الهندية ، من الجديد بألذكر ان الراجل كان من الازهريين القدامى فى الهند وممن كان له صيت حسن فى العالم الاسلامى والعربى .

وفرع المنظمة العالمية لخريجى الازهر الشريف بألهند . اذينعى العالم الجليل .فانه يتقدم بخالص العزاء الاسرة الراحل [سائلا لله .تعالىٰ .ان يتغمده بواسع رحمته .وان يسكنه فسيح جناته . وان يلم اهله وذوية الصبر والسلوان .''انا لله وانا اليه راجعون''

اد محمد شهاب الدين الازهرى [امين عام لفرع المنظمة بألهند، مكتب الفرع بألهند . نيو دلهى]

www.muftiakhtarrazakhan.com

کرامات تاج الشریعہ

ثبوت کرامات اولیاء اللہ: اللہ تعالیٰ کے مقبول ومقرب اور نیک بندوں میں کچھ سالک اور کچھ مذوب ہوتے ہیں، جنہیں اللہ کا ولی کہا جاتا ہے۔ سالک اللہ کے وہ محبوب اور نیک بندے ہوتے ہیں، جو معاشرے میں رہ کر اسلام پر عمل پیرا اور ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ رہے مجذوب تو وہ فنا فی اللہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں محو اور دین ومعاشرے کی بظاہر کوئی پرواہ نہیں رکھتے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں، علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ نے ایک حدیث شریف نقل کی ہے،'' کچھ پراگندہ بال، غبار سے اٹے ہوئے اور پھٹے کپڑوں والے ہوتے ہیں، ان کی کوئی انسان پرواہ تک نہیں کرتا، لیکن اگر وہ کسی بات پر، قسم خدا کی کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔

حدیث شریف میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مخصوص بات پر قسم کھانے کی وضاحت نہیں فرمائی، بلکہ مجموعی طور پر کسی بھی بات کو وہ چاہ لیں اور ضد کرلیں تو یقیناً وہ بات اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے۔

ولایت کسے کہتے ہیں: ولایت کا محترم ومعزز درجہ، کن لوگوں کو کب ملتا ہے، اس کے بارے میں محققین نے لکھا ہے، کہ ولی وہ مومن صالح ہے جس کو معرفت وقرب الٰہی کا ایک خاص درجہ ملتا ہے، اور پھر شریعت کے مطابق عبادت وریاضت کرنے کے بعد ولایت کا عظیم مرتبہ حاصل ہوتا ہے، اور کبھی ابتداً ریاضت ومجاہدہ بھی مل جاتا ہے۔

اولیائے کرام میں سب سے بڑا درجہ خلفائے اربعہ یعنی سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور حضرت مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حاصل ہے، اس کے بعد غوث اعظم، قطب، ابدال، اوتاد، نقباء، آثار وقیافہ، نجباء، حواری، حضرات، رجعی حضرات، ختم، رجال الغیب وغیرہم، اولیائے کرام کے طبقات، مراتب اور اقسام کو، حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ ویسے ہر زمانے میں اولیائے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کرام ہوتے ہیں، کوئی زمانہ ایسا نہیں جس میں اولیاء حضرات نہ رہے ہوں، قیامت تک یہ حضرات ہوتے رہیں گے، مگر ان کا پہچاننا آسان نہیں۔

ولی کون حضرات ہوتے ہیں، اس تعلق سے حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ نے، علامہ تفتازانی، علامہ قشیری اور امام رازی علیہم الرحمہ کے نظریہ کو بیان فرمایا ہے کہ ''ولی وہ ہوتا ہے جس کی طاعات میں تسلسل ہو، یا اس کی حفاظت ونگرانی کا ذمہ اللہ کریم اپنے ذمہ لے لیا ہو'' اب اس کا خذلان ورسوائی نہیں ہوتی۔ اور خذلان یہ ہے کہ عصیان ونافرمانی پر قادر ہو جائے، اور تسلسل اطاعت، اسے اس نافرمانی سے روک دیتا ہے، اور قدرت طاعات اللہ کی توفیق سے ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اللہ کریم خود فرماتا ہے، وھو یتلو الصالحین [یعنی اللہ نیک لوگوں کا متولی ہوتا ہے] لیکن یاد رہے کہ ولی نبیوں کی طرح معصوم نہیں ہوتے بلکہ وہ محفوظ ہوتے ہیں۔ محفوظ کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔

(جامع کرامات اولیاء از علامہ یوسف نبہانی ص ۱۲۷ مطبوعہ دہلی)

ولایت کے باعظمت درجے پر وہ شخص فائز ہوگا، جو اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی عملی تفسیر، اور الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا آئینہ دار اور امر بالمعروف پر عمل پیرا، اور نہیں عن المنکر سے اجتناب کرتا ہو۔ اب آیئے ذرا اولیائے کرام کی عظمت واہمیت، تصرف وکرامات کو قرآن واحادیث کے تناظر میں ملاحظہ کریں۔

آیات قرآنیہ سے ثبوت ولایت وکرامت

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانو یتقون لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالك ھو فوز العظیم

[سورۃ یونس آیۃ ۶۲]

سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم، وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں، انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

دوسری جگہ یوں ارشاد ہے:

وھزی الیك بجذ ع النخل تساقط علیك رطبا جنیا فکلی واشربی ۔

[سورۃ مریم، آیت ۲۰]

اور کھجور کی جڑ پکڑ اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی تو کھا اور پی۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عھنا رزقا قال یا مریم انی لك ھٰذا ۔ قالت ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب [سورۃ عمران، آیت ۳۵]

جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے، اس کے پاس نیا رزق پاتے، کہا اے مریم! تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے اسے بے گنتی دے۔

واذا اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فاو الی الکھف ینشر لکم ربکم من رحمۃ ویھی لکم من امرکم مرتفقا ، وتر الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفھم ذات الیمین واذا غربت تقرضھم ذات الشمال [سورۃ الکھف، آیۃ ۱۵]

اور جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار پناہ لو تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب! تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے ان کے غار سے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے۔

ولی دل کی صدا سے باخبر ہوتے ہیں

۱۹۹۷ء یا ۱۹۹۸ء کی بات ہے کہ صوبۂ بہار کا راقم السطور نے حضرت کی طرف سے پروگرام دے دیا تھا، یہ تاریخیں تقریباً دس دن کی تھیں، ہر ایک دن حضرت کے تین سے چار اجلاس ہوا کرتے تھے اور ایسا خاکہ تیا

www.muftiakhtarrazakhan.com

رکیا تھا کہ جس جگہ سے حضرت چلیں گے اور جہاں تک جانا ہے، تو لب سڑک سے متصل جتنے بھی گاؤں اور قصبے ہوں گے سبھی جگہ ۱۵ رمنٹ حضرت رک کر بیعت وارشاد فرمائیں گے، اس طرح ان دس دنوں میں درجنوں پروگرام ہو گئے۔ اور درجنوں گاؤں دیہات کے علاقوں میں حضرت کے قدوم میمنٹ لزوم پہنچ گئے، تقریباً آدھا صوبہ بہار اعلیٰ حضرت کے امام احمد رضا فاضل بریلوی اور تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہما کے فیضان سے مالا مال ہو گیا۔

حضرت شہر کشن گنج سے بہادر گنج جاتے ہوئے مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی اور علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی مرحوم کے گاؤں تشریف لے گئے راستہ میں ایک صاحب غالباً مولانا ایوب مظہر قادری کے بھائی یا قریبی رشتہ دار ملے، وہاں سے آگے بڑھے ہوں گے کہ ایک مسجد یا مدرسہ کی تعمیر ہو رہی تھی۔ چندہ کی اپیل کا بینر لگا ہوا تھا، معاً مجھے خیال آیا کہ یہ غریب مسلمانوں کا علاقہ ہے، یہاں مدد ہونا چاہئے، میرے پاس اتنے روپے بھی نہیں ہیں کہ میں فی الحال ان کی مدد کر دوں، میں اپنے ذہن وخیال میں سونچتا ہوا جا رہا تھا، گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ بڑھ رہی تھی، آگے ہی کچھ فاصلے پر قیام گاہ تھی۔ قیام گاہ پر پہنچے، سامان گاڑی سے لا کر کمرہ میں رکھا، حضرت کچھ دیر کے لیے آرام کرنے لگے، جب بیدار ہوئے فرمایا کہ تم اس وقت کیا سوچ رہے تھے، بیگ میں فلاں جگہ نذرانہ رکھا ہوگا، اس کو لے لو اور جا کر اس مسجد یا مدرسہ میں تعاون کر دو، نہایت ہی اچھا عمل ہے۔ اللہ ایسے لوگوں کو بہترین جزا دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں واقعی یہی سوچ رہا تھا کہ ان کی مدد ہونی چاہئے۔ آپ نے کشف کے ذریعہ میرے دل کا حال جان لیا ہے۔ اب میں وہاں کے جو ذمہ دار ہوں گے، ان سے مل کر آپ کی طرف سے تعمیر مسجد میں چندہ دیدونگا۔ پھر فرمایا کہ جا کر تعاون کرو مگر نام کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ایک موٹر سائکل والے کو ساتھ لیا اور اکیلے ہی چلا گیا۔ متولی صاحب سے ملاقات ہوئی، میں نے صرف اپنا اتنا تعارف کرایا کہ میں بریلی شریف سے حاضر ہوا ہوں، فلاں جلسہ میں آیا ہوں، یہ دس ہزار روپیہ مسجد کی تعمیر میں بطور تعاون حاضر ہیں۔ وہ بہت خوش ہوئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت دلوں کا حال جانتے ہیں۔اپنے مریدین وخدام کے جذبات واحساسات کی قدر کرتے ہیں۔ یہی اولیائے کرام ومقربان بارگاہ الٰہی کی پہچان ہے۔[۷/اگست ۲۰۱۵ء]

کرامات تاج الشریعہ،ص:۸۴/۸۶)

جیپ کا پلٹ جانا: مولانا حبیب النبی رضوی نوری جمالی شاہدی مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور نے اپنا ایک عینی مشاہدہ تحریر کیا ہے: لکھتے ہیں کہ یہ ایمان افروز واقعہ ۱۹۸۹ء کے اوائل کا ہے، جب محقق عصر، مبلغ مسلک رضا چشم وچراغ سادات پیلی بھیت شریف، خلیفۂ حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج سید شاہد علی حسنی رضوی نوری جمالی، شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ، مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ وقاضی شرع ومفتی ضلع رامپور کی دعوت پر قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی الحاج محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری رحمۃ اللہ علیہ، مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور تشریف لائے، جہاں اراکین اساتذہ طلبہ جامعہ نے موصوف کا شایان شان خیر مقدم کیا۔

مجوزہ پروگرام کے تحت، اسی دن حضرت تاج الشریعہ موضع عثمان نگر ضلع رامپور تشریف لے گئے، جہاں کثیر تعداد میں لوگوں نے حضرت کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا، عثمان نگر میں ضلع رامپور میں کچھ دیر قیام کے بعد، حضرت تاج الشریعہ وہاں سے رخصت ہوکر، ایک کھلی ہوئی جیپ میں روانہ ہوئے۔ جیپ میں حضرت تاج الشریعہ کے ساتھ، حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی رضوری اور ڈرائیور سمیت چھ افراد سوار تھے۔جیپ میں سوار یہ قافلہ، رامپور بلاسپور شاہراہ پر ''پیلا کھارندی'' کے کنارے باندھ پر سے گزر رہا تھا چلتی ہوئی جیپ، جب باندھ کے کھڑنجے کے اوپر سے گزری، تو اچانک کھڑنجے کے کنارے کی اینٹیں اکھڑ گئی، جس سے جیپ کا توازن بگڑ گیا اور جیپ نے تین پلٹے کھائے اور حیرت انگیز طور پر تقریباً پچاس ساٹھ فٹ گہرائی میں، باندھ کے نیچے ایک گڑھے میں پہنچ کر سیدھی کڑھی ہوگئی۔جیپ میں موجود دوسرے لوگ حواس باختہ تھے۔جیپ جیسے ہی زمین پر رکی، تو لوگوں نے دیکھا کہ حضرت تاج الشریعہ سیٹ پر سجدہ کی حالت میں پرسکون بیٹھے ہیں۔چند لمحوں کے بعد ہی آپ نے پوچھا؟ سید صاحب آپ ٹھیک ہیں، آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ نہیں حضور میں ٹھیک ہوں کوئی چوٹ نہیں آئی حضرت علامہ سید شاہد علی رضوی نے فوراً جواب دیا، اور دریافت کیا حضرت آپ تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

خیریت سے ہیں، حضرت نے فرمایا بحدہ تعالیٰ بخیریت ہوں۔ اس حادثہ میں کسی ایک فرد کو بھی کوئی قابل ذکر چوٹ نہیں آئی سب لوگ بحفاظت رہے، البتہ جیپ کی چھت کا پچھلا حصہ ٹوٹ گیا اور پہچاننے میں نہیں آرہی تھی کہ یہ جیپ ہے۔ حضرت تاج الشریعہ کی جیپ کے پیچھے پیچھے، موٹر سائیکلوں پر سوار عقیدت مندوں اور وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کا ایک عظیم قافلہ ساتھ چل رہا تھا، جس نے کھلی آنکھوں سے یہ اندوہناک حادثہ دیکھا اور میں بچاؤ کے نقطہ نظر سے گھبرائے ہوئے انداز میں فوراً ہی ایک محفوظ راستے سے نیچے جائے حادثہ پہنچا، اور جیپ میں سوار سب حضرات کو بخیر وعافیت دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ یہ واقعہ یقیناً خرق عادت تھا، اس لیئے کہ تمام طور پر اس قسم کے حادثات میں جانیں نہیں بچتیں، چہ جائیکہ کسی کے چوٹ تک نہ آئے۔ یہ حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی کھلی ہوئی کرامت تھی۔

حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی صاحب رضوی کا بیان ہے کہ جیسے ہی جیپ پلٹا کھایا، تو حضرت تاج الشریعہ نے ''یا اللہ یارحمن یارحیم'' کا ورد کرنا شروع کردیا تھا، اور جب جیپ ٹھہری تو آپ سجدہ کی حالت میں تھے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے، کہ حضرت سید صاحب قبلہ بھی اس حادثہ جانکاہ کے وقت کچھ کلمات خیر وردزبان کئے ہوئے تھے، اس واقعہ کے عین شاہدین آج بھی سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں، کیوں کہ جب یہ حادثہ ہوا، چشم زدن میں لوگوں کی ایک بھیڑ وہاں اکھٹی ہوگئی تھی۔ اللہ اللہ اس دور قحط الرجال میں، اللہ کے کیسے کیسے برگزیدہ بندے اس دنیا میں موجود ہیں جن کی برکتوں سے بڑے بڑے حادثے ٹل جاتے ہیں۔ یہ ایسے ہی نفوس قدسیہ ہیں جن کے لیے کہا گیا ہے:

اولیاء راہست قدرت ازالہ
تیر جستہ باز گرداندزراہ

اس حادثہ کے بعد گاڑی وہیں چھوڑ کر، تقریباً ساٹھ فٹ کی چڑھائی چڑھ کر، حضرت تاج الشریعہ اور سارے رفقائے سفر وہاں سے پیدل چل کر باندھ ڈھلوان کو پار کر کے اوپر سڑک پر آگئے، اور وہاں سے پیدل چلتے ہوئے تقریباً ایک میل کا فاصلہ طئے کر کے ''شنکر چورا'' ہے پر پہنچے، اور وہان باغ ولی مسجد میں نماز ظہر ادا

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمائی ، اسی دوران شہر سے رابطہ کر کے دوسری گاڑی منگوالی گئی تھی ۔نماز ظہر سے فراغت پا کر یہ قافلہ، دوبارہ مرکزی درسگاہ اہل سنت الجامعۃ الاسلامیہ پرانا گنج رامپور پہنچا، اور مسجد جامعہ میں حضرت تاج الشریعہ کی اقتداء میں سب نے نماز عصر ادا کی ، پھر قل شریف ہوا، اس کے بعد کثیر تعداد میں لوگ حضرت تاج الشریعہ کے دست حق پرست بیعت ہوئے ۔نماز مغرب بھی حضرت ہی کی اقتداء میں ادا کی گئی ۔

نماز مغرب کے بعد یہ عظیم الشان قافلہ، حضرت تاج الشریعہ اور حضرت مفتی سید شاہد علی رضوی کی معیت میں ایک جلوس کی شکل میں رامپور کے قصبہ نگلیا عاقل کے لیے روانہ ہوا۔ جیسے ہی یہ قافلہ نگلیا عاقل پہنچا، تو اہالیان قصبہ نے نعرہ ہائے تکبیر ورسالت وغوثیت سے پر جوش خیر مقدم کیا۔ علماء اہل سنت زندہ باد، حضور تاج الشریعہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ساری بستی گونج اٹھی ۔سب لوگ جوش ولولہ اور نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ حضور تاج الشریعہ کو متعینہ نشست گاہ مدرسہ سراج العلوم لے گئے ۔راقم الحروف اپنے متعلقین ، رشتہ دار وں اور محبین کے ساتھ حضرت کے استقبال کرنے والوں میں پیش پیش رہا۔ خصوصاً مولانا عتیق الرحمن ازہری للواری صدر المدرسین مدرسہ سراج العلوم نے حضرت کی پذیرائی کی ۔

اس وقت وہاں موجود لوگوں کا جو والہانہ انداز وارفتگی کا عالم تھا۔ اسے لفظوں میں سمیٹنا بڑا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ سیکڑوں تلاشیان ہدایت ، آپ کے اردگرد حلقہ باندھے کھڑے تھے ۔آپ نے سب کو توبہ کرائی اور سب کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں بیعت فرما کر سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور پناہ دیدیا ۔آپ نے عشاء کی نماز ''نگلیا عاقل'' میں ہی ادا فرمائی ، اور کچھ دیر نگلیا عاقل ہی میں عزم سفر کیا ، کیوں کہ حضرت تاج الشیر یعہ نے الحاج ظہور احمد رضوی رکن جامعہ کے بیحد اصرار پر، ان کی دعوت اس شرط پر قبول فرمائی تھی کہ وہ دعوت کے لوازمات کے بیجا مصارف سے گریز کر کے صرف مونگ کی کھچڑی پکوائیں گے ۔

چنانچہ حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی، حسب وعدہ تقریباً ۱۱ر بجے شب موصوف کے مکان واقع پرانا گنج پہنچے، دسترخوان کو زینت بخشی اور دعوت دہندہ کی خوشی کی خاطر بزگوں کی عادت مبارکہ کے موافق ، چند لقموں

www.muftiakhtarrazakhan.com

پر اکتفا کیا مگر اہل خانہ اور دیگر حاضرین کو خوب کھلایا۔

اس موقع پر منظور احمد رضوی، نبیہ احمد قادری خازن جامعہ، صغیر احمد ازہری محاسب جامعہ، امیر احمد سیفی ،رضوی، الحاج شبیر احمد رضوی، جمیل احمد خاں رضوی کے علاوہ بہت سے محبین ومخلصین اور اراکین جامعہ موجود رہے۔ کھانے سے فراغت پا کر حضرت تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ، اپنے خادم مولانا شکیل احمد خاں صاحب رضوی، جو اس پورے سفر میں حضرت کے ساتھ رہے تھے، کو اپنے ساتھ لے کر بذریعہ کار شب کو ہی بریلی شریف کے لئے رخصت ہوگئے۔ (کرامات تاج الشریعہ، ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی ،ص:۷۰/۷۴)

آنکھ کا آپریشن بغیر انجیکشن

حضرت تاج الشریعہ ساؤتھ افریقہ، ماریشش، ہرارے، زمباوے، تنزانیہ وغیرہ کے تقریباً ایک درجن ممالک کے تبلیغی سفر پر 14 / مارچ 2015 کو بریلی شریف سے روانہ ہوئے، قیام دولت کدہ بریلی سے ہی آنکھ سے کبھی کبھی خون نکل رہا تھا، سبھی لوگوں نے حضرت سے اتنا طویل سفر کرنے سے منع کیا، مگر تاریخ دے چکے تھے، اس لئے وعدہ خلافی نہ ہو، تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادہ گرامی مولانا عسجد رضا خان قادری بھی تھے، دربن (ساؤتھ افریقہ) پہنچنے پر آنکھ میں تکلیف زیادہ بڑھ گئی، 22 / اپریل 2015 کو ہاسپٹل لے جا کر آنکھ کے مشہور اور تجربہ کار ڈاکٹر کو دکھایا، انھوں نے کچھ دوائیں تجویز کیں اور آپریشن کا مشورہ دیا۔ یہ وہ آنکھ ہے جس کا تقریباً 20 سال قبل ممبئی میں آپریشن ہو چکا تھا۔ اسی دوران آنکھ کے تحفظ کے پیش نظر پلاسٹک کے دو ٹکڑے ڈاکٹر نے لگا دیئے تھے۔ وہ ٹکڑے ابھر کر آ گئے تھے۔ اس لئے آنکھ سے خون بہنے لگا تھا۔ دربن کے ڈاکٹر نے کہا کہ اس آنکھ کے آپریشن کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جس سے اس پر کنٹرول پایا جا سکے۔ 24 اپریل 2015 کو آپریشن کی تاریخ مقرر کر دی۔ حضرت کو مریدین عقیدت مند لیکر ہاسپٹل پہنچے۔ آپریشن کی تیاریاں مکمل ہوگئیں۔ ڈاکٹر نے حضرت کو آپریشن سے قبل بے ہوشی کا انجیکشن لگانا چاہا جیسا کہ ڈاکٹروں کا معمول

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے مگر آپ نے سختی سے منع فرما دیا۔ کہ اس طرح کے انجیکشن میں ناجائز چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور دوسری نشیلی اشیاء ہوتی ہیں۔ اس لیئے میں انجیکشن نہیں لگوا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت کو بہت مطمئن کرنے کی کوشش کی مگر حضرت نے انکار فرمایا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے حضرت سے دوسری گزارش کی کہ اتنا حصہ سن کر دیتا ہوں۔ حضرت اس پر بھی تیار نہیں ہوئے۔ اور سن کرنے سے بھی منع کر دیا۔ عین آپریشن کے وقت ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ڈاکٹروں کا پورا پینل حضرت کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا۔ کہ آپریشن بغیر سن کئے یا بغیر انجیکشن لگائے نہیں ہوتا ہے۔ حضرت نے بڑے اطمینان کے ساتھ ان ڈاکٹروں کے پورے پینل سے فرمایا کہ آپ لوگ بالکل بے فکری کے ساتھ میری آنکھ کا آپریشن کیجئے۔ میں کسی بھی طرح کی ناجائز اشیاء کا استعمال نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی پسند کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ میرے جد امجد بھی بغیر انجیکشن کے آپریشن کرایا تھا۔ آپ لوگ اپنا کام کریں۔ اس گفتگو کے بعد ڈاکٹروں نے اپنی ہمت جتائی اور آپریشن کا آغاز کر دیا۔ حضرت بہت مطمئن اور بالکل ساکت اور جامد بیٹھے رہے۔ تقریبا ساڑھے تین گھنٹہ آپریشن چلا۔ اور آنکھ میں سات ٹانکے لگے۔ آپریشن کی تکمیل تک آپ کی زبان مبارک پر درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف کا ورد جاری رہا۔ ڈاکٹر حضرات یہ نہیں سمجھ پا رہے تھے کی آپ کیا پڑھ رہے ہیں۔ مگر لبوں کی جنبش سے محسوس ہوتا تھا کہ آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ آپریشن سے فارغ ہو کر ڈاکٹر کا تاثر حیرت انگیز تھا۔ انھوں نے سبھی لوگوں کی موجودگی میں کہا، کہ میں دنیا بھر میں جاتا ہوں اب تک بغیر انجیکشن لگائے میں نے یا کسی اور ڈاکٹر نے آپریشن نہیں کیا۔ مگر یہ شخصیت اپنے آپ میں منفرد ہے۔ دنیا کا سب سے نالائق ڈاکٹر میں ہوں۔ کہ میں نے بغیر انجیکشن کے آپریشن کیا، اور یہ ذات دنیا کی واحد ذات ہے کہ اتنی مظبوط، ہمت، اور روحانی قوت والی ہے۔ کہ ساڑھے تین گھنٹہ تک بالکل جس طرح بٹھایا گیا تھا بیٹھے رہے۔ ذرا سی بھی جنبش نہیں کی۔ جب کہ اس طرح کے بڑے آپریشن میں تکلیف سے آدمی تڑپ اٹھتا ہے۔ ایک ذرا سا کانٹا چبھ جانے سے آدمی کراہ اٹھتا ہے مگر یہ شخصیت پوری دنیا میں شاید واحد ہوگی۔ جس کے اندر میں روحانی اور ایمانی قوت دیکھتا ہوں۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم آپ کی استقامت پر حیران

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھی۔حضرت کے دادا حجت الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے بھی۔اپنے انگوٹھے کا آپریشن جے پور میں بغیر انجیکشن کے کرایا تھا اور ایک گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، اور آپ صبر وسکون کے ساتھ پنج گنج درود شریف کا ورد کرتے رہے، یہاں تک کہ آپریشن مکمل ہوگیا۔4/مئی 2015 بروز پیر گذرا ے۔

[تاج الشریعہ: محمد ساجد رضا، بذریعہ واٹس ایپ]

نماز کے لیے ٹرین کا رکنا: ۱۱/مارچ ۲۰۱۵ء کو حضرت تاج الشریعہ، بنارس کے لیے کاشی مغرب شاہجہاں پور میں ادا کی اور عشاء کے وقت ٹرین لکھنؤ پہونچ گئی۔اسٹیشن پہونچنے سے پہلے حضرت بیت الخلاء گئے جب حاجت سے فارغ ہوئے تو ٹرین کے چھوٹنے کا وقت ہوگیا، حضرت بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اس وقت ٹرین روانہ نہیں ہوئی تھی، مگر چند لمحہ کے بعد ٹرین چلنے لگی، حضرت نماز عشاء ادا کرنے کے لیے جائے نماز نکالنے کا حکم دے رہے تھے، برادرم محمد یوسف رضوی نے بیگ سے جائے نماز نکالی، حضرت نے فرمایا، مصلی بچھادو تو یوسف رضوی نے کہا حضور ٹرین چلنے لگی ہے، حضرت کے حکم پر مصلی بچھا دیا گیا، جیسے ہی مصلی پر حضرت قدم رکھا فوراً ٹرین رک گئی، حضرت نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، ٹرین میں جگہ تنگ اور حضرت نقاہت کو دیکھتے ہوئے، ایک طرف محب محترم مفتی محمد شعیب رضا قادری اور دوسری طرف یہ راقم السطور معمولی سہارا دیتے رہے۔حضرت نے اطمینان کے ساتھ کھڑے ہوکر نماز عشاء ادا فرمائی، بس سلام پھیرتے ہی ٹرین چلنے لگی، حضرت نے سلام پھیرا پھر فرمایا ٹرین کہاں پر ہے، راقم نے عرض کیا حضرت ابھی ٹرین پلیٹ فارم پر ہی ہے، حضرت نے فرمایا چلو الحمدللہ نماز اپنے وقت پر ادا ہوگئی۔اس کرامت کے ظہور کے وقت مولانا عاشق حسین کشمیری الحاج محمد یوسف نوری، پور بندر الحاج شاہ نواز حسین رضوی (دبئی) موجود تھے۔

(محررہ: ۱۴/مارچ ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ بوقت عشاء بریلی)

ڈاکٹر جھوٹا۔رپورٹ جھوٹا: حضرت تاج الشریعہ کی تقریباً ایک ماہ کے سفر بریلی شریف واپسی ہوئی۔عید الفطر کی نماز عیدگاہ باقر گنج میں پڑھائی۔چند ایام گزرے تھے کہ ۲۵/جولائی ۲۰۱۵ء کو بعد نماز مغرب لگاتار چار الٹیاں ہوئیں۔الٹی بالکل کالی تھی، فوراً صاحبزادہ گرامی مولانا عسجد رضا خاں صاحب نے ڈاکٹر پرویز نوری

www.muftiakhtarrazakhan.com

صدیقی کوفون کر کے بلالیا، انہوں نے چیک اپ کیا، خون کے جانچ کی رپورٹ حاصل کرنے کے لیے سینٹر بھیج دی ، دوا کھانے پر الٹیاں بند ہوگئیں۔ بعد نماز عشاء تقریباً رات کے دس بجے ہوں گے، کہ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے ، کہنے لگے کہ فکرمندی کی بات یہ ہے کہ حضرت نے صبح صرف آدھی روٹی تناول کی تھی اس کے بعد پورا دن گزر چکا ہے کچھ بھی نہیں کھایا، اور کالی الٹی ہوگئی ،، اس لیے میرا مشورہ ہے کہ آپ دہلی لے جائیں۔ مولانا عسجد میاں نے حضرت سے دہلی چلنے کے لیے کہا، فرمایا کہ نماز پڑھونگا، حضرت نے نماز ادا فرمائی دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کو مرید کیا، ملاقاتیں فرمائیں، پھر اندرون خانہ میں تشریف لے گئے اور آرام کرنے لگے۔ عسجد میاں پھر حضرت کے پاس پہنچے، دہلی چلنے کے لیے کہا، تو حضرت نے فرمایا کہ میری طبعیت بہتر ہے اور میں اب آرام کروں گا، ڈاکٹر کی رپورٹ جھوٹی ہے۔

مولانا عسجد میاں، برادم دانش رضا و راقم السطور رات بھر نہیں سوئے، فکر دامن گیر رہی، رات تقریباً ڈیڑھ بجے ڈاکٹر انیس بیگ اور ڈاکٹر شرد اگروال سے مولانا عسجد میاں نے بات کی، انہوں نے دوسرے دن ہاسپیٹل میں ایڈمٹ کرانے کے کا مشورہ دیا، ۲۶/جولائی ۲۰۱۵ء صبح ۶/بجے جانچ کرنے کے لیئے رام پور گارڈن سے دو صاحبان آگئے، چیک کرنے کے لیے خون لے گئے۔ دس بجے برادم دانش رضا رپورٹ لینے کے لیے پہنچے رپورٹ میں کچھ واضح نہیں ہو رہا تھا۔ پھر ڈاکٹر انیس بیگ آگئے اور اپنے ہاسپیٹل میں چلنے کا مشورہ دیا، ۱۱/بج کر ۴۵/منٹ پر حضرت سوداگر انگر سے ''بیگ ہاسپیٹل'' کے لیئے روانہ ہوگئے، ہاسپیٹل میں حضرت کے پہنچنے کی خبر نے شہر میں ہل چل مچادی،، گلی کوچے ہاسپیٹل کے در و دیوار انسانی سیلاب سے بھر گئے تھے۔ حضرت کے گردہ کا اکسرا ہوا۔ شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ کی جانچیں ہوئی، ایک دن اور ایک رات ہاسپیٹل میں گزار کر ۲۷/جولائی کو ۱۲/بجے گھر واپس تشریف لائے۔ ڈاکٹر شرد اگروال نے نبض کی تشخیص وار جانچ رپورٹوں کے بعد بتایا کہ حضرت کی طبیعت میں کافی سدھار ہوا ہے اور طبیعت بہت بہتر ہے۔

دوران علاج شدید بیماری میں حضرت نے تمام نمازیں کھڑے ہوکر پڑھیں، فرائض تو فرائض سنت

www.muftiakhtarrazakhan.com

بھی کبھی کھڑے ہوکر ادا کی، کبھی کبھی کمزوری کی وجہ سے کھڑے ہونے میں دقت ہوجاتی تھی، تو برادرم یوسف اختر ہلکا سا سہارا دیدیا کرتے تھے۔ روزانہ کے معمولات اوراد ووظائف میں بالکل فرق آنے نہ دیا، مولانا عاشق حسین کشمیری اور مفتی شعیب رضا قادری کو برابر علمی موضوعات پر املا کراتے رہے، اور مسلسل تصنیف وتالیف ودیگر فتویٰ جات پر تحریری کام بھی جاری رہا۔ [ایضاً]

پلین کا لیٹ ہوجانا: آوائل ۱۹۹۲ء کی بات ہے کہ راقم السطور حضرت کے ہمراہ بطور خادم پہلی بار لمبے سفر کلکتہ گیا، حضرت کا قیام جناب محمد ایوب خاں رضوی مرحوم کے دولت کدے پر تھا، دو دن کے قیام اور مختلف جگہوں پر اجلاس ودعوت وتبلیغ کے پروگرام میں شرکت کرنے کے بعد، شب ۳/بجے قیام گاہ پر واپسی ہوئی، حضرت نے فرمایا اب مختصر سا وقت بچا ہے، نماز فجر پڑھ کر سو یا جائے، ایوب صاحب چائے لیکر حاضر ہوئے، اسی وقفہ میں حضرت نے مجھے کچھ لکھنے کا حکم فرمایا میں نے وہ مراسلہ تیار کیا، اتنے میں فجر کی اذان ہونے لگی۔ نماز جماعت سے پڑھی گئی، پھر مسلسل سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے نیند فوراً ہی آگئی، ۱۱/بجے بیدار ہوئے، پھر چلنے کی تیاری ہونے لگی، شام کو چار بجے کی فلائٹ دمدم ایر پورٹ سے دہلی کے لیے تھی، ناشتہ اور کھانے ایک ساتھ ایک ساتھ کیا نماز ظہر گھر پر ادا ہوئی، شب ہی میں فلائٹ کے دو ٹکٹ ایوب مرحوم نے لاکر مجھے دئے تھے۔ وہ ٹکٹ میں نے حضرت کی تکیہ کے نیچے رکھ دئے تھے۔ اس خیال سے کہ چلتے وقت ''صدری'' کی جیب میں رکھ لونگا مگر میں بھول گیا۔ ایر پورٹ چلنے کی تیاری ہونے لگی، حضرت نے اپنی صدری مجھے عنایت فرماتے ہوئے کہا کہ اس کو تم پہن لو میں نے حضرت کی صدری پہن لی، اور اکثر دوران سفر حضرت کی صدری میں پہن لیا کرتا تھا، حضرت بہت کم صدری پہنتے تھے، مگر صدری ساتھ میں ضرور رکھتے تھے اس کی وجہ سے یہ تھی کہ اس میں ضروری کاغذات، پاسپورٹ، ٹکٹ قلم اور دوا وغیرہ رکھے جاتے تھے، جب ایر پورٹ کے لیئے چلنے لگے تو حضرت نے فرمایا کہ سب سامان رکھ لیا ہے، میں نے عرض کیا حضور سارا سامان رکھ لیا ہے، حضرت مطمئن ہوئے گاڑی میں بیٹھے کچھ ہی دور چلے تھے، کہ پھر فرمایا کہ سامان چیک کرلیا ہے، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ سب چیک کرلیا ہے، جب ایر پورٹ کے قریب پہنچے فرمایا، کہ ایک ایک سامان چیک کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ حضور ہاں، پھر فرمایا، کہ ٹکٹ کہاں ہے، بس اتنا

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہنا تھا کہ فوراً یاد آیا، کہ ٹکٹ تو تکیہ کے نیچے ہی رہ گیا، صدری کے چاروں جیب چیک کئے مگر ٹکٹ تو میں نے رکھا ہی نہیں تھا وہ بھول گیا تھا، دمدم ایر پورٹ بالکل قریب تھا، پلین کا وقت صرف آدھا گھنٹہ بچا تھا، میں فوراً ایوب رضوی کے ساتھ گھر واپس آیا، یہ وقت بہت ٹریفک کے رش کا ہوتا ہے گھر گیا ایک گھنٹہ لگا، ادھر لوگ حضرت سے پلین کے تاخیر سے اڑنے کے لیے دعا کرانے لگے۔ جب میں ٹکٹ لیکر واپس پہنچا تو معلوم ہوا کہ دو گھنٹہ لیٹ ہے ، بہت آرام سے بورڈنگ کرایا، تب پتہ چلا کہ حضرت شروع ہی سے یاد دہانی کرا رہے تھے، اور یہ حضرت کی زندہ کرامت ہے کہ میں ٹکٹ بھی لے آیا، پلین لیٹ ہو گیا، بہت سارے لوگ تاخیر کی وجہ سے داخل سلسلہ ہو گئے۔ یہ ہے اولیائے کرام کا مرتبہ، یہ ہے اہل اللہ کی شان۔ (۱۹/اگست ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ) (ایضاً)

کینسر سے نجات: عزیزم عبداللہ رضوی ساکن محلہ ساکن ملوکپور بریلی کسی کمپیوٹر کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں ۔ڈاکٹر نے آپ کو کینسر کا مرض بتا دیا۔ بریلی سے دہلی پہنچے، یہاں جانچ کرا کر ٹاٹا کینسر ہاسپیٹل میں جانچ کے لیے پہنچے، سبھی نے کینسر جیسے مہلک مرض کے ہونے کی بات کہہ دی۔ موصوف فوراً اپنے پیر و مرشد حضرت تاج الشریعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زار و قطار رونے لگے، حضرت نے دریافت کیا کہ کیوں رو رہے ہو، خادم نے کہا کہ حضور ڈاکٹر نے کینسر بتا دیا ہے، جانچ رپورٹ میں بھی کینسر کے نمایاں نشانات بتائے ہیں۔ حضرت نے ڈاکٹر پر غصہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹر جھوٹا ہے اور ڈاکٹر کی رپورٹ جھوٹی۔ پھر قریب آنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت بہت دیر تک عبداللہ رضوی پر پڑھ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ ابھی چند ماہ قبل راقم کو گھر جاتے ہوئے راستہ میں مل گئے، میں نے معلوم کیا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے کہنے لگے کہ جس دن سے حضرت نے دم فرمایا ہے اسی دن سے مجھے بڑی راحت ملی اور کینسر کا مرض رفو ہو گیا ہے۔ اب جانچ رپورٹ میں بالکل ہی کینسر کا کہیں نام و نشان نہیں ہے ۔ یہ سب پیر و مرشد کی دعا کا اثر ہے ورنہ میرے گھر والے یہ سمجھ رہے تھے کہ اب میری زندگی کے چند ہی ایام رہ گئے ہیں۔ مگر میرے پیر و مرشد کی یہ زندہ کرامت ہے کہ میں آپ کے سامنے صحیح سالم کھڑا ہوں۔ اور کمپنی بھی جوائن کر لی ہے، اور میں بہت اچھے سے کام کر رہا ہوں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

استاذ القراء: جناب حافظ وقاری محمد شعیب فاروقی

خطیب وامام جامع مسجد غریب نواز ابھینو اسکول بھائیندر

[۱] حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک زندہ جاوید کرامت جسے برادر دینی یقینی جنے جناب محترم نے صلاح الدین حاجی عبد المجید شیخ صاحب نے استاذ القراء جناب حافظ وقاری محمد شعیب فاروقی صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ میرے گھر میں میری محبوب بیٹی سارہ سلمہا اچانک بیمار پڑ گئی اور ڈاکٹروں کی ٹیم نے جب تشخیص کی تو پتا چلا کہ پیٹ میں تمام بڑی چھوٹی آنتیں ایک دوسرے سے چپک گئیں ہے جسے محفوظ کرنے کے لئے ۔آپریشن کی ضرورت پڑے گی پورا اہل خانہ یہ سن کر اضطرابی کیفیت کے شکار ہو گئے ۔کسی طرح دن گزر گیا رات میں سارہ سلمہا کی والدہ رعنا صلاح الدین نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھتی ہے کہ وہ سارہ کے پیٹ پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ ٹھیک ہو جائے گی ۔الحمد للہ !جب دوسرے روز طبی رو پورٹ نکالنے گئے تو وہ مکمل نارمل آیا کچھ دنون کے بعد جب رعنا کو مرید کرانے کے لے گئے حضور تاج الشریعہ کے پاس لایا گیا تو حضرت کو دیکھ کر وہ محو استعجاب میں ڈوب گئی کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جو میرے خواب میں آکر میری بچی سارہ کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے صحت وتندرستی کی ضمانت دی تھی۔

[۲] اسی طرح ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ گھر میں جہاں زیورات رکھے ہوئے تھے وہ جگہ پر نہیں تھیں پورا گھر چھان ڈالا گیا مگر وہ زیورات نہیں ملے محترمہ رعنا کے شوہر جناب صلاح الدین ابن حاجی عبد المجید شیخ کہتے ہیں کہ میری اہلیہ رات میں خواب دیکھتی ہیں کہ وہی بزرگ (تاج الشریعہ) حاضر ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ فلاں بیگ میں وہ زیورات پڑے ہیں صبح ہونے پر جب اس بیگ میں دیکھا گیا تو زیورات وہاں موجود پائے گئے سبحان اللہ۔

نماز جنازہ کے بعد بارش: شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں پیلی بھیتی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے مولانا احمد مشہود رضا صاحب نے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے حضرت کے نام وصیت کی ہے ۔موجودہ وقت میں بریلی شہر سے پیلی بھیت کا راستہ و یا نواب گنج بہت خراب ہے، روڈ پر اینٹ پتھر کا کام چل رہا

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے۔نہایت خراب راستہ ہونے کے باوجود بھی حضرت نے نماز جنازہ پڑھانے کی منظوری عطا فرمادی۔

اسی خانوادے کے جواں سال برادرم برکات رضوی قادری برکاتی بن مولانا محمد میاں رضوی بن ملا لیاقت حسین خاں رضوی مرحوم محلہ سرخہ بریلی شریف شریک نماز جنازہ تھے۔بریلی واپسی پر بیان کی کہ میں نے کسی حدیث کی کتاب پڑھا تھا کہ نماز جنازہ کے بعد اگر بارش ہوجاتی ہے تو صاحب میت کی بخشش ہوجاتی ہے ۔میں نے حضرت تاج الشریعہ سے عرض کیا کہ حضور نماز آپ پڑھائیں گے ساتھ ہی بارش کی دعا بھی فرمادیں تاکہ یہ رحمت کی برکت سے میرے ماموں احمد مشہود رضا صاحب مرحوم کی بخشش کا سامان فراہم ہوجائے ۔ حضرت نے ۲۵/ہزار پر مشتمل افراد کی امامت فرمائی اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر بارش کے آثار نمایاں ہوگئے۔اور فوراً بارش ہونے لگی یہ ہے حضرت کے دعا کی مستجابیت اور صاحب میت کی نیکی کی دلیل۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔(۲۲/ستمبر ۲۰۱۵ء،کرامات تاج الشریعہ،ص ۸۷/۸۸)

کنز الایمان تصحیح شدہ کی اشاعت کا ایمان افروز واقعہ: گزشتہ دنوں غالباً عید الاضحیٰ کے دوسرے دن ۱۱/ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ/۲۶/ستمبر ۲۰۱۵ء کو راقم السطور سے ملاقات کے لئے حضرت محمد یامین نعیمی صاحب استاذ جامعہ نعیمیہ مرادآباد، ومالک نعیمیہ بکڈپو دہلی دفتر میں تشریف لائے۔آپ سے راقم کے قدیمی مراسم ہیں ۔پرانے کتب خانہ کا حال دریافت کرنے پر اس کی پوری تاریخ بیان کردی۔پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ کی تحریک پر حضرت تاج الشریعہ نے ترجمہ قرآن کنز الایمان کی تصحیح فرمائی تھی،اس کی تفصیلات ذہن میں موجود ہوں گی،بیان کردیں۔

حضرت مولانا یامین نعیمی صاحب قبلہ نے بتایا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلی کی حیات میں صدر الافاضل حضرت سید نعیم الدین مرادآبادی نے ''کنز الایمان مع خزائن العرفان'' کی کتابت کرا کر سب سے پہلے مرادآباد سے طبع کرایا۔اور طباعت کا کام بڑے اہتمام سے کیا تھا۔اس کے بعد ایک طویل عرصہ گزر گیا کہ کنز الایمان کی اشاعت نہیں ہوئی،جب کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی ابو العلا مودودی کے ترجمہ قرآن کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

برابر اشاعت ہورہی تھی ،اسی درمیان چتلی قبر چوڑی والا ن دہلی میں ایک پنجابی سکھ کو اردو کی مذہبی کتابوں کی اشاعت کا شوق پیدا ہوا۔اس نے ''کتب خانہ اشاعت الاسلام'' کے نام سے ایک مکتبہ قائم کیا، دہلی کی سرزمین سے پہلی بار اور ہندوستان میں دوسری بار اس پنجابی سکھ نے کنز الایمان شائع کیا۔کنز الایمان کی اشاعت پر جماعت اہل سنت میں بہت خوشی ومسرت محسوس کی گئی ، یہ سلسلہ سالوں چلتا رہا،۱۹۹۰ء میں مولانا یامین نعیمی کا کتب خانہ اشاعت الاسلام دہلی جانے کا اتفاق ہوا،کتب خانہ کے مالک سے آپ نے تفصیلی گفتگو کی ،اس کی کچھ باتوں نے آپ کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔دہلی سے آکر آپ نے سب سے پہلے پورا ماجرا حضرت مبین الدین محدث امروہی علیہ الرحمہ کو سنایا،آپ نے یہ عزم مصمم کرلیا تھا کہ کنز الایمان کی اشاعت ہم کریں گے۔حضرت محدث امروہوی نے آپ کی حوصلہ افزائی کی اور رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا بریلی شریف چلے جایئے ، اور خانوادہ اعلیٰ حضرت کی بزرگ شخصیات سے پورا واقعہ بیان کرئے انشاءاللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سبیل ضرور نکلے گی ۔آپ دوسال تک غور وفکر کرتے رہے اور درد وکرب بڑھتا رہا،۱۹۹۳ء میں آستانۂ عالیہ رضویہ پر حاضر ہوئے۔ حاضری سے قبل کی شب میں آپ نے خواب دیکھا کہ میں کسی تکلیف میں کچھ بیان کررہا ہوں،قرآن شریف کی تلاوت کررہا ہوں اتنے میں حضرت تاج الشریعہ تشریف لے آئے ، ملاقات ہوئی خواب میں مزید اور کیا بات ہوئی یاد نہیں رہا،اس خواب کی تعبیر آپ نے یہ سمجھی کہ مجھے بریلی شریف فوراً حاضر ہونا چاہیئے۔آپ دوسرے دن بریلی پہنچے،سب سے پہلے حضرت تاج الشریعہ اور حضرت قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب علیہ الرحمہ صدر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف سے شرف حاصل کرکے عرض مدعا کروں۔

آپ کا بیان ہے کہ جیسے ہی آستانہ شریف سے حاضری دیکر چوکھٹ پر پہنچا ہی تھا کہ پیچھے سے حضرت تاج الشریعہ تشریف لے آئے ،معاً حضرت نے فرمایا کہ کئی دنوں سے آپ کا خیال ذہن میں آرہا تھا کہ خط لکھ کر آپ کو بلاؤں مگر پروگرام کی مصروفیات میں مہلت نہیں مل پاتی تھی ،۔بہت اچھا ہوا کہ آپ سے یہاں ملاقات ہوگئی ،آپ یہیں رکیں ، میں اندر سے جا کر سلام عرض کرکے آرہا ہوں ۔آستانہ شریف سے باہر نکلنے پر حضرت تاج

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشریعہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اپنی نشست گاہ میں لے آئے گا۔ پھر آپ نے کنز الایمان کی اشاعت کا ایک خاکہ حضرت کے سامنے پیش کیا، اور پنجابی سکھ کی اشاعت میں خامیاں بتائیں۔ حضرت بہت خوش ہوئے، فرمایا کہ میں خود یہی چاہ رہا تھا کہ اس کی تصحیح ہو جائے پھر اشاعت کی جائے۔ یہ حضرت کی کرامت ہی ہے کہ دل کا حال معلوم کر لیا، ایک عظیم اشاعتی خاکہ کی تائید وحمایت فرما کر مولانا یامین نعیمی کے ارادوں کو استحکام عطا کر دیا۔

آپ نے بتایا کہ حضرت تاج الشریعہ کی سربراہی میں ۱۹۹۳ء میں ''قرآن کمپنی بریلی'' کے نام سے ایک اشاعت ادارہ کا نام دیا گیا۔ اسی ادارہ کے نام سے کنز الایمان کی اشاعت ہوئی، تصحیح کی مکمل ذمہ داری حضرت تاج الشریعہ نے انجام دی اور وقتاً فوقتاً علامہ مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی معاونت کرتے تھے، حضرت نے پورے کنز الایمان میں کتابت کی (۳۱۱) غلطیاں نکالیں۔ تصحیح کا طریقہ یہ تھا کہ حضرت مرکزی دار الافتاء میں رونق افروز ہوتے اور سامنے کنز الایمان ہوتا، تصحیح در تصحیح میں غلطیوں کے امکان کو ختم کرنے کے لیے حضرت نے ہندوستان اور پاکستان سے شائع شدہ (۱۱) نسخے جمع کئے، علیحدہ علیحدہ طبع شدہ نسخوں کا تقابل کرتے اور ہر ایک نسخے کو دوسرے نسخے سے ملاتے تھے۔ حضرت کے سامنے حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ کا مطبوعہ نسخہ بھی پیش نظر رہا ہے۔ مکمل ایک سال کی محنت شاقہ کے بعد کنز الایمان کی کتابت مراد آباد میں ہو کر منظر عام پر آیا۔ حضرت تاج الشریعہ نے اپنی جیب خاص سے اشاعت کے لیے چالیس ہزار روپئے مولانا یامین نعیمی صاحب کو دیئے۔ یہی تصحیح شدہ نسخہ اب متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب ایک چھوٹی سی کتاب کو چھپوانے کے لیے مصنفین سرمایہ داروں کے چکر لگایا کرتے تھے، مگر اب حالات بدل چکے ہیں، جماعت اہل سنت کے پاس سرمایہ کی کوئی کمی نہیں ہے، اور نہ ہی اداروں کے پاس کوئی کمی ہے۔

مولانا یامین نعیمی صاحب کا خواب میں تاج الشریعہ کو دیکھنا، حضرت محدث امروہوی کی رہنمائی، پھر حاضری در آستانہ پر حضرت سے اچانک ملاقات، حضرت کا اشاعت کے لیے آپ کو بلانے کا عزم، یہ سب ایسے ہوا جیسے کہ باہم دونوں گفت وشنید کر چکے ہوں۔ آپ کا خود کہنا ہے کہ یہ تاریخی سفر میری زندگی کی معراج ہے، اور میں اس کو حضرت تاج الشریعہ کی کرامت تصور کرتا ہوں۔ [۳/ اکتوبر ۲۰۱۵ء، کرامات تاج الشریعہ، ص ۹]

www.muftiakhtarrazakhan.com

بیک وقت دوجگہ موجودگی: ۲۰۱۳ء میں حضرت تاج الشریعہ کے ہمراہ صاحبزادہ مولانا عسجد رضا قادری مہتمم جامعۃ الرضا بریلی شریف ساؤتھ افریقہ کے علاوہ دار السلام، تنزانیہ، ہرارے، زمباوے اور ملاوی وغیرہ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر ملاوی کا ایک واقعہ جو حضرت کی زندہ وجاوید کرامت سے منسوب ہے، راقم سے بیان کیا۔ کہ جمعہ کا دن تھا محمد اسلم مرزا رضوی میرے پاس بے تابانہ آئے اور بغل گیر ہو گئے، اور کہنے لگے کہ آپ نے نماز کہاں پڑھی، میں نے فلاں مسجد میں پڑھی، وہاں حضرت نے نماز جمعہ ادا کرائی، اسلم مرزا نے نماز جمعہ کسی دوسری مسجد میں پڑھی تھی، یہاں عین نماز جمعہ حضرت تاج الشریعہ کی زیارت اور مصافحہ ودست بوسی بھی کی تھی، اسلم مرزا صاحب کا اپنی مسجد میں زیارت کرنا اور حضرت کا کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھانا، واقعی کسی عظیم کرامت سے کم نہیں ہے۔ اسی مجلس میں کسی نے کہا کہ حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیک وقت ۷۰ رجگہ جلوہ نمائی کر سکتے ہیں، تو ان کے جانشین اور خلیفہ بیک وقت دوجگہ کیوں نہیں ہو سکتے۔ اسلم مرزا صاحب کی یہ کرامت دیکھ کر کہ فوراً گھر گئے اور اپنے بیوی وبچوں کو لا کر حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کرا دیا۔ اور انہوں نے یہ اپنا چشم دید واقعہ تمام لوگوں سے بیان کر کے حیرت میں ڈال دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دن سے میری عقیدت ومحبت میں ہزار درجہ اضافہ ہو گیا۔

(۵/اکتوبر ۲۰۱۵ء، کرامات تاج الشریعہ، ص ۹۱/۹۶)

ہوائی جہاز کا واپس آنا: ۷/اکتوبر ۲۰۱۵ء کو بعد نماز ظہر قادری رائس میل بہیڑی ضلع بریلی میں بیعت وارشاد کا جلسہ مولانا مختار رضوی قادری نے منعقد کیا تھا۔ حضرت تاج الشریعہ کے ہمراہ راقم کے علاوہ مولانا عاشق حسین کشمیری اور مفتی شعیب رضا قادری بھی تھے۔ محترم مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں اپنا عینی مشاہدہ بیان کیا کہ گزشتہ سال حضرت کے ہمراہ زمبابو کے شہر ہرارے کے ایر پورٹ پر ہم لوگ دوسرے شہر کی فلائٹ پکڑنے کے لیے پہنچے، تاخیر ہو جانے کی وجہ سے ایر پورٹ انتظامیہ نے کہا کہ پلین رن وے پر جا چکا ہے۔ اب آپ کا جانا ممکن نہیں ہے۔ حضرت سے مخاطب ہو کر افسوس کا اظہار کرنے لگے کہ اب دوسری فلائٹ بھی نہیں ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

پروگرام متاثر ہوجائے گا، کافی لوگ جمع ہوگئے۔ پروگرام آگنائز رکا کیا حال ہوگا۔حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، اللہ جو کرے گا بہتر ہوگا، پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ چند منٹ ہی گزرے تھے کہ انتظامیہ کے اہل کار آئے، کہنے لگے کہ آپ لوگ چلیں نامعلوم کیا وجہ رہی کہ پلین رن وے پر جانے کے بعد واپس آگیا ہے۔شاید آپ لوگوں کو لیجانا مقصود تھا۔

مفتی شعیب رضا صاحب نے تقریر میں یہ بھی کہا کہ اودے پور میں شہری ہوابازی وزیر کے صرف ایک بار پلین رن وے پر جا کر واپس آیا ہے، اور نہ آج تک تاریخ میں کہیں سنا اور نہ کبھی دیکھا کہ ایسا ہوا ہو، مگر یہ حضرت کی کرامت ہی ہے کہ ہوائی جہاز اڑنے کے بعد پھر دوبارہ واپس آیا۔ اور ہم لوگ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے پلین میں بیٹھ گئے۔ (۱۰/اکتوبر ۲۰۱۵ء، کرامات تاج الشریعہ، ص ۹۶/ ۹۷)

بیٹے کی پیدائش کے لیے دعا: حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے خلیفہ ونواسہ مولانا الشاہ خالد علی خان بریلوی کے داماد مولانا الشاہ محتشم رضا خاں قادری ساکن محلہ سوداگران ہر روز حضرت کی خدمت میں حاضر باش ہوکر فیضیاب ہوا کرتے ہیں۔ایک دن مجھ سے میرے بچوں کے بارے میں معلومات حاصل کررہے تھے۔کہ پلٹ کر میں نے بھی محتشم میاں سے ان کی اولاد کے بارے میں دریافت کرلیا، کہنے لگے کہ تین لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا ہے، جو حضرت تاج الشریعہ کی دعاؤں کا مرہون منت ہے، میں نے سوال کیا وہ کیسے، بتایا کہ میری اہلیہ محترمہ نے کہا کہ آپ حضرت کی خدمت میں جاتے ہیں تو لڑکے تولد ہونے کی دعا کرائے، اس پر محتشم میاں نے کہا کہ مجھے اپنے ذاتی معاملات میں کچھ کہتے ہوئے شرمندگی محسوس ہوتی ہے، اس پر محترمہ نے حوصلہ دیا کہ بزرگوں سے دعا کرائی جاتی ہیں، ان کی دعاوں میں وہ تاثیر ہوتی ہے جس سے تقدیر وتدبیر بدل جایا کرتی ہے۔

آپ کا بیان ہے کہ ان جملوں سے حوصلہ ملا، ہمت بندھی، حضرت سے دعا کی گزارش کہ حضرت میری اہلیہ نے بیٹا کے لیے درخواست کی ہے، کہ تین لڑکیاں ہیں۔حضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا کر کے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بیٹا پیدا ہوگا، الحمد للہ! چند ماہ بعد بیٹا ہی پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت نے ذکوان رضا خاں (۲۲/ستمبر ۲۰۱۳ء) تجویز فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ ذکوان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص شاگرد کا نام ہے۔

(۲۰/اکتوبر ۲۰۱۵ء، ۶/محرم الحرام، ۱۴۳۷ھ، کرامات تاج الشریعہ، ص ۹۶/ ۹۷)

www.muftiakhtarrazakhan.com

خواب میں مجاہد ملت کے ساتھ دیکھا: علامہ مولانا عاشق الرحمن حبیبی شیخ الحدیث جامعہ الٰہ آباد تحریر کرتے ہیں کہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی قدسرہ بندہ کے شیخ ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ نبیرۂ حضرت حجۃ الاسلام ہیں۔ حضور مجاہد ملت قدس سرہ کے ''چچا پیر'' کے الفاظ استعمال کئے، انہیں ہمیشہ ''چچا پیر'' جانا اور مانا، اور ہمیشہ ''چچا پیر'' کی طرح ان کا احترام فرمایا، حضرت تاج الشریعہ جانشین حضرت مفتی اعظم ہند ہیں۔

ایک طرف متذکرہ بالا نسبتوں کا ادارک ہوتا گیا، دوسری طرف موصوف کی دوسری فضیلتوں کو بھی پہچانا۔ بندہ نے فضائل عالیہ کو بھی ملاحظہ کیا، تصنیفی کارناموں کا بھی مشاہدہ کیا۔ بندہ حضرت ممدوح کی کئی تصانیف پر اپنے تاثرات کا اظہار بھی کر چکا ہے۔ اس طرح اس ''اختر اعظم'' کی طرف اپنے تاثرات کے قلب کا میلان ہو گیا۔ قرآن کو خدا کی بنائی کتاب قرار دینے پر گرفت کرنے اور توبہ کروا کر دینے کے بعد کتب ''بشریٰ'' پر تقریظ لکھنے کی وجہ سے حضور مجاہد ملت قدس سرہ پر کفر کا حکم کیا گیا اور توبہ، تجدید ایمان نکاح کا مطالبہ کیا گیا۔ اس پر مصنف ''بشریٰ'' کی جانب سے عبارت کی توضیح پر مشتمل استفتاء حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اور حضور مجاہد ملت قدس سرہ نے یہ فرمایا کہ ''مصنف کی اس توضیح کے بعد اگر حضرت مفتی اعظم ہند حکم فرمائینگے، میں یہ سب کرونگا۔ لیکن اس زمانے میں جو صاحب حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں رسائی کے لیئے واسطہ عظمیٰ کی حیثیت رکھتے تھے، ان کی مہربانی کی بدولت اس استفتاء پر حضرت مفتی اعظم ہند کی تصدیق سے مزین فتویٰ ایک طویل مدت کے گزر جانے کے باوجود نہیں حاصل ہو سکا، اور اس بات کا اندیشہ پیدا ہو گیا کہ آگے چل کر اس کا بڑا بھیانک نتیجہ سامنے آئے گا۔ اس وقت حضرت شاہزادہ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ آگے بڑھے، فتویٰ لکھا، جس پر حضرت مفتی اعظم ہند نے تصدیق فرمائی، اور حضور مجاہد ملت، نیز مصنف ''بشریٰ'' کی برأت ثابت ہو گئی، اور حضرت ممدوح کی طرف بندہ کے میلان قلب کا یہ ایک بہت بڑا سبب ہے۔ یہ واقعہ ۱۹۷۸ء کا ہے۔

بندہ بہت کم خواب دیکھتا ہے، دیکھتے ہوئے انہیں کم خوابوں میں سے ۱۹۹۵ء کا ایک خواب ہے۔ بندہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے دیکھا کہ حضور مجاہد ملت تشریف فرما ہیں، اور آپ کے قریب حضرت تاج الشریعہ بھی ہیں۔ جب بندہ نے حضور مجاہد ملت کی قدم بوسی کی، حضرت ممدوح نے چند کتب ورسائل بندہ کو عنایت فرمائیں۔ ۱۹۹۹ء میں جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جب حضرت ممدوح تشریف لائے ہوئے تھے، بندہ نے آپ کی موجودگی میں تقریر کرتے ہوئے اس واقعہ کو بیان کیا تھا۔ حضرت علامہ محمد العربی المغربی قدس سرہ کے مذکور کو بھی بندہ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے سنایا تھا اور صبح نیند جیل روڈ الہ آباد میں بیڑی والے شہنشاہ صاحب کے مکان پر حضرت ممدوح کو یہ بتایا تھا کہ حضرت علام محمد العربی موصوف ہی کو مغربی بھی کہا جاتا ہے۔ تبانی بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت علامہ تبانی کے قول مذکور کو بندہ نے ۱۰ر شوال المکرم ۱۴۲۴ھ کو شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف کے افتتاح کے موقع پر جلسے میں تقریر کرتے ہوئے بھی سنایا تھا۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کی حیات ظاہرہ کو دراز فرمائے اور اختر ستان بندہ کے اس نیر اعظم کے فیوض سے ملت اسلامیہ کو بخشے آمین۔ [کرامات تاج الشریعہ، ص ۹۹/۱۰۱]

والد ماجد کی کرامت: حضرت علامہ مفتی عبدالواحد قادری امیر شریعت ہالینڈ کا بیان ہے کہ صاحبزادۂ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب اور حضرت علامہ مولانا شمیم اشرف صاحب دونوں ساتھ ساتھ تحصیل علم کے لیے جامعہ ازہر مصر تشریف لے گئے تھے۔ مولانا شمیم اشرف صاحب مصر ہی میں تھے کہ انڈیا میں ان کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا۔ مولانا شمیم احمد صاحب ازہری نے اس سانحہ کی اطلاع بذریعہ خط حضور مفسر اعظم ہند کو دی۔ حضرت نے اس خط کو پڑھ کر نمدیدگی کے ساتھ افسوس کا اظہار فرمایا ''اختر رضا کا بھی یہی حال ہوگا، وہ میرے انتقال پر یہاں موجود نہیں ہونگے'' اور ہوا بھی یہی کہ حضور مفسر اعظم ہند کا وصال مبارک ۱۹۶۵ء میں ہوا اور حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی ۱۹۹۶ء میں سند فراغت حاصل کرکے بریلی شریف واپس پہنچے۔

اس واقعہ سے حضور مرشدی سیدی مفسر اعظم ہند مفتی ابراہیم رضا خان رضوی جیلانی میاں علیہ الرحمہ کی کرامت کا ظہور ہوتا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ ولی کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو ہی جاتی ہے۔ اس سے اپنے فرزند سے قلبی لگاؤ محبت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ (ایضاً)

غیب سے ناشتہ کا آنا: مفتی محمد سلیم اختر بلالی دربھنگہ کا بیان ہے کہ آج سے تقریباً پندرہ برس پہلے میں اودے

www.muftiakhtarrazakhan.com

پوررا جستھان کے قریب سڑاڑہ قصبہ میں امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کے لیے مدعو تھا۔خوش قسمتی سے سرکار تاج الشریعہ بھی اس علاقہ میں فیضان تقسیم کرنے کے لیے تشریف لانے والے تھے۔ہوائی اڈے پر ۲۱/توپوں کی سلامی کا اہتمام کیا گیا تھا۔۲۱/گاڑیاں حضرت کی کار سے پیچھے رضا کاروں سے بھری ہوئی استقبال کے لیئے موجود تھیں، ہوائی اڈے کے عملہ اس عظیم الشان شخصیت کو دیکھنے کے لئے پریشان تھا کہ وہ کون سی ایسی ہستی ہے جن کے استقبال کی یہ تیاریاں ہیں، حضرت تاج الشریعہ جب ہوائی جہاز سے اترے تو برادران وطن کی عقیدت ومحبت اوران سے وابستگی کی کیفیت احاطہ بیان میں لانا مشکل ہے۔پھر جب جلسہ گاہ میں حضرت رونق افروز ہو گئے تو منتظمین سے وہاں کے برادران وطن نے خاصی گزارش کی کہ حضرت کے دیدار کا ہم کو موقع دیا جائے۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت تاج الشریعہ عالمانہ جاہ وجلال کے ساتھ اسٹیج پر جلوہ بار ہیں۔اور قطار صرف برادران وطن سامنے سے گزر رہے ہیں، اور حضرت تاج الشریعہ کے روبرو اپنے مذہبی انداز میں اظہار عقیدت کر رہے ہیں، یہ تو ان کا حال تھا، اپنو کا کیا حال بتاؤں، ہر آدمی اپنا ہر کچھ نثار کرنے کو تیار تھا، عجیب عقیدت ومحبت کا معاملہ تھا، یہ سب کچھ اس کا اظہار تھا جو رب کی جانب سے ان کو ودیعت کی گئی ہے جسے لوگ مقبولیت فی الارض کے نام سے جانتے ہیں۔

اس سفر میں ایک عجیب بات یہ ہوئی جسے میں کبھی بھول نہیں سکا اور اکثر اس واقعہ کو بتا کر ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ حضرت کی کرامت تھی، معاملہ یوں ہوا کہ جلسہ رات میں ختم ہوا۔صبح حضرت کی روانگی تھی، اور مجھے بھی وہاں سے اپنے جامعہ اسلامیہ امانیہ لوام دربھنگہ (بہار) کا سفر کرنا تھا، پوری آبادی کے لوگ حضرت کو رخصت کرنے میں لگے تھے، حتیٰ کہ وہاں کے خطیب ومام مولانا طیب رضا صاحب جو حضرت کے مرید بھی تھے اور انہوں نے ہی مجھے مدعو بھی کیا تھا۔وہ بھی مجھے بھول بیٹھے تھے دن کے ۱۰/بج گئے اور میں تنہا اپنے کمرے میں ٹھہرا ہوا تھا، سارے قصبے میں چہل پہل حضرت کی موجودگی کی رونق میں عجیب سا احساس سے دوچار تھا، کہ اچانک ایک آدمی میرے کمرے میں ناشتہ کے ساتھ وارد ہوا، اور میرے قریب بیٹھ کر کہا حضرت تاج الشریعہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، اور فرمایا کہ بلالی کو ناشتہ کرادو بعد میں کسی نے اس کا اقرار نہیں کیا کہ حضرت نے مجھے بھیجا

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھا، پتہ نہیں یہ مرد غیب حضرت کی کون سی خدمت پہ مامور تھا۔ سرکار مفتی اعظم کے بعد اگر کوئی اتنی مقبول شخصیت نظر آتی ہے تو یہ تاج الشریعہ کی ذات بابرکات ہے، جدھر سے حضرت کا گزر ہو جائے اعلان عام ہو جاتا ہے کہ ادھر سے سرکار گزرنے والے ہیں، پھر خلائق کا ہجوم

ایں سعادت بزور باز ونیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

علمائے اہل سنت بہار نے یہ محسوس کیا کہ حضرت تاج الشریعہ کا اگر دورہ ہو جائے، اور لوگ حضرت کی زیارت سے مشرف ہو جائیں تو یہ سنیت کا ایک بڑا کام ہوگا۔ اس سلسلۂ الذہب میں دربھنگہ شہر کا نام آیا اور سرکار نے منظوری عنایت فرمادی۔ یہ بات حضرت کے تعلق سے کافی مشہور ہے کہ حضرت لوگوں سے کم ملنا پسند فرماتے ہیں۔ خلوت پسند ہیں، اژدھام، دست بوسی، قدم بوسی سے دوری پسند کرتے ہیں، اور علماء وخواص کا یہ حال کہ مجھے موقع ملے تو مجھے موقع ملے۔ حضرت کا قیام دربھنگہ میں مفتی ہالینڈ حضرت مولانا عبدالواجد قادری صاحب قبلہ کے دولت کدہ پر تھا حضرت کے ہمراہ مولانا محمد شہاب الدین رضوی بھی خادم آئے تھے۔ حمید یہ قلعہ گھاٹ کے وسیع وعریض میدان میں جلسہ کا اہتمام تھا۔ علامہ مفتی مطیع الرحمن صاحب قبلہ، علامہ محبوب رضا روشن القادری صاحب قبلہ وغیرہ پیش پیش تھے۔ حضرت کا حکم تھا کہ کوئی دست بوسی نہ کرے۔ میرے ساتھ سارے علماء کو حصار کے لئے متعین کر دیا گیا، حضرت کافی خوش تھے کہ میری مان لی گئی ہے، لوگوں کا ہجوم بے پایاں ٹوٹا پڑ رہا تھا، ہر کوئی اپنی آنکھوں میں اس رخ زیبا کے جمال کو سمالینا چاہتا تھا۔ عجیب دیوانگی تھی، حضرت سے موجود علماء نے نعت مقدس سنانے کی گزراش کی، جسے قبولیت کا شرف مل گیا۔ کیا بتاؤں کہ سنانے والا ایک عاشق رسول اپنے دل کی گہرائی سے محبوب خدا کی بارگاہ میں کلام پیش کر رہا تھا، ایک تو کلام کا اثر پھر جب اسے کوئی محب صادق پیش کر رہا ہو تو اثر کا دوبالا سہ بالا ہونا فطری تھا۔ ایک پر کیف ماحول سارے مجمع پر طاری تھا۔ کچھ لوگوں نے سوچا اچھا موقع ہاتھ آیا، حضرت کلام پڑھ رہے ہیں۔ چلو کچھ نذر بھی کر دیں گے، اور اسی موقع پر دست بوسی کا شرف بھی حاصل کر لیں گے، جونہی دو چار آدمی گئے حضرت نے کلام کو روک دیا اور فرمایا کہ اب کوئی میرے درمیان مخل ہونے آیا تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں اسٹیج سے اتر جاؤں گا۔لوگ رک گئے،اور حضرت کا فیضان خوب خوب برسا،آج بھی لوگ جب اس منظر کو یاد کرتے ہیں تو خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

[۲۲ر ستمبر ۲۰۱۵ء، کرامات تاج الشریعہ،ص ۸۶/ ۸۷]

گاڑی کی کرامت: مولانا غلام معین الدین امام جامع مسجد گواری پور ضلع چوبیس پرگنہ (بنگال) کا بیان ہے کہ حضرت کا فیضان ہندوستان کے دیگر صوبوں میں بھی دیکھا گیا ہے۔کرناٹک کی سرزمین پر حضرت سراسے ہاسن کی طرف بذریعہ کار تشریف لے جارہے تھے،کہ اچانک کار الٹ گئی،سب لوگ ادھر ادھر ہو گئے مگر جب حضرت کو دیکھا تو الحمدللہ حضرت تاج الشریعہ سجدے کی حالت میں پڑے تھے۔اور کچھ بھی نہ ہوا۔حضور مفتی اعظم کے مرید وخلیفہ حضرت مفتی عبدالحلیم صاحب قبلہ جنہوں نے تقریباً چالیس سال سے زائد انگلش کی سرزمین پر امامت کا فریضہ انجام دیا حضرت ان سے بہت محبت فرماتے تھے،ایک جلسہ کے سلسلے میں حضرت تشریف لے گئے تھے تقریر کے موڈ میں نہیں تھے،مگر انہوں نے ایک نعت خواں سے حضور سید اعلیٰ حضرت کی مشہور نعت پاک لم یات نظیرک فی نظر میں ہندی الفاظ میں موراتن من دھن تو راسونپ دیا کو پڑھ دیا۔ حضرت اسٹیج پر تشریف لئے گئے،پھر ایک نعت خواں نے اعلیٰ حضرت کی نعت پاک واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ کو اللہ جو مل جائے۔پڑھ دیا،حضرت نے مائک لے کر اللہ اللہ پورے دو گھنٹے صرف انہیں دو اشعار کی تشریح پر علمی تقریر فرمائی۔

حاجی نگر والوں کا کہنا ہے کہ حضرت،زاہد صاحب کلکتہ کے یہیں سے حاجی نگر تشریف لا رہے تھے کہ اچانک بارک پور موڑ پر کار خراب ہوگئی،اس وقت رات بارہ بج رہے تھے۔ڈرائیور نے کہا گاڑی ایک انچ آگے نہیں جائے گی۔سبھی حیران و پریشان تھے۔دوسری گاڑی بھی تلاشی گئی وہ بھی نہیں ملی،تب حضرت نے حکم دیا ''ڈرائیور گاڑی چلاؤ'' وہ پس وپیش میں تھا مگر چونکہ حضرت کا حکم تھا،البتہ یہ بھی کہا کہ گاڑی کہیں روکنا نہیں آہستہ کر لینا،پھر وہ گاڑی لے کر چلا،حاجی نگر والے سڑک پر لوگ استقبال کے لئے کھڑے تھے،انہیں اشارے سے بتادیا گیا گاڑی رکے گی نہیں آہستہ ہو کر اپنے منزل کی طرف رواں ہوگئی،مدرسہ کے پاس گاڑی رکی،حضرت

www.muftiakhtarrazakhan.com

تشریف لے گئے، ڈرائیور معافی کا طلب گار ہوا، اور اس نے مجمع میں مائک پر برجستہ کہا ''بارک پور سے گاڑی یہاں کس طرح آئی، یہ مجھے معلوم نہیں۔ دو دن تک ایک انچ آگے بڑھے بغیر رکی رہی''۔

جنت کا سودا کرلیا: قاری دل شاد احمد رضوی بنارسی کا بیان ہے کہ طالب علمی کا دور تھا، جمشید پور میں قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی قیادت میں شہر کے قاری دلشاد احمد رضوی بنارس کا بیان ہے کہ گولموری محلہ میں امام احمد رضا کانفرنس میں حضور تاج الشریعہ کی آمد ہوئی۔ ہم لوگ مرشد گرامی کی خدمت پر مامور کئے گئے، بیعت وارشاد کا سلسلہ شروع تھا۔ ذہن میں ایک بات کھٹکتی تھی کہ بغیر والدین کی اجازت کیسے بیعت ہوجاؤں، قلبی کیفیت میں ایک ابال تھا جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، قائد اہل سنت نے میری پریشانی محسوس کی جیسے پیشانی کی لکیریں پڑھ لیں ہو۔ ارشاد فرمایا کہ کوئی پریشانی ہے۔ آنکھیں بھیگ گئیں، عرض کیا حضور بیعت ہونا چاہتا ہوں، کیا والدین کی اجازت کے بغیر ممکن ہے۔ قربان جایئے قائد اہل سنت کے الفاظ پر جو میری زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں، ارشاد فرمایا ''نادان جنت کا سودا والدین سے پوچھ کر نہیں کیا جاتا اور میں بھی تو تمہارا باپ ہوں'' یہ کہتے ہوئے مجھے تاج الشریعہ کی قدموں میں ڈال دیا۔ حضور یہ بچہ رشیدی صاحب کا ہے، جو اہل سنت کے علم بردار ہیں اور نعت کے زور گو شاعر بھی ہیں، ان کا بچہ آپ کی خدمت میں ہے، اسے غوث اعظم تک پہنچا دیجئے۔ مرشد ربانی نے میرا ہاتھ پکڑ کر، سلسلہ قادریہ کی نشر واشاعت کرنا، یہی قرآن وسنت کا راستہ ہے۔ یہ جملہ کیا کہا تھا، پوری زندگی کا نصب العین سامنے رکھ دیا۔ مجھے حضور تاج الشریعہ کی زندگی کے اس حصے کو ضبط تحریر کرنا ہے جس کا تعلق صرف قرآن وسنت سے ہے۔

میں ایک بار بریلی شریف حاضر ہوا، شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ محمد عسجد رضا خاں کی وساطت سے بعد نماز مغرب ملاقات کے لیے حضرت کے حجرے میں داخل ہوا، اس وقت مفتیان کرام موجود تھے، چند لمحے میں حضور تاج الشریعہ اندرون خانہ سے اپنے حجرہ شریف میں تشریف لائے، بعد سلام وقدم بوسی کے میں بھی صف کے کنارے بیٹھ گیا۔ ایک مفتی صاحب عبارت پڑھی اور حضرت نے حدیث مبارک کے ختم ہوتے ہی پرسوز لہجے

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں اللہ اکبر فرمایا۔

اور چہرۂ مبارک مثل آفتاب ہوگیا۔رقت آمیز لہجے میں فرمایا کہ شان ہے سرکار کی شفا شریف کی وہ حدیث یاد آگئی ہے جسے حضرت سیدنا قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے سلف صالحین اور عمل بالسنہ کے باب میں بیان فرمایا ہے۔

حدیث: حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تھا، ایک دن انہوں نے آقا ﷺ کی حدیث بیان کی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کہتے ہوئے ان پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور چہرۂ مبارک عرق آلود ہوگیا۔

(شفا شریف۔باب اول۔تیسری فصل ص ۹۲)

اور ایک روایت کے مطابق ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت کرتے وقت گلے کی رگیں پھول جاتیں، آنکھیں شکبار ہوجاتیں۔اور چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ درس حدیث دیتے وقت صحابہ کرام کے مظہر نظر آرہے تھے۔جیسے سرکار کا سراپا اعتراف حقیقت کر رہا ہے۔یہی وہ آثار ہیں جس عشق رسالت مآب ﷺ کی گرمی تاج الشریعہ کی ذات میں جلوہ فگن نظر آتی ہے، ایک عالم ربانی کی ذات میں جتنی خوبی ہونی چاہئے حضور تاج الشریعہ کی صبح وشام کی محفل کے شب وروز میں دیکھنے کے بعد من وعن ویسی ہی نظر آتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قول وفعل میں ہم آہنگی آتی ہے، جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قول وفعل میں ہم آہنگی برقرار رکھنے کی تعلیم دی ہے قول وفعل کی ہم آہنگی علم وتقویٰ کی یک جہتی، شریعت وطریقت کا حسین سنگم، جلوت وخلوت میں یکسانیت دیکھ کر دل کو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ کے علمی فیضان سے صرف برصغیر ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے سنیت اس وقت مالا مال نظر آرہی ہے۔اس دور پرفتن میں دین کی نشر واشاعت کرنے والوں کے لیے ایک ایسے امر کا سامنا ہے۔ جسے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ تاج الشریعہ کی شخصیت

www.muftiakhtarrazakhan.com

استقامت فی الدین کی حیثیت بھی اجاگر ہوجائے۔ یورپ وایشاء کے دیگر ممالک میں بھی تصویر کشی ایک عام چلن بن کر رہ گئی ہے، جسے چاہ کر بھی بیشتر علماء اس سے بچ نہیں پاتے۔ اجلاس دینیہ میں پورے پروگرام کی منظر کشی ہوتی ہے۔ علماء کے منع کرنے کے باوجود لوگ باز نہیں آتے۔ مگر تاج الشریعہ کا موقف اس مسئلے پر جونا جائز ہونے کا ہے۔ یہ صرف آپ کے فتویٰ کے حصار تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ دیکھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاج الشریعہ جس محفل میں موجود ہوتے ہیں، چاہے وہ ایشیا کی کوئی کانفرنس ہو یا یورپ کا کوئی اجلاس، ان کی ہیبت لوگوں پر کچھ اس طرح طاری رہتی ہے کہ بڑے بڑے جریح بھی غیر شرعی حرکت کی ہمت نہیں کر پاتے۔ یہ بھی تاج الشریعہ کی استقامت فی الدین کی نظیر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بندہ کا ان پر ایسا رعب طاری کر دیتا ہے کہ عاشق مصطفی تامرون بالمعروف کے ساتھ وینہون عن المنکر کی تفسیر وتنویر نظر آتا ہے۔ اس مقام پر دل یقین کر لیتا ہے کہ ایسا شخص جو دین پر سختی کے ساتھ کاربند رہنے والا ہے وہ خدا کا سچا بندہ اور عالم ربانی ہے۔

ادائے فقیرانہ پر قربان جاؤں: مولانا نوخیز انور استاد جامعہ رضویہ دیوگاوں ضلع اعظم گڑھ بیان کرتے ہیں: کہ اگر میری قوت حافظہ میری رفاقت کر رہی ہے تو ۱۹۹۶ء کا واقعہ ہے ملک کی عظیم دینی درسگاہ الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد (یوپی) میں سالانہ ''جشن فضیلت'' کا پر بہار موقع تھا، فارغین اپنی دستار کی تیاریوں میں مصروف تھے، اور طلبہ جامعہ اپنی قسمت پر نازاں تھے کہ آج پر مسرت موقع پر جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ جشن کی سرپرستی فرمائیں گے، اور اپنے دست مبارک سے تاج فضیلت اور سند فراغت سے نوازیں گے۔

حضرت تاج الشریعہ کی آمد پر جامعہ کے طلبہ واساتذہ اور قرب وجوار کے عقیدت مندان اہل سنت نے نہایت شاندار اور پر جوش استقبال کیا۔ ادب واحترام اور شان وشوکت کے ساتھ آپ کو قیام گاہ لے جایا گیا۔ بعد نماز مغرب عشاء نعمان ملت علامہ الحاج محمد نعمان خاں صاحب قادری اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۹ رفروری ۲۰۰۸ء) سابق پرنسپل الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد اور حضرت مولانا قاری جلال الدین صاحب قادری ناظم

www.muftiakhtarrazakhan.com

اعلیٰ الجامعہ الاسلامیہ حضرت تاج الشریعہ کی زیارت وملاقات کے لیے حاضر خدمت ہوئے ،سلام وخیرت اور مصافحہ کے لیئے دونوں حضرات زمین پر بیٹھ گئے ،راقم الحروف بھی پیچھے ایک طرف زمین پر بیٹھ گیا۔حضرت تاج الشریعہ تخت پر جلوہ بار تھے ،جب یہ حضرات زمین پر بیٹھے حضرت بھی تخت سے اتر کر نیچے تشریف فرما ہوئے ،اور فرمایا آپ حضرات زمین پر بیٹھیں گے تو میں بھی زمین پر بیٹھوں گا ،ان حضرات نے اصرار کی کہ حضرت تخت پر ہی تشریف رکھیں مگر حضرت نے انکار کیا اور زمین پر بیٹھ کر محو گفتگو ہوئے ،اور کافی دیر تک گفت وشنید کا سلسلہ چلتا رہا۔

میں حضرت تاج الشریعہ کی اس اداء فقیرانہ سے حد درجہ متاثر ہوا کہ علمائے حق اور صلحائے کرام کی یہی شان ہوتی ہے، کہ غیروں کو حقیر وکمتر نہیں سمجھتے ،سچ فرمایا تاجدار کائنات ﷺ نے کہ جو اللہ کے بندوں کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے، مرضی الٰہی کی خاطر تواضع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو رفعت وعظمت اور مقبولیت عطا فرماتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج ہندو بیرون ملک تاج الشریعہ کی شخصیت مقبول خاص وعام ہے۔

کیوں نہ پہنچیں اہل سنت منزل مقصود کو
جب ہیں میر کارواں اختر رضا خاں قادری

غیر مسلموں کا ہجوم : حافظ محمد شمس الحق رضوی ڈائریکٹر رضا ہوزری لدھیانہ (پنجاب) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کے جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں وہ ہندوستان کا مردم خیز، علمی وتاریخی شہر سیتامڑھی ہے جہاں ایک سے ایک علم وفن کے شہسوار پیدا ہوئے ۔اسی ضلع کا ایک معروف قصبہ پوکھریرا شریف ہے، جہاں اپنے وقت کے عارف باللہ سیدنا عبد الرحمن سرکار محیٰ پوکھریروی ہیں ۔آپ اعلیٰ حضرت کے احب الخلفاء میں سے ہیں ۔جنہوں نے اس پورے علاقے میں اسلام وسنیت کی بے لوث خدمات انجام دیں ۔اس پورے علاقے میں آج جو دین وسنیت کی بہاریں ہیں وہ انہیں کی مرہون منت میں سے ہیں، پورے علاقے سے بدعقیدگی کے طوفان کو آپ نے مضبوطی کے ساتھ روک دیا ۔اور اسلام وسنیت کی اشاعت کے لیے آہنی ستون بن کر ڈٹے رہے ۔آپ نے جہاں مدارس ومساجد کے قیام کے ذریعہ دین کی خدمت کی وہیں پورے علاقے میں اپنے وعظ وہدایت کے ذریعہ خلق خدا کی خوب خوب رہنمائی کی ۔آپ کا قائم کردہ دینی وعلمی پیاس بجھا رہا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

۔آپ نے حدیث ،تفسیر، اسلامیات میں کثیر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔اصلاح عوام کے لیے آپ نے ایک دینی وعلمی مجلہ بھی جاری کیا تھا، جو آپ کے بعد بند ہوگیا۔آپ کے ایک علمی رسالہ پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کی زبردست تقریظ جلیل بھی ہے،جس سے آپ کے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے درمیان علمی وفکری روابط کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اعلیٰ حضرت سے گہرے تعلقات ہی کا نتیجہ ہے کہ خانوادہ رضویہ کے مشائخ کرام میں حضور حجۃ الاسلام،مفتی اعظم ہندریحان ملت وغیرہ ہم سیتامڑھی کا تبلیغی دورہ فرماتے رہے، اور سیتامڑھی کے باشندگان سنی مسلمانوں کی علمی وعملی اور دینی رہنمائی فرماتے رہے۔

مرشد گرامی حضور تاج الشریعہ دامت فیوضہم بھی متعدد بار ضلع سیتامڑھی میں اپنے تبلیغی دورے اور پروگرام کے تحت تشریف لائے۔پورے علاقے میں آپ کے ہر ہر پروگرام میں آپ کی آمد پر مسرت اور خلق خدا کا ہجوم دیدنی ہوتا ہے۔اس ضلع کے سینکڑوں مواضعات تو ایسے ہیں اور دست بوسی وقدم بوسی کے لیے امنڈ آتی اور شرف بیعت سے مشرف ہوئی۔یہاں تک کہ اکثر علاقہ کے غیر مسلم بھی آپ کے نورانی چہرے کی زیارت کے بعد بہت اچھے اچھے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے نظر آئے۔

خلق خدا کا جس قدر بے ساختہ ہجوم میں نے ان علاقوں میں حضرت تاج الشریعہ کے لیے مشاہدہ کیا، وہ کسی اور کے تعلق سے آج تک دیکھنے کو نہ ملا۔اس قدر مقبولیت فی الخلق یقیناً آپ کی بارگاہ الٰہی میں مقبولیت پہ شاہد عدل ہے۔

۱۹۹۵ء کا وہ واقعہ مجھے آج تک یاد ہے جب میں مرادآباد سے ایک سفر کے سلسلے میں حافظ محمد اسلم اشرفی کے ساتھ دہلی کے لیے آیا۔حسن اخلاق دہلی اسٹیشن پہ حضور تاج الشریعہ کی زیارت ہوئی، ہم دونوں بے ساختہ حضور کی قدم بوسی اور دست بوسی کے لیے بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور سلام ودست بوسی وقدم بوسی سے نیاز مندی حاصل کی۔اتفاق سے اس وقت میں چین والی گھڑی پہنے ہوا تھا۔آپ نے فرمایا: آپ یہ گھڑی پہنے ہوئے ہیں۔اسے پہن کر نماز بھی پڑھتے ہوں گے۔پھر آپ نے بڑی شفقت سے پورے مسئلہ کو تفصیل سے بیان فرمایا، اور چین والی گھڑی نہ پہننے کا حکم دیا۔پھر کیا تھا میں نے اسی وقت اس گھڑی کو نکال دیا۔جب سے آج تک میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے چین والی گھڑی نہیں پہنی ۔ اس سفر میں میں نے پہلی بار ڈیڑھ گھنٹے حضرت کے روبرو رہا، اور خدمت کی سعادت بھی میسر آئی۔ اس ڈیڑھ گھنٹے میں آپ کے پند ونصائح سے میں نے ایسے فیوض وبرکات حاصل کیے جسے میری کوتاہ قلم حیطہ تحریر میں لانے سے عاجز ہے۔ پہلی بار کسی نجی مجلس میں آپ کی شیرنی گفتار اور رس گھولتی ہوئی انداز نصیحت کے لطف سے میں محظوظ ہوا تھا۔ جی تو یہ چاہ رہا تھا کہ یہ گھڑی دراز ہوتی رہے اور میں آپ کے رخ روشن کی زیارت سے اپنے دل کے بند دریچے کھولتا رہوں لیکن پھر آپ کو کسی سفر کے لیے فوراً روانہ ہونا تھا۔ آپ نے مجھ فقیر کو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا اور رخصت ہو گئے۔ آج ان دعاؤں کا ثمرہ ''رضا ہوزری لدھیانہ'' اور ازہری مارکیٹ اور ''ازہری کمپلیکس سرسنڈ سیتامڑھی'' کی شکل میں عام لوگوں کے مشاہدے میں ہے۔

معمولی خراش: مشہور نقیب جناب حلیم حاذق رضوی ہوڑہ نے تحریر کیا کہ فیل خانہ میں سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے ایک مرید جناب انوار احمد حبیبی ہیں۔ انہوں نے ایک بار مجھ سے کہا کہ حضور تاج الشریعہ سے بعض شر پسند لوگوں کی غلط بیانیوں کے سبب میرے دل میں بھی ایک بے چینی تھی، اور میری عقیدت کی شمع ٹمٹاتی جارہی تھی۔

ایک شب میرا نصیبہ بیدار ہوا، اور خواب میں دیکھا کہ سرکار مجاہد ملت اور حضور ازہری میاں مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں ابھی صحن مسجد میں سوچ ہی رہا تھا کہ سرکار مجاہد ملت نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا ''ان کی خدمت کرو، یہ میرے مخدوم زادے ہیں'' اس کے بعد حضور ازہری میاں کی طرف میرا دل کھینچا چلا گیا۔

(کرامات تاج الشریعہ: ص ۱۲۲/ ۱۲۴)

اولاد غوث اعظم کی دعا کا اثر: پیر طریقت حضرت سید شاہ فخر الدین اشرف اشرف الجیلانی سجادہ نشیں آستانہ مخدوم سمنانی کچھوچھہ شریف بیان کرتے ہیں کہ حضرت کے عالمی اسفار میں سے صرف ایک ایسے واقعہ پیش کر رہا ہوں جو شہزادۂ غوث الوریٰ کی بارگاہ میں حاضر سے تعلق رکھتا ہے۔ جسے حضرت العلام مولانا ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی صاحب نے قلم بند کیا ہے۔ جنہوں نے تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ازہری مدظلہ العالی کے خادم خاص اور رفیق سفر کی حیثیت سے گنگ وجمن کے دوآبے سے لیکر کشمیر کی گل پوش وادیوں، کنیا کماری سے لے کر مہاراشٹر اور راجپوتانہ وبنگال، یہاں تک کہ ہمالہ کے دامن میں آباد شہروں اور صوبہ جات آسام میکھالیہ اور ارونا چل تک پھیلے ہوئے ہیں وسیع وعریض ہندوستان کے جانے کتنے شہروں، قصبوں وار گاؤں کے سفر کئے ہیں۔ علاوہ ان کے نیپال، پاکستان، سری لنکا اور عراق وغیرہ کے غیر ملکی اسفار کا بھی شرف حاصل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ۱۹۸۲ء میں پاکستان کے دوسرے سفر کے دوران ایک روز شہزادۂ غوث الوریٰ سیدنا پیر طریقت سید شاہ علاؤ الدین گیلانی قدس سرہ العزیز کی زیارت کے لیے حضرت تاج الشریعہ، راقم اور حضرت کے مریدین ومعتقدین ان کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے۔ پیر صاحب کی وسیع وعریض کوٹھی کے گیٹ پر تعینات دودربانوں نے گیٹ کھولا۔ کارواں کا قافلہ لائن میں جا کر رکا لان سے لیکر برآمدہ تک کئی ملازمین باادب کھڑے ہوئے تھے۔ سکریٹری صاحب نے ہم لوگوں کی آمد کی اطلاع بھیجوائی۔ چند منٹ میں پیر صاحب قبلہ باہر تشریف لائے، اہلا وسہلا مرحبا فرما کر استقبال کیا۔ ہم سبھی لوگوں نے حضرت پیر صاحب کی دست بوسی وقدم بوسی کی۔ پیر صاحب نے ایک سجے سجائے بڑے کمرے میں سب کو بٹھایا۔ ایک بہت بڑی میز پر پھلوں اور میوہ جات سے بھری ہوئی پلیٹیں سجی ہوئی تھیں، ناشتہ کا یہ شاہی انتظام اور سامان دیکھ کر شہنشاہ اولیاء غوث اعظم کے کرم وسخاوت کے پڑھے ہوئے واقعات کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ ناشتہ کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ حضرت پیر صاحب قبلہ نے علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ کی تعریف میں فی البدیہہ عربی میں ایک قطعہ پڑھا، جس کا مفہوم یہ تھا ''اختر رضا ستارہ کی طرح تابندگی بکھرے گا'' حضرت تاج الشریعہ نے حضور پیر صاحب قبلہ سے دعا کے لئے کہا۔ اس پر پیر صاحب نے قبلہ نے فرمایا ''اختر رضا ہم تمہارے لیے کیا دعا کریں گے۔ تمہارے دادا علامہ احمد رضا خاں صاحب کو میرے دادا غوث اعظم نے اتنا دیا کہ تم اسی خزانے سے نکالتے رہو، بانٹتے رہو، کبھی ختم نہ ہوگا، اور تمہارے مصطفی رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند کو بھی بہت دیا ہے، میرے غوث اعظم نے'' اس کے بعد دعا کے بعد پھر مزید کلمات خیر سے نوازا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ پیر طاہر علاؤالدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ خاص غوث اعظم پاک کی اولاد سے تھے، بڑے زاہد عالم فاضل شرع اور دیندار، پوری داڑھی سرخ وسفید، نورانی چہرہ۔[سبحان اللہ کیا ہی نرالی شان تھی حضرت کی] جب ہم لوگ حضرت پیر صاحب قبلہ کے یہاں سے دست بوسی وقدم بوسی کر کے واپس ہونے لگے، تو انہوں نے پھر سب کے لئے دعا کی، اور حضرت تاج الشریعہ کو چھوڑنے کے لیے برآمدے سے گزر کر لان تک آئے۔ جب ہم لوگ گیٹ تک آ گئے تو حضرت پیر صاحب کے ملازمین نے ایک دوسرے سے کھسر پسر شروع کر دی یہ کون سے بزرگ تھے، جنہیں چھوڑنے کے لیے پیر صاحب لائن تک آئے، پھر ان کی آمد پر ان کا ایسا شاندار استقبال بھی کیا۔ ارے بھائی یہاں تو صدر مملکت اور بڑے وزراء آتے رہتے ہیں۔ انہیں پیر صاحب سے ملنے کے لیے کافی وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بھٹو (ذوالفقار علی بھٹو) پیر صاحب سے ملنے کے لیے آتے تھے، تو آدھا آدھا گھنٹہ باہر کھڑے رہتے تھے، تب جا کر بریانی ملتی تھی، اور واپسی پر پیر صاحب اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے انہیں رخصت کر دیا کرتے تھے۔ مگر انہیں چھوڑنے کے لیے لائن تک آئے۔ یہ سن کر ساتھ میں گئے۔ لوگوں میں کئی پاکستانی نے ملازمین کو بتایا کہ جانتے ہو یہ بزرگ کون ہیں۔ یہ بریلی شریف کے اعلیٰ حضرت کے پر پوتے ہیں۔ ملازمین بولے تبھی تو پیر صاحب نے ان کی ایسی عزت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك

(کرامات تاج الشریعہ: ص ۱۲۴/ ۱۲۷)

رنگ رخ آفتاب کا کیا کہنا: مشہور رعالم دین اور حضور مفتی اعظم ہند کے خلیفہ علامہ شبیہ القادری بانی دارالعلوم غوث الوریٰ سیوان (بہار) بیان کرتے ہیں کہ غالباً ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۲ء کی بات ہے کہ مہر چراغ ولایت حضور تاج الشریعہ اپنے آبائی مسکن محلہ خواجہ قطب کے محور سے گزرتے ہوئے دارالعلوم منظر اسلام میں اردو کی پہلی کتاب دست مبارک میں لیے ہوئے جلوہ بار ہوتے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی ایک بڑے بھائی تنویر رضا ہوتے۔ دونوں کی عمر میں ایک دو سال کا فرق تھا، غرض دونوں آفتاب و ماہتاب کی طرح ہوتے اس کی مصداق حضرت سعدی کا یہ شہر ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

دوپاکیزہ پیکر جو حور وپری

چوں خورشید وماہ از سہ دگر بری

اورنہایت ہی سنجیدگی سے کتاب لے کر دفتر میں منشی جی کے پاس بیٹھ جاتے ،بعد میں سنا گیا کہ ان کے برادر بزرگ تنویر رضا صاحب مفقود الخبر ہو گئے ۔اس زمانے میں یہ فقیر بھی میزان الصرف وغیرہ دارالعلوم منظر اسلام ہی کی ابتدائی درس گاہ میں پڑھتا تھا۔حضرت کے چہرہ پر نظر پڑ جاتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ چہرہ عالم تاب سے نور ولایت چھن چھن کر ساری فضا کو نور بار کر رہا ہے۔

بالائے سرش زہوشمندی

می تافت ستارۂ بلندی

گویا تاج الشریعہ کی ذات صدر شک قمر اور رنگ رخ آفتاب ہے جہاں سے شعور آگہی کا چشمہ پھوٹتا ہے،جس کی ترجمانی حافظ شیرازی کا یہ شعر کر رہا ہے۔

اے نو بہا ر مارخ فرخندہ فال تو

مشروح کا آں نامہ وخوبی جمال تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

میری زندگی کا نا قابل فراموش دن

مولانا محمد مبشر الاسلام نوری دار العلوم فیض العلوم جمشید پور (جھارکھنڈ) کہتے ہیں

ادھر سے کون گزرا تھا کہ اب تک
دیار کہکشاں میں روشنی ہے

بلاشبہ حضرت کی ذات اندھیری رات کے مسافروں کے لیے مشعل ہدایت اور مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ان کا فضل وکمال دلکش اور نکھری ہوئی شخصیت ہی کچھ ایسی ہے کہ دیکھنے والا فوراً متاثر ہوجاتا ہے۔اور آپ کا گرویدہ ہوجاتا ہے، میری زندگی کا وہ تابناک اور نا قابل فراموش دن تھا۔جب مرشد برحق کا پہلا دیدار ہوا تھا۔اور دیدہ ودل کو جلا بخش دیا تھا۔دل کی تاریکی ہمیشہ کے لیے چھٹ گئی۔راسخ الاعتقادی کی دولت لازوال مل گئی۔بدعقیدگی کا یہ سایہ مٹ گیا۔جولائی ۱۹۸۵ء میری زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوا، جب مدینۃ العلماء گھوسی میں عرس امجدی کے پر بہار موقع پر میری نگاہوں نے حضرت کا نورانی چہرہ دیکھا تھا۔یہ اس وقت کی بات ہے جب میں طفل مکتب تھا، عقل وشعور زیادہ نہیں تھا۔میں پہلے دیوبندی مکتب فکر کے مدرسے میں زیر تعلیم تھا۔اور یوپی کے مدرسہ میں جانے کے لیے پر تول رہا تھا۔مگر والد مرحوم صحیح العقیدہ سنی تھے۔ان کی قطعی خواہش نہیں تھی کہ میں دیوبندی مدرسہ جاؤں۔اس لیے انہوں نے مجھے ایک رشتہ دار حضرت مولانا محمد شہید الرحمن رضوی مہتمم مدرسہ نوریہ دمکا اور مولانا قاری محمد منظور احمد مصباحی صدر المدرسین مخدومیہ انوار العلوم اسہنا ضلع دیوگھر جو اس وقت فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں زیر تعلیم تھے، اور دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کی نشاندہی کی تھی، سمجھا بجھا کر لے گئے، دل میں سوچتا تھا کہ کسی طرح ایک سال گزاروں گا اس کے بعد دیوبندی مدرسہ میں داخلہ لے لوں گا۔

اسی دوران عرس امجدی کی تقریب سعید آ گئی تھی۔، اور ان دونوں کی معیت میں گھوسی چلا گیا۔میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے دیکھا کہ لوگوں کا بڑا ہجوم ہے۔تکبیر ورسالت اور حضرت تاج الشریعہ کے فلک شگاف نعروں سے پوری فضا معمور ہوگئی۔اور ایک بزرگ،نورانی ہستی،عشاق اور دیوانوں کے درمیان خراماں دواں تھی۔ان کی ایک جھلک پانے کے لیے کیا علماء،کیا طلبہ اور کیا عامۃ الناس سبھی ایک دوسرے پر ٹوٹ رہے تھے۔سچ ہے:

جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

عصر کا وقت ہو چکا تھا۔محلہ کریم الدین پور کی ایک مسجد میں حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور بعد نماز وہیں جلوہ فرما رہے۔میں نے بالکل قریب سے دیدار کا شرف حاصل کیا۔آپ نے اسی جگہ لوگوں کو مرید کرنا شروع کر دیا۔میرے کرم فرمانے مجھے سامنے بیٹھایا،اور کہا تم بھی مرید ہوجاؤ۔اس وقت میں نہ مریدی سے واقف تھا اور نہ ہی پیری سے۔اور نہ ہی اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند علیہما رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے میرے کان آشنا ہوئے تھے۔براہ راست حضرت کے نورانی ہاتھ پر ہاتھ رکھا،اور بیعت کی سعادت سے بہرہ ور ہوگیا۔حلقہ ارادت میں آنا تھا کہ زندگی کی کایا ہی پلٹ گئی۔ذہن ودماغ کے دریچے کھل گئے اور سارے شکوک وشبہات کا ازخود ازالہ ہوتا چلا گیا۔حضرت کے دیدار اور ایک نگاہ کرم نے جو ذرہ نوازی کرم فرمائی کی،اسے تاحین حیات فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ان کا دیا ہوا شجرہ جس میں دست مبارک سے حضرت نے اپنا دستخط فرمایا تھا،بعد نماز فجر پڑھنا رزمرہ کا معمول بن گیا تھا پھر کیا تھا بد مذہبیت کے خندق میں جانے سے محفوظ ومامون ہوگیا۔مجھے خیال آتا ہے کہ اسی موقع پر گریڈیہہ کے مولانا محمد انوار احمد رضوی کے سر پر اس بھیڑ میں مسجد کی چہار دیواری کی اینٹ گر گئی،جس کی وجہ سے خون جاری ہوگیا اور چوٹ لگ گئی تھی۔حضرت کے قریب آئے اور آپ نے سر پر دست شفقت رکھا کہ خون بند ہوگیا،اور ساری تکالیف یک لخت دور ہوگئی۔اس اعتبار سے بھی وہ دن قابل یادگار ہے کہ جب میں نے رئیس التحریر قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری،شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری،بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی جیسے اکابر علماء اور اساطین ملت کو زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

خانقاہ برکاتیہ کی تین کرامتیں: شرف ملت حضرت سید شاہ اشرف میاں برکاتی خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف اپنے طویل مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹۹۶ء میں سردیوں کے دن تھے میں خانقاہ میں موجود تھا۔اطلاع ملی کہ حضرت ازہری میاں صاحب آئے ہیں۔میں نے باہر جا کر ملاقات کی۔حضرت ازہری میاں جب حضور والد ماجد (احسن العلماء) قدس سرہ کی حیات میں تشریف لاتے تو پر تکلف ناشتہ کا انتظام ہوتا۔میں نے بھی انتظام کرنا چاہا لیکن حضرت ازہری میاں نے کہا کہ تکلف نہ کرو ، ایک لفافہ میں نذرانہ دے کر فرمایا کہ یہ والدہ ماجدہ کی خدمت میں پیش فرمادیں، اور فوراً رخصت ہو گئے۔بمشکل چائے پی۔جب وہ چلے گئے، تب مجھے خیال آیا کہ اس دن میری والدہ ماجد کی عدت کی مدت پوری ہونے کا دن تھا، قدیم خاندانوں میں رواج ہے کہ عدت کے خاتمہ پر قریبی اعزہ غم گساری کے لیئے آتے ہیں۔تبھی مجھے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آج حضرت ازہری میاں ناشتہ کے بغیر کیوں چلے گئے دراصل وہ چاہتے تھے اس دن گھر کی خواتین ان کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ کریں۔

حضور احسن العلماء قدس سرہ کے وصال پر بھی حضرت ازہری میاں صاحب کو بہت رنج ہوا تھا۔حضور احسن العلماء کو وہ ایک گھنا درخت کی مانند سمجھتے تھے، جو کڑی دھوپ میں اپنا سایہ شفقت دراز کر دیتا ہے۔

تھا جو اپنے درد کی حکیمی دوا ملتا نہیں
چارہ ساز درددل درد آشنا ملتا نہیں

ستمبر ۲۰۰۳ء میں ایک دن حضرت ازہری میاں صاحب کا فون آیا، فرمایا کہ حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کی منقبت میں چند اشعار ہوئے ہیں، آپ نوٹ فرما کر اس سال کے ''اہل سنت کی آواز'' کے شمارہ میں شائع کرادیں۔میں نے فون پر وہ اشعار نوٹ کئے اور ''اہل سنت کے آواز'' کے ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء کے شمارے میں شائع کر دیے۔

حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کے غلام اور فقیر برکاتی کی حیثیت سے میری فہم مجھے یہ شعور دیتی ہے کہ دعا گو ہوں کہ خانوادۂ رضویہ میں حضرت ازہری میاں خصوصاً اور دیگر اخلاف عموماً اہل سنت و جماعت

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی علمی قیادت کے اس منصب کو مضبوطی سے تھام لیں، جس کا علم ہمارے اعلیٰ حضرت اور ہمارے مفتی اعظم نے نہ صرف یہ اٹھایا تھا بلکہ ہمیشہ بلند رکھا تھا۔ ایک بار حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان سے کسی نے دریافت کیا کہ حضور آپ کی خانقاہ کے بزرگوں کی کون کون سے کرامات ہیں۔ جواب عطا کیا گیا کہ ہمارے خاندان میں اپنے بزرگوں کی کرامتوں کا زیادہ بیان نہیں کیا جاتا ہے، کیوں کہ ہمارے بزرگ ہمیں سبق دے گئے ہیں کہ دین پر استقامت کسی کرامت سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔ وہ صاحب پھر جب بضدر ہے تو حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان، فرمایا سنئے! ''ماضی قریب میں میری خانقاہ کی دو کرامتیں ہیں۔ ایک احمد رضا اور دوسری مصطفی رضا''۔ وہ صاحب یہ سن کر ششدر رہ گئے۔ جب مفتی شریف الحق امجدی رضوی برکاتی قدس سرہ یہ واقعہ سناتے تھے، تو آب دیدہ ہوجاتے تھے۔

زندگیاں ایک بے حد پیچیدہ نظام کا نام ہے۔ دینی افکار، دنیا کی رفتار، روایت کی پاس داری، اپنی جڑوں سے وابستگی اور اپنے شجر کی ایستادگی، یک در گیر ومحکم گیر پر عمل درآمد، اور خود اپنے دریچوں کو وا رکھ کر تازہ ہوا کی آمد، اسلاف کی دانش سے فیض اٹھانا، اور اخلاف کی تربیت کرنا، احباب کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ان میں جوش بھرنا اور خود ہر موقع پر باہوش رہنا جو بظاہر دور رہتے ہیں ان میں خلوص للّٰہیت تلاش کرنا اور جو ہمہ جہت وقت قریب رہتے ہیں ان کے افعال کی نگرانی کرنا، جمعیت کو مربوط رکھنے کے لیے تصلب فی الدین کو کام میں لانا، اور فتنوں سے دور رہنے اور فتنوں کو دور کرنے کے لیے ضروری لچک پیدا کرنا۔ یہ ان گوناگوں امیدوں میں سے چند ہیں جنہیں میں حضرت کی ذات سے وابستہ رکھتا ہوں، اور دعا گو رہتا ہوں کہ کاش ایسا ہو کہ ہماری خانقاہ برکات کی اگلی پیڑھیاں اپنے زمانے کے پودے والے سے کہہ سکیں سنو ماضی قریب میں ہماری خانقاہ کی تین کرامتیں ہیں۔ احمد رضا، مصطفی رضا اور اختر رضا۔

بارش کے لئے دعا: مفتی عابد حسین رضوی صدر المدرسین مدرسہ فیض العلوم جمشید پور بیان کرتے ہیں: کہ آج سے تقریباً ۱۸ سال قبل جب حضور تاج الشریعہ مدرسہ فیض العلوم جمشد پور تشریف لائے تھے، اس

www.muftiakhtarrazakhan.com

موقع پر مجھ کو حضرت کی خدمت کا موقع ملا تھا۔ غسل وغیرہ کرانے کی سعادت ملی تھی، قبل ازیں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں بھی زمانہ طالب علمی میں ان کے ہاتھ پاؤں دبانے کا شرف ملا تھا۔ اس خدمت کے صلہ میں حضرت نے اپنے دست اقدس سے اپنا شجرہ بھی عطا فرمایا تھا۔

اس موقع سے ایک صاحب حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضور میری اہلیہ کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ حمل ٹھہرتا ہے لیکن چند دن یا چند ماہ کے بعد گر جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ سات سوئی لے کر آؤ میں ساتھ سوئی لے کر حاضر ہوا۔ حضرت نے تعویذ بنا کر دیا۔ وہ تعویذ اتنا اثر انداز ہوا کہ اسقاط حمل کا مرض زائل ہو گیا، اور وہ صاحب اولاد ہو گئے۔

۲۲/۲۰۱۸ء محب کرم جناب قاری عبد الجلیل صاحب شعبۂ قرأت مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے فقیر سے فرمایا کہ پانچ سال قبل حضرت ازہری میاں قبلہ دار العلوم حنفیہ ضیاء القرآن لکھنؤ کی دستار بندی کی ایک کانفرنس میں خطاب کے لیے مدعو تھے۔ ان دنوں وہاں بارش نہیں ہو رہی تھی۔ سخت قحط سالی کے ایام گزر رہے تھے، لوگوں نے حضرت سے عرض کی کہ حضور بارش کے لیے دعا فرمادیں۔ حضرت نے نماز استسقاء پڑھی اور دعائیں کیں۔ ابھی دعا کر ہی رہے تھے کہ وہاں موسلا دھار بارش ہونے لگی اور سارے لوگ بھیگ گئے۔

حافظ امتیاز نعمانی صاحب نے اپنی خوش بختی پر ناز کرتے ہوئے اپنے جذبات کا انوکھے انداز میں اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کلکتہ میں کثیر ازدہام کی وجہ سے چادر پکڑ کر مرید ہوا تھا، کہ کاش حضور کی جی بھر کر زیارت کر لیتا، اور مصافحہ کو موقع مل جاتا۔ کافی دنوں تک یہ مراد بر نہ آئی، ۳/فروری ۲۰۰۳ء کو جب حضرت کی باری نگر ٹیلکو تشریف لائے تو جلسہ کی صبح مدرسہ فیض العلوم میں بھی تشریف لائے، میں مدرسہ کے سامنے کھڑا تھا کہ اتنے میں حضرت کی گاڑی آ گئی۔ اس کے بعد کیا تھا میں نے خوب حضرت سے مصافحہ کیا، ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی سابق رہائش گاہ میں لے گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اپنے اس مرید کی دلی کیفیات سے آگاہ ہو گئے، اس لیئے اس مرتبہ اپنا موقع عنایت فرمایا کہ اس وقت میری خوشی کی انتہا نہ رہی، اس وقت حضرت کا چہرہ اتنا وجیہہ اور خوبصورت تھا کہ بیان سے باہر ہے۔

(کرامات تاج الشریعہ: ص ۱۲۷/۱۲۹)

www.muftiakhtarrazakhan.com

سلام عاجزانہ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

منبع علم وحکمت ،غواص بحر معرفت ، بہجت زمن وبرکت زماں ، شیخ المشائخ قطب الارشاد ، تاج الشریعہ بدرالطریقہ ،حضور مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری رحمہ اللہ کی مقدس بارگاہ میں ایک عاشق صادق سلام عاجزانہ پیش کرنے کی سعادتیں حاصل کررہا ہے، گر قبول افتد زہے عزوشرف۔

نائب جان رحمت پہ لاکھوں سلام
مخزن علم وحکمت پہ لاکھوں سلام
سیدی ، مرشدی،شاہ اختر رضا
مصطفی کی عنایت پہ لاکھوں سلام
''جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفی''
ان کی پاکیزہ سیرت پہ لاکھوں سلام
وہ جو بحر طریقت کے غواص تھے
ان تاج شریعت پہ لاکھوں سلام
بہجت اہل سنت تھا جن کا وجود
اہل سنت کی برکت پہ لاکھوں سلا
حسن یوسف سے تھا جنکو صدقہ ملا
ان کی پیاری ملاحت پہ لاکھوں سلام
برکت غوث اعظم تھی جن کی زباں

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس زباں کی حلاوت پہ لاکھوں سلام
جن کی پیاری فصاحت کا چرچہ رہا
ان کی پیاری بلاغت پہ لاکھوں سلام
جن کی عظمت کے ڈنکے عرب میں بجے
ان کی علمی وجاہت پہ لاکھوں سلام
کعبۃ العلم نے فخر ازہر کہا
اختر برج رفعت پہ لاکھوں سلام
غسل کعبہ کی جن کو سعادت ملی
ان کی عزوشرافت پہ لاکھوں سلام
قاسم علم وحکمت تھے اختر رضا
ان کی علمی وراثت پہ لاکھوں سلام
فقہ احمد رضا ، حسن حامد رضا
نوری زہد وطہارت پہ لاکھوں سلام
قاضیوں نے جنہیں اپنا قاضی کہا
ان کے حق قضائت پہ لاکھوں سلام
ان کے فتووں میں ہے انعکاس رضا
ان کی فقہی بصیرت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے سر باطلاں خم رہے
ان کی شان سیادت پہ لاکھوں سلام
جن کی ہیبت سے تھا نجد میں زلزلہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
اہل حق کے لیئے ابر باراں رہے
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
اختر قادری خلد میں چلدیئے
ان کی پیاری سکونت پہ لاکھوں سلام
توشہ آخرت پیر ومرشد مرے
یا خدا اس امانت پہ لاکھوں سلام
قادری، اشرفی ، نوری ، رضوی کہیں
ان کی شان ولایت پہ لاکھوں سلام

محمد عالم رضا نوری از ہری خادم: درس وافتا مدرسہ اشرفیہ قادریہ معین العلوم، فخر پور، ضلع بہرائچ (یوپی)

www.muftiakhtarrazakhan.com

www.muftiakhtarrazakhan.com

www.muftiakhtarrazakhan.com

www.muftiakhtarrazakhan.com